

قرآن حکیم کی اولین جامع اور مقبول ترین تفسیر

# تفسیر ابن عباسؓ

جلد دوم

مفسر اعظم ترجمان القرآن حضرت

عبداللہ ابن عباسؓ

مع کتاب

لباب النقول فی اسباب النزول

از

امام علامہ جلال الدین سیوطیؒ

قرآن حکیم کی اولین جامع اور مقبول ترین تفسیر

# تفسیر ابن عباس

## جلد دوم

مفسر اعظم ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

مؤلف

ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی الشافعی صاحب القاموس المتوفی ۸۱۷ھ

مع کتاب

”لباب النقول فی اسباب النزول“ از علامہ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ قرآن حکیم حضرت مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر و مقدمہ

مولانا پروفیسر حافظ محمد سعید احمد عاطف

فاضل وفاق المدارس وجامعہ اشرفیہ لاہور، ایم اے عربی، اسلامیات، اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور

استاد شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور

مکتبۃ دارالکتاب

37- مزنگ روڈ، بک سٹریٹ، لاہور، پاکستان

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

تفسیر ابن عباسؓ :	جلد دوم
مؤلف :	ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادیؒ
مترجم :	مولانا پروفسر محمد سعید احمد عاطف
اشاعت :	2009ء
کمپیوٹر ورک :	طاہر مقصود
مطبع :	علی فرید پرنٹرز، لاہور
ناشر :	کئی دار لکتب، 37 مزنگ روڈ، لاہور

---

اہتمام : محمد عباس شاد

042-7239138, 0300-9426395, 0321-9426395

E-mail: m\_d7868@yahoo.com

[www.ahlehaq.org](http://www.ahlehaq.org)

## ترتیب تفسیر ابن عباسؓ اُردو جلد دوم

نمبر سورۃ	سورۃ	پارہ نمبر	صفحہ نمبر
۹	التوبہ	۱۰-۱۱	۵
۱۰	یونس	۱۱	۲۱
۱۱	ہود	۱۱-۱۲	۲۷
۱۲	یوسف	۱۲-۱۳	۷۶
۱۳	الرعد	۱۳	۱۰۴
۱۴	ابراہیم	۱۳	۱۱۹
۱۵	الحجر	۱۳-۱۴	۱۳۱
۱۶	النحل	۱۴	۱۴۵
۱۷	بنی اسرائیل	۱۵	۱۷۶
۱۸	الکہف	۱۵-۱۶	۲۰۸
۱۹	مریم	۱۶	۲۳۵



نمبر سورة	سورة	پاره نمبر	صفحہ نمبر
۲۰	طہ	۱۶	۲۵۲
۲۱	الانبیاء	۱۷	۲۷۲
۲۲	الحج	۱۷	۲۹۶
۲۳	المؤمنون	۱۸	۳۲۱
۲۴	النور	۱۸	۳۳۹
۲۵	الفرقان	۱۸-۱۹	۳۷۵
۲۶	الشعراء	۱۹	۳۹۳
۲۷	النمل	۱۹-۲۰	۴۱۶
۲۸	القصص	۲۰	۴۳۳
۲۹	العنکبوت	۲۰-۲۱	۴۶۴

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذْ أَرْجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُونَ لِي  
لَنْ تُؤْمِنُ لَكُمْ قَدْ نَبَأَ اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسِيَرِي  
اللَّهُ عَنْكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُوَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ  
إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۝  
إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَلِيَهُمْ جَهَنَّمُ جزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝  
يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ  
لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ الْأَعْرَابُ أَشَدَّ كُفْرًا  
وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ  
رَسُولِهِ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ  
مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ  
السَّوءِ ۖ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبًا  
عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَاتِ الرَّسُولِ ۖ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۖ  
سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝  
وَالشُّبُهَاتُ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ  
اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ  
جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ  
الْعَظِيمُ ۝

جب تم اُن کے پاس واپس جاؤ گے تو تم سے عذر کریں گے تم کہنا کہ  
عذر مت کرو ہم ہرگز تمہاری بات نہیں مانیں گے خدا نے ہم کو  
تمہارے سب حالات بتا دیے ہیں۔ اور ابھی خدا اور اُس کا رسول  
تمہارے عملوں کو (اور) دیکھیں گے پھر تم غائب و حاضر کے جاننے  
والے (خدا کے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جو عمل تم کرتے  
رہے ہو وہ سب تمہیں بتائے گا (۹۴)۔ جب تم اُن کے پاس لوٹ کر  
جاؤ گے تو تمہارے رب و خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے  
درگزر کرو سو اُن کی طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ  
کرتے رہے ہیں اُن کے بدلے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے (۹۵)۔ یہ  
تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے خوش ہو جاؤ لیکن  
اگر تم ان سے خوش ہو جاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں  
ہوتا (۹۶)۔ دیہاتی لوگ سخت کافر اور سخت منافق ہیں اور اس قابل  
ہیں کہ جو احکام (شریعت) خدا نے اپنے رسول پر نازل فرمائے  
ہیں ان سے واقف (یعنی) نہ ہوں۔ اور خدا جاننے والا (اور) حکمت  
والا ہے (۹۷)۔ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں  
اُسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں مصیبتوں کے منتظر ہیں۔  
انہی پر بُری مصیبت (واقع) ہو۔ اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا  
ہے (۹۸)۔ اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ خدا پر اور روزِ آخرت پر  
ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُس کو خدا کی قربت اور  
پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ دیکھو وہ بے فہم اُن کے لیے  
(موجب) قربت ہے۔ خدا ان کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل  
کرے گا۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۹۹)۔ جن لوگوں نے  
سبقت کی (یعنی سب سے پہلے ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی

اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکو کاری کے ساتھ اُن کی پیروی کی خدا اُن سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں اور اس نے  
اُن کے لئے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے (۱۰۰)

### تفسیر سورۃ التوبۃ آیات (۹۴) تا (۱۰۰)

(۹۴) غزوہ تبوک سے جب آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ واپس تشریف لائیں گے تو یہ آپ کے سامنے عذر پیش کریں  
گے کہ ہم آپ کے ساتھ نہیں جاسکتے تھے۔ لہذا اے محمد ﷺ آپ ان کو صاف بتلا دیں کہ بس عدم شرکت کا بہانہ نہ پیش  
کرو جو تم باتیں کہتے ہو ہم کبھی تمہیں سچا نہیں جانیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری اصل حالت اور تمہارے نفاق  
کے بارے میں اطلاع کر چکے ہیں۔

البتہ اس کے بعد بھی اگر تم توبہ کر لو گے تو تمہارے اعمال دیکھ لیں گے اور پھر آخرت میں اس کے پاس لوٹ کر جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے اور پھر وہ تمہیں تمہاری نیکی اور بدی سب بتا دے گا۔ غیب جو بندوں سے چھپا ہوا ہو یا یہ کہ جس کو بندے نہ جان سکیں یا یہ کہ جو ہوگا اور شہادہ جس کو بندے جانتے ہوں یا یہ کہ جو ہو چکا ہو۔ (۹۵) جب آپ کی غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ واپسی ہوگی تو عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی آ کر قسمیں کھائیں گے کہ ہم مجبور تھے۔

(۹۶) تاکہ آپ ان کو معاف کر دیں اور ان سے کوئی مواخذہ نہ کریں سو تم بھی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو کیوں کہ وہ بالکل یہودہ ہیں اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ان کاموں کے بدلے میں جو کہ وہ کہتے اور کرتے تھے اور یہ آپ کی رضا حاصل کرنے کے لیے قسمیں کھائیں گے۔ بالفرض آپ ان کی جھوٹی قسموں سے ان سے راضی ہو بھی جائیں تو اللہ ان منافقین سے راضی نہیں ہوتا۔

(۹۷) اور ان منافقین میں اسد و غطفان کے دیہاتی سخت مزاحی کی وجہ سے کفر و نفاق میں بہت ہی پکے ہیں اور ان کو ایسا ہونا بھی چاہیے کیونکہ انہیں ان احکامات اور فرائض کا علم..... جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے نبی پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان منافقین کے بارے میں خوب جانتے ہیں اور بڑی حکمت والے ہیں، ان سزاؤں پر جو ان کے لیے تجویز کی ہیں یا یہ کہ اس شخص کی جہالت کا علم رکھنے والے ہیں جو علم دین کے حصول کو چھوڑے اور اس فیصلہ فرمانے میں کہ جو علم کو چھوڑے وہ جاہل ہے، حکمت والے ہیں۔

(۹۸) اور ان اسد و غطفان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو مسلمانوں کی خاطر کچھ جہاد کے موقع پر خرچ کرتے ہیں، اسے پیسے کا ضیاع سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کے خاتمے کے منتظر رہتے ہیں۔، ان منافقین پر بُرا وقت پڑنے والا ہے اور ان کا انجام برا ہونے والا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے کفر و نفاق کی باتوں کو سننے والے اور ان کی عاقبت جاننے والے ہیں۔ (۹۹) اور قبیلہ مزینہ، جہینہ اور اسلم میں سے بعض دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور روز جزا پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ جہاد وغیرہ میں خرچ کرتے ہیں، قرب الہی کا ذریعہ اور آنحضرت ﷺ کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ اللہ کی راہ میں کرنا بلاشبہ ان کے لیے اللہ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دیں گے، وہ بڑے غفور و رحیم ہیں۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَائِدًا مِّنْ لَّدُنْہِ لَیْسَ لَہٗ سَیْمٌ مِّمَّہُمْ (النح)

ابن جریر نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت بنی مقرن کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جن کے بارے میں یہ آیت وَلَا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا مَا اتَّوَكَّ (النح) نازل ہوئی تھی۔ نیز عبد الرحمن بن معقل مزی نے روایت کیا گیا ہے کہ ہم بن مقرن کے دس لوگ تھے، ہمارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (باب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطی)



(۱۰۰) یعنی جو اولین ایمان لانے والے اور مقدم ہیں اور جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے اور بدر میں شریک ہوئے ہیں اور قیامت تک فرض ادا کرنے اور گناہ سے بچنے میں جتنے لوگ ان کے پیرو ہیں، اللہ رب العزت ان سب سے راضی ہوئے اور وہ سب اللہ رب العزت سے اجر و ثواب کے ملنے سے راضی ہوئے اور رب العزت کی طرف سے ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے درختوں اور مکانات کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں جاری ہوں گی، وہ جنت میں سدا رہیں گے، وہ موت و حیات کی کشمکش سے آزاد ہوں گے اور اللہ رب العزت کی خوشنودی اور باغات بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَمِنْ حَوْلِكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُّوا عَلَى النَّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝  
وَأَخْرُوجُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنْ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝  
مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلَّ عَلَيْهِمْ إِذْ صَلَّوْتُكَ سَكَنَ لَهُمْ وَاللَّهُ سَبِّحَ عَلَيْهِمُ الْمُرْسَلُونَ ۝  
إِنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ ۝  
وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَقُلْ اْعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَأَخْرُوجُونَ مُرْجُونَ  
لِأَمْرِ اللَّهِ إِنَّا بَعْدَ بَعْثِهِمْ وَإِنَّا لَنُتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝  
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ  
الْمُؤْمِنِينَ وَإِزْوَادًا لِلْحَرِيبِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝  
قَبْلَ وَلْيَخْلَفَنَّ إِنِ ارْتَدَّا إِلَّا الْحُسْنَى ۝ وَاللَّهُ يَشْهَدُ  
أَنَّهُمْ كَاذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۝ الْمَسْجِدُ أَسَسَ عَلَى  
التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۝ فِيهِ رِجَالٌ  
يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا لِلَّهِ الْحُسْنَى ۝ فَمَنْ أَسَسَ  
بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرًا ۝ مَنْ أَسَسَ  
بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا حَرْفٍ هَارٍ فَأَنهَارُهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۝ وَاللَّهُ  
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم جانتے ہیں۔ ہم اُن کو دو ہر عذاب دیں گے۔ پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے (۱۰۱)۔ اور کچھ اور لوگ ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف) اقرار کرتے ہیں۔ انہوں نے اچھے اور بُرے عملوں کو ملا جلا دیا تھا۔ قریب ہے کہ خدا اُن پر مہربانی سے توجہ فرمائے۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۰۲)۔ اُن کے مال میں زکوٰۃ قبول کر لو کہ اس سے تم اُن کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور اُن کے حق میں دُعائے خیر کرو کہ تمہاری دُعا اُن کے لئے موجب تسکین ہے اور خدا سننے والا جاننے والا ہے (۱۰۳) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ خدا ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا اور صدقات (و خیرات) لیتا ہے اور بے شک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۰۴) اور ان سے کہہ دو کہ عمل کیے جاؤ۔ خدا اور اُس کا رسول اور مومن (سب) تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے۔ اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے (خدا نے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب تم کو بتا دئے گا (۱۰۵) اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے چاہے اُن کو عذاب دے اور چاہے معاف کر دے۔ اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے (۱۰۶) اور (ان میں ایسے بھی ہیں) جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور جو لوگ خدا اور اُس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں اُن کے لئے گھات کی جگہ بنائیں۔ اور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی تھی مگر خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۰۷) تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ



مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کر داس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور خدا پاک رہنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے (۱۰۸)۔ بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی رضامندی پر رکھی وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھی کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے گری اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۰۹)

### تفسیر سورۃ التوبۃ آیات (۱۰۱) تا (۱۰۹)

(۱۰۱) اور قبیلہ اسد و غطفان کے کچھ لوگ اور مدینہ والوں میں سے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی ایسے منافق ہیں کہ جو نفاق کی آخری حدوں کو پہنچے ہوئے ہیں اور اس پر ثابت قدم ہیں۔ آپ بھی ان کے نفاق کو نہیں جانتے، ان کے نفاق کو بس ہم ہی جانتے ہیں ہم ان کو ایک بار ان کی جانیں قبض کرنے کے وقت اور دوسری بار ان کو عذاب قبر دیں گے پھر یہ عذاب جہنم کی طرف بھیجے جائیں گے۔

(۱۰۲) اور اہل مدینہ میں سے کچھ اور لوگ ہیں یعنی ودیعہ بن جذام انصاری، ابولبابہ بن عبدالممنذ رانصاری، ابو ثعلبہ انہوں نے اپنی غلطی کا اقرار کر لیا جو ان سے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کی بنا پر سرزد ہوئی ہے، اس سے پہلے جو غزوات ہو چکے ہیں، اس میں تو وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور اس غزوہ میں آپ کے ساتھ شرکت نہیں کی، سو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ان کی غلطی معاف کر دی جائے گی، بے شک جو ان میں سے توبہ کرے، اللہ رب العزت اس کی بخشش کرنے والے اور جو توبہ پر مرے اس پر رحم کرنے والے ہیں (جب ان لوگوں کی توبہ قبول ہوگئی) تو رسول کریم کریم ﷺ کی خدمت میں اپنا مال و اسباب لے کر آئے اور عرض کی کہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے کیوں کہ ہم اس مال و اسباب ہی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں نہیں گئے تو رسول اکرم ﷺ نے ان سے مال و اسباب نہیں لیا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا حکم نہیں دے دیا اور یہاں نہیں فرما دیا کہ کیا مال لینا چاہیے۔

### شان نزول: وَالْأَخْرُوفُ اعْتَرَفُوا (النخ)

ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے عوفی کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جہاد کے لیے تشریف لے گئے، ابولبابہ اور ان کے پانچ ساتھیوں نے جہاد میں شرکت نہیں کی، اس کے بعد حضرت ابولبابہ اور ان کے ساتھ دو مزید حضرات کو اپنے اس فعل سے ندامت ہوئی اور ان حضرات کو اپنی ہلاکت کا پکا یقین ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہم سکون و اطمینان کے ساتھ عورتوں سے لذت اٹھا رہے ہیں اور رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں مصروف ہیں، اللہ کی قسم اب ہم اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ دیں گے اور ان کو نہیں کھولیں گے یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ ہی خود نہ کھولیں، چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور تین لوگ اپنی حالت پر باقی رہ گئے، انھوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے نہیں باندھا۔

جب رسول اکرم ﷺ جہاد سے واپس تشریف لائے اور پوچھا کہ یہ ستونوں کے ساتھ کون حضرات بندھے ہوئے ہیں تو ایک شخص نے کہا یہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکے انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر لیا ہے کہ اپنے آپ کو ستونوں سے نہیں کھولیں گے جب تک کہ آپ خود ان کو ستونوں سے نہ کھولیں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں کھولوں گا جب تک کہ ان کے کھولنے کا مجھے حکم نہیں دیا جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کا اقرار کرتے ہیں جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی آپ نے ان کو کھول دیا اور ان کے عذر کو قبول فرمایا۔

اور وہ تین حضرات باقی رہ گئے جنھوں نے اپنے آپ کو ستونوں کے ساتھ نہیں باندھا تھا۔ انھوں نے کوئی عذر نہیں بیان کیا یہ وہی حضرات ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کے حکم کے آنے تک ملتوی ہے الخ۔

چنانچہ ان تینوں حضرات کے بارے میں ایک جماعت کہنے لگی کہ یہ لوگ جب ان کے عذر کے بارے میں کوئی حکم الہی نازل نہیں ہوا تو یہ لوگ ہلاک ہو گئے اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کی توبہ قبول فرمالے یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ اَخْلَ۔

اور ابن جریر نے علی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اس میں اتنا اضافہ ہے کہ جب ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کھول دیے گئے تو وہ اپنے مال لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارے اموال ہیں، ہم سے ان کا صدقہ قبول فرما لیجیے اور ہمارے لیے بخشش طلب فرمائیے، آپ نے فرمایا مجھے تمہارے اموال میں سے کسی چیز کے لینے کا حکم نہیں دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً (الخ) نیز یہ اتنی مقدار سعید بن جبیر، ضحاک، زید بن اسلم وغیرہ سے بھی نقل کی ہے۔

اور عبد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت سات آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن میں سے چار آدمیوں نے یعنی ابولبابہ رضی اللہ عنہ، فرداس رضی اللہ عنہ، اوس بن جذام رضی اللہ عنہ اور ثعلبہ بن ودیعہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خود کو ستونوں سے باندھ لیا تھا۔

اور ابوالشیخ اور ابن مندہ نے صحابہ کے بیان میں، ثوری، اعمش، ابوسفیان کے ذریعے سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک میں جن حضرات نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ شرکت نہیں کی، وہ چھ آدمی تھے، ابولبابہ رضی اللہ عنہ، اوس بن جذام رضی اللہ عنہ، ثعلبہ بن ودیعہ رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، چنانچہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ اوس اور ثعلبہ نے آکر خود کو ستونوں سے باندھ لیا اور اپنے مال و اسباب لے کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ جہاد میں شریک نہ ہونے کے عوض ہے۔ آپ نے فرمایا جب تک کہ قتال نہ ہو میں ان کو نہیں کھولوں گا، اس پر قرآن کریم کی یہ

آیت نازل ہوئی۔ اس روایت کی اسناد قوی ہیں۔

اور ابن مردویہ نے ایسی سند کے ساتھ جس میں واقعہ یہ ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابولبابہ ؓ کی توبہ میرے حجرے میں نازل ہوئی، میں نے سحر کے وقت رسول اکرم ؐ کے ہنسنے کی آواز سنی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا کافر لوگ آپ کو ہنسارہے ہیں، آپ نے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی۔

میں نے عرض کیا تو ان کو اطلاع کر دوں، آپ نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی۔ تو میں حجرے کے دروازہ پر کھڑی ہوئی اور یہ (واقعہ پر وہ حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے)، میں نے کہا ابولبابہ ؓ آپ کے لیے خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی، یہ سن کر صحابہ کرام ان کو کھولنے کے لیے دوڑے تو انھوں نے فرمایا جب تک رسول اکرم ﷺ مجھ کو آکر نہ کھولیں کوئی اور نہ کھولے، جب آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ان کو کھول دیا اور یہ آیت نازل ہوئی **وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ لَوْلَا رِزْقُ اللَّهِ لَكُنُوا مِنَ الْخَائِضِينَ** (الباب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطی)

(۱۰۳) چنانچہ ارشاد فرمایا کہ آپ ان کے مالوں میں سے جو یہ لائے ہیں تیسرا حصہ صدقہ لے لیجیے جس کے لینے سے آپ ان کو گنہ کے آثار سے پاک و صاف کر دیں گے اور ان کے لیے استغفار بھی کیجیے اور دعا بھی فرمائیے کیوں کہ آپ کا استغفار اور آپ کی دعا ان کے لیے دلی سکون کا باعث ہے کہ ان کی توبہ قبول ہوگی، اللہ تعالیٰ ان کے اقرار اور ان کی درخواست کو کہ ہمارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیجیے، خوب سنتے اور ان کی توبہ اور نیت کو خوب جانتے ہیں۔

(۱۰۴) کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور کیا ان کو خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے کی صفت میں اور تائب پر رحمت فرمانے کی صفت میں کامل ہیں۔

(۱۰۵) نبی کریم ﷺ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ توبہ کے بعد جو چاہو نیک کام کرو۔ اول تو دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھے لیتے ہیں اور پھر مرنے کے بعد تمہیں ضرور اس کے پاس جانا ہے جو تمام اچھی اور کھلی چیزوں کو جاننے والا ہے۔ وہ تمہیں تمہاری سب نیکیوں اور برائیوں سے آگاہ کر دے گا۔

(۱۰۶) اور مدینہ والوں میں سے کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ یہ لوگ اور ہیں کہ جن کا معاملہ حکم الہی کے آنے تک ملتوی ہے، خواہ عدم شرکت غزوہ تبوک پر ان کو سزا دے اور خواہ انھیں معاف فرمادے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو خوب جاننے والا ہے اور اس فیصلہ فرمانے میں بڑی حکمت والا ہے۔

(۱۰۷) عبد اللہ بن ابی، جد بن قیس، معتب بن قیس اور ان کے ساتھی جو کہ تقریباً سترہ ہیں، انھوں نے اس مقصد کے لیے مسجد بنائی کہ اسلام اور مومنین کو نقصان پہنچائیں اور کفر و نفاق پر ثابت رہیں اور اس وجہ سے کہ ایمان والوں میں نفاق ڈالیں کہ ایک جماعت ان کی مسجد میں نماز پڑھے اور ایک جماعت رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھے اور

اس شخص کے قیام کا انتظار کریں جو ان سے پہلے ہی سے اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے، مراد اس سے ابو عامر راہب ہے جس نے نعوذ باللہ رسول اکرم ﷺ کو فاسق کہا تھا اور پوچھو تو قسمیں کھائیں گے کہ اس مسجد کے بنانے سے ماسوا مسلمانوں کے ساتھ بھلائی اور نیکی کے ہماری اور کوئی نیت نہیں تاکہ جس کی مسجد قبائیں نماز رہ جائے اور اسے وہاں جماعت نہ مل سکے وہ اس مسجد میں آکر نماز پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یہ اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں۔

(۱۰۸) جب اس مسجد کی یہ حالت ہے تو آپ اس تفرقہ پیدا کرنے والی مسجد میں کبھی نماز نہ پڑھیے۔  
البتہ مسجد قبائیں کی بنیاد جب سے رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری پر رکھی گئی ہے، وہ واقعی اس قابل ہے کہ آپ اس میں نماز پڑھیں اور کہا گیا ہے کہ یہ مدینہ منورہ کی سب سے پہلی مسجد ہے۔

اور مسجد قبائیں ایسے اچھے آدمی ہیں جو خوب پاک ہونے یعنی کہ پتھروں کے بعد پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ایسے ہی لوگ کو جو پانی کے ساتھ استنجا کرتے ہیں پسند ہیں۔

ثَانِ نَزُولِ: وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضَرَارًا (الفتح) لَا تَقُومُ فِيهِ اَبَدًا (الفتح)

ابن مردودہ نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ابن شہاب زہری نے بواسطہ اکیمہ لیشی، ابورہم غفاری سے روایت کی ہے اور ابورہم غفاری ان حضرات میں سے ہیں، جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ تبوک کی طرف روانگی کی تیاری کر رہے تھے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم نے یہ مسجد ضرورت مند اور حاجت مندوں اور سردراتوں اور بارش والی راتوں کے لیے بنائی ہے اور ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ ہمارے لیے اس مسجد میں تشریف لا کر نماز پڑھ دیجیے۔

آپ نے فرمایا اس وقت تو ہم سفر کی تیاری میں ہیں، سفر سے واپسی پر آئیں گے تو انشاء اللہ تمہاری مسجد میں آکر نماز پڑھیں گے، جب آپ تبوک سے واپس ہوئے تو ذی اذان مقام پر پڑاؤ فرمایا، جہاں سے مدینہ منورہ کا ایک گھنٹے کا راستہ تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

تو آپ نے مالک بن وحش اور معن بن عدی یا اس کے بھائی عاصم بن عدی کو بلایا اور فرمایا اس مسجد کی طرف چلو جس کے بنانے والے ظالم ہیں اور اس کو گرد اور جلا دو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کر دیا۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے عوفی کے ذریعے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے مسجد قبائیں بنائی تو انصار میں سے کچھ آدمی گئے، ان میں سے کچھ اختلاف کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے جا کر



مسجد خاق بنالی، اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، تفرقہ پیدا کرنے کے لیے ایسا کیا ہے، ہلاکت ہو ان کے لیے کیا ارادہ کیا، انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا تو صرف نیکی ہی کا ارادہ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

نیز ابن مردویہ نے علی بن ابی حمزہ کے ذریعے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے مسجد بنالی تو ابو عامر نے ان سے کہا کہ اپنی مسجد کو آباد رکھو اور جو تمہیں ہتھیاروں وغیرہ کی قوت حاصل ہو اس سے مضبوط رہو میں قیصر روم کے بادشاہ کے پاس جاؤں گا اور روم سے شکر لا کر محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو نکال دوں گا، چنانچہ جب یہ لوگ اپنی مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم اپنی مسجد کی تعمیر سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اور یہ خواہش ہے کہ آپ اس میں نماز پڑھ لیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا (الخ)

اور واحدی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ابو عامر راہب آیا تو منافقین نے اس کے لئے مسجد قبا کے مقابلہ کے لیے ایک مسجد بنانے کی پیشکش کی تاکہ وہ ان کا امام بنے، چنانچہ جب وہ اس مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہے کہ ہم نے ایک مسجد بنائی ہے آپ اس میں آکر نماز پڑھ لیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا (الخ)

ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ (الخ) یہ آیت اہل قبا کے متعلق نازل ہوئی، وہ حضرات پانی کے ساتھ استنجا کرتے تھے، تو ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

عمر بن شیبہ نے اخبار مدینہ میں بواسطہ ولید بن ابی سندراسلمی، یحییٰ بن سہل، سہل انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اہل قبا کے بارے میں آئی ہے، وہ حضرات قضا حاجت کے بعد پانی سے استنجا کرتے تھے۔

ابن جریر نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ اہل قبا میں سے کچھ لوگوں نے پانی کے ساتھ استنجا کرنا شروع کر دیا،

ان کی فضیلت میں یہ آیت آئی ہے۔ (لباب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطی)

(۱۰۹) پھر سمجھ لو آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت یعنی مسجد قبا کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری

اور اس کی خوشنودی پر رکھی ہو، یا وہ شخص بہتر ہوگا جس نے اپنی عمارت یعنی مسجد شقاق کی بنیاد کسی گھٹی یا غار کے کنارہ پر

جو رنے ہی کو ہو رکھی، پھر وہ عمارت اس بانی کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے، اللہ تعالیٰ ان منافقین کی نہ مغفرت

فرماتے ہیں اور نہ ہی ان کو نجات دیتے ہیں۔



لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا  
 رَبِّهِ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ  
 إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ  
 لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ  
 وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ  
 وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ  
 الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ  
 الشَّاكِرُونَ الْغَدُّونَ الْحَيُّونَ السَّائِبُونَ الزَّكَاةَ  
 الشُّجْرُونَ الْأُمُورُونَ بِالْعُرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ النَّكَرِ  
 وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ مَا كَانَ  
 لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلنَّاسِ كَيْفَ لَهُمْ  
 كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ أَنْهُمْ  
 أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ وَكَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ  
 إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ  
 لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ۝ وَكَانَ اللَّهُ  
 لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا  
 يَتَّقُونَ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُمْ مِنْ  
 دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى  
 النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي  
 سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ  
 مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝  
 وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ  
 الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ  
 لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ  
 اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ اُن کے دلوں میں (موجب) خلیجان رہے گی (اور اُن کو متردّد رکھے گی) مگر یہ کہ اُن کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے (۱۱۰)۔ خدا نے مومنوں سے اُنکی جانیں اور اُن کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض میں اُن کے لئے بہشت (تیار کی) ہے یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے۔ اور خدا سے زیادہ پورا کرنے والا کون ہے تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اُس سے خوش رہو۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے (۱۱۱)۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا امر کرنے والے، بُری باتوں سے منع کرنے والے، خدا کی حدوں کی حفاظت کرنے والے (یہی مومن لوگ ہیں) اور اے پیغمبر مومنوں کو (بہشت) کی خوشخبری سنا دو (۱۱۲)۔ پیغمبر اور مسلمانوں کو شایاں نہیں کہ جب اُن پر ظاہر ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو اُن کے لئے بخشش مانگیں۔ گو وہ اُن کے قرابت دار ہی ہوں (۱۱۳)۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اُس سے کر چکے تھے لیکن جب اُن کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو اُس سے بیزار ہو گئے۔ کچھ شک نہیں کہ ابراہیم بڑے نرم دل اور متحمل تھے (۱۱۴)۔ اور خدا ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان کو وہ چیز نہ بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں۔ بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۱۱۵)۔ خدا ہی ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہی زندگانی بخشتا اور (وہی) موت دیتا ہے اور خدا کے ہوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے (۱۱۶)۔ بے شک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل جلد پھر جانے کو تھے مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے۔ پھر خدا

نے اُن پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہ اُن پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے (۱۱۷)۔ اور اُن تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے اُن پر تنگ ہو گئی اور اُن کی جانیں بھی اُن پر دو بھر ہو گئیں اور انہوں نے جان لیا کہ خدا (کے ہاتھ) سے خود اس کے ہوا کوئی پناہ نہیں۔ پھر خدا نے اُن پر مہربانی کی تاکہ توبہ کریں۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۱۸)

### تفسیر سورۃ التوبۃ آیات (۱۱۰) تا (۱۱۸)

(۱۱۰) ان کی یہ عمارت گرنے کے بعد اس کی حسرت و ندامت ان کے دلوں میں ہمیشہ کھٹکتی رہے گی، ہاں اگر ان کے دل ہی فنا ہو جائیں تو خیر! اور اللہ تعالیٰ ان کی مسجد ضرار بنانے اور ان کی نیتوں سے اچھی طرح واقف ہیں اور اس مسجد کو ختم کروانے اور اس کے جلا دینے کا فیصلہ فرمانے میں بڑی حکمت والے ہیں۔

غزوہ تبوک سے جب حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ نے عامر بن قیسؓ اور مویٰ مطعم بن عدیؓ کو روانہ کیا، انھوں نے اس مسجد ضرار کو گرا کر اسے جلا دیا۔

(۱۱۱) اللہ تعالیٰ نے خالص مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلہ خرید لیا۔ یعنی وہ لوگ اطاعت خداوندی میں لڑتے ہیں جس میں کبھی دشمن کو قتل کرتے ہیں اور کبھی دشمن ان کو قتل کر دیتا ہے، اس قتال اور جہاد پر ان سے ایسا سچا وعدہ کیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ضرور پورا کریں گے۔ اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدہ کو اور کون پورا کرنے والا ہے تو اب تم اپنی تجارت پر جس کا تم نے اللہ تعالیٰ سے معاہدہ ٹھہرایا ہے، جنت کی خوشخبری مناؤ اور جنت کا ملنا تمہارے حق بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

### تساں نزول: اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی (النح)

ابن جریرؒ نے محمد بن کعب قرظیؒ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اپنے پروردگار کے لیے اور اپنی ذات کے لیے جو آپ چاہیں شرط قرار دیدیں، آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کے لیے تو یہ شرط قرار دیتا ہوں کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور اپنی ذات کے لیے یہ شرط قرار دیتا ہوں کہ جن سے اپنی حفاظت کرتے ہو ان سے میری حفاظت کرو، صحابہ نے عرض کیا کہ اگر ہم ان شرائط پر کاربند ہو جائیں تو پھر ہمارا اجر کیا ہوگا، آپ نے فرمایا جنت ملے گی، صحابہؓ یہ سن کر بولے یہ تجارت تو بہت ہی کامیاب ہے نہ ہم اس کو واپس دیں گے اور نہ واپس لیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں جنت کے بدلے خرید لی ہیں۔ (الباب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطی)

(۱۱۲) اب اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کی صفات کو بیان فرماتے ہیں کہ وہ ان اوصاف کمال کے ساتھ بھی موصوف ہیں

کہ گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے اور اس کی حمد و ثناء بیان کرنے والے اور روزہ رکھنے والے اور پانچوں نمازوں میں رکوع و سجدہ کرنے والے اور توحید و احسان کا حکم کرنے والے اور کفر اور ان باتوں سے جن کا شریعت اور سنت میں کہیں ذکر نہیں باز رہنے والے اور فرائض خداوندی کو قائم کرنے والے ہیں آپ ایسے مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری سنا دیجیے۔

(۱۱۳) حضور اکرم ﷺ اور ان حضرات کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے والے ہیں یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ یہ لوگ جہنمی ہیں، اس وجہ سے کہ یہ لوگ حالت کفر میں مرے ہیں۔

### شان نزول: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ (الْخ)

حضرت امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت سعید بن مسیبؒ بواسطہ ان کے والد سے نقل کیا ہے کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، ابوطالب کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بیٹھا تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے چچا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لو تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری سفارش کر سکوں، یہ سن کر ابو جہل اور عبد اللہ کہنے لگے، اے ابوطالب کیا عبد المطلب کے مذہب سے اعراض کرتے ہو، یہ دونوں مسلسل ابوطالب سے گفتگو کرتے رہے، بالآخر ان کا آخری کلام یہی تھا کہ ملت عبد المطلب پر مرتا ہوں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں تمہارے لیے برابر استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تب یہ آیت اتری۔

اور ابوطالب ہی کے واقعہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبَيْتَ (الْخ)۔ اس حدیث کا سیاق اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ترمذیؒ نے تحسین کے ساتھ اور امام حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ وہ اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہا ہے حالاں کہ وہ مشرک تھے، میں نے اس سے کہا کہ کیا اپنے مشرک والدین کے لیے بخشش طلب کرتے ہو، وہ کہنے لگا کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے والد کے لیے بخشش طلب کی تھی، حالاں کہ وہ مشرک تھے میں نے اس کا رسول اکرم ﷺ سے ذکر کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے اَلْحُ۔

امام حاکمؒ نے اور بیہقیؒ نے دلائل میں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن قبرستان تشریف لے گئے اور ایک قبر کے پاس بیٹھ کر بہت لمبی دعا فرمائی، اس کے بعد روئے اور آپ کے رونے کے ساتھ میں بھی رویا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ جس قبر کے پاس میں بیٹھا تھا



وہ میری ماں کی قبر تھی، میں نے اپنے پروردگار سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت طلب کی، مگر مجھے اس کی اجازت نہیں ملی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت امام احمد اور ابن مردویہ نے بریدہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے مقام عسفان پر قیام فرمایا پھر اپنی ماں کی قبر دیکھی تو وضو فرما کر نماز پڑھی اور روئے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت مانگی تھی مگر اس کی مجھے اجازت نہیں ملی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت امام طبرانی اور ابن مردویہ حضرت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ یہ واقعہ تبوک سے واپسی کا ہے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کا احرام باندھ کر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے عسفان کی گھاٹی پر ٹھہرے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ نزول آیت کے چند اسباب ہوں جن میں سے پہلا سبب ابو طالب کا واقعہ اور آخری سبب حضرت آمنہ کا واقعہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہو اور دیگر حضرات نے ان متعدد اسباب نزول کو جمع فرما دیا ہے۔

حضرت امام بخاری وغیرہ نے حضرت کعب بن مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جو بھی غزوہ کیا ہے میں آپ سے پیچھے نہیں رہا، جب غزوہ تبوک کا وقت آیا اور یہ آخری جہاد ہے جو آپ نے فرمایا اور لوگوں کو جہاد کے لیے روانہ ہونے کا اعلان فرمایا الخ۔ اس کے بعد پوری روایت بیان کی اور اس میں ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار کے حال پر بھی نیز اسی میں ہے کہ ہمارے بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی، اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔

(لباب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطی)

(۱۱۴) اور باقی رہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دعا کرنا تو وہ اسلام لانے کے وعدہ کی وجہ سے تھا، پھر جب ان کے والد کافر ہو کر فوت ہوئے تو وہ اپنے والد اور ان کے دین سے محض بے تعلق ہو گئے، واقعی حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت دعا فرمانے والے حلیم الطبع تھے۔

یا یہ رحیم المزاج یا یہ کہ سردار یا یہ کہ آہ وزاری کرنے والے یا یہ کہ آگ میں داخل ہونے سے پہلے آگ سے

پناہ چاہی۔

(۱۱۵) اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت اور ایمان کے بعد گمراہی میں ڈال دے یا یہ کہ کسی قوم کے عمل

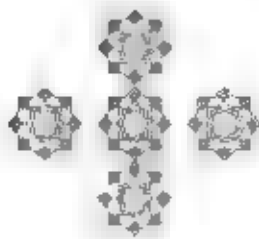
کو باطل قرار دے دے جب تک کہ ناسخ و منسوخ کو واضح طور پر نہ بتلا دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ناسخ و منسوخ کو اچھی طرح جاننے والے ہیں۔

(۱۱۶) بلا شک اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں کے تمام خزانوں یعنی چاند، سورج، ستاروں وغیرہ پر اور زمین کے تمام خزانوں یعنی درخت، جانور، پہاڑ اور دریاؤں وغیرہ پر وہی قبروں سے اٹھائے گا اور وہی دنیا میں موت دیتا ہے اور عذاب الہی سے نہ کوئی قریبی رشتہ دار تمہاری حفاظت کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی مددگار۔

(۱۱۷) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور ان مہاجرین و انصار کے حال پر بھی توجہ فرمائی جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور بدر میں حاضر رہے۔

اب اللہ تعالیٰ ان حضرات کے اوصاف بیان کرتے ہیں ہے کہ جنہوں نے تنگی اور سختی کے وقت میں رسول اکرم ﷺ کا ساتھ دیا جس وقت کے زاد راہ اور سوار یوں کی کمی اور تنگی تھی گرمی کی اور دشمن کی سختی تھی اور راستہ کی درازی کی سختی تھی، اس کے بعد مومنین مخلصین میں سے کچھ لوگوں کے دلوں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چلنے کے بارے میں تذبذب آ گیا تھا مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس تذبذب کو دور کر دیا اور ان کے دلوں کو پختگی عطا فرمائی، آخر کار وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چلنے کے لیے آمادہ ہو گئے۔

(۱۱۸) اور ان تین حضرات یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، اور ان کے ساتھیوں کی حالت پر بھی توجہ فرمائی جن کی توبہ کا معاملہ زیر التوا تھا۔ اس توبہ کی تاخیر سے زمین باوجود اتنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے عاجز آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا اور اس بات کا کامل یقین کر لیا کہ اللہ کی گرفت سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی نجات صرف اسی میں تھی کہ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے پر سچی توبہ کر لی جائے۔ پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی اور ان کو معاف فرمایا تاکہ آئندہ بھی جن سے اس قسم کی غلطی صادر ہو جائے وہ اسی کی طرف رجوع کیا کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توجہ فرمانے والے اور جو توبہ کرے اس کے حال پر بہت رحم فرمانے والے ہیں۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ مَا كُنْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مَن  
حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ  
ظُلْمٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْصَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْغُونَ  
مَوْطِنًا لْيَغِظَ الْكَفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ إِلَّا كُتِبَ  
لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ  
وَلَا يَنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ  
وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا  
يَعْمَلُونَ وَمَا كُنِ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا ظَرْفُ  
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ  
وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ  
الْكَفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ  
الْمُتَّقِينَ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ  
إِنَّا سَمِعْنَا هَذِهِ إِنَّا سَمِعْنَا قَوْمًا الَّذِينَ آمَنُوا  
فَرَادَتْهُمْ أَيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ وَأَمَّا  
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى  
رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ أَوَلَا يَرَوْنَ  
أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا  
يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ  
نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ هَلْ يَرِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ  
ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهِ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا  
يَفْقَهُونَ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ  
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ  
رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اے اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو  
(۱۱۹)۔ اہل مدینہ کو اور جو ان کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں ان کو  
شایاں نہ تھا کہ پیغمبر خدا سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو  
ان کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ یہ اس لئے کہ خدا کی راہ میں جو  
تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا محنت کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ جتے  
ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے یا دشمنوں سے کوئی چیز لیتے ہیں تو ہر بات  
پر ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں  
کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۲۰)۔ اور (اسی طرح) وہ جو خرچ کرتے ہیں  
تھوڑا یا بہت یا کوئی میدان طے کرتے ہیں تو یہ سب کچھ ان کے  
لئے (اعمال صالحہ میں) لکھ لیا جاتا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے اعمال کا  
بہت اچھا بدلہ دے (۱۲۱)۔ اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے  
سب نکل آئیں تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت سے چند  
اشخاص نکل جاتے تاکہ دین (کا علم سیکھتے اور اس) میں سمجھ پیدا  
کرتے۔ اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آتے تو ان کو ڈر سنانے  
تاکہ وہ حذر کرتے (۱۲۲)۔ اے اہل ایمان! اپنے نزدیک کے  
(رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو۔ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی  
(یعنی محنت و قوت جنگ) معلوم کریں۔ اور جان رکھو کہ خدا پرہیز  
گاروں کے ساتھ ہے (۱۲۳)۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی  
ہے تو بعض منافق (استہزا کرتے اور) پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے  
تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کیا ہے۔ سو جو ایمان والے ہیں ان  
کا تو ایمان زیادہ کیا اور وہ خوش ہوتے ہیں (۱۲۴)۔ اور جن کے  
دلوں میں مرض ہے ان کے حق میں خبث زیادہ کیا۔ اور وہ مرے  
بھی تو کافر کے کافر (۱۲۵)۔ کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو  
بار بلا میں پھنسا دیے جاتے ہیں پھر بھی تو بہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت  
پکڑتے ہیں (۱۲۶)۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک  
دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں (اور پوچھتے ہیں کہ) بھلا تمہیں  
کوئی دیکھتا ہے؟ پھر پھر جاتے ہیں۔ خدا نے ان کے دلوں کو پھیر رکھا  
ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھ سے کام نہیں لیتے (۱۲۷)۔ (لوگو)  
تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف  
ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند  
ہیں۔ اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں

(۱۲۸)۔ پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں (اور نہ مانیں) تو کہہ دو کہ خدا مجھے کفایت کرتا ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے (۱۲۹)

### تفسیر سورۃ التوبۃ آیات (۱۱۹) تا (۱۲۹)

(۱۱۹) یعنی حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں اور دیگر مومنوں کو جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، ان باتوں میں اس کی اطاعت کرو اور اٹھنے بیٹھنے اور اللہ کے راستہ میں جانے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دو۔

(۱۲۰) مدینہ کے رہنے والوں کو قبیلہ مزینہ، جبینہ اور اسلم والوں کو یہ مناسب نہیں تھا کہ جہاد میں رسول اکرم ﷺ کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ درست تھا کہ یہ اپنی جانوں کو رسول اکرم ﷺ کی جان سے زیادہ قیمتی سمجھیں۔

ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ یا یہ کہ نہ یہ مناسب تھا کہ جہاد میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چلنے اور آپ کا ساتھ دینے سے اپنی جانوں کی حفاظت کریں اور یہ ساتھ جانے کا ضروری ہونا اس بنا پر ہے کہ ان کو جہاد میں آنے جانے میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہنچی اور جو بھوک لگی اور جس مقام پر چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کو قتل کر کے اور ان کو شکست دے کر جو کچھ ان کی خبر لی تو جہاد میں سب پر ان کے نام ایک ایک نیک کام کا ثواب لکھا گیا کیوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ جہاد میں مومنین مخلصین کا اجر ضائع نہیں فرماتے۔

(۱۲۱) نیز جو کچھ آنے جانے میں کم یا زیادہ جو کچھ انھوں نے خرچ کیا اور دشمن کی تلاش میں جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام نیکوں کے ثواب میں لکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے جہاد میں سب کاموں کا نیک بدلہ دے۔

(۱۲۲) اور ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کو یہ بھی نہ چاہیے کہ جہاد کے لیے سب کے سب ہی نکل کھڑے ہوں اور (آپ کے زمانہ میں) نبی اکرم ﷺ کو تنہا مدینہ منورہ میں چھوڑ دیں۔

ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک ایک چھوٹی جماعت (یعنی کچھ لوگ) جہاد میں جایا کریں اور کچھ جماعت مدینہ منورہ میں رہ جایا کرے تاکہ یہ باقی ماندہ لوگ رسول اکرم ﷺ سے آپ کے وقت میں (اور آپ کے بعد علماء شہر سے) دینی معلومات حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ لوگ اس قوم کو جو جہاد میں گئی ہے، جب کہ وہ جہاد سے ان کے پاس آئیں ان کو دین کی باتیں سنا کر اللہ کی نافرمانی سے ڈرا دیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ کن کن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور کن کن باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت کریمہ بنی اسد کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قحط سالی میں گرفتار ہوئے، تو مدینہ منورہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آکر مدینہ منورہ میں چیزیں مہنگی کر دیں اور فسادات سے مدینہ منورہ کے رستوں کو خراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کی ممانعت فرمادی۔

نیز حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا گیا ہے کہ مومنین جہاد کے جذبہ و شوق میں



جب رسول اکرم ﷺ کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو سب کے سب نکل کھڑے ہوتے۔  
اور رسول اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ میں چند کمزور آدمیوں کے ساتھ چھوڑ جاتے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

### شان نزول: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا (النخ)

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت اِلا تَنْفِرُوا يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا نازل ہوئی اور دیہات میں سے کچھ لوگ جہاد میں نہیں گئے تھے اور اپنی قوم کو دین کی باتیں سکھا رہے تھے، اس پر منافقین کہنے لگے کہ دیہاتیوں میں سے کچھ لوگ جہاد میں نہیں گئے۔ یہ دیہاتی ہلاک ہو گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لباب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطیؒ)

(۱۲۳) رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والو بنی قریظہ، نضیر، فذک اور خیبر سے لڑو اور ان کو تمھارے اندر سختی پانا چاہیے اور اے مومنین کی جماعت یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کا ان کے دشمنوں کے مقابلہ کے وقت مددگار ہے۔

(۱۲۴) اور جب کوئی نئی سورت اتاری جاتی ہے اور رسول اکرم ﷺ ان لوگوں کو پڑھ کر سناتے ہیں تو بعض منافقین بعض غریب مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ کہو اس نئی سورت یا آیت نے کس کے خوف، ایمان، امید و یقین میں اضافہ کیا ہے جیسا کہ محمد ﷺ کہتے تھے کہ جو ایمان دار ہیں اس سورت نے ان کے تو ایمان و یقین کو خوف و امید میں ترقی دی اور وہ قرآن کریم کی اس سورت کے نزول سے خوش ہو رہے ہیں۔

(۱۲۵) اور جن کے دلوں میں شک و نفاق کا مرض ہے تو اس نازل ہونے والی سورت نے ان کے شک کے ساتھ اتنا ہی اور شک بڑھا دیا اور وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا کفر کرنے ہی کی حالت میں مر گئے۔

(۱۲۶) اور کیا ان منافقین کو سمجھائی نہیں دیتا کہ یہ اپنے مکر و خیانت اور بد عہدی کی وجہ سے ہر سال میں ایک بار دوبار کسی نہ کسی آفت میں پھنسے رہتے ہیں مگر پھر بھی ان خیانتوں اور یہ بد عہدوں سے باز نہیں آتے اور نہ کچھ سمجھتے ہیں۔

(۱۲۷) اور جس وقت بذریعہ جبریل امین کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں ان منافقین کی غلط حرکات کا ذکر ہوتا ہے اور رسول اکرم ﷺ وہ سورت ان کے سامنے پڑھ کر سناتے ہیں تو منافقین ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں (اور اشارہ سے باتیں کرتے ہیں) کہ کہیں تمہیں صحابہ کرام میں سے تو کوئی نہیں دیکھ رہا اور پھر نماز اور خطبہ حق و ہدایت سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کا دل حق و ہدایت سے پھیر دیا ہے یا یہ کہ حق و ہدایت سے انھوں نے روگردانی کی ہے تو اس روگردانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حق و ہدایت سے پھیر دیا اس بنا پر کہ وہ نہ احکام خداوندی کو سمجھتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۱۲۸-۱۲۹) اے لوگو! اور خصوصیت سے مکہ والو! تمھارے پاس عربی پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، تمہاری منفعت اور ایمان کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں پھر

خاص کر تمام اہل ایمان کے ساتھ تو بہت ہی شفیق اور مہربانی فرمانے والے ہیں۔

پھر اس کے بعد بھی اگر یہ لوگ ایمان لانے، توبہ کرنے اور آپ کی پیروی کرنے سے اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے میرا کوئی نقصان نہیں میرے لیے تو اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر کافی ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کر لیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

سُورَةُ يُونُسَ {۱۰} تِسْعَ آيَاتٍ أَحَدُ عَشَرَ كُتُوبًا

سُورَةُ يُونُسَ {۱۰} تِسْعَ آيَاتٍ أَحَدُ عَشَرَ كُتُوبًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّاتِلُكَ أَيُّ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا إِنَّ أَوْحَيْنَا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ لَهُمْ قَدْ مَرَّ صَدُوقٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا السَّحَرُ مُهَيَّنٌ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدِيرُ الْأُمُورَ مَنْ شَفَعَ إِلَّا بِإِذْنِهِ بَعْدَ إِذْنِهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ جَمِيعًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا أَنْ تُبَدَّلَ الْأَنْفُسُ ثُمَّ يُبْعَثُوهَا لِيُجْزَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا لِأَنْتُمْ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَاخْلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُشْكُرُونَ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
الہامی یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیتیں ہیں (۱)۔ کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنادو اور ایمان لانے والوں کو خوش خبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے۔ (ایسے شخص کی نسبت) کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے (۲)۔ تمہارا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش (تخت شہی) پر قائم ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی (اس کے پاس) اس کا اذن حاصل کیے بغیر (کسی کی) سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے (۳)۔ اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے، وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جو کافر ہیں اُن کے لیے پینے کو نہایت گرم پانی اور درد دینے والا عذاب ہوگا کیونکہ (خدا سے) انکار کرتے تھے (۴)۔ وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو ممتور بنایا اور چاند کی منز میں مقرر کیس تاکہ تم برسوں کا شمار اور (کاموں کا) حساب معلوم کرو

یہ (سب کچھ) خدا نے تدبیر سے پیدا کیا ہے سمجھنے والوں کے لئے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے (۵)۔ رات اور دن کے (ایک دوسرے کے پیچھے) آنے جانے میں اور جو چیزیں خدا نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں (سب میں) ڈرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (۶)

### تفسیر سورۃ یونس آیات (۱) تا (۶)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے اس آیت وَ مِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ (الخ) کے، کیوں کہ یہ آیت یہودیوں کے متعلق اتری ہے صرف یہ آیت مدنی ہے اور یہ آیت چالیس آیتوں کے بعد ہے۔  
نیز اس سورت میں ایک سو نو آیات اور ایک ہزار آٹھ سو دو کلمات اور چھ ہزار پانچ سو ستر سٹھ حروف ہیں۔

(۱) یعنی میں اللہ تعالیٰ ہوں جو سب کو دیکھ رہا ہوں یا یہ کہ یہ قسم ہے۔ یہ سورت قرآن کریم کی محکم آیات ہیں جو حلال و حرام کو بیان کر رہی ہیں۔

(۲) کیا مکہ والوں کو اس بات پر حیرانی ہوئی کہ ہم نے ان ہی جیسے ایک انسان کے پاس وحی بھیجی تاکہ مکہ والوں کو بھی قرآن کریم کے ذریعے ڈرائے۔

اور مومنوں کو بہترین ثواب کی خوشخبری سنائیے یا یہ کہ ان کو دنیا میں ایمان لانے کے صلہ میں آخرت میں اپنے پروردگار کے پاس پہنچ کر پورا مرتبہ ملے گا یا یہ کہ ان کے لیے شرافت و بزرگی والے نبی ہیں یا یہ کہ بلند مرتبہ والے شفیع ہیں مگر کفار مکہ کہنے لگے کہ (نعوذ باللہ) یہ قرآن کریم تو جھوٹا جادو ہے۔

### شان نزول: اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا (الغ)

ابن جریر نے ضحاک کے ذریعہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو تمام عرب نے یا عرب میں سے کچھ لوگوں نے اس بات کا انکار کیا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے یہ خلاف ہے کہ کوئی انسان اس کا رسول ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اَکَانَ لِلنَّاسِ یعنی کیا ان لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی اور یہ آیت نازل فرمائی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا (الغ)۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے کئی دلیلیں پیش کیں تو کہنے لگے کہ اگر انسان ہی کو رسول بنا کر بھیجنا تھا تو معاذ اللہ محمد ﷺ کے علاوہ دوسرا اس کا زیادہ مستحق تھا ان کا خیال تھا کہ مکہ والوں میں سے ولید بن مغیرہ اور طائف والوں میں سے مسعود بن عمرو ثقفی ہوتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: أَهَمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَةً رَبِّكَ (الغ)۔

(۳) بلاشبہ تمہارے رب حقیقی نے دنیا کے پہلے چھ دنوں میں جس کا پہلا دن اتوار اور آخری دن جمعہ المبارک ہے جن میں سے ہر ایک دن کی لمبائی ایک ہزار سال کے برابر ہے، آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا یا یہ کہ پھر عرش پر غالب اور متمکن ہوا۔

اور وہ بندوں کے ہر ایک کام کی تدبیر کرتا ہے یا یہ کہ بندوں کے ہر کام میں غور فرماتا ہے یا یہ کہ وہ فرشتوں کو وحی تنزیل اور مصیبت کے ساتھ بھیجتا ہے۔

اس کے سامنے کوئی قریبی فرشتہ اور نہ کوئی نبی مرسل کسی کی سفارش کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ۔ جو ان تمام امور کو انجام دیتا ہے وہ تمہارا پروردگار ہے سو تم اسی کی توحید بجالاؤ کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(۴) مرنے کے بعد تم سب لوگوں کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے، یہ سچا وعدہ کر رکھا ہے جو یقیناً پورا ہونے والا ہے، بے شک وہی پہلی بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے، پھر وہی مرنے کے بعد بھی پیدا کرے گا۔

(۵) تاکہ اس طرح لوگوں کو جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور حقوق اللہ انصاف کے ساتھ ادا کیے ایسے لوگوں کو بدلہ میں جنت دے۔ اور جن لوگوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کیا ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا اور ایسا دردناک عذاب ہوگا جس کی شدت ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی کیوں کہ وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کرتے تھے۔

وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمام جہانوں کو دن میں روشنی کے لیے سورج اور رات کو روشنی کے لیے چاند دیا اور ان کی چال کے لیے منزلیں رکھیں تاکہ تم برسوں، مہینوں اور دنوں کی گنتی اور حساب رکھ سکو۔ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے بیان کرنے کے لیے پیدا کی ہیں اور یہ دلائل قرآنیہ ان لوگوں کو جو کہ تصدیق کرتے ہیں، واضح علامات تو حید بیان کر رہے ہیں۔

(۶) بلاشبہ دن اور رات کی تبدیلی اور ان کی کمی بیشی اور ان کے آنے جانے میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں چاند سورج اور ستارے وغیرہ اور جو کچھ زمین میں درخت، جانور، پہاڑ اور دریا پیدا کیے ان سب میں وحدانیت خداوندی کے دلائل ہیں ان لوگوں کے واسطے جو اللہ کی اطاعت کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانوں سے غافل ہو رہے ہیں (۷)۔ اُن کا ٹھکانہ اُن (اعمال) کے سبب سے جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے (۸)۔ (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے مخلوق کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہیں ہوں گی (۹)۔ (جب وہ) اُن میں (اُن نعمتوں کو دیکھیں گے تو بیساختہ) کہیں گے سبحان اللہ۔ اور آپس میں اُن کی دعا سلام علیکم ہوگی۔ اور اُن کا آخری قول یہ (ہوگا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ہے (۱۰)۔ اور اگر خدا لوگوں کی بُرائی میں جلدی کرتا جس طرح وہ طلب خیر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی (عمر کی) میعاد پوری ہو چکی ہوتی۔ سو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں انہیں ہم چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بہکتے رہیں (۱۱)۔ اور جب

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَ رَبِّهِمْ وَارْتَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا  
وَاطْمَٔنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ غٰفِلُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ  
مَا اُولٰٓئِكَ اِلَّا رِجْسٌ لِّمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۙ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهُمْ رَبُّهُمْ بِرِزْقٍ رَّبِّهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ  
الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنَّٰتٍ النَّعِيْمِ ۙ دَعُوْا لَهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ  
وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ ۙ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ  
عَالَمِيْنَ ۙ وَلَوْ يَّعْجَلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلَ لَّهُمُ الْخَيْرُ  
لَقَضٰى إِلَيْهِمْ اَجَلَهُمْ فَتَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِيْ  
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۙ وَاِذَا مَرَسَ الْاِنْسَانُ الضَّرْدَ عَانًا  
لِّجَنَّتِهِ اَوْ قَاعًا اَوْ قَابًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ غُضْرَهُ مَرَّ  
كَانَ لَمْ يَدْ عَنَّا اِلٰى حِيَرٍ مِّمَّكَ كَذٰلِكَ تُرِيْنَ لِلشّٰرِقِيْنَ  
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۙ

انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لینا اور بیٹھا اور کھڑا (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس تکلیف کو اُس سے دُور کر دیتے ہیں تو (بے لحاظ ہو جاتا اور) اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا کسی تکلیف پہنچتے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے نکل جانے والوں کو اُنکے اعمال آراستہ کر دکھائے گئے ہیں (۱۲)



## تفسیر سورۃ یونس آیات (۷) تا (۱۲)

(۷-۸) جن لوگوں کو مرنے کے بعد کا ڈر نہیں اور مرنے کے بعد کا وہ اقرار نہیں کرتے اور آخرت کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی کو انھوں نے اختیار کر رکھا ہے اور اس پر وہ خوش ہو گئے اور جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکر ہیں اور اس سے روگردانی کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کا ٹھکانا ان کے اقوال اور اعمال شرکیہ کی وجہ سے جہنم ہے۔

(۹) اور یقیناً جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انھوں نے اطاعت خداوندی کی تو بوجہ ان کے مومن ہونے کے ان کا پروردگار ان کو جنت میں بھیجے گا جس کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی۔

(۱۰) اور جنت میں جب وہ کسی چیز کی آرزو کریں گے تو ان کے منہ سے سبحان اللہ نکلے گا جس کو سن کر خدام جو وہ چاہیں گے لے کر حاضر ہو جائیں گے اور ان کا ملاقات کے وقت باہمی سلام، السلام علیکم ہوگا اور کھانے اور پینے کے بعد ان کی آخری بات یہ ہوگی۔ الحمد للہ رب العلمین۔

(۱۱) اور اگر لوگوں کی برائی کے لیے جلدی مچانے کے مطابق جیسا کہ وہ فائدے کے لیے جلدی مچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نقصان واقع کر دیا کرتا تو سب کے سب ہلاک ہو چکے ہوتے، سو ہم ان لوگوں کو جن کو مرنے کے بعد کا کھٹکا ہی نہیں، ان کے حال پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ یہ اپنے کفر اور گمراہیوں میں اندھوں کی طرح بھٹکتے رہیں۔

(۱۲) اور جب کافر کو یعنی ہشام بن مغیرہ مخزومی کو کوئی تکلیف یا بیماری پہنچتی ہے تو بستر پر بھی ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی وہ تکلیف دور کر دیتے ہیں تو پھر دعا کو چھوڑ کر اپنی پہلی حالت پر آ جاتا ہے، گویا جو تکلیف اس کو پہنچتی تھی اس کے ہٹانے کے لیے کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، ان مشرکین کو ان کے اعمال شرکیہ اسی طرح اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ سختی اور تکلیف میں ہمیں پکارتے ہیں اور فراخی و خوشحالی میں ہمیں بھول جاتے ہیں۔



وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ وَإِذَا اتَّعَلَى عَلَيْهِمْ أَيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا انْتِهِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِي نَفْسِي إِنْ اتَّبِعْتُ إِلَّا نُيُوسِي إِلَىٰ آلِي أَخَافُ إِنَّ عَصِيَّتَ لِي يَوْمَ عَذَابٍ عَظِيمٍ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ فَسَنْ أَظْلَمُ مِنْ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُبْرِمُونَ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْصُرُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَنْتَهُنَّ اللَّهُ هِمَّا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ فِي مَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ وَإِذَا أَدْنَا لِلنَّاسِ رَحْمَةً مِنْ رَبِّهِمْ هَرَجَ مَشْتَهُمٌ إِذِ الْهَمُّ مَكْرُوفٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ كُلُّ أَرَأَنْ رُسُلَنَا يَكْتُوبُونَ مَا تَلْكُمُوهَا

اور تم سے پہلے ہم کئی امتوں کو جب انہوں نے ظلم اختیار کیا ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے۔ ہم گنہگار لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۳)۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں خلیفہ بنایا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو (۱۴)۔ اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید نہیں وہ کہتے ہیں کہ (یا تو) اس کے سوا کوئی اور قرآن (بنا) لاؤ یا اس کو بدل دو۔ کہہ دو کہ مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف آتا ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے (سخت) دن کے عذاب سے خوف آتا ہے (۱۵)۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو (نہ تو) میں ہی یہ (کتاب) تم کو پڑھ کر سناتا اور نہ وہی تمہیں اس سے واقف کرتا۔ میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر رہا ہوں (اور کبھی ایک کلمہ بھی اس طرح کا نہیں کہا) بھلا تم سمجھتے نہیں (۱۶)۔ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ افرا کرے اور اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک گنہگار فلاح نہیں پائیں گے (۱۷)۔ اور یہ (لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلائی کر سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ کہہ دو کیا تم خدا کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود اسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے نہ زمین میں وہ پاک ہے اور (اس کی شان) اُنکے شرک کرنے سے بہت بلند ہے (۱۸) اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی امت (یعنی ایک ہی ملت پر) تھے پھر جدا جدا ہو گئے۔ اور اگر ایک بات اگر جو تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہو چکی ہے نہ ہوتی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا (۱۹)۔ اور کہتے ہیں کہ اس

پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہ ہوئی کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (۲۰)۔ اور جب ہم لوگوں کو تکلیف دینے کے بعد (اپنی) رحمت (سے آسائش) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ خدا بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے اور جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے ان کو لکھتے جاتے ہیں (۲۱)

تفسیر سورۃ یوسف آیات (۱۳) تا (۲۱)

(۱۳) اور ہم نے تم سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر دیا، جب کہ انہوں نے کفر و شرک اختیار کیا، حالاں کہ ان

کے پیغمبر بھی ان کے پاس اوامر و نواہی اور دلائل لے کر آئے تھے اور وہ ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے جب کہ میثاق میں اس چیز کو جھٹلا چکے۔ ہم مشرکوں کو اس طرح ہلاک کر دیا کرتے ہیں۔

(۱۴) پھر اے امت محمدیہ! یہ جھٹکان لوگوں کی ہلاکت کے بعد دنیا میں ہم نے تمہیں آباد کیا تا کہ ہم دیکھ لیں کہ تم کس طرح نیک اعمال کرتے ہو۔

(۱۵) اور جب ان ٹھٹھہ کرنے والوں یعنی ولید بن مغیرہ اور اس کی جماعت کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں جو بالکل واضح طور پر اوامر و نواہی کو بیان کرنے والی ہیں۔

تو یہ لوگ جن کو مرنے کے بعد کا خوف ہی نہیں اور وہ اسکا مذاق اڑاتے ہیں تو یوں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ یا تو اس کے سوا کوئی پورا دوسرا قرآن ہی لے آؤ یا کم سے کم اسی میں کچھ ترمیم کر دو، یعنی آیت رحمت کو آیت عذاب اور آیت عذاب کو آیت رحمت سے بدل دیں، اے محمد ﷺ آپ ان سے یوں فرمادیجیے کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے پاس سے اس میں کچھ ترمیم کروں، میں تو وہی کہوں گا اور اسی پر عمل کروں گا جو قرآن حکیم بذریعہ وحی میرے پاس پہنچتا ہے، اگر میں اس میں تبدیلی کروں تو میں ایک بڑے بھاری دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔

(۱۶) اے محمد ﷺ آپ ان سے یوں فرمادیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا کہ میں اس کا رسول نہ ہوں تو نہ میں تمہیں یہ قرآن حکیم پڑھ کر سنا سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس قرآن حکیم کے ملنے کی اطلاع کرتا کیوں کہ آخر اس کلام پاک کے ظاہر کرنے سے پہلے بھی میں چالیس سال تک تم میں رہ چکا ہوں اور اس وقت اس کے متعلق ایک جملہ بھی نہیں نکلا تو پھر کیا تم انسانوں جیسی اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ یہ قرآن کریم میری اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کا کلام ہے۔

(۱۷) اس شخص سے بڑا ظالم اور دلیر کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کو جھٹلائے یقیناً مشرکین عذاب الہی سے اصلاً فلاح اور نجات پانے والے بالکل نہیں ہوں گے۔

(۱۸) یہ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں کہ عبادت نہ کرنے کی صورت میں نہ ان کو دنیا و آخرت میں نقصان پہنچا سکیں، اور نہ عبادت کرنے کی صورت میں دنیا و آخرت میں ان کو کوئی نفع پہنچا سکیں اور اپنی طرف سے بلا دلیل کہتے ہیں کہ یہ معبود ہمارے سفارشی ہیں۔

اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمادیجیے کہ کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اس کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں کہ کوئی معبود اور بھی ہے جو نفع و نقصان کا مالک بھی ہو، اس کی ذات اولاً، شریک اور ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالا ہے۔

(۱۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام یا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں سب لوگ ایک ہی ملت پر تھے (یعنی سب موحد تھے) یا یہ کہ ملت کفر پر تھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو بھیجا جو کہ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں تو اپنے کجراہی سے بعض مومن ہو گئے اور بعض مشرک اور اگر اس امت سے تاخیر عذاب نہ ہوتا جو کہ پہلے سے ٹھہر چکا ہے تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں یہ ہلاک اور برباد ہونے چکے ہوتے۔

(۲۰) اور یہ کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا، جیسا کہ یہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں، آپ ﷺ فرمادیجئے نزول معجزہ کا علم صرف اللہ کو ہے تم بھی میرے ہلاک ہونے کا انتظار کرو، میں بھی تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہوں۔

(۲۱) اور جب ہم ان کفار کو کسی مصیبت کے بعد کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو فوراً رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تکذیب کرنے لگتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس شرارت کی سخت ترین سزا دے گا، چنانچہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کو ہلاک کر دیا۔

وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور کشتیاں پاکیزہ ہوا (کے نرم جموں کوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں اور وہ اُن سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے اُن پر (جوش مارتی ہوئی) آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب تو) لہروں میں گمر گئے۔ تو اُس وقت خالص خدا ہی کی عبادت کر کے اُس سے دُعا مانگنے لگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم (تیرے) بہت ہی شکر گزار ہوں (۲۲)۔ لیکن جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہو گا تم دنیا کی زندگی کے فائدے اٹھا لو پھر تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔ اُس وقت ہم تم کو بتائیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے (۲۳)۔ دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اُس کو آسمان سے برسا دیا۔ پھر اسکے ساتھ بزرہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں مل کر کھلا یہاں تک کہ زمین بزرے سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی۔ اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔ ناگہاں رات کو یادن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اُس کو کاٹ (کر ایسا کر) ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں اُن کے لئے ہم (اپنی قدرت کی) نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (۲۴)۔ اور

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرِينُمْ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَلُّوا أَلْهَمٌ اُحِيطَ بِهِمْ ۚ وَدَعَا إِلَهُهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۚ فَلَمَّا أَفْلَحُوا إِذَا هُمْ يُبْعَثُونَ فِي الْأَرْضِ بَعْدَ الْعَمَلِ يُنَادِيهِمُ النَّاسُ إِنَّمَا بَعَثَكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ أُولَئِكَ أُنْزِلَتْ بِهِمْ السَّمَاءُ فَاسْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَخَلْفَهُمْ ۚ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَدِرُونَ عَلَيْهَا ۚ أَتَاهَا أَمْرًا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَهَا حَصِيدًا ۚ كَانُوا لَمْ تَعْنِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۚ وَإِلَهُهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَىٰ النُّورِ ۚ وَهُوَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ اللَّهِ فِي سُبُوحِ السَّمَاوَاتِ وَتَحْتِهَا فِي لَيَالٍ وَنَهَارٍ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُوا عَذَابَ اللَّهِ شَرًّا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ مَنَاصِمٍ ۚ كَانُوا أَغْشَىٰ وَجُوهَهُمْ قُطْعَانٌ مِنَ الْيَتْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ

خدا سلامتی کے گمر کی طرف نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے (۲۵)۔ جن لوگوں نے نیکو کاری کی اُن کے لیے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔ اور ان کے مونہوں پہ نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی۔ یہی جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں



گے (۲۶)۔ اور جنہوں نے بُرے کام کئے تو بُرائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور ان کے مونہوں پر ذلت چھا جائے گی۔ اور کوئی ان کو خدا سے بچانے والا نہ ہوگا۔ اُنکے مونہوں (کی سیاہی کا یہ عالم ہوگا کہ ان) پر گویا اندھیری رات کے کٹڑے اڑھا دیے گئے ہیں۔ یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (۲۷)

### تفسیر سورۃ یونس آیات (۲۲) تا (۲۷)

(۲۲) ہمارے فرشتے، جو کچھ تم جھوٹ کہہ رہے ہو اور جو خداوند کی نافرمانیاں کر رہے ہو سب کچھ لکھ رہے ہیں یعنی جس وقت تم خشکی میں سواری پر سفر کرتے ہو اور دریا میں کشتیوں میں سفر کرتے ہو، وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات جب تم کشتی میں سوار ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعے سے لے کر چلتی ہیں اور کشتی چلانے والے موافق ہوا سے خوش ہوتے ہیں اس حالت میں اچانک ایک جھونکا ان کشتیوں پر سخت ترین باد مخالف کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان لوگوں پر موجیں اٹھی چلی آتی ہیں، اس وقت انہیں اس بات کا قطعی یقین اور علم ہو جاتا ہے کہ سب ہلاک ہو جائیں گے، تب سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں اس مصیبت اور اس سخت ہوا سے بچالیں تو ہم ضرور فرمانبردار اور مومن بن جائیں گے۔

(۲۳) پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اس ہوا اور غرق ہونے سے بچالیتا ہے تو وہ فوراً ہی حق سے سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے مکہ والو یہ تمہاری سرکشی اور ایک دوسرے پر ظلم و ستم تمہارے لیے وبال جان بن جانے والا ہے اور دنیاوی منافع عارضی ہیں، ان کو بقاء نہیں اور مرنے کے بعد ہمارے پاس تمہیں آتا ہے پھر جو کچھ تم نیکیاں اور برائیاں کرتے تھے، ہم سب تمہیں بتلا دیں گے۔

(۲۴) دنیاوی زندگی کی بقاء اور فنا کی حالت تو اسی طرح ہے جس طرح کہ ہم نے بارش برسائی جس سے زمین پر پھل اور دانے اور گھاس پھوس خوب گنجان ہو کر نکلے، یہاں تک جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور وہ نباتات سبز، سرخ اور پیلے ہو گئے اور کاشتکاروں نے سمجھ لیا کہ اب نباتات ان کے قبضہ میں آگئی تو ایسی حالت میں ہماری طرف سے عذاب آگیا جس طرح بکریاں اپنے پیروں سے روند کر کاشتکاروں کی کھیتوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں تو ہم نے ایسا صاف کر دیا جیسا کہ وہ کل یہاں موجود ہی نہ تھی، جیسا کہ گرمیوں میں کھیتی کٹ جاتی ہے۔

ہم اسی طرح قرآن میں دنیا کے فانی ہونے کو واضح طور بیان کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے جو امور دنیا و آخرت میں سوچتے ہیں۔

(۲۵) اور اللہ تعالیٰ مخلوق کو توحید کے ذریعے دارالبقاء کی طرف بلاتا ہے، سلام اللہ تعالیٰ کا نام اور جنت اس کا گھر ہے اور جسے چاہتا ہے، دین مستقیم یعنی دین اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

(۲۶) جو لوگ توحید کے قائل ہوئے ان کے لیے جنت ہے اور مزید برآں اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی یا یہ کہ ثواب میں

زیادتی ہے اور ان کے چہروں پر نہ کدورت اور سیاہی چھائے گی اور نہ غم ذات۔ یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں۔ (۲۷) اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور شرک کیا تو اس کے بدلہ میں انہیں جہنم ملے گی اور ان پر ذلت و غم سوار ہوگا اور انہیں اللہ کے عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا گویا کہ غم سے ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پردے چڑھادیئے گئے یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

### وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَتَوْا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَائُكُمْ ۖ فَرَزَلْنَا مِنْهُمْ وَقَالَ شُرَكَائُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِلَّا نَاعِبُونَ ۖ فَكَلَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۖ هَٰذَا لِكَيْ تَبْلُغُوا كُلَّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقُّ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۖ قُلْ يٰٓأَيُّهَا مَن يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأُمُورَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۖ فَذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۚ فَإِلَىٰ تَصَرُّفُونَ ۖ كَذٰلِكَ حَقَّقْتُ لَكَ رَبِّي عَلَى الدِّينِ فَاسْتَوْا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۖ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَن يَبْدُوُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلْ اللَّهُ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ فَإِلَىٰ تَوَفُّوْنَ ۖ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَن يُهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلْ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَضِلَّ ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۖ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظُلْمًا ۚ إِنَّ الظُّلْمَ لَا يُلْغِيهِ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۖ وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور اُن کے شریک (اُن سے) کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے (۲۸)۔ ہمارے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے۔ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے (۲۹)۔ وہاں ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اُس نے آگے بھیجے ہوئے آزمائش کر لے گا اور وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب اُن سے جاتا رہے گا (۳۰)۔ (اُن سے) پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دُنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے۔ جھٹ کہہ دیجئے کہ خدا۔ تو کہو کہ پھر تم (خدا سے) ڈرتے کیوں نہیں؟ (۳۱) یہی خدا تو تمہارا پروردگار برحق ہے اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟ تو تم کہاں پھرے جاتے ہو (۳۲) اسی طرح خدا کا ارشاد ان نافرمانوں کے حق میں ثابت ہو کر رہا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے (۳۳)۔ (ان سے) پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کھاتا کوئی ایسا ہے کہ مخلوقات کو ابتداء پیدا کرے (اور) پھر اسکو دوبارہ بنائے؟ کہہ دو کہ خدا ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا تو تم کہاں اُسے جارہے ہو (۳۴)۔ پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کون ایسا ہے کہ حق کا رستہ دکھا دے کہہ دو کہ خدا ہی حق کا

رستہ دکھاتا ہے بھلا جو حق کا رستہ دکھائے وہ اس قابل ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ یادہ کہ جب تک کوئی اُسے رستہ نہ بتائے رستہ نہ پائے۔ تو تم کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو؟ (۳۵) اور اُن میں کے اکثر صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ ظن حق

کے مقابلے میں کچھ بھی کارآمد نہیں ہو سکتا۔ بے شک خدا تمہارے (سب) افعال سے واقف ہے (۳۶)۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنالائے ہاں (ہاں یہ خدا کا کلام ہے) جو (کتابیں) اس سے پہلے (کی) ہیں۔ اُن کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اُنہی کتابوں کی (اس میں) تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں (کہ) یہ رب العالمین کی طرف سے (نازل ہوا) ہے (۳۷)

### تفسیر سورۃ یونس آیات (۲۸) تا (۳۷)

(۲۸) اور جس روز ہم ان کافروں اور ان کے تمام معبودوں کو جمع کریں گے اور ان لوگوں سے جنہوں نے بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا تھا کہیں گے کہ تم اور تمہارے معبود اپنی جگہ پر ٹھہرو، پھر ہم ان کے اور ان کے معبودوں کے درمیان پھوٹ ڈال دیں گے۔

تب کافر کہیں گے کہ انہوں نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ آپ کو چھوڑ کر ان کی ہم عبادت کریں اور ان کے معبودان کی تردید کر کے کہیں گے کہ کیا تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے، کفار ان کے جواب میں کہیں گے بے شک تم نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا تھا۔

(۲۹) پھر ان کے معبود کہیں گے سو ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے کہ ہمیں تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی اور ہم سے بے خبر تھے۔

(۳۰) اس موقع پر ہر ایک انسان اپنے کیے ہوئے کاموں کو جان لے گا کہ کیا اس نے نیکیاں کی ہیں اور کیا کیا برائیاں اور یہ لوگ اللہ کی طرف جو ان کا معبود حقیقی ہے، لوٹا دیے جائیں گے اور انہوں نے جھوٹے معبود تراش رکھے تھے وہ سب باطل اور ان سے علیحدہ اور غائب ہو جائیں گے۔

(۳۱) اے محمد ﷺ آپ کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ وہ کون ہے جو آسمان سے بارش برساتا ہے اور زمین سے نباتات اور پھل اُگاتا ہے یا یہ بتلاؤ کہ وہ کون ہے جسے کان اور آنکھیں پیدا کرنے پر پوری قدرت حاصل ہے اور وہ کون ہے جسے جاندار چیز کو بے جان چیز سے نکالنے پر قدرت حاصل ہے یعنی بچوں اور جانوروں کو نطفہ سے پیدا کرتا ہے یا یہ کہ پرندوں کو انڈوں سے نکالتا ہے یا یہ کہ گندم کی بالیوں کو دانوں سے اگاتا ہے۔

اور وہ کون ہے جو بندوں کے تمام کاموں کی تدبیر کرتا اور ان کے معاملات میں نظر فرماتا ہے اور فرشتوں کے ذریعے وحی تنزیل اور مصیبت بھیجتا ہے۔

وہ ضرور جواب میں یہی کہیں گے کہ اس سب کچھ کا کرنے والا اللہ ہے تو اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمائیے کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کی کیوں اطاعت نہیں کرتے۔

(۳۲) جو یہ تمام امور سرانجام دیتا ہے وہی تمہارا رب حقیقی ہے اور اسی کی عبادت حق اور ضروری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اور کس کی عبادت کی گنجائش رہ گئی، ماسواشیطان کی پوجا کے پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان جھوٹے معبودوں کو کہاں لاتے ہو۔

(۳۳) اسی طرح آپ کے رب کا عذاب ان کافروں کے لیے ہے کیوں کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے، علم ازلی میں ثابت ہو چکا ہے۔

(۳۴) اے محمد ﷺ آپ ان سے یوں بھی کہیے کہ کیا تمہارے معبودوں میں کوئی ایسا بھی ہے کہ جو پہلی بار مخلوق کو نطفہ سے پیدا کر کے اس میں جان ڈالے، پھر مرنے کے بعد قیامت کے دن دوبارہ بھی زندہ کرے اگر وہ اس کا جواب دے سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے فرمادیجیے کہ اللہ ہی پہلی بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ بھی قیامت کے دن اٹھائے گا پھر تم کہاں کا جھوٹ باندھتے پھرتے ہو۔

(۳۵) یا یہ کہ اے محمد ﷺ آپ دیکھیے تو یہ کہاں کی جھوٹ باتیں ملاتے ہیں۔

اور آپ ان سے یوں بھی فرمائیے کہ کیا تمہارے معبودوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو امر حق اور ہدایت کا راستہ بتائے اگر وہ اس کا کچھ جواب دے سکیں تو خیر! ورنہ ان سے فرمادیجیے کہ اللہ ہی امر حق اور ہدایت کا بھی راستہ بتلاتا ہے۔  
تو پھر جو شخص امر حق اور ہدایت کا راستہ بتلاتا ہو تو وہ زیادہ اتباع اور اطاعت کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو امر حق اور ہدایت کا بغیر بتلائے ہوئے اور اس پر چلائے بغیر راستہ نہ سوجھے، تمہیں کیا ہوا کہ اپنے لیے بدترین تجویزیں کرتے ہو۔

(۳۶) بلکہ ان میں سے بہت لوگ اپنے معبودوں کی صرف بے بنیاد خیالات پر پرستش کر رہے ہیں۔ یقیناً ان کی محض اپنے خیالات کے مطابق پرستش عذاب الہی سے نجات دلانے میں ذرا بھی کارگر نہیں۔ یہ جو کچھ شرک اور بتوں وغیرہ کی پوجا کر رہے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس سب کی خبر ہے۔

(۳۷) اور یہ قرآن کریم جس کی رسول اکرم ﷺ تمہارے سامنے تلاوت فرماتے ہیں افتراء کیا ہوا نہیں ہے بلکہ یہ تو توریت، انجیل، زبور اور تمام آسمانی کتب کی توحید اور صفات رسول اکرم ﷺ میں تصدیق کرنے والا ہے اور نیز قرآن حکیم حلال و حرام اور امور و نواہی کی تفصیل بیان کرنے والا ہے، اس میں کوئی بات بھی شک و شبہ کی نہیں ہے اور وہ تمام جہانوں کے آقا و مالک کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔





أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فأتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَعْتَمَرْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيثُوا بِهِ عَلَيْهِ وَلَكَ يَا تِلْكَمُ تُأْوِيلُهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۚ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۚ وَإِنْ كَذَّبُوا فَقُلْ أُوْىٰ عَنِىٰ وَكُمُ عَسَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرِيءُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَإِن تَعِيسُونَ ۚ وَمِنْهُمْ مَنْ يُسْتَعِينُ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْىٰ وَلَوْ كَانُوا لَا يَبْصِرُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسُ أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ۚ وَيَوْمَ يُخْشَرُهُمْ كَانُوا يُكَذِّبُونَ ۚ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِإِلْقَاءِ اللَّهِ وَكَانُوا مُهْتَدِينَ ۚ وَإِنَّا لَنُرِيكَ بَعْضَ الَّذِى نَعِدُهُمْ أَوْ تَوَفِّيْكَ وَلَئِنَّا مُرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ قُلْ لَا أَتِيكُمْ لِنَفْسِىٰ ضَرْأًا ۚ لَئِنْ أَرَادْتُ أَنْ أُبَدِّلَ فِيكُمْ مَثَلًا لِّأُمَّةٍ أَلْبَسْتُ أَجَلَ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْذِنُونَ سَاعَةً ۚ وَلَا يَسْتَقْدِرُونَ ۚ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَظًا أَوْ نَهَارًا ۚ أَلَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۚ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہے کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اسی طرح کی ایک سورت بنا لاؤ اور خدا کے سوا جن کو تم بلا سکو بلا بھی لو (۳۸)۔ حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر یہ قائل نہیں پاسکے اس کو (نادانی سے) ٹھٹھا دیا اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی ہی نہیں۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی تھی سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا (۳۹)۔ اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارا پروردگار شریروں سے خوب واقف ہے (۴۰)۔ اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ مجھ کو میرے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا)۔ تم میرے عملوں کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے عملوں کا جواب دہ نہیں ہوں (۴۱)۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے اگرچہ کچھ بھی (سننے) سمجھتے نہ ہوں؟ (۴۲)۔ خدا تو لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں (۴۳)۔ اور جس دن خدا ان کو جمع کرے گا (تو وہ دنیا کی نسبت ایسا خیال کریں گے کہ) گویا (وہاں) گھڑی بھر دن سے زیادہ رہے ہی نہیں تھے (اور) آپس میں ایک دوسرے کو شناخت بھی کریں گے۔ جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو ٹھٹھایا وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہِ یاب نہ ہوئے (۴۵)۔ اور اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اس وقت جب) تمہاری

مدتِ حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اُس کو دیکھ رہا ہے (۴۶)۔ اور ہر ایک امت کی طرف ایک پیغمبر بھیجا گیا۔ جب ان کا پیغمبر آتا ہے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا (۴۷)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (جس عذاب کا) یہ وعدہ (ہے وہ آئے گا) کب (۴۸)۔ کہہ دو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا بھی سچھا اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے۔ ہر ایک امت کے لئے (موت کا) ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جدی کر سکتے ہیں (۴۹)۔ کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو اگر اس کا عذاب تم پر (ناگہاں) آ جائے رات کو یا دن کو تو پھر سہجائے کس چیز کی جلدی کریں گے (۵۰)۔

## تفسیر سورۃ یونس آیات (۲۸) تا (۵۰)

(۲۸) باوجود اس کے مکہ کے کافریوں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ رسول اکرم ﷺ نے قرآن حکیم کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے، آپ ان سے کہہ دیجیے تو پھر تم بھی قرآن کریم جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ اور اپنے معبودان باطل میں سے جن جن کو اپنی مدد کے لیے بلانا چاہو، ان کو بلا لو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ (نعوذ باللہ) رسول اکرم ﷺ نے قرآن حکیم اپنی طرف سے از خود بنا لیا ہے۔

(۳۹) بلکہ یہ کافر ایک ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ابھی تک ان کو اس قرآن حکیم کی تکذیب کا جس سے ان کو قرآن حکیم میں ڈرایا گیا ہے، آخری نتیجہ نہیں پہنچا جو کافران سے پہلے ہوئے انھوں نے بھی اسی طرح آسمانی کتب اور رسولوں کو جھٹلایا تھا، جیسا کہ آپ کی قوم، آپ اور قرآن کریم کو جھٹلا رہے ہیں سو دیکھ لیجیے کہ ان مشرکین کا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، کیسا برا انجام ہوا یا یہ کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے تاکہ کفار کی ایذا رسانی پر آپ صبر کریں اور اس کی وجہ سے غمگین اور پریشان نہ ہوں۔

(۴۰) اور ان یہودیوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں، جو اپنے مرنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آئیں گے۔

اور ان یہودیوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے مرنے سے پہلے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لائیں گے اور حالت کفر ہی میں مر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان یہودیوں کو اچھی طرح جانتا ہے کہ کون ان میں سے ایمان لائے گا اور کون ایمان نہیں لائے گا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

(۴۱) اے محمد ﷺ اگر آپ کی قوم آپ کے ارشادات کو جھٹلاتی رہے تو یہ فرمادیجیے کہ میرا کیا ہوا اور میرا دین مجھ کو ملے گا اور تمھارا کیا ہوا اور تمھارا دین تمھیں ملے گا، تم میرے کیے ہوئے کے جواب دہ نہیں ہو اور میں تمھارے کیے ہوئے کا جواب دہ نہیں ہوں۔

(۴۲) اور ان یہودیوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ظاہراً آپ کے کلام اور گفتگو کو سنتے ہیں یا یہ کہ ان مشرکین عرب میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ظاہراً آپ کے کلام اور گفتگو کو سنتے ہیں۔ اے محمد ﷺ کیا آپ بہروں کو سناتے ہیں جو سمجھنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتے۔

(۴۳) اور ان یہود اور مشرکین عرب میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ظاہراً آپ کو دیکھ رہے ہیں تو کیا آپ اندھوں کو ہدایت کا راستہ دکھا رہے ہیں گوان کو بصیرت بھی نہیں اور حق و ہدایت کو دیکھنے کا وہ ارادہ بھی نہیں رکھتے۔

(۴۴) اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیکیوں میں سے کچھ کمی نہیں فرماتے اور نہ ان کے گناہوں میں زیادتی فرماتے ہیں لیکن لوگ کفر و شرک اور گناہوں کی وجہ سے خود ہی اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔

(۴۵) اور جس دن اللہ تعالیٰ ان یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو اس کیفیت سے جمع کرے گا گویا کہ وہ قبروں میں سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور بعض مقامات میں آپس میں ایک دوسرے کو پہچان بھی رہے ہوں گے۔ گھائے میں وہ لوگ رہے جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا کہ دنیا و آخرت سب ان کے ہاتھ سے جاتی رہی اور یہ کفر و ضلالت سے ہدایت پانے والے نہ تھے۔

(۴۶) اے محمد ﷺ جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تھوڑا سا اگر ہم آپ کو دکھلا دیں، یہ اس عذاب کے دکھلانے سے پہلے ہی ہم آپ کو وفات دے دیں تو ہر صورت میں ان کو بعد از موت ہمارے پاس تو آنا ہی ہے پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں اور برائیوں سب کو جانتا ہے۔

(۴۷) اور ہر ایک دین والوں (یعنی قوم) کے لیے ایک رسول ہوا ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی دعوت دیتا رہا سو جب ان کا وہ رسول ان کے پاس آچکتا ہے اور وہ اس کی تکذیب کرتے ہیں تو ان کے اور ان کے رسول کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے یا کہ ایسی نافرمان قوم کو ہلاک اور ان کے رسول کو بچا لیا جاتا ہے اور ان کی نیکیوں میں سے ذرا بھی کمی نہیں کی جاتی اور نہ ان کی برائیوں میں کچھ اضافہ کیا جاتا ہے۔

(۴۸) اور ہر ایک قوم اپنے اپنے رسولوں سے یوں کہتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ عذاب کب پورا ہوگا۔

(۴۹) سو آپ ان سے فرمادیجیے کہ میں اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کے حاصل کرنے کا اور کسی نقصان کے دفع کرنے کا اختیار نہیں رکھتا مگر جتنا اختیار نفع حاصل کرنے اور ضرر کے دور کرنے کا اللہ کو منظور ہے۔

ہر ایک دین والوں کے لیے ایک وقت مقررہ اور مہلت ہے سو جب ان کی ہلاکت کا وہ وقت آ پہنچتا ہے تو اس وقت ایک گھڑی بھی نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

(۵۰) اے محمد ﷺ ان کفار مکہ سے آپ فرمادیجیے یہ تو بتلاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب رات کو آپڑے یا دن کو واقع ہو جائے تو پھر تم کیا کرو گے اور پھر عذاب الہی میں کون چیز ایسی ہے، جسے یہ مشرک لوگ جلدی مانگ رہے ہیں، اس پر اگر وہ کہیں کہ ہم ایمان لے آئیں گے تو آپ ان سے فرمادیجیے۔



## الْمَرْءُ لِنَافِقٍ أَمْتُمْ بِهِ

الَّذِينَ وَقَدِ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْغُلَبِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ وَيَسْتَعْجِلُونَ أَحَقُّ هُوَ قَوْلُ إِي وَرَقِي إِلَهُ لَحَقَّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ وَلَوْ أَنَّ كُلَّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسْرَوْا النَّدَاةَ تَنَارًا وَالْعَذَابَ وَتَفُتِي بَيْنَهُمْ بِالنَّفْسِ وَالْمُتَضَنِّ الْأَرْضِ لِلَّهِ نَافِي السَّوْبِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ هُوَ يُعِي وَيُنِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْمُلُ مَوْعِظَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَشَفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْنَاهُ حَرَّاءَ وَحَلَّلَا قُلْ اللَّهُ أَوْنٌ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَشْكُرُونَ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنْتُمْ عَلَيْهِمْ شُودًاءُ لَا تَبْخُسُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

کیا جب وہ آواقع ہو گا تب اس پر ایمان لاؤ گے۔ (اُس وقت کہا جائے گا کہ) اور اب (ایمان لاؤ گے؟) اسی کے لیے تو تم جلدی مچایا کرتے تھے (۵۱)۔ پھر ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ عذاب دائمی کا مزا چکھو (اب تم انہی (اعمال) کا بدلہ پاؤ گے جو (دنیا میں) کرتے رہے (۵۲)۔ اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ سچ ہے کہہ دو ہاں خدا کی قسم سچ ہے اور تم (بھاگ کر خدا کو) عاجز نہیں کر سکو گے (۵۳)۔ اور اگر ہر ایک نافرمان شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں تو (عذاب سے بچنے کے) بدلے میں (سب) دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (پچھتائیں گے اور) ندامت کو چھپائیں گے۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور (کسی طرح کا) ان پر ظلم نہیں ہو گا (۵۴)۔ سن رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور یہ بھی سن رکھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۵۵)۔ وہی جان بخشتا اور وہی موت دیتا ہے اور تم لوگ اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۵۶)۔ لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آچکی (۵۷)۔ کہہ دو کہ (یہ کتاب) خدا کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں (۵۸)۔ کہو کہ بھلا دیکھو تو۔ خدا نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا تم نے اس میں سے (بعض کو) حرام ٹھہرایا اور (بعض کو) حلال (ان سے) پوچھو کیا خدا نے اس کا تمہیں حکم دیا

ہے یا تم خدا پر افترا کرتے ہو؟ (۵۹)۔ اور جو لوگ خدا پر افتراء کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں؟ بے شک خدا لوگوں پر مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (۶۰)۔ اور تم جس حال میں ہوتے ہو۔ یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو جب اس میں مصروف ہوتے ہو تو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی ہے یا بڑی مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے (۶۱)

## تفسیر سورۃ یوسف آیات (۵۱) تا (۶۱)

(۵۱) کہ اب تو جھٹلا رہے ہو اور جس وقت تم پر وہ عذاب آئے گا، تب تصدیق کرو گے، اس پر بھی وہ ہاں کہیں تو آپ ان سے کہہ دیجیے کہ نزول عذاب کے وقت تم سے کہا جائے گا ہاں اب عذاب کے خوف سے ایمان لاتے ہو حالاں کہ پہلے سے تم بطور مذاق اور تکذیب کے اس کی جلدی مچایا کرتے تھے۔



(۵۲) پھر ان مشرکوں سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ دنیا میں جو کچھ تم کرتے اور کہتے تھے آخرت میں اب تمہیں اسی کا بدلہ ملا ہے۔

(۵۳) (تعجب سے) آپ سے پوچھتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کیا یہ عذاب اور قرآن کریم واقعی امر ہے۔ آپ فرمادیجیے کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی وہ عذاب واقعی امر ہے جو ہونے والا ہے اور تم کسی طریقہ سے عذاب الہی سے بچ نہیں سکتے۔ (۵۴) اور اگر ہر ایک مشرک کے پاس اتنا مال ہو کہ اس سے ساری زمین بھر جائے تب بھی اس سارے مال کو دے کر عذاب الہی سے اپنی جان بچانے پر راضی ہو جائے اور جب یہ رؤسا عذاب خداوندی دیکھیں گے تو غربا سے پشیمانی کو پوشیدہ رکھیں گے اور ان رؤسا اور غربا کے درمیان فیصلہ انصاف کے ساتھ ہو گا نہ ان کی نیکیوں میں سے کسی قسم کی کچھ کمی کی جائے گی اور نہ ہی ان کے گناہوں میں کچھ زیادتی اور اضافہ ہو گا۔

(۵۵) یاد رکھو کہ تمام مخلوقات اور عجاibat خداوندی سب اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے، سچا ہے اور یقینی ہونے والا ہے لیکن بہت سے آدمی تصدیق ہی نہیں کرتے۔ (۵۶) وہی اللہ دوبارہ زندہ کرنے کے لیے جان ڈالتا ہے اور وہی دنیا میں انسانوں کی جان نکالتا ہے اور مرنے کے بعد تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے۔

(۵۷) اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو ان برے کاموں سے روکنے کے لیے نصیحت ہے جن پر تم قائم ہو اور دلوں میں جو ان کاموں سے بیماری پیدا ہو گئی ہے، ان کے لیے شفا ہے اور گمراہیوں سے نیک کاموں کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے اور عذاب کے لیے باعث رحمت ہے اور یہ سب برکات ایمان والوں کے لیے ہیں۔

(۵۸) اے محمد ﷺ آپ اپنی جماعت صحابہ سے فرمادیجیے کہ لوگو اللہ کے انعام سے جو کہ قرآن حکیم عطا کر کے کیا ہے، اور اس کی رحمت پر جس کی بذریعہ اسلام تمہیں توفیق دی گئی ہے، خوش ہونا چاہیے، اور قرآن کریم اور دین اسلام اس دنیاوی اموال سے بہت بہتر ہے جس کو یہ یہود اور مشرک جمع کر رہے ہیں۔

(۵۹) آپ ان مکہ والوں سے فرمادیجئے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے لیے کھیتیاں اور جانور پیدا کیے تھے پھر تم نے اس کے کچھ حصہ سے فائدہ حاصل کرنا عورتوں پر حرام کر دیا یعنی بحیرہ، سائبہ اور حام اور مردوں کے لیے حلال قرار دے لیا تو آپ ان سے پوچھیے کیا اس چیز کی تمہیں تمہارے پروردگار نے اجازت دی تھی یا محض اللہ تعالیٰ پر اپنی ہی طرف سے جھوٹ باندھتے ہو۔

(۶۰) اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا قیامت کے متعلق کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ واقعی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے ان سے عذاب کو ٹال رکھا ہے لیکن اکثر اس احسان کی بے قدری کرتے ہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔

(۶۱) اے محمد ﷺ آپ خواہ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن کریم کی سورت یا

آیت پڑھتے ہوں اور اسی طرح اور لوگ بھی جونکیاں اور برائیاں کرتے ہیں۔

ہمیں تمہاری سب حالتوں اور تمہاری تلاوت اور تمہارے سب کاموں کی خبر رہتی ہے۔ جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو اور قرآن کریم کی تکذیب میں لگتے ہو اور بندوں کے اعمال میں سے آپ کے رب کے علم سے کوئی چیز بھی ذرہ برابر غائب نہیں اور نہ کوئی چیز اس مقدار مذکور سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز اس سے بڑی اور تمہاری ہے مگر یہ سب بوجہ احاطہ علم الہی کے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔

سُن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (۶۲)۔ (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے (۶۳)۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے (۶۴)۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزرده نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب خدا ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سُنتا (اور) جانتا ہے (۶۵)۔ سُن رکھو کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو لوگ زمین میں ہیں سب خدا کے (بند۔ اور اسکے مملوک) ہیں اور یہ جو خدا کے بوا (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں وہ (کسی اور چیز کے) پیچھے نہیں چلتے۔ صرف ظن کے پیچھے چلتے ہیں اور محض انگلیں دوڑا رہے ہیں (۶۶)۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو اور روز روشن بنایا (تاکہ اس میں کام کرو) جو لوگ (وہ) سماعت رکھتے ہیں اُن کے لیے اس میں نشانیاں ہیں (۶۷)۔ (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنالیا ہے (اس کی) ذات (اولاد سے) پاک ہے (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے (اے افتر پردازو) تمہارے پاس اس (قول باطل) کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تم خدا کی نسبت ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں (۶۸)۔ کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں فلاح نہیں پائیں گے (۶۹)۔ (اُن کے لیے) جو فائدے ہیں دنیا میں (ہیں) پھر ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آتا ہے اُس وقت ہم ان کو عذاب شدید (کے مزے) چکھائیں گے کیونکہ کفر (کی باتیں) کیا کرتے تھے (۷۰)۔ اور اُن کو نوح کو قصہ پڑھ کر سُنا دو۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں تو خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں

الْآنَ أُولِيَآءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝  
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ  
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَلَا يَحْزَنُ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا  
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ الْآنَ لِلَّهِ مِنْ السَّمَوَاتِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ  
دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِنَّ يَلْبَعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ  
إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا  
فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ  
يَسْمَعُونَ ۝ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ  
لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّ عِنْدَكُمْ مِنْ  
سُلْطٰنٍ بِهَٰذَا آتَقُولُونَ عَلَىٰ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝  
قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْعَلُونَ ۝  
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ  
نُذِقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝  
وَإِذْ قَالُوا لِقَوْلِهِ يَقُولُ مَا كَانَ لِأَكْبَرِ عَلَيْنَا  
مَقَامُهَا ۖ وَتَذَكِّرُنَا بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا  
أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غِنًى ثُمَّ اقْضُوا  
إِلَىٰ وَلَا تَنْظُرُونَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُمْ مِنْ أَجْرٍ  
أَنْجَرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأَمِيتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

۶۶

۶۷

کرنا چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری تمام جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے پھر وہ کام میرے حق میں گزرے اور مجھے مہلت نہ دو (۷۱)۔ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو (تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا میرا معاوضہ تو خدا کے ذمے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں (۷۲)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۶۲) تا (۷۲)

(۶۲-۶۳) یہ بات یاد رکھو کہ مومنین کی جماعت کو نہ کسی عذاب کے آنے کا خطرہ ہے اور نہ وہ کسی مطلوب کے فوت ہونے پر غمگین ہوتے ہیں۔

(۶۴) اور وہ کون لوگ ہیں! اب اللہ تعالیٰ ان کا بیان فرماتا ہے کہ جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور کفر و شرک اور فواحش سے بچتے ہیں، ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی کہ وہ رویائے صادقہ دیکھتے ہیں یا ان کو دکھلائے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی کہ ان کو جنت ملے گی، خوشخبری ہے اور جنت کا جو وعدہ فرمایا ہے اس میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا اور یہ بشارت بہت بڑی کامیابی ہے جس کی بدولت جنت اور اس کی نعمتیں حاصل ہوں گی اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے چھٹکارا ملے گا۔

(۶۵) اے محمد ﷺ خاص طور پر آپ کو ان لوگوں کا جھٹلانا غم میں نہ ڈالے۔ ان کو ہلاک کرنے کی تمام تر قدرت اور غلبہ اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، وہ ان کی باتیں سنتا اور ان کی حالت اور ان کے انجام کو جانتا ہے۔

(۶۶) یاد رکھو کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے جس طرح وہ چاہے اس کو ان پر تسلط کا حق حاصل ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے معبودان باطل بتوں وغیرہ کی پوجا کر رہے ہیں یہ محض بے بنیاد خیال کا بغیر یقین کے اتباع کر رہے ہیں اور یہ راہنما صرف عوام کو دھوکا دینے کے لیے فرضی باتیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔

(۶۷) اور تمہارا اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پیدا کیا تاکہ تم اس میں آرام کر سکو اور دن کو بھی اسی طرح پیدا کیا کہ وہ آنے جانے کے لیے روشنی کا ذریعہ ہے اس بنانے میں ایسے لوگوں کے لیے عبرت کی چیزیں ہیں جو نصائح قرآنی کو سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

(۶۸) اہل مکہ کہتے ہیں کہ فرشتے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں ہیں، سبحان اللہ اس کی ذات بابرکات تو ولد اور شریک سے ماورا اور پاک ہے اور وہ ولد و شریک کسی کا محتاج نہیں تمام مخلوقات اور عجائبات قدرت اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں تمہارے پاس تمہارے اس دعوے پر جو کہ تم اللہ تعالیٰ پر افتراء پردازی کرتے ہو کوئی دلیل اور حجت نہیں بلکہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

(۶۹) اے محمد ﷺ آپ فرمادیجیے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر افتراء پردازی کرتے ہیں وہ کبھی عذاب الہی سے نجات نہیں پائیں گے اور نہ وہ اس کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

(۷۰) یہ دنیا میں چند روزہ زندگی گزار رہے ہیں، پھر مرنے کے بعد ان کو ہمارے ہی پاس آنا ہے۔ پھر ہم ان کو ان کے قرآن اور رسول اکرم ﷺ کی تکذیب اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کے بدلے سخت سزا کا مزہ چکھائیں گے۔

(۷۱) اور آپ ان کو بذریعہ قرآن کریم نوح علیہ السلام کا واقعہ پڑھ کر سنائیے جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اگر تمہیں میرا رہنا اور میرا زیادہ قیام اور عذاب الہی سے میرا تمہیں ڈراتا بھاری اور ناگوار معلوم ہوتا ہے تو میرا تو اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور میں نے اپنے تمام کام اس کے سپرد کر دیے ہیں۔ سو تم اپنی تدبیر اور اپنا معاملہ مع اپنے شرکاء کی مدد کے پختہ کر لو پھر تمہارا معاملہ تمہاری تنگی کا باعث نہ ہو اور تمہاری وہ تدبیر تمہارے نقصان کا باعث نہ ہو اور میرے ساتھ جو کچھ کرنا ہے وہ کر گزرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔

(۷۲) پھر بھی اگر تم اس بات پر جس کو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں ایمان لانے سے اعراض کیے جاؤ تو میں نے تم سے اس تبلیغ ایمان پر کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا کیوں کہ میں تمہیں جو ایمان کی دعوت دے رہا ہوں، اس پر ثواب و معاوضہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے اور چوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ان کے دین پر قائم رہوں۔

فَكَذَّبُوهُ فَتَبَيَّنْهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِّ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ  
وَاعْرِفْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ  
الْمُكَذِّبِينَ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ  
بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا يُلْقِيهِمْ كَذِبًا وَابَهُ مِنْ قَبْلِ كَذَلِكَ نَطْبَعُ  
عَلَى قُلُوبِ الْفَاسِقِينَ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُوسَى وَهَارُونَ  
إِلَى فِرْعَوْنَ وَلَدَاهُ بَايِعَتَا فِي اسْتِكْبَارِهِمَا وَكَانُوا قَوْمًا فَجُورِينَ  
فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا السَّحَرُ مِمَّنْ  
قَالَ مُوسَى اتَّقُوا اللَّهَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسْعُرْ هَذَا وَلَا يَصْلُحُ  
السَّحَرُونَ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَكَ وَنَعْبُدَ آبَاءَنَا  
وَتَكُونَ لَكُمُ الْكِبَرِيَّةُ فِي الْأَرْضِ وَوَلَّعْنُ لَكُمْ الْيُوسُفَ  
وَقَالَ فِرْعَوْنُ أَتُؤْمِنُونَ بِسُحْرِ عَلِيٍّ لَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ  
قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقَوَانِ أَتُمُتُّونَ قَالُوا نَقُولُ مُوسَى  
مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْلُحُ عَمَلَ  
الْفَاسِقِينَ وَبَشِّرْ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ  
فَمَا آمَنَ لِمُوسَى إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ عَلَى خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ  
وَمَلَائِكَةٍ يَفْتَسِحُهُمْ وَرَأَى فِرْعَوْنُ لَعْنُ فِي الْأَرْضِ وَآلَهُ  
لِئِنْ الشُّرَفَاءُ

لیکن ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب کو (طوفان سے) بچالیا اور انہیں (زمین میں) خلیفہ بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو غرق کر دیا تو دیکھ لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا کیسا انجام ہوا (۷۳)۔ پھر نوح کے بعد ہم نے اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں (۷۴)۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے (۷۵)۔ تو جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے (۷۶)۔ موسیٰ نے کہا کہ کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پانے کے (۷۷)۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے رہے ہیں اس سے ہم کو پھیر دو۔ اور (اس) ملک میں تم دونوں ہی کی سرداری ہو جائے اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں (۷۸)۔ اور فرعون نے حکم دیا کہ سب کامل فن جادو گردوں کو ہمارے پاس لے آؤ (۷۹)۔ جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو تم کو ڈالنا ہو ڈالو (۸۰)۔ جب انہوں نے

(اپنی رسیوں اور لائٹیوں کو) ڈالا تو موسیٰ نے کہا کہ جو چیزیں تم (بنا کر) لائے ہو جاؤ وہ خدا اس کو ابھی نیست و نابود کر دے گا۔ خدا شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا (۸۱)۔ اور خدا اپنے حکم سے سچ کو سچ ہی کر دے گا اگرچہ گنہگار نہ اسی مانیں (۸۲)۔ تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا۔ مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے (اور وہ بھی) فرعون اور اس کے اہل دربار سے ڈرتے ڈرتے کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسا دے اور فرعون ملک میں مکتبر و مغلوب اور (کبر و کفر میں) حد سے بڑھا ہوا تھا (۸۳)

### تفسیر سورۃ یونس آیات (۷۲) تا (۸۳)

(۷۳) سو وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت ایمانی کو جھٹلاتے رہے، نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ کشتی میں مومن لوگ تھے، غرق ہونے سے نجات دی اور ان کو زمین پر دوبارہ آباد کیا اور ان کو زمین میں حکمران بنایا اور جنہوں نے ہماری کتاب اور ہمارے رسول یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا ان کو غرق کر دیا، سود یکھنا چاہیے کیسا برا انجام ہوا، ان لوگوں کا جن کو ان کے رسولوں نے اللہ کے عذاب سے ڈرایا تھا مگر اس کے باوجود بھی وہ ایمان نہ لائے۔

(۷۴) پھر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کے بعد اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا، سو وہ ان کے پاس اوامر و نواہی اور معجزات لے کر آئے پھر بھی جس چیز کے عہد و میثاق سے پہلے انہوں نے تکذیب کر دی تھی یہ نہ ہوا کہ پھر اس کو مان لیں اسی طرح ہم ایسے لوگوں کے دلوں پر جو کہ حلال و حرام سے تجاوز کرتے ہیں مہرے لگا دیتے ہیں۔

(۷۵) پھر ہم نے ان رسولوں کے بعد حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی کتاب یا یہ کہ اپنے نو معجزات ید عصا، طوفان، جراد، قمل، ضفادع، دم، سنن، نقص من الثمرات یا یہ کہ مالوں کو برباد کرنے کی دعا کا حق دے کر بھیجا، سو انہوں نے کتاب خداوندی رسول اور معجزات پر ایمان لانے سے انکار کیا۔

(۷۶) اور وہ لوگ مشرک تھے، جب ان کے پاس کتاب رسول اور معجزات آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس چیز کو لے کر آئے ہیں (نعوذ باللہ) وہ صریح جھوٹ جادو ہے اور اگر ساحر پڑھا جائے تو پھر مقصود یہ کہ نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صریح جھوٹے جادوگر ہیں۔

(۷۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم کتاب اور رسول اور ان معجزات کے بارے میں جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچے، ایسی بات کہتے ہو حالانکہ جادو و عذاب الہی سے محفوظ نہیں رہا کرتے۔

(۷۸-۷۹) ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ان بتوں کی پوجا سے ہٹا دو اور تم دونوں کو سرزمین مصر میں ریاست اور بادشاہت مل جائے، ہم تو تم دونوں کی کبھی تصدیق نہ کریں گے اور فرعون کہنے لگا میرے سامنے تمام ماہر جادو گروں کو حاضر کرو۔

(۸۰-۸۱-۸۲) جب وہ جادو گر آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ لکڑیاں اور رسیاں جو کچھ سامان جادو تمہیں ڈالنا ہو، ڈال دو لہذا جب انہوں نے اپنی لکڑیاں اور رسیاں ڈالیں تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جادو یہ ہے



جو کچھ تم نے ڈالا ہے۔ حق کی طاقت اس کو ابھی درہم برہم کر دے گی کیوں کہ اللہ تعالیٰ جادو گروں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دین صحیح کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے، خواہ مشرکین کو یہ چیز کتنی ہی ناگوار اور بری لگے۔

(۸۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام جس چیز کو لے کر آئے تھے، اس پر فرعون کی قوم میں تھوڑے آدمی جن کے آباء و اجداد قبیلہ اور ان کی مائیں بنی اسرائیل سے تھیں، موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے، وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرے رہے کہ کہیں ان کو قتل نہ کر دے اور واقعی فرعون دین موسیٰ کا سخت مخالف اور مشرکوں کا دوست اور ساتھی تھا۔

اور موسیٰ نے کہا کہ بھائیو! اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو تو اگر (دل سے) فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو (۸۴)۔ تو وہ بولے کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال (۸۵) اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات بخش (۸۶)۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھیراؤ۔ اور نماز پڑھو اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو (۸۷)۔ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بہت سا) ساز و برگ اور مال و زر دے رکھا ہے۔ اے پروردگار ان کا مال یہ ہے کہ تیرے رستے سے گمراہ کر دیں۔ اے پروردگار ان کے مال کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں (۸۸)۔ (خدا نے) فرمایا کہ تمہاری دعا قبول کر لی گئی تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے رستے نہ چننا (۸۹)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار کر دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعذبی سے ان کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ جب اس کو غرق (کے عذاب) نے آ پکڑا تو کہنے لگا میں ایمان لایا کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں (۹۰)۔ (جواب ملا کہ) اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا (۹۱)۔ تو آج ہم تیرے بدن کو (دریا سے) نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لئے عبرت ہو اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں (۹۲)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں۔ لیکن وہ باوجود علم ہونے کے اختلافات کرتے رہے۔ بے شک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا (۹۳)

وَقَالَ مُوسَىٰ يُقَوْمُونَ قُلُوبَهُمْ إِن كُنْتُمْ أَمْنَةً بِاللَّهِ  
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ۝ فَقَالَ أَعْلَىٰ اللّٰهُ تَوَكَّلْنَا  
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ  
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ وَأَوْعَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّأَا  
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا  
الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ  
أَنْتَ فِرْعَوْنُ وَمَلَكْتَ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
رَبَّنَا الصِّلْ أَعْن سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ  
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝  
قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَانَا فَاستَقِينَا وَلَا تَتَّبِعَنَّ سَبِيلَ  
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَبَعَهُمْ  
فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعُدُوًّا حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ  
أَمِنْتُ أَنَّهُ لَآ إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ وَأَنَا  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنِّي قَدْ عَصَيْتُ قَبْلُ وَكُنْتُ مِنَ  
الْمُفْسِدِينَ ۝ قَالَ يَوْمَ نُنتِجُكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ  
آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَفُلُونَ ۝ وَلَقَدْ  
بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مَبَآئِدَ قَدْرَ قُلُوبِهِمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ  
فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يُفْضِلُ يَتَّبِعُهُمْ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ فَإِنْ كُنْتَ فِي  
شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْأَلِ الَّذِينَ يُقْرَأُونَ الْكُتُبَ مِنْ  
كَرْبِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُتَارِكِينَ ۝

## تفسیر سورۃ یونس آیات (۸۴) تا (۹۳)

(۸۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ اسی پر بھروسہ کرو جب کہ تم مومن ہو۔  
(۸۵-۸۶) وہ کہنے لگے ہم نے اللہ پر توکل کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر ان مشرکین کو مسط نہ فرما کہ پھر وہ ہمیں باطل پر اور اپنے کو حق پر جانیں اور ہمیں فرعون اور اس کی قوم سے نجات عطا فرما۔

اور ہم نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اپنے گھروں کے اندر مسجدیں بنا لو اور اپنی مسجدوں کو قبلہ کی طرف کرو اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرو اور آپ مسلمانوں کو مدد اور مصیبت سے نجات اور جنت کی بشارت دے دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (دعا میں عرض کیا) اے ہمارے پروردگار آپ نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان تجمل اور طرح طرح کے مال، اے ہمارے پروردگار اسی واسطے دیے ہیں کہ وہ اس مال سے آپ کے بندوں کو آپ کی اطاعت اور آپ کے دین سے گمراہ کر دیں، سو ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دیجیے اور ان کے دلوں کو سخت کر دیجیے تاکہ یہ ایمان نہ لانے پائیں تا وقتیکہ یہ غرق ہونے کے عذاب کو نہ دیکھ لیں۔

(۸۹) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی سو تم ایمان، اطاعت خداوندی اور تبلیغ رسالت پر قائم رہو اور ان لوگوں کے طریقہ کو مت اختیار کرنا، جو تو خداوندی کو نہیں سمجھتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے یعنی فرعون اور اس کی قوم۔

(۹۰) اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو اس دریا سے پار کر دیا تو ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور ان کے قتل کے ارادہ سے چلا لیکن وہ دریا سے پار نہ ہو سکا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں اب ایمان لاتا ہوں کہ بجز اس کے جس پر موسیٰ اور ان کی قوم ایمان لائی، کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں کے دین میں داخل ہوتا ہوں۔

(۹۱) تب حضرت جبریل امین علیہ السلام نے اس سے فرمایا اب غرق ہونے کے وقت ایمان لاتا ہے (جب کہ اس کا اعتبار نہیں) اور غرق ہونے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہا اور ارض مصر میں قتل و شرک اور غیر اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دے کر فساد پھیلاتا رہا۔

(۹۲) سو آج ہم تیری لاش کو تیری مرصع زرہ کے ساتھ زمین پر پھینک کر نجات دیں گے تاکہ بعد میں آنے والے کفار کے لیے نشان عبرت ہو کہ پھر وہ تیری باتوں پر عمل نہ کریں اور قطعی طور پر یہ جان لیں کہ تو خدا نہیں ہے اور بہت سے کفار ہماری کتاب اور ہمارے رسول کے منکر ہیں۔

(۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کی ہلاکت کے بعد عمدہ سرزمین یعنی اردن اور فلسطین میں رہائش دی اور ہم

نے من و سلوی اور غنیمتیں ان کو کھانے کو عطا کیں۔

اور یہود و نصاریٰ نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے بارے میں اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ان کی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی نعت و صفت کے بارے میں علم پہنچ گیا۔

محمد ﷺ آپ کا پروردگار قیامت کے دن یہود و نصاریٰ میں اس دین کے بارے میں فیصلہ کر دے گا جس میں یہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونُوا مِنَ  
الْخَاسِرِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَيْدُكَ رَبِّكَ لَا  
يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ  
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا آيَاتُنَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا  
آمَنُوا أَكْشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ  
إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مِنَ فِي الْأَرْضِ كُلَّ جَمِيعًا  
أَوْ لَتُنْكَرُوا بَأْسَ اللَّهِ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ  
أَنْ تُوَفِّيَ مِنَ الْأَبْدَانِ اللَّهُ وَيَجْعَلَ الرَّجُلَ عَلَىٰ الَّذِينَ لَا  
يَعْقِلُونَ ۝ قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُعْنِي  
الْأَنْبِيَاءُ وَالنَّبِيُّونَ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا  
مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلِ فَانْظُرُوا إِلَىٰ مَعَكُمْ  
مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ ۝ ثُمَّ نُنْهَىٰ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ  
حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كُنْتُ فِي  
شَكٍّ مِمَّنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَكَّلُكُمْ ۝ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ ۝

اگر تم کو اس (کتاب کے) بارے میں جو ہم نے تم پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے کی (اثری ہوئی) کتابیں پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لو۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق آپکا ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا (۹۳)۔ اور نہ اُن لوگوں میں ہونا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں نہیں تو نقصان اُٹھو گے (۹۵)۔ جن لوگوں کے بارے میں خدا کا حکم (عذاب) قرار پا چکا ہے وہ ایمان نہیں لانے کے (۹۶)۔ جب تک کہ عذابِ الیم نہ دیکھ لیں خواہ ان کے پاس ہر (طرح کی) نشانی آجائے (۹۷)۔ تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اُس کا ایمان اُسے نفع دیتا۔ ہاں یونس کی قوم کہ جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں اُن سے ذلت کا عذاب دُور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائدِ نیاوی سے) اُن کو بہرہ مند رکھا (۹۸)۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہو جائیں (۹۹)۔ حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لائے اور جو لوگ بے عقل ہیں اُن پر وہ (کفر و ذلت کی) نجاست ڈالتا ہے (۱۰۰)۔ (ان کفار سے) کہو کہ دیکھو تو آسمانوں اور

زمین میں کیا کچھ ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے اُن کے نشانیاں اور ذرا دے کچھ کام نہیں آتے (۱۰۱)۔ سو جیسے (برے) دن اُن سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں اسی طرح کے (دنوں کے) یہ منتظر ہیں۔ کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (۱۰۲)۔ اور ہم اپنے پیغمبروں کو اور مومنوں کو نجات دیتے رہے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مسلمانوں کو نجات دیں (۱۰۳)۔ (اے پیغمبر) کہہ دو کہ لوگو اگر تم کو میرے دین میں کسی طرح کا شک ہو تو (سُن رکھو کہ) جن لوگوں کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو میں اُن کی عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ میں خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری رو میں قبض کر لیتا ہے۔ اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان لانے والوں میں ہوں (۱۰۴)

## تفسیر سورۃ یونس آیات (۹۴) تا (۱۰۴)

(۹۴) اے محمد ﷺ اگر بالفرض آپ اس کتاب یعنی قرآن کریم کے بارے میں کسی شک میں ہوں جس کو ہم نے بذریعہ جبریل امین آپ پر اتارا ہے تو آپ تو ریت کے پڑھنے والوں یعنی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے پوچھ لیجیے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کو تو قرآن کریم کے کتاب خداوندی ہونے میں کسی قسم کا ذرہ برابر بھی شک نہیں تھا، اس لیے آپ نے کسی سے نہیں پوچھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا مقصود اس کتاب خصوصی سے ذات اقدس ﷺ نہیں ہیں بلکہ مراد آپ کی قوم ہے۔

(۹۵) اے محمد ﷺ بے شک آپ کے رب کی طرف سے جبریل امین قرآن کریم آپ پر لے کر آئے ہیں جس میں گزشتہ اقوام کی بھی باتیں ہیں، سو آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں (خطاب خاص ہے مراد عام لوگ ہیں) اور نہ ان لوگوں میں سے ہوں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کو جھٹلایا، کہیں نعوذ باللہ آپ اس سے اپنی ذات کو نقصان پہنچا بیٹھیں۔

(۹۶) بے شک جن لوگوں کے متعلق میں علم ازلی میں عذاب ثابت ہو چکا ہے وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔  
(۹۷) خواہ ان کے پاس تمام دلائل پہنچ جائیں جن کا وہ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں، پھر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ بدر، احد اور احزاب کے واقعات نہ دیکھ لیں۔

(۹۸) چنانچہ جن بستیوں والوں پر عذاب نازل ہو چکا ہے، نزول عذاب کے وقت ان میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لایا کہ ایمان لانا اس کو نفع بخش ہوتا مگر نزول عذاب کے وقت کسی نے بھی بذریعہ ایمان نفع حاصل نہیں کیا، ہاں مگر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کہ ان کا ایمان لانا ان کو فائدہ مند ہوا جب وہ ایمان لائے تو اس سخت ترین عذاب کو ہم نے دنیاوی زندگی میں ان سے ٹال دیا اور مرنے تک بغیر عذاب کے ان کو رہنے دیا۔

(۹۹) اے محمد ﷺ اگر آپ کے پروردگار کی مرضی ہوتی تو تمام کفار ایمان لے آتے لہذا جب یہ بات ہے تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ ایمان لائیں۔

(۱۰۰) حالاں کہ کسی کافر کا ایمان لانا بغیر مشیت خداوندی اور اس کی توفیق کے ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں جو توحید خداوندی کو نہیں سمجھتے، کفر اور تکذیب کی گندگی کو بھردیتا ہے۔

یہ آیت ابوطالب کے بارے میں اتری ہے رسول اکرم ﷺ ان کے ایمان لانے کے متمنی اور خواہش مند تھے مگر مشیت خداوندی ان کے ایمان لانے کے بارے میں نہ ہوئی۔

(۱۰۱) اے محمد ﷺ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ تم چاند، سورج اور ستاروں کو دیکھو اور غور کرو کہ کیا چیزیں زمین میں

ہیں درخت، جانور، پہاڑ، دریا ان میں غور و فکر کرنے سے تمہارے لیے توحید پر دلیل عقلی قائم ہوگی اور علم ازلی میں جو لوگ ایمان لانے والے نہیں ان کو رسولوں کی دھمکیاں اور دلائل کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔

(۱۰۲) تو کیا ان کے لیے اور کوئی نشانی باقی رہ گئی ہے جس کی بنا پر یہ ان کفار جیسے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

اے محمد ﷺ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ تم بھی نزول عذاب اور میری ہلاکت کے منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ نزول عذاب اور تمہاری ہلاکت کا منتظر ہوں۔

(۱۰۳) پھر ہم ان قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ہمارے رسولوں پر ایمان لائے بچا لیتے ہیں ہم اسی طرح رسولوں کے ساتھ سب ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں وہ ہمارے ذمہ ہے۔

(۱۰۴) اے محمد ﷺ آپ کفار مکہ سے کہہ دیجیے کہ اگر تمہیں دین اسلام کے بارے میں شک ہے تو میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا، جن بتوں کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو لیکن ہاں اس معبود کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری ارواح کو قبض کرتا ہے اور پھر مرنے کے بعد وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں مومن لوگوں کے ساتھ ان کے دین پر ہوں۔

اور یہ کہ (اے محمد سب سے) یکسو ہو کر دین (اسلام) کی پیروی کیے جاؤ اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہوتا (۱۰۵)۔ اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہارا کچھ بھلا کر سکے اور نہ کچھ بگاڑ سکے۔ اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے (۱۰۶)۔ اور اگر خدا تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی ذور کرنے والا نہیں۔ اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور وہ بخشے والا مہربان ہے (۱۰۷)۔ کہہ دو کہ لوگو تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہارے پاس حق آپکا ہے تو جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو ہدایت سے اپنے ہی حق میں بھلائی کرتا ہے۔ اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں (۱۰۸)۔ اور

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ الظَّالِمِينَ ۚ وَإِنْ يَسْأَلُكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۚ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَنفَعُ نَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۚ وَاتَّبِعْ رَأْيِي إِلَىٰ إِلَهِكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۚ

(اے پیغمبر) تم کو جو حکم بھیجا جاتا ہے اس کی پیروی کیے جاؤ اور (تکلیفوں پر) صبر کرو۔ یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (۱۰۹)



## تفسیر سورۃ یونس آیات (۱۰۵) تا (۱۰۹)

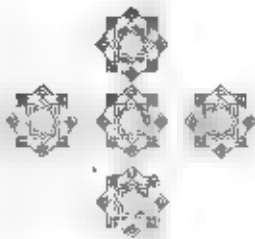
(۱۰۵) اور مجھے اس چیز کا حکم ہوا ہے کہ مسلمان ہونے کی حالت میں اپنے دین اور ملت کو خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کروں اور یہ حکم صادر ہوا ہے کہ کبھی مشرکین کے ساتھ ان کے دین کو اختیار نہ کروں۔

(۱۰۶) اور یہ حکم ہوا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت نہ کروں کہ جو تجھ کو نہ عبادت کی حالت میں کوئی نفع دنیوی و اخروی پہنچا سکے اور نہ ترک عبادت کی حالت میں کوئی دنیاوی و اخروی نقصان پہنچا سکے پھر اگر بالفرض ایسا کیا تو تم اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

(۱۰۷) اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف یا خلاف مرضی کوئی چیز پہنچا دے تو ما سوا اس کی ذات کے اور کوئی اس تکلیف کو دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہیں کوئی نعمت اور راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں جو اس فضل کا اہل ہو جس کو چاہیں نوازیں اور جو توجہ کرے اس کی مغفرت فرمانے والے ہیں اور جو توجہ نہ کی حالت میں فوت ہو جائے اس پر رحم کرنے والے ہیں۔

(۱۰۸) آپ یہ بھی فرمادیجیے کہ اے اہل مکہ کتاب الہی اور رسول تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس پہنچ چکا ہے سو جو کتاب اور رسول کے ذریعے راہ راست پر آجائے گا اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو شخص کتاب اور رسول کا انکار کرے گا تو اس کی سزا اسی منکر کو ملے گی اور میں تمہارا ذمہ دار مقرر نہیں کیا گیا، یہ آیت، آیت قتال سے منسوخ ہو گئی۔

(۱۰۹) اے محمد ﷺ قرآن کریم میں تبلیغ رسالت کے بارے میں جو احکامات آپ کو دیے جاتے ہیں، آپ اسی کی اتباع کیجیے اور اسی پر صبر کیجیے، تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ بدر کے دن ان کی ہلاکت اور خاتمہ کا تمہارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں اور وہ ان کی ہلاکت اور تمہاری مدد فرمانے میں تمام فیصلہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ مستحکم فیصلہ فرمانے والے ہیں۔



سُبْحَانَكَ يَا هُوْدُ اِنَّكَ دَيُّوْمَ تَكُوْنُ عَلٰى عَرْشِكَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا

سُبْحَانَكَ يَا هُوْدُ اِنَّكَ دَيُّوْمَ تَكُوْنُ عَلٰى عَرْشِكَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
الہ ۱۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم و خبیر  
کی طرف سے یہ تفصیل بیان کر دی گئیں ہیں (۱)۔ (وہ یہ) کہ خدا  
کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈر سنانے  
والا اور خوشخبری دینے والا ہوں (۲) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے  
بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک متنا  
نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی (کی  
داد) دے گا۔ اور اگر زور گردانی کرو گے تو مجھے تمہارے بارے میں

الرَّكِيبُ اخْبِتْ اِنَّهُ ثُمَّ فُضِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝ اَلَا  
تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّیْ لَكُمْ فَتْنَةٌ نَّذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ وَاِنْ اسْتَغْفِرُوْا  
رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَيْهِ يَسْتَعْمَلْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُوْتِ  
كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهُ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّیْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ  
یَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اِلٰی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِلَّا اَللّٰهُمَّ  
یَسْتَوْنُ صُدُوْرُهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۝ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِحَاثِلِهِمْ یَعْمُرُ  
وَالِیُّوْنَ وَاِنَّا لَعٰیِلُوْنَ ۝ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذٰلِ الصُّدُوْرِ ۝

(قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے (۳) تم (سب) کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۴) دیکھو یہ  
اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تاکہ خدا سے پردہ کریں۔ سن رکھو جس وقت یہ کپڑوں میں لپٹ کر پڑتے ہیں (تب بھی) وہ ان کی چھپی  
اور کھلی باتوں کو جانتا ہے۔ وہ تو دلوں تک کی باتوں سے آگاہ ہے (۵)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۱) تا (۵)

یہ پوری سورت مکی ہے۔ اس میں ایک سو تیس آیات اور ایک ہزار چھ سو پچیس کلمات اور نو ہزار نو سو پانچ  
حروف ہیں۔

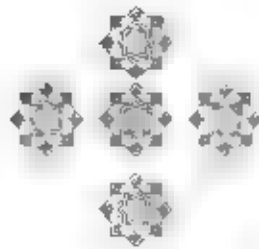
الہ ۱۔ یعنی میں وہ اللہ ہوں جو تمام چیزوں کو دیکھ رہا ہوں یا یہ کہ یہ قسم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے۔  
(۱) یہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات میں حلال و حرام اور امر و نہی کا حکم دیا گیا ہے کہ اس میں کسی قسم  
کا کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا اور ان کو صاف صاف بھی بیان کیا گیا اور وہ کتاب ایک عالم باخبر کی طرف سے آئی ہے۔  
(۲) جس نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ اسکے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور جو اس کی عبادت کرتا ہے اور  
جو عبادت نہیں کرتا اس کو ان سب کی پوری خبر ہے اور اس کا بڑا مقصد یہی ہے کہ تم تو حید خداوندی کو مانو اور میں تمہیں  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوزخ سے ڈرانے والا اور جنت کی خوشخبری سنانے والا ہوں۔

(۳) اور تم اللہ تعالیٰ کی توحید پر قائم ہو جاؤ، پھر اسی کی طرف توبہ اور اخلاص کے ساتھ متوجہ ہو جاؤ، وہ تمہیں وقت  
مقررہ یعنی موت تک بغیر کسی عذاب کے خوشحال زندگی دے گا اور اسلام میں ہر ایک زیادہ عمل کرنے والے کو آخرت  
میں زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم ایمان لانے اور توبہ کرنے سے اعراض ہی کرتے ہو تو میں جانتا ہوں کہ تم پر ایک  
بڑے دن کا عذاب واقع ہوگا۔

- (۴) تم سب کو مرنے کے بعد اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ جزا و سزا پر پوری قدرت رکھتا ہے۔
- (۵) یاد رکھو کہ اخنس بن شریق اور اس کے ساتھی اپنے دلوں میں رسول اکرم ﷺ کی دشمنی اور آپ سے بغض چھپائے رکھتے ہیں تاکہ رسول اکرم ﷺ کے پاس انھنے بیٹھنے میں اور آپ سے اظہار محبت کر کے آپ سے بغض اور دشمنی کو پوشیدہ رکھیں، یاد رکھو جس وقت وہ اپنے سینوں کو اپنے کپڑوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ان کے دلوں میں بغض و عداوت ہے وہ اس کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ وہ قتال اور سختی وغیرہ کے ساتھ یا یہ کہ آپ سے اظہار محبت اور انھنے بیٹھنے میں ظاہر کرتے ہیں وہ بھی جانتا ہے اور جو کچھ دلوں میں نیکی اور برائی پوشیدہ ہے وہ سب جانتا ہے۔

### شان نزول: اَللّٰہُ اَسْرٰہُمۡ یَشْنُوْنَ (النح)

حضرت امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ ننگے ہو کر قضائے حاجت کرنے میں، آسمان کی طرف ستر کھولنے میں، اسی طرح صحبت کرتے وقت آسمان کی طرف ستر کھولنے میں (اللہ تعالیٰ سے شرماتے تھے) انھی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے اور ابن جریرؒ وغیرہ نے عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ ان میں سے جب کسی کا رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزر ہوتا تھا تو وہ اپنا سیمہ دوہرا کر لیتا تھا تاکہ آپ اس کو نہ دیکھ سکیں، تب یہ آیت نازل ہوئی۔



اور زمین پر کوئی چنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمے ہے وہ جہاں رہتا ہے اُسے بھی جانتا ہے اور جہاں سوچا جاتا ہے اُسے بھی۔ یہ سب کچھ کتاب روشن میں (لکھا ہوا) ہے (۶)۔ اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور (اُس وقت) اُس کا عرش پانی پر تھا (تمہارے پیدا کرنے سے) مقصود یہ ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔ اور اگر تم کہو کہ تم لوگ مرنے کے بعد (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ دیں گے کہ یہ تو بھلا جادو ہے (۷)۔ اور اگر ایک مدت معین تک ہم اُن سے عذاب روک دیں تو کہیں گے کہ کون سی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے دیکھو جس روز وہ اُن پر واقع ہوگا (پھر) ٹلنے کا نہیں۔ اور جس چیز کے ساتھ یہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ اُن کو گھیر لے گی (۸)۔ اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں پھر اس سے اس کو چھین لیں تو نا اُمید (اور) ناشکرا (ہو جاتا) ہے (۹)۔ اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد آسائش کا مزا چکھائیں تو (خوش ہو کر) کہتا ہے کہ (آبا) سب سختیاں مجھ سے دور ہو گئیں۔ بے شک وہ خوشیاں منے والا (اور) فخر کرنے والا ہے (۱۰)۔ ہاں جنہوں نے صبر کیا اور عمل نیک کیے یہی ہیں جن کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے (۱۱)۔ شاید تم کچھ چیز وحی میں سے جو تمہارے پاس آئی ہے چھوڑ دو اور اس (خیال) سے تمہارا دل تنگ ہو کہ (کافر) یہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا اسکے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ (۱۲)۔ یہ کیا کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بنا لیا ہے؟ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی ایسی دس نور میں بناؤ اور خدا کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا بھی لو (۱۳)۔ اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ خدا کے علم سے اتر رہے ہیں اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہیں بھی اسلام لے آنا چاہیے (۱۴)

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۚ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّكُمْ مَعْبُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۚ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ يَأْتِيهِمْ إِلَّا يَوْمٌ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَّ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَكُوفُ كُفُورًا ۚ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَاءٍ مَشَتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحَ فَخُورًا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ فَلَمَّا تَرَاكَ بَعْضُ مَا يُوْحَىٰ إِلَيْكَ وَصَاحِبُكُمْ يَمْصُرُكَ أَنْ يَقُولُوا الْوَلَا تُزِلْ عَلَيْهِ كُنُوزَ أَوْجَاءَ مَعَهُ مَلَكَ إِنَّهَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۚ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرِيَاتٍ ۚ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ فَإِنْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۚ

### تفسیر سورہ ہود آیات (۶) تا (۱۴)

(۶) سب کے رزق کا ذمہ دار اور کفیل اللہ تعالیٰ ہے وہ ہر ایک کی رات کو آرام کرنے کی جگہ اور مرنے کے بعد دفن ہونے کی جگہ سب جانتا ہے ہر ایک جاندار کا رزق اور اس کی موت و زندگی سب لوح محفوظ میں معینہ مدت تک محفوظ ہے۔

(۷) اور تمہارا معبود برحق وہی ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمینوں کے دنیا کے ابتدائی دنوں میں سے چھ دن کے اندر پیدا کیا ان میں سے ہر ایک دن کا رزق ہزار سال کے برابر تھا، ان چھ دنوں کی ابتدا اتوار کے دن سے تھی اور

ان ایام میں آخری دن جمعہ کا تھا اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اور اللہ تعالیٰ عرش اور پانی کے پیدا کرنے سے بھی پہلے موجود تھا اور تمہیں پیدا کرنا اس لیے ہے تاکہ تمہیں آزمائے کہ موت و حیات کے درمیان تم میں اچھا عمل کرنے والا کون ہے اور اگر آپ ان کفار مکہ سے کہتے ہیں کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے تو کفار مکہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ جو کچھ بیان کر رہے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے ایسا نہیں ہوگا۔

(۸) اور اگر ہم ان سے مقررہ مدت یعنی غزوہ بدر تک عذاب ملتوی رکھتے ہیں تو یہ اہل مکہ بطور مذاق اور انکار کے کہتے ہیں کہ اس عذاب کو ہم سے کون چیز روک رہی ہے یاد رکھو جس وقت وہ عذاب ان پر آپڑے گا تو وہ عذاب کسی کے ٹالے نہ ٹالے گا اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے ذریعے جس عذاب کے ساتھ یہ مذاق کیا کرتے تھے وہ ان کو اچانک آپکڑے گا۔

نَّانِ نَزَلَ: وَلَئِنْ أَهْرُنَا عَنْهُمْ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ جب آیت کریمہ اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نَازِلٌ ہوئی تو کچھ لوگوں نے کہا کہ قیامت قریب آرہی ہے ہذا رک جاؤ تو لوگوں میں سے کچھ حضرات رک گئے اس کے بعد پھر اپنے مکرو فریب اور برائیوں میں مبتلا ہو گئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اور اگر تھوڑے دنوں تک ہم ان سے عذاب کو ملتوی رکھتے ہیں۔ اور ابن جریرؒ نے ابن جریجؒ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول از علامہ سیوطی)

(۹) اور اگر ہم کافر کو اپنی نعمت کا مزہ چکھا کر پھر اس سے چھین لیتے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بہت ہی مایوس اور ناامید اور نعمت خداوندی کا منکر اور ناشکر ہو جاتا۔

(۱۰) اور اگر اس کافر کو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اس پر واقع ہوئی ہے کسی نعمت کا مزہ چکھا لیں تو وہ کافر کہنے لگتا ہے کہ میری سب تکلیف دور ہوئی اور اترانے لگتا ہے اور نعمت خداوندی کی ناشکری کر کے شیخی بگھارنے لگتا ہے۔

(۱۱) مگر رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ جو کہ ایمان پر مستقل مزاج ہیں اور انھوں نے اطاعت خداوندی پورے کمال کے ساتھ کی ہے وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ تکلیف پر صبر اور نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں ان کے لیے دنیا میں بخشش اور جنت میں اجر عظیم ہے۔

(۱۲) محمد ﷺ قرآن کریم میں جو تبلیغ رسالت اور ان کفار کے معبودوں کی تردید اور برائی بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے، سو شاید ان کے مذاق سے تنگ آکر آپ اس کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔

اور ان امور کے پورا کرنے میں آپ کا دل کفار مکہ کی اس بات سے تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ پر آسمان سے کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا تاکہ آپ میش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارتے یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا جو ان کی نبوت کی گواہی دیتا، آپ تو اے محمد ﷺ صرف ڈرانے والے پیغمبر ہیں اور ان کی باتوں اور ان کو عذاب دینے پر پورا اختیار رکھنے والا اور اس کا علم رکھنے والا اللہ ہی ہے۔



(۱۳) بلکہ مکہ کے کافر تو نعوذ باللہ یوں کہتے ہیں کہ قرآن کریم کو رسول اکرم ﷺ نے خود گھڑ لیا ہے اور پھر ہمارے پاس لے کر آئے ہیں۔

اے محمد ﷺ آپ ان سے جواب میں کہہ دیجیے کہ تم بھی قرآن کریم جیسی دس سورتیں ذرا بنا کر لے آؤ جیسا کہ سورہ بقرہ، آل عمران، تہ، مائدہ، انعام، اعراف، انفال، توبہ، یونس اور ہود ہیں۔ اور اپنے تمام معبودوں سے بھی اس بات میں مدد طلب کر لو اگر تم سچے ہو کہ محمد ﷺ نے اس قرآن کو اپنے پاس سے بنایا، چنانچہ اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر اگر یہ ظالم تم لوگوں کا کہنا نہ کر سکیں تو کفار مکہ یقین کر لو کہ یہ قرآن کریم بذریعہ جبریل امین بحکم الہی نازل ہوا ہے تو پھر اب بھی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا اقرار کرتے ہو یا نہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

وَزَيِّنَّا نَوَافِلَهُمْ إِلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَهُمْ لَا يُفْهَمُونَ  
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحِطَّ مَا  
صَنَعُوا فِيهَا وَبِطُلٍ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ  
بَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كُتِبَ مُوسَىٰ  
إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ  
الْأَحْزَابِ فَإِنَّآ أَنزَلْنَاهُ فِي مَرَاتِلٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ  
مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ وَمَنْ أَظْلَمُ  
مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ  
وَيَقُولُ الْأَشْجَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا  
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ  
اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ  
أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضْعِفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا يَافِعُونَ  
يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ  
خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ لَأَجْزَمَ  
الْحَقُّ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخِسُونَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ وَآخَبَتْهُمُ إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ  
فِيهَا خَالِدُونَ أَمْثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْنَى وَالْأَصْوَةِ وَالْبَصِيرِ  
وَالسَّيِّعِ هَلْ يَسْمَعِينَ مِثْلًا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی (۱۵)۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کیے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا (۱۶)۔ بھلا جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل (روشن) رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک (آسمانی) گواہ بھی اسکی جانب ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے (تو کیا وہ قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے) یہی لوگ تو اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اور فرقوں میں سے اس سے منکر ہو تو اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔ تو تم اس (قرآن) سے شک میں نہ ہونا۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے (۱۷)۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ افترا کرے؟ ایسے لوگ خدا کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تھا۔ سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے (۱۸) جو خدا کے رستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں (۱۹) یہ لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر خدا کو) ہرا نہیں سکتے اور نہ خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی ہے۔ (اے پیغمبر) ان کو دگنا عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ (خدا سے کفر سے تمہاری

بات) نہیں سن سکتے تھے اور نہ (تم کو) دیکھ سکتے تھے (۲۰)۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا۔ اور جو کچھ وہ افتراء کیا کرتے تھے اُن سے جاتا رہا (۲۱)۔ بلاشبہ یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہیں (۲۲)۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی یہی صاحب جنت ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے (۲۳)۔ دونوں فرقوں (یعنی کافرو مومن) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور ایک دیکھتا سنا۔ بھلا دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ پھر تم سوچتے کیوں نہیں (۲۴)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۱۵) تا (۲۴)

(۱۵) جو شخص اپنے اعمال سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذمہ فرض کیے ہیں محض حیات دنیوی اور اس کی رونق حاصل کرنا چاہتا ہے تو ہم ان کے ان اعمال کا ثواب دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور ان کے اعمال کے ثواب میں دنیا میں کچھ کمی نہیں کرتے۔

(۱۶) یہ لوگ جو دنیا میں اللہ کے سوا جھوٹے معبودوں کے لیے نیکیاں کرتے ہیں وہ سب نیکیاں آخرت میں ان کے منہ پر مار دی جائیں گی اور آخرت میں ان کو ان کے اعمال کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا جو انہوں نے دنیا میں کیے تھے کیوں کہ انہوں نے یہ نیکیاں غیر اللہ کے لیے کی تھیں۔

(۱۷) کیا منکر قرآن ایسے شخص کی برابری کر سکتا ہے جو قرآن پر قائم ہو جو کہ اس کے رب کی طرف سے آیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک گواہ اللہ کی طرف سے یعنی جبریل امین تو اسی میں موجود ہے اور ایک قرآن حکیم سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توریت ہے جو ان پر جبریل امین کے ذریعے نازل ہوئی ہے جو پیروی کرنے والوں کے لیے امام اور جو اس پر ایمان لائے اس کے لیے رحمت ہے۔

جو حضرات یعنی حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ جو کتاب موسیٰ پر ایمان رکھتے ہیں، وہ رسول اکرم ﷺ اور اس قرآن کریم پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

اور جو کفار میں سے ہے اور وہ اس قرآن حکیم اور رسول اکرم ﷺ کا انکار کرے گا تو جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔ اے محمد ﷺ جو شخص قرآن کریم کا انکار کر رہا ہے اس کی وجہ سے قرآن کی طرف سے شک میں مت پڑنا کیوں کہ قرآن حکیم کے منکر کا ٹھکانا دوزخ ہے یا یہ مطلب ہے کہ تم قرآن کریم کی طرف سے شک میں مت پڑنا، بے شک وہ سچی کتاب ہے تمہارے رب کی طرف سے بذریعہ جبریل امین نازل ہوئی ہے مگر اہل مکہ ایمان نہیں لائے۔

(۱۸) اور ایسے شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ کی افتراء کرے، ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور فرشتے اور انبیاء کرام اعلانیہ یوں کہیں گے کہ یہ وہ کافر ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹی باتیں لگائی تھیں ایسے مشرکوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

(۱۹) جو کہ دوسروں کو بھی اللہ کے دین سے اور اللہ کی اطاعت سے روکتے ہیں اور اس میں شکوک و شبہات نکالنے کی فکر میں رہا کرتے تھے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کے بھی منکر تھے۔

(۲۰) یہ لوگ کسی مقام پر اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے اور عذاب الہی سے اللہ کے علاوہ کوئی انھیں بچا نہیں سکتا ایسے سرداروں کو دوسری سزا ہوگی۔

یہ لوگ رسول اکرم ﷺ سے بغض کی وجہ سے آپ کے کلام کو سن نہ سکتے تھے یا یہ کہ آپ کے کلام کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور نہ دشمنی کی غرض سے رسول اکرم ﷺ کی طرف دیکھتے تھے یا یہ کہ بغض کی وجہ سے آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔

یہ امراء وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو برباد کر بیٹھے نہ ان کو جنت میں اہل و عیال ملیں گے اور نہ محلات اور نہ شان شوکت بلکہ ان کے علاوہ دوسرے مومنین ان نعمتوں کے وارث ہوں گے۔

(۲۱-۲۲) اور جو جھوٹے معبود انھوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ تراش رکھے تھے وہ ان سے دور ہو گئے اور اپنے اندر مصروف ہو گئے اور لازمی بات ہے کہ آخرت میں جنت اور اس کی نعمتیں نہ ملنے کے باعث سب سے زیادہ نقصان میں یہی لوگ ہوں گے۔

(۲۳) یقیناً جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور کامل طریقہ پر اطاعت خداوندی کی اور اپنے رب کی طرف جھکے اور دل سے فرمانبرداری خشوع کو ظاہر کیا ایسے حضرات اہل جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۴) کافر اور مومن کی حالت ایسی ہے جیسے ایک شخص اندھا ہو اور بہرہ بھی یعنی کافر اندھے کی طرح نہ حق و ہدایت کی طرف دیکھتا ہے اور بہرے کی طرح حق و ہدایت کی کوئی بات نہیں سنتا اور مومن کی حالت دیکھنے والے اور سننے والے کی طرح ہے کہ حق و ہدایت کو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، سو کیا کافر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور ثواب میں مومن کی برابری کر سکتا ہے کیا تم قرآن کریم کی ان نصیحتوں کو نہیں سمجھتے کہ پھر ایمان لے آؤ۔



وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۚ إِنَّ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ إِلَهِتُمْ فَذَلَّ الضَّلَالَتِ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا تَرَكُوا إِلَّا بَشَرًا مِثْلَكَ وَقَدَرْنَا لَكَ أَتْبَعْتُ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَزْدَانَا بَادِيَ الزَّامِيِّ وَمَا نَزَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۚ قَالَ يَقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَأَتَّبِعُنِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِي فَعَبَّيْتُ عَلَيْكُمْ النَّارَ مَكُونَهَا وَانْتَبِهُوا لَهَا كَرِهُونَ ۚ وَيَقَوْمِ لَا تَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَا لَازِمُ الْبُرْءِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَدَلَّاهَا بِطَرِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلْقَوْنَ آلِهَةً وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجَاهَلُونَ ۚ وَيَقَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَفْتُمْ لَكَ تَذَكُّرُونَ ۚ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزَوَّجْتُمْ أَيْسَهُمْ لَكُمْ بُرْتُهُمْ خَيْرًا إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۚ إِنْ إِذَا لَنِ الظَّالِمِينَ ۚ قَالُوا يَنْوُحُ قَدْ جَدَلْتَنَا فَاكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِأَعْدَدٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۚ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيَكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَآتَاكُمْ بِمُغَيَّبِينَ ۚ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْرَتِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۚ أَمْ يَقُولُونَ اقْرَأْ قُلْ إِنْ أَفْتَرَيْتُهُ فَعَسَىٰ إِجْرَامِي وَأَنَا بَشَرٌ مِمَّنْ تَنْجُمُونَ ۚ

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (تو انہوں نے ان سے کہا) کہ میں تمہیں کھول کھول کر ڈر سننے (اور یہ پیغام پہنچانے) آیا ہوں (۲۵)۔ کہ خدا کے ہوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت عذاب الیم کا خوف ہے (۲۶)۔ تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تم کو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجے کے ہیں۔ اور وہ بھی رائے ظاہر سے (نہ غور و تحقیق سے) اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں (۲۷)۔ انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل (روشن) رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے رحمت بخشی ہو جس کی حقیقت تم سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو کیا ہم اس کے لیے تمہیں مجبور کر سکتے ہیں اور تم ہو کہ اس سے ناخوش ہو رہے ہو (۲۸)۔ اور اے قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال و زر کا خواہاں نہیں ہوں میرا صلہ تو خدا کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں میں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں۔ وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو ۲۹۔ اور برادران ملت! اگر میں ان کو نکال دوں تو (عذاب) خدا سے (بچانے کیلئے) کون میری مدد کر سکتا ہے۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے (۳۰)۔ میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ ان لوگوں کی نسبت جن کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ خدا ان کو بھلائی (یعنی اعمال کی جزائے نیک) نہیں دے گا جو ان کے دلوں میں ہے اُسے خدا خوب جانتا ہے۔ اگر میں ایسا کہوں تو بے انصافوں میں ہوں (۳۱)۔ انہوں نے کہا کہ نوح تم

نے ہم سے جھڑا تو کیا اور جھڑا بھی بہت کیا لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو وہ ہم پر لانا زل کر دو (۳۲)۔ نوح نے کہا کہ اُس کو تو خدا ہی چاہے گا تو نازل کرے گا اور تم (اس کو کسی طرح) ہر انہیں سکتے (۳۳)۔ اور اگر میں یہ چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اور خدا یہ چاہتا ہو کہ تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ وہی تمہارا پروردگار ہے اور تمہیں اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۳۴)۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے قرآن اپنے دل سے بنالیا ہے۔ کہہ دو! اگر میں نے دل سے بنالیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر اور جو گناہ تم کرتے ہو اُس سے میں بری الذمہ ہوں (۳۵)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۲۵) تا (۲۵)

(۲۵) حضرت نوح علیہ السلام جس وقت اپنی قوم کے پاس آئے تو ان سے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے رسول بنا کر یہ پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو۔

(۲۶) اور میں تمہیں کھلے طور پر ڈراتا ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم پر کیا دردناک عذاب یعنی غرق ہونے کا عذاب نازل ہوگا۔

(۲۷) یہ سن کر قوم نوح کے سردار کہنے لگے کہ اے نوح ہم تو تمہیں اپنے جیسا آدمی دیکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم پر وہی لوگ ایمان لائے ہیں جو ہم میں بالکل کم تر اور کمزور ہیں اور وہ بھی سرسری رائے سے اور ان کی رائے بھی ٹھیک نہیں جو انہوں نے ایسا کیا ہے۔

اور ہم تم لوگوں کے دعوے میں کوئی بات خود سے زیادہ بھی نہیں پاتے تم بھی کھاتے پیتے ہو جیسا کہ ہم کھاتے پیتے ہیں بلکہ ہم تو تمہارے دعوے میں تمہیں بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(۲۸) حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر میں ایسی دلیل پر قائم ہوں جو کہ میرے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے اور اس نے مجھے اپنے پاس سے نبوت اور دولت اسلام عطا فرمائی ہو اور پھر میرے دین اور میری نبوت میں تمہیں شبہ ہو یا میں نے تمہیں شبہ میں ڈال دیا ہو تو کیا ہم اس دعویٰ کو تم پر مسلط کر دیں اور کسی طرح تمہارے حلق میں اس کو زبردستی اتار دیں اور تم اس کا انکار کیے جاؤ۔

(۲۹) اور اے قوم میں تم سے اس تبلیغ تو حید پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور تمہارے کہنے سے میں تو ان ایمان والوں کو نہیں نکالتا یہ لوگ تو اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں، اس چیز پر وہاں جا کر یہ مجھ سے خاصہ کریں گے لیکن تم ہی لوگ خواہ مخواہ جہالت کر رہے ہو۔

(۳۰) اور اگر تمہارے کہنے کے مطابق میں ان کو نکال بھی دوں تو عذاب الہی سے مجھے کون بچائے گا کیا میری ان باتوں سے بھی نصیحت نہیں حاصل کرتے کہ ایمان لے آؤ۔

(۳۱) اور میں اس بات کا بھی دعویٰ نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کے تمام خزانوں کی چابیاں میرے پاس ہیں اور نہ غیب کی باتیں جاننے کا میں دعوے دار ہوں کہ کب عذاب نازل ہوگا اور نہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

اور جو لوگ تمہاری نگاہوں میں کم تر ہیں اور تمہیں وہ جتنے نہیں میں ان کی بابت یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ تصدیق ایمان کے بدلے میں ان کو عزت و اکرام نہ دے گا، ان کے دلوں میں جو تصدیق ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی اچھی طرح جانتا ہے تو اگر میں ان کو اپنے سے دور کر دوں تو خود کو بہت ہی نقصان پہنچاؤں۔

(۳۲) وہ لوگ کہنے لگے کہ نوح علیہ السلام تم ہم سے بحث کر چکے اور آبائی دین کے بجائے دوسرے دین کی طرف دعوت دے چکے اور بحث اور دعوت بہت کر چکے، بس اب تو عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے کہ وہ ہمارے اوپر نازل ہوگا۔

(۳۳) حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ عذاب تو اللہ تعالیٰ ہی تم پر لائے گا اگر اس کو منظور ہوگا اور اس کے ذریعے وہی تمہیں عذاب دے گا اور اس وقت تم عذاب الہی سے بچ نہیں سکو گے۔

(۳۴) اور میری دعوت اور میرا عذاب الہی سے تمہیں ڈرانا تمہارے کام نہیں آ سکتا، خواہ میں تمہیں کیسا ہی عذاب الہی سے ڈراؤں اور تو حید کی دعوت دوں جب کہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو۔





میں (ابھی) پہاڑ سے جالگوں گا وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں (اور نہ کوئی بچ سکتا ہے) مگر جس پر خدا رحم کرے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان لہر آحائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا (۳۳)۔ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نکل جا اور اے آسمان تھم جا۔ تو پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کو جو دی پر جا ٹھہری۔ اور کہہ دیا گیا کہ بے انصاف لوگوں پر لعنت (۳۴)۔ اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ پروردگار کہ میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں ہے (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے (۳۵)۔ خدا نے فرمایا کہ نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے۔ وہ تو ناشائستہ افعال ہے تو جس چیز کی تم کو حقیقت معلوم نہیں اُس کے بارے میں مجھ سے سوال ہی نہ کرو۔ اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو (۳۶)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۳۶) تا (۴۶)

(۳۶) اور نوح علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی گئی کہ اب تک جو ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ لہذا ان کے بُرے اعمال اور ان کی ہلاکت پر کچھ غم نہ کیجیے۔

(۳۷) تم ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کرو اور مجھ سے ان کافروں کی نجات کے متعلق کچھ ذکر نہ کرنا کیوں کہ یہ سب طوفان کے ذریعے غرق کیے جائیں گے۔

(۳۸) چنانچہ نوح علیہ السلام کشتی تیار کرنے لگے اس دوران جب کسی سردار گروہ کا ان پر سے گزر رہا تھا تو حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا ہوا دیکھ کر ان پر ہنستے تو آپ فرماتے کہ اگر آج تم ہم پر ہنس رہے ہو تو آج کے بعد ہم تم پر ہنسیں گے جیسے آج کے دن تم ہم پر ہنستے تھے۔

(۳۹) تم ابھی جان جاؤ گے کہ کس پر ہلاکت خیز اور ذلت آمیز عذاب آ رہا ہے اور آخرت میں اس پر ابدی عذاب نازل ہوتا ہے۔

(۴۰) غرض کہ جب ہمارے عذاب کا وقت قریب آ پہنچا اور زمین میں سے پانی ابلنا شروع ہوا یا یہ کہ صبح پھیل گئی تو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے کشتی میں ایک ایک جوڑا یعنی نر و مادہ چڑھا لو اور اپنے گھر والوں کو بھی ماسوا ان لوگوں کے جن پر حکم عذاب نافذ ہو چکا ہے اور اپنے ساتھ دوسرے ایمان والوں کو بھی کشتی میں چڑھا لو اور صرف اسی آدمی ان پر ایمان لائے تھے۔

(۴۱) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں سے فرمایا اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا سب اللہ ہی کے نام سے ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی جہاں چاہے گا اس کو چلائے گا اور جس مقام پر چاہے گا اس کو روکے گا، میرا رب بہت ہی معاف فرمانے والا اور توبہ کرنے والے پر بہت ہی رحمتیں فرمانے والا ہے۔

(۴۲) اور وہ کشتی ان کو لے کر عظیم الشان موجوں میں چنے لگی اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو پکارا وہ کشتی سے الگ کسی پہاڑ کی چوٹی پر تھا کہ اے بیٹے کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ کر ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور عقیدہ میں کافروں کے ساتھ مت ہو کہ کہیں تو بھی طوفان میں غرق ہو جائے۔

(۴۳) وہ کہنے لگا کہ میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھے غرق ہونے سے بچالے گا نوح علیہ السلام نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے اس عذاب و قہر سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ یعنی مومنین پر اور کنعان اور کشتی کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ بھی طوفان میں غرق ہو گیا۔

(۴۴) اور جب کفار سب غرق ہو چکے تو حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا سارا پانی نکل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور قوم کی ہلاکت سے فراغت ہوئی جس کی قسمت میں ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہو گیا اور جسے بچنا تھا وہ بچ گیا اور کشتی کوہ جودی پر آٹھبرہی اور یہ موصل کے قریب نصیبین میں ایک پہاڑ ہے اور کہہ دیا گیا کہ نوح علیہ السلام کی قوم میں سے مشرکین رحمت خداوندی سے دور۔

(۴۵) اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا اے میرے رب میرا بیٹا کنعان میرے گھر والوں میں سے ہے جن کو نجات دینے کا آپ نے وعدہ فرمایا اور آپ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور آپ احکم الحاکمین ہیں (کیوں کہ یہ فی الحکمۃ ایمان دار نہیں، آپ ایمان کی توفیق عطا فرما سکتے ہیں) آپ نے مجھے بچانے اور میرے گھر والوں میں سے جو مومن ہوں ان کے بچانے کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے۔

(۴۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح یہ تمہارے ان گھر والوں میں سے نہیں ہے جن کے بچانے کا ہم نے وعدہ فرمایا ہے یہ غیر پسندیدہ کام یعنی شرک میں مبتلا ہے اس کی نجات کے بارے میں آپ کی دعا میری مرضی کے خلاف ہے سو مجھے ایسے لوگوں کی نجات کی درخواست مت کرو جن کی آپ کو خبر نہیں کہ یہ اہل نجات سے ہیں یا نہیں۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی چیزوں کی درخواست کر کے جنہیں تم نہیں جانتے کہ کہیں تم نادان نہ

بن جاؤ۔



قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝  
 قِيلَ لِيُوحِ أَلْيَطَ هَؤُلَاءِ بِمَا عَمِلُوا وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ وَأَمَّا سُتَبِهُمُ ثَمَّ يَسْتَبْهُمُ فَمَا عَذَابُ الْيَوْمِ ۝  
 تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝  
 وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودٌ قَالَ يَقَوْمِ ابْعُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَقَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجَبْتُمْ إِلَّا عَلَىٰ الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝  
 وَيَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالَُوا يَهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِ يَثْرَآ عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝  
 إِنْ لَقَوْلُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِ يَثْرَآ سَوَّىٰ قَالَ إِنْ أَشْهَدُ اللَّهَ وَأَشْهَدُ أَنَّ بَرِيًّا مِمَّا تَتَّبِعُونَ ۝ مِنْ دُونِهِ لَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظَرُونَ ۝ إِنْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَافِقِي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِأُصْبَاتِهَا إِنْ رَفِقَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝  
 فَلَنْ تَوَلَّوْا أَفْئِدَ ابْنَكُمْ وَأَرْسَلْتُ إِلَيْكُمْ يُخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَحْزَنُوا لَهُ سُبْحَانَ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ ۝

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِأُصْبَاتِهَا

نوح نے کہا پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں تباہ ہو جاؤں گا (۴۷)۔ حکم ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (جو) تم پر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر (نازل کی گئی ہیں) اُتر آؤ۔ اور کچھ اور جماعتیں ہونگی جن کو ہم (دنیا کے فوائد سے) محفوظ کریں گے پھر ان کو ہماری طرف سے عذاب الیم پہنچے گا (۴۸)۔ یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور اس سے پہلے نہ تم ہی اُن کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی اُن سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ انجام پر ہیزگاروں ہی کا (بھلا) ہے (۴۹)۔ اور ہم نے عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو (بھیج) انہوں نے کہا کہ میری قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم (شرک کر کے خدا پر) محض بہتان باندھتے ہو (۵۰)۔ میری قوم! میں اس (دعوت و نصیحت) کا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو اُس کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ بھلا تم سمجھتے کیوں نہیں؟ (۵۱)۔ اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اُس کے آگے توبہ کرو۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا۔ اور (دیکھو) گنہگار بن کر روگردانی نہ کرو (۵۲)۔ وہ بولے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل ظاہر نہیں لائے۔ اور ہم (صرف) تمہارے کہنے سے نہ اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں نہ تم پر ایمان لانے والے ہیں (۵۳)۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے

کسی معبود نے تمہیں آسیب پہنچا (کردیوانہ کر) دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو۔ میں اس سے بیزار ہوں (۵۴)۔ (یعنی جن کی) خدا کے سوا (عبادت کرتے ہو تو) تم سب مل کر میرے بارے میں (جو) تدبیر (کرنی چاہو) کر لو اور مجھے مہلت نہ دو (۵۵)۔ میں خدا پر جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے بھروسہ رکھتا ہوں۔ (زمین پر) جو چلنے پھرنے والا ہے وہ اس کو چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے۔ بیشک میرا پروردگار سیدھے رستے پر ہے ۵۶۔ اگر تم روگردانی کرو گے تو جو پیغام میرے ہاتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے اور میرا پروردگار تمہاری جگہ اور لوگوں کو لا بسائے گا۔ اور تم خدا کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے۔ میرا پروردگار تو ہر چیز پر نگہبان ہے (۵۷)۔

## تفسیر سورہ ہود آیات (۴۷) تا (۵۷)

(۴۷) حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں اس امر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آئندہ ایسے شخص کی نجات کی درخواست کروں جس کے متعلق مجھے اطلاع نہ ہو۔ اگر آپ میری مغفرت نہ فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو میں بالکل تباہ ہو جاؤں گا۔

(۴۸) جب پانی بالکل اتر گیا، تب حضرت نوح علیہ السلام سے کہا گیا کہ اے نوح اب کشتی پر سے اترو، ہماری طرف سے سلام اور برکتیں لے کر جو تم پر نازل ہوں گی اور اس اہل سعادت کے گروہ پر جو تمہارے ساتھ کشتی میں موجود ہے اور مردوں کی پشتوں میں بہت سی ایسی جماعتیں بھی ہوں گی کہ آباؤ اجداد کی پشتوں سے نکلنے کے بعد ہم انہیں چند روزہ عیش دیں گے اور ان کے کفر کی وجہ سے ہماری طرف سے ان پر سخت سزا ہوگی اور وہ بد بختوں سے ہوں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے پاس وحی چار سو اسی سال کی عمر میں بھیجی، اس کے بعد وہ ایک سو بیس سال تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے اور جس وقت وہ کشتی میں سوار ہوئے تو ان کی عمر چھ سو سال کی تھی اور کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ کی تھی اور تیس ہاتھ اونچی تھی اور کشتی کی اوپر نیچے تین منزلیں تھیں، پہلی منزل میں درندوں اور موذی جانوروں کو سوار کیا اور دوسری منزل میں جنگلی جانوروں کو سوار کیا اور سب سے اوپر والی منزل میں انسانوں کو سوار کیا جو اسی آدمی تھے جن میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں تھیں اور مرد و عورتوں کے درمیان حضرت آدم علیہ السلام کا جسم تھا اور کشتی میں حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے بھی تھے سام، حام، یافث، انتی۔

(۴۹) یہ قصہ آپ کو جو غیب سے خبریں دی جاتی ہیں ان میں سے ایک ہے جن کو اے محمد ﷺ آپ کے پاس جبریل امین کے ذریعے پچھلی امتوں کے واقعات کے سلسلہ میں پہنچاتے ہیں اور قرآن حکیم سے قبل ان گزشتہ قوموں کے واقعات کو نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم سو آپ اپنی قوم کی ایذا و رسانی اور تکذیب پر صبر کیجیے یقیناً نیک انجامی بذریعہ نصرت اور جنت ان ہی لوگوں کے لیے ہے جو کفر و شرک اور تمام فواحش سے بچنے والے ہیں۔

(۵۰) اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بنی ہود علیہ السلام کو بھیجا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہو جاؤ اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں جس پر تمہیں ایمان لانے کا حکم دیا جائے تم بتوں کی عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرتے ہو کیوں کہ تمہیں ان کی عبادت کا حکم نہیں دیا گیا۔

(۵۱) اور میں تم سے اس دعوت توحید پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو اس اللہ کے ذمہ ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر کیوں تم اس چیز کی تصدیق نہیں کرتے کیا تمہارے پاس دماغ نہیں۔

(۵۲) اے میری قوم اپنے پروردگار کی توحید کے قائل ہو جاؤ اور اسی سے اپنے گنہوں کی معافی مانگو تو بہ اور اخلاص



کے ساتھ اس کے سامنے جھک جاؤ وہ تم پر جب بھی تمہیں ضرورت پیش آئے گی ہمیشہ خوب بارشیں برسائے گا اور تمہیں بادشاہت اور اولاد کے ذریعے تمہاری قوت میں اضافہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کر کے توبہ اور ایمان منہ مت پھيرو۔

(۵۳) اور ان کی قوم نے کہا آپ نے اپنے دعوے پر ہمارے سامنے کوئی دلیل تو پیش نہیں کی، اور ہم صرف آپ کے کہنے سے تو اپنے بتوں کی عبادت کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم کسی طرح آپ کی رسالت کا یقین کرنے والے نہیں۔

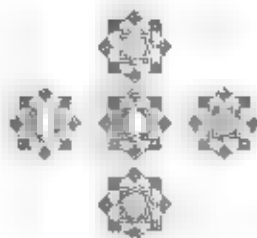
(۵۴) اور آپ جن باتوں سے روکتے ہیں ہمارا تو خیال یہ ہے کہ ہمارے معبودوں نے آپ کے دماغ پر کچھ اثر ڈال دیا ہے اسی وجہ سے ان بتوں کو آپ برا کہتے ہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں تمہارے بتوں سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بیزار ہوں۔

(۵۵) لہذا تم اور تمہارے معبود سب مل کر میری ہلاکت کی تدابیر کر لو اور پھر مجھ کو بالکل مہلت مت دو اور میرے معاملہ میں کسی کا انتظار مت کرو۔

(۵۶) میں نے اپنے تمام معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے جو میرا بھی خالق ہے اور تمہارا بھی اور میرا بھی رازق ہے اور تمہارا بھی، جتنے روئے زمین پر چلنے والے ہیں، سب کی ذور اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہی موت و حیات دیتا ہے یا یہ کہ تمام چیزیں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں جو چاہتا ہے سو کرتا ہے یقیناً میرا رب صراط مستقیم پر چلنے سے ملتا ہے یا یہ کہ وہ مخلوق کو صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے جو اسکے نزدیک پسندیدہ راستہ ہے اور وہ دین اسلام ہے۔

(۵۷) پھر بھی اگر تم ایمان اور توبہ سے منہ پھیرتے ہو تو رسالت اور تمہاری ہلاکت کا پیغام جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ میں تمہیں پہنچا چکا ہوں اور تمہاری جگہ میرا رب تم سے بہترین اور اطاعت گزار لوگوں کو آباد کرے گا اور اپنی ہلاکت سے اللہ تعالیٰ کا تم کچھ نقصان نہیں کر رہے ہو میرا پروردگار تمہارے تمام اعمال کی نگرانی کرتا ہے اور وہ اس سے باخبر ہے۔





ہی سخت عذاب سے بچا لیا۔

(۵۹) اور یہ قوم عادی جنہوں نے اپنے رب کی ان آیات کا انکار کیا جو حضرت ہود علیہ السلام کے پاس لے کر آئے تھے اور توحید میں رسولوں کی نافرمانی کی اور تمام تر ایسے لوگوں کے کہنے پر چلتے رہے جو ظالم و ضدی اور حق سے دور ہونے والے تھے۔

(۶۰) اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے ساتھ رہی کہ آندھی کے ذریعے ہلاک کر دیے گئے اور دوسری لعنت دوزخ ہے سن لو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا انکار کیا اور وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئی۔

(۶۱) اور ہم نے قوم ثمود کی جانب ان کے نبی کو بھیجا، انہوں نے فرمایا اے قوم توحید خداوندی کے قائل ہو جاؤ، اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں جس پر ایمان لانے کے لیے تمہیں کہا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں آدم علیہ السلام سے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا اور تمہیں زمین میں آباد کیا اور تمہارے لیے اس نے سکونت کی جگہ بنائی۔ اسی کی توحید کے قائل ہو جاؤ اور توبہ اور اخلاص کے ساتھ اسی کے سامنے جھک جاؤ، بے شک میرا رب قبولیت کے قریب ہے اور موعود کی توبہ کو قبول فرمانے والا ہے۔

(۶۲) قوم ثمود کہنے لگی اے صالح تم تو ہمارے آباء کے دین کے علاوہ دوسرے دین کی دعوت دینے سے پیشتر ہم میں سے ہونہار اور لیاقت والے تھے کیا تم ہمیں ان بتوں کی پوجا سے روکتے ہو ہم تو تمہارے دین کے متعلق بہت مشکوک ہیں جس نے ہمیں تردد میں ڈال رکھا ہے۔

(۶۳) حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی جانب سے دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے نبوت و اسلام کی دولت سے نوازا ہے، اگر میں حکم الہی کی نافرمانی کروں تو پھر مجھے عذاب الہی سے کون بچالے گا، تم تو سراسر میرا نقصان ہی کر رہے ہو کہ تم تو اپنے خسارہ میں میری بصیرت کو اور بڑھا رہے ہو۔

(۶۴) اور اے قوم یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لیے دلیل بنا کر ظاہر کی گئی، اس کو حجر کی سرزمین میں چھوڑ دو تمہارے ذمہ اس کی کسی قسم کی کوئی رکھوالی نہیں اور اس کو تکلیف دینے کی نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا، کہیں تمہیں فوراً یعنی تین دن کے بعد عذاب آگھیرے۔

(۶۵) انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا، قدار بن سالف اور مصدر بن زہر نے اس کو قتل کیا اور پندرہ سو مکانات میں اس کے گوشت کو تقسیم کیا، حضرت صالح علیہ السلام نے اونٹنی کے قتل ہو جانے کے بعد فرمایا، تم اپنے شہروں میں تین دن اور رہ لو اور پھر چوتھے دن تم پر عذاب آجائے گا، قوم کہنے لگی اے صالح عذاب کی علامت کیا ہے، حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا پہلے دن تمہارے چہرے زرد اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ ہو جائیں گے اور پھر چوتھے دن عذاب نازل ہو جائے گا اور یہ عذاب ٹٹنے والا نہیں۔

(۶۶) چنانچہ جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو ہم نے حضرت صالح علیہ السلام اور اہل ایمان کو اپنے عذاب سے بچا لیا اور اس دن کے عذاب سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے بچانے میں طاقتور اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں

غلبہ والا ہے۔

(۶۷-۶۸) اور ان مشرکین کو عذاب نے پکڑا جس سے وہ مردہ بے حس و حرکت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور ایسے فنا ہوئے جیسا کہ وہ زمین پر کبھی تھے ہی نہیں، قوم صالحؑ نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صالحؑ کی قوم اللہ کی رحمت سے دور ہو گئی۔

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا  
قَالَ سَلَامٌ فَلَمَّا أَبَىٰ أَنْ يَجْعَلَ بَعْلًا حَنِينًا ۖ فَمَكَرَ آيِدِيهِمْ  
لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكَرُهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ  
إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۖ وَأَمْرُهُ قَابِئَةٌ فَضِيكَتْ فَنَزَّلْنَا  
بِاسْحَاقَ ۖ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۚ قَالَتْ يُونِثَىٰ ۖ أَهْلُ  
وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلٌ شَيْخًا ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۖ  
قَالُوا أَلَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحِمْتُ اللَّهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ  
أَهْلَ الْبَيْتِ ۖ إِنَّهُ حَسِيدٌ مَجِيدٌ ۖ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
الرُّوحُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُعَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۖ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ  
لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ۖ يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ  
جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَالْهُمُ أُنْتِهِمُ عَذَابٌ غَيْرُ مُرْدُوْدٍ ۖ وَلَمَّا  
جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِئًا ۖ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذُرْعًا ۖ وَقَالَ  
هَذَا يَوْمٌ مَرَّ عَصِيبٌ ۖ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۖ وَمِنْ قَبْلُ  
كَانُوا يَعْمَلُونَ الشَّيَاطِئَ ۖ قَالَ يَنْتَهِمُ هَؤُلَاءِ بِئَاتِي هُنَّ أَهْلُهُ  
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَلَا تُخْرُؤْنَ فِي ضَيْفِ الْإِنْسِ مِنْكُمْ ۖ جُلَّ  
رَشِيدٌ ۖ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۖ  
وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۖ

اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو انہوں نے سلام کہا۔ انہوں نے (جواب میں) سلام کہا۔ ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ (ابراہیم) ایک بھٹا ہوا پتھر لے آئے (۶۹)۔ جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو ان کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔ فرشتوں نے کہا کہ خوف نہ کیجیے ہم قوم لوط کی طرف (ان کے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں (۷۰)۔ اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس کھڑی) تھی ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی (۷۱)۔ اُس نے کہا اے ہے میرے بچہ ہوگا؟ نہیں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے (۷۲)۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں۔ وہ سزاوارتہ تعریف اور بزرگواری ہے (۷۳)۔ جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور ان کو خوشخبری بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں لگے ہم سے بحث کرنے (۷۴)۔ بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے (۷۵)۔ اے ابراہیم اس بات کو جانے دو تمہارے پروردگار کا حکم آپہنچا ہے۔ اور ان لوگوں پر عذاب آنے والا ہے جو کبھی نہیں ٹلنے کا (۷۶)۔ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کے (آنے) سے غمناک اور تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے (۷۷)۔ اور لوط کی قوم کے لوگ ان کے پاس بے تحاشہ دوڑتے ہوئے آئے اور یہ لوگ پہلے ہی سے فعل شنیع کیا کرتے تھے۔ (لوط نے) کہا کہ اے قوم! یہ جو میری (قوم کی)

لڑکیاں ہیں یہ تمہارے لئے (جائز اور) پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے میں) میری آبرور نہ کھوؤ۔ کیا تم میں کوئی بھی شائستہ آدمی نہیں؟ (۷۸)۔ وہ بولے تم کو معلوم ہے کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں۔ اور جو ہماری غرض ہے اُسے تم (خوب) جانتے ہو (۷۹)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۶۹) تا (۷۹)

(۶۹) جبریل امین اور ان کے ساتھ بارہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور ان کے بیٹے حضرت اسحاق

الطیہ کی بشارت لے کر آئے اور آتے ہی انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا، ابراہیم علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور اگر بغیر الف کے سلم پڑھا جائے تو مقصود سلامتی اور عافیت ہوئی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام فوراً ایک پکا ہوا فربہ بچھڑالائے اور ان کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا۔

(۷۰) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کھانے تک نہیں بڑھتے کیوں کہ ان کو تو کھانے کی احتیاج نہیں تھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان سے وحشت ہوئی اور ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے اور سمجھے کہ کوئی مخالف نہ ہوں کیوں کہ کھانا نہیں کھا رہے ہیں، جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خوف زدہ ہونے کا احساس کیا تو کہنے لگے ابراہیم ڈرو مت ہم قوم لوط کی ہلاکت کے لیے بھیجے گئے ہیں۔

(۷۱) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ اوٹ سے مہمانوں کی خدمت کے لیے کھڑی ہوئی تھیں، وہ یہ منظر دیکھ کر کہ حضرت ابراہیم مہمانوں سے خوف زدہ ہو رہے ہیں، متعجب ہوئیں۔

پھر ہم نے ان کو اسحاق فرزند اور یعقوب پوتے کی خوشخبری دی۔

(۷۲) یہ سن کر حضرت سارہ ہنسیں (اور ان کو حیض کی شکایت ہوئی) اور کہنے لگیں کہ اب میں اٹھانوے سال کی بڑھیا ہو کر بچہ کیسے پیدا کروں گی اور میاں ابراہیم نانوے سال کے بوڑھے ہیں، واقعی یہ بھی عجیب بات ہے۔

(۷۳) فرشتوں نے ان سے کہا کہ اب بھی (خاندان نبوت میں رہ کر) اللہ کی قدرت میں تعجب کرتی ہو اور خصوصاً ابراہیم علیہ السلام کے گھر والو تم پر تو اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں میں تعریف کے لائق اور بڑی شان والا ہے کہ تمہیں نیک لڑکے کی وجہ سے اعزاز عطا کیا۔

(۷۴) پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ خوف زائل ہوا اور ان کو لڑکے کی بشارت ملی تو ادھر سے بے فکر ہو کر ہم سے قوم لوط کی ہلاکت کے بارے میں سفارش کرنا شروع کی۔

(۷۵) واقعی ابراہیم بڑے حلیم الطبع رحیم المزاج اور اللہ تعالیٰ کی طرف بہت متوجہ ہونے والے تھے۔

(۷۶) ارشاد ہوا ابراہیم اس سفارش پر اصرار مت کرو، قوم لوط کی ہلاکت کے بارے میں تمہارے پروردگار کا حکم آچکا، ان پر ضرور ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں۔

(۷۷) اور جب جبریل امین اور ان کے ساتھ دوسرے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو لوط علیہ السلام ان کے آنے کی وجہ سے مغموم اور پریشان ہوئے (کیوں کہ وہ بہت حسین تھے اور لوط علیہ السلام نے ان کو آدمی سمجھا کیونکہ ان کی قوم کی غلط حرکات تھیں اور بہت غمگین ہوئے اور اپنی قوم کے برے افعال کی وجہ سے ڈرے اور دل میں کہنے لگے آج کا دن بہت ہی بھاری ہے۔

(۷۸) اور لوط علیہ السلام کی قوم یہ خبر سن کر (کہ نوجوان مہمان آئے ہیں) لوط علیہ السلام کے پاس بہت تیزی کے ساتھ دوڑے ہوئے آئے اور جبریل امین کی تشریف آوری کے قبل ہی سے وہ نامعقول حرکتیں کیا کرتے تھے۔

لوط علیہ السلام ان سے فرمانے لگے، اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یا میری قوم کی لڑکیاں ہیں میں تم سے ان



کی شادی کر دیتا ہوں، فعل حرام کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے شرمندہ مت کرو کیا تم میں کوئی بھلا مانس نہیں کہ صحیح راستہ پر تمہیں چلائے، نیکیوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔  
(۷۹) وہ کہنے لگے اے لوط آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں آپ کی ان بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں اور آپ جانتے ہیں کہ جو ہمارا مطلب اور ارادہ ہے۔

لوط نے کہا کہ اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا (۸۰)۔ فرشتوں نے کہا کہ لوط ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے تو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے کر چل دو اور تم میں سے کوئی شخص پیچھے پھر کر نہ دیکھے۔ مگر تمہاری بیوی۔ جو آفت ان پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑے گی۔ ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے اور کیا صبح کچھ دور ہے (۸۱)۔ تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا۔ اور ان پر پھر کی تہ بتہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں (۸۲)۔ جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کیے ہوئے تھے۔ اور وہ (بستی ان) ظالموں سے کچھ دور نہیں (۸۳)۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور ماپ تول میں کمی نہ کیا کرو میںں تو تم کو آسودہ حال دیکھتا ہوں اور (اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو) مجھے تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تم کو گھیر کر رہے گا (۸۴)۔ اور اے قوم! ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین خرابی کرتے نہ پھرو (۸۵)۔ اگر تم کو میرے (کہنے کا) یقین ہو تو خدا کا دیا ہوا نفع ہی تمہارے لئے بہتر ہے اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں (۸۶)۔ انہوں نے کہا کہ شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن کو ہمارے باپ دادا جو جتے آئے ہیں ہم ان کو ترک کر دیں یا اپنے مال میں تصرف کرنا چاہیں تو نہ کریں۔ تم تو بڑے نرم دل اور راست باز ہو (۸۷)۔ انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں

قَالَ لَوْنٌ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ  
أَوْحَىٰ إِلَيَّ رَبِّي شَيْدٌ ۖ قَالُوا يَلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ  
لَنْ يَصْلُوَا إِلَيْكَ فَأَسِرْ بِهَٰذَا هَٰذَا بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا  
يَلْتَفِتْ مِنكُم أَحَدٌ إِلَّا أَمْرَاتُكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا  
أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ  
فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِكًا وَاقْطَرْنَا عَلَيْهَا  
حِجَارًا مِّن سِجِّيلٍ مُّنْضُودٍ ۖ فَسَوَّمَهُ عِنْدَ رَبِّكَ  
لَقَدْ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۖ وَإِلَىٰ نَدْنٍ آخَاهُمْ  
شُعَيْبًا قَالَ يَقُومُوا عِبَادُ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِّنَ اللَّهِ غَيْرَ ۖ  
وَلَا تَنْقُصُوا الْيُسْكَالَ وَالْبِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ  
وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۖ وَيَقُومُوا فَوَا  
الْيُسْكَالَ وَالْبِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ  
وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۖ بَقِيتُ اللَّهُ خَيْرُكُمْ إِن  
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۖ وَأَنَا عَلَىٰكُمْ بِحَفِيفٍ ۖ قَالُوا يَشْعِيبُ  
أَصْلُوكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَتْرَكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّا لَفَعَلُ  
فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَا تَتَّعِلِمُ الرَّشِيدُ ۖ قَالَ  
يَقُومُوا أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيْتِنَا مِّن رَّبِّي وَرَزَقْنِي  
مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَخَالِفَكُم إِلَىٰ مَا أَنهَكُم  
عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا  
تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۖ  
وَيَقُومُوا لَا يَجْعَلُكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ  
قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّثْلُكُمْ  
بَعِيدٌ

سے مجھے نیک روزی دی ہو (تو کیا میں ان کے خلاف کروں گا؟) اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمہارے معاملات کی) اصلاح چاہتا ہوں اور (اس بارے میں) مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی (کے فضل) سے ہے۔ میں اُسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (۸۸)۔ اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو اور لوط کی قوم (کا زمانہ تو) تم سے کچھ دور نہیں (۸۹)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۸۰) تا (۸۹)

(۸۰) حضرت لوط علیہ السلام دل میں فرمانے لگے کیا اچھا ہوتا اگر بدن اور اولاد کی قوت کے ذریعہ میرا تم پر کچھ زور چلتا یا کسی بڑے خاندان کے ساتھ میرا تعلق ہوتا کہ وہاں میں پناہ لے کر تم سے اپنی حفاظت کر لیتا حضرت لوط کی قوم کی زیادتی پر حضرت جبریل امین اور دیگر فرشتوں نے جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قدر مضطرب دیکھا۔

(۸۱) تو کہنے لگے اے لوط ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں ہم تو کیا آپ تک ان کی رسائی نہیں ہو سکتی کہ آپ کو کچھ تکلیف پہنچائیں، ہم ہی ان کو ہلاک کرنے کے لیے آئے ہیں۔

تو آپ رات کے کسی حصہ میں یعنی سحر کے وقت اپنے گھر والوں کو لے کر یہاں سے کسی اور مقام پر چلے جائیے اور آپ میں سے کوئی پیچھے نہ رہے مگر ہاں آپ کی بیوی و اہلہ مسلمان نہ ہونے کے باعث نہ جائے گی اس پر بھی وہ عذاب نازل ہوگا جو اوروں پر ہوگا ان کی ہلاکت کا وقت صبح کا وقت ہے۔

تب لوط علیہ السلام نے فرمایا جبریل ابھی ہو جائے، جبریل امین نے فرمایا کیا صبح کا وقت قریب نہیں کیوں کہ جبریل امین تو اس منظر کو دیکھ رہے تھے اور لوط علیہ السلام کے سامنے ابھی تک یہ منظر نہیں آیا تھا۔

(۸۲) سو جب ہمارا عذاب ان کے ہلاک کرنے کے لیے آپہنچا تو ہم نے اس زمین کو الٹ کر اوپر کا تختہ نیچے اور نیچے کا تختہ اوپر کر دیا اور ان کے مسافروں اور بکھرے ہوئے لوگوں پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کیے جو مسلسل گر رہے تھے جن پر سیاہی، سفیدی اور سرخی کی لکیریں تھیں یا یہ کہ ہر ایک پتھر پر ہلاک ہو نیوالے کا نام لکھا ہوا تھا۔ محمد ﷺ یہ پتھر ان لوگوں پر آپ کے پروردگار کی طرف سے برس رہے تھے۔

(۸۳) اور یہ پتھر ان ظالموں سے چوک نہیں سکتے بلکہ ان پر برسیں گے یا یہ کہ آپ کی امت کے ظالم ان لوگوں کے افعال کی پیروی میں ان سے دور نہیں ہیں۔

(۸۴) اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے نبی شعیب علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرو اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، جس پر ایمان لانے کا میں تمہیں حکم دوں اور ناپ تول میں لوگوں کے حقوق میں کمی مت کیا کرو۔ میں تمہیں مال کے پھیلاؤ اور فراوانی اور بھاؤ کی تیزی کی حالت میں دیکھتا ہوں اگر تم مجھ پر ایمان نہ

لائے اور ناپ تول ٹھیک طریقہ سے نہ کیا تو مجھے تم پر ایک ایسے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے جو تم پر نازل ہوگا اور پھر تم میں سے کوئی سختی اور قحط سالی وغیرہ سے نہیں بچ سکتا۔

(۸۵) اور اے میری قوم تم ناپ تول پورا پورا کیا کرو اور ناپ تول میں لوگوں کے حقوق مت مارا کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے اور بتوں کی پوجا کرتے ہوئے اور لوگوں کو اس کی دعوت دیتے ہوئے اور ناپ تول میں کمی کرتے ہوئے توحید و عدل کی حد سے مت نکلو۔

(۸۶) ناپ تول کو پورے طریقہ پر ادا کرنے میں جو اللہ کی طرف سے ثواب مل جائے، وہ تمہارے لیے بہتر ہے یا یہ کہ ناپ تول کو پورا کرنے کے بعد جو حلال رزق تمہارے لیے بچ جائے، وہ اس مال سے بہتر ہے جو ناپ تول کی کمی میں تمہیں ملتا ہے، اگر تمہیں میری باتوں کا یقین آئے اور میں تمہارا پہرہ دینے والا تو ہوں نہیں کہ تمہاری نگرانی کروں۔

(۸۷) ان کی قوم کہنے لگی اے شعیب علیہ السلام کیا تمہاری نمازوں کی کثرت تمہیں اس بات کی تعلیم دے رہی ہے کہ ہم ان بتوں کی پوجا چھوڑ دیں یا ہم ناپ تول میں کمی کرنے کو چھوڑ دیں اور بطور مذاق بولے آپ واقعی ہیں بڑے عقل مند دین پر چلنے والے یعنی نعوذ باللہ بے وقوف بے راہ ہیں۔

(۸۸) شعیب علیہ السلام کہنے لگے یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی نازل کردہ دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے نبوت اور اسلام کے ساتھ نوازا ہے اور پاکیزہ مال عطا کیا ہے تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں وہ نہیں کہ تمہارے برخلاف ان کاموں کو کروں، جن سے تمہیں منع کرتا ہوں یعنی ناپ تول میں کمی کرنا۔

میں تو جہاں تک میرے امکان میں ہے، ناپ تول میں عدل و انصاف اور اصلاح چاہتا ہوں اور مجھ کو جو کچھ توفیق ہوتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہے، میں نے تمام امور اسی کے سپرد کر دیے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۸۹) اور اے میری قوم میری ضد اور دشمنی تمہارے لیے اس چیز کا باعث نہ ہو جائے کہ تم نہ ایمان لاؤ اور نہ ناپ تول کو پورا کرو کہ پھر تم پر بھی قوم نوح جیسا غرق کر دینے والا عذاب یا قوم ہود جیسی آندھی کے ذریعہ ہلاکت یا قوم صالح جیسا عذاب نازل ہو اور قوم لوط کی تو خبر تم سے دور نہیں تمہیں معلوم ہے جو ان پر عذاب نازل ہوا۔



وَأَسْتَغْفِرُكُمْ وَأُزِيلُ عَنْكُمُ الرِّجْزَ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ  
وَدُودٌ ۝ قَالُوا اإِسْعِيبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا إِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا  
لَنَرِيكَ فِتْنًا ضَعِيفًا ۝ وَلَا رَهْطَكَ لَرَجْسِكَ ۝ وَأَنْتَ عَلَيْنَا  
بِعَزِيْزٍ ۝ قَالَ يَقَوْمِ أَرَهْطِيْ أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ ۝  
وَتَتَّخِذُونَ وَرَاءَكُمْ ظَهْرِيَّ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝  
وَيَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ  
مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۝ وَارْتَقِبُوا إِنِّي  
مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا ۝ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ  
فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جُثَيْنٌ ۝ كَانُوا لَا يَنْجُوا فِيهَا إِلَّا  
بُعْدَ الْمَدِينِ كَمَا بَعْدَتْ ثَمُودُ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ  
بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ  
فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝  
يَقْدُرُ قَوْمُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝ وَأَوْدَهُمُ النَّارُ وَبُئْسَ الْيُودُ  
الْمُورُودُ ۝ وَاتَّبَعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً ۝ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُبْئَسُ  
الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ  
مِنْهَا قَالِمٌ وَحَصِيدٌ ۝ وَنَاظِلَةٌ لَّهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ  
فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۝ وَكَانَ أَوْدُهُمْ غَيْرَ تَشْيِيبٍ

اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اُسکے آگے توبہ کرو۔ بے شک  
میرا پروردگار رحم والا (اور) محبت والا ہے (۹۰)۔ انہوں نے کہا کہ  
شعیب تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم دیکھتے  
ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے بھائی بندہ ہوتے تو ہم تم  
کو سنسار کر دیتے اور تم ہم پر (کسی طرح بھی) غالب نہیں ہو (۹۱)۔  
انہوں نے کہا کہ اے قوم! کیا میرے بھائی بندوں کا دھاؤ تم پر خدا  
سے زیادہ ہے اور اس کو تم نے پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ میرا پروردگار تو  
تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے (۹۲)۔ اور برادران  
ملت! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ میں اپنی (جگہ) کام کیے جاتا ہوں تم کو  
عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے  
اور جھوٹا کون ہے اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا  
ہوں (۹۳)۔ اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب کو اور جو  
لوگ اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو تو اپنی رحمت سے بچالیا اور  
جو ظالم تھے اُن کو چنگھاڑنے آدبو جا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے  
پڑے رہ گئے (۹۴)۔ گویا اُن میں بھی بے ہی نہ تھے۔ سُن رکھو کہ  
مدین پر (ایسی ہی) پھنکار ہے جیسی ثمود پر پھنکار تھی (۹۵)۔ اور ہم  
نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا (۹۶)۔ (یعنی)  
فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف تو وہ فرعون ہی کے حکم پر چلے۔ اور  
فرعون کا حکم دُست نہیں تھا (۹۷)۔ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے  
آگے آگے چلے گا اور اُن کو دوزخ میں جا اُتارے گا۔ اور جس مقام پر  
وہ اُتارے جائیں گے وہ بُرا ہے (۹۸)۔ اور اس جہان میں بھی لعنت  
اُن کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (پیچھے لگی رہے گی) جو  
انعام ان کو ملا ہے بُرا ہے (۹۹)۔ یہ (پُرانی) بستیوں کے تھوڑے

سے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا (۱۰۰)۔ اور ہم نے ان لوگوں  
پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ غرض جب تمہارے پروردگار کا حکم آپہنچا تو جن معبودوں کو وہ خدا کے ہوا پکارا کرتے  
تھے وہ اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے۔ اور تباہ کرنے کے ہوا اُن کے حق میں اور کچھ نہ کر سکے (۱۰۱)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۹۰) تا (۱۰۱)

(۹۰) لہذا اپنے رب سے توحید کے ذریعے اپنے گناہوں کو معاف کراؤ اور توبہ و اخلاص کے ساتھ اسی کی طرف  
رجوع کرو اور میرا پروردگار اپنے مومن بندوں پر بڑا ہی رحم کرنے والا اور بذریعہ مغفرت و ثواب کے ان پر بڑا ہی  
شفقت کرنے والا ہے یا یہ کہ بڑا ہی محبت والا ہے اور طاعت کو قبول کرنے والا ہے۔

(۹۱) وہ کہنے لگے اے شعیب! بہت سی باتیں تمہاری کہی ہوئی ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تو آپ کی بیٹائی میں کمی دیکھ رہے ہیں اور اگر آپ کی قوم کا پاس نہ ہوتا تو ہم آپ کو قتل کر ڈالتے اور ہماری نظر میں تمہاری کچھ وقعت اور عزت نہیں۔

(۹۲) حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا میرا خاندان نعوذ باللہ تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی کتاب سے بھی زیادہ صاحب توقیر ہے یا یہ کہ کیا میرے خاندان کی سزا تمہارے نزدیک اللہ کی سزا سے زیادہ بڑی ہے۔ اور میں تمہارے پاس جو کتاب لے کر آیا ہوں اسے تم نے بھلا دیا ہے میرا پروردگار تمہارے اعمال کی سزا سے اچھی طرح واقف ہے۔

(۹۳) حضرت شعیب نے کہا اے میری قوم تم اپنے گھروں میں اپنے دین کے مطابق میری ہلاکت کی تدابیر کرتے رہو، میں بھی تمہاری ہلاکت کا منتظر ہوں۔ اب جلدی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو اس کو ذلیل اور ہلاک کر دے گا اور کون شخص ہے جو جھوٹا تھا۔ تم بھی میری ہلاکت کا انتظار کرو میں بھی تمہاری ہلاکت کا منتظر ہوں۔

(۹۴-۹۵) چنانچہ جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اور جوان کے ساتھی اہل ایمان تھے ان کو اپنی خصوصی رحمت سے نجات دی اور ان مشرکوں یعنی قوم شعیب کو ایک سخت آواز کے عذاب نے آگھیرا، سو وہ اپنے گھروں میں مردہ خاک بن کر رہ گئے۔ جیسے وہ کبھی زمین پر تھے ہی نہیں، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کو رحمت خداوندی سے دوری ہوئی جیسا کہ قوم صالح کو رحمت خداوندی سے دوری ہوئی اور قوم صالح اور قوم شعیب کا عذاب دونوں کا برابر ہے ایک سخت آواز نے ان دونوں قوموں کو آگھیرا تھا، باقی قوم صالح پر نیچے کی طرف سے عذاب آیا تھا اور قوم شعیب کو ان کے اوپر کی طرف سے عذاب آیا تھا۔

(۹۶-۹۷) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے اور دلیل روشن دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تھا اور معجزات خود دلیل روشن ہیں، چنانچہ فرعون کی قوم نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کو چھوڑ کر فرعون ہی کی راہ اختیار کی اور فرعون کی رائے کچھ درست نہ تھی۔

(۹۸) وہ قیامت کے دن اپنی قوم کی قیادت کرتا ہوا اپنی قوم سے آگے ہوگا اور پھر ان کو دوزخ میں جاداخل کرے گا بہت ہی بری جگہ ہے، یہ فرعون اور اس کی قوم کے اترنے کی جگہ ہے یہ اس کی قوم کے لیے بہت ہی بری جگہ ہے یا یہ کہ فرعون اور اس کی قوم بہت ہی برے اترنے والے ہیں اور یہ دوزخ بہت ہی بری جگہ ہے جس میں یہ لوگ اتارے جائیں گے۔

(۹۹) اور اس دنیا میں بھی یہ غرق کے ذریعے ہلاک کیے گئے اور قیامت کے دن بھی۔ دوسری لعنت دوزخ کی ان پر مسلط رہے گی اور یہ غرق اور دوزخ بہت ہی برباد لہ ہے جو ان کو دیا گیا یا یہ کہ یہ بہت بری معیت ہے اور یہ بہت ہی بری معیت کی جگہ ہے۔

(۱۰۰) یہ اوپر جو کچھ واقعات بیان کیے گئے یہ ان گزری ہوئی بستیوں کے چند واقعات تھے جن کی اطلاع بذریعہ



جبریل امین ہم آپ کو کرتے ہیں بعض بستیاں تو ان میں اب بھی قائم ہیں کہ ان کے رہنے والے نیست و نابود ہو چکے اور بعض کا مع ان کے رہنے والوں کے بالکل خاتمہ ہو چکا۔

(۱۰۱) اور ہم نے ان کو ہلاک کر کے ان پر ظلم نہیں کیا مگر خود انھوں نے کفر و شرک اور بتوں کی پوجا کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، چنانچہ جب ان لوگوں پر آپ کے رب کا عذاب آیا تو ان کے وہ معبود جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے، عذاب الہی سے کچھ حفاظت نہ کر سکے اور ان بتوں کی پرستش نے اور انان کو نقصان پہنچایا۔

### وَكَذَلِكَ

اَخَذَ رَبُّكَ اِذَا آخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنْ اَخَذَهُ اَلَيْمٌ شَدِيدٌ اِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لِّهٖ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ وَمَا نُوْخِرُهُ اِلَّا لِاجَلٍ مُّعَدُوْدٍ يَّوْمَ رِيَاۤتٍ لَا تَكْمَلُنَّ اَنْفُسُ الْاِلَٰهِيْنَ فَمِنْهُمْ شَقِيْقٌ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُّوْا فِلْطِ النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَوٰجِرٌ وَّشٰئِىٌّ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اِنْ رَبُّكَ فَعٰلٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سَعَدُوْا فِلْطِ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاۤءٌ غَيْرٌ مَّجْدُوْدٍ فَلَا تُكُۢمُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّنْ يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ وَاِنَّا لَنُوَفُّهُمْ نٰصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ وَّلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى الْكِتٰبَ فَاخْتَلَفَ فِيْهِۦٓ وَاَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقَضٰۤىۤىۡ بَيْنَهُمْ وَاَلَمْ يَكُنْ شَكٌّ مِّنْهُ مُرِيْبٌ وَاِنْ كَلَّا لَمَّا لَوْ فَيَنْبَغِيْهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ فَاسْتَقَمُّ كَمَا اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَلَا تَرْكَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَنَسَّكُمُ النَّارُ وَاَنْتُمْ لَا تَكْمَلُوْنَ دُوْنَ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءٍ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِ النَّهَارِ وَرَاقًا مِنْ اَيْلٍ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يَنْزِلُ مِنْهَا السَّيِّئٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّٰكِرِيْنَ

اور تمھارا پروردگار جب مافران بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اُس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی (اور) سخت ہے (۱۰۲)۔ ان (قصوں) میں اس شخص کے لیے جو عذاب آخرت سے ڈرے عبرت ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں سب اکٹھے کیے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا جس میں سب (خدا کے روبرو) حاضر کیے جائیں گے (۱۰۳)۔ اور ہم اسکے لانے میں ایک وقت معین تک تاخیر کر رہے ہیں (۱۰۴)۔ جس روز وہ آجائے گا تو کوئی تنفس خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہونگے اور کچھ نیک بخت (۱۰۵)۔ تو جو بد بخت ہونگے وہ دوزخ میں (ذال دیے جائیں گے) اُس میں اُن کو چلانا اور دھاننا ہوگا (۱۰۶)۔ (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اُسی میں رہیں گے۔ مگر جتنا تمھارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمھارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (۱۰۷)۔ اور جو نیک بخت ہونگے وہ بہشت میں داخل کیے جائیں گے اور جب تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمھارا پروردگار چاہے یہ (خدا کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی (۱۰۸)۔ تو یہ لوگ جو (غیر خدا کی) پرستش کرتے ہیں۔ اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا۔ یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح پہلے سے ان کے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں۔ اور ہم ان کو ان کا حصہ پورا پورا بلا کم و کاست دینے والے ہیں (۱۰۹)۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور وہ تو اس سے قوی شے میں (پڑے ہوئے) ہیں (۱۱۰)۔ اور تمھارا پروردگار ان سب کو (قیامت کے دن) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ بے شک جو عمل یہ کرتے ہیں وہ اس

سے واقف ہے (۱۱۱)۔ سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ نائب ہوئے ہیں قائم رہو اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے (۱۱۲)۔ اور جو لوگ ظالم ہیں انکی طرف مائل نہ ہونا نہیں تو تمہیں (دوزخ) کی آگ آ لپنے گی۔ اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہیں مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ اُن کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں (۱۱۳)

### تفسیر سورۃ ہود آیات (۱۰۲) تا (۱۱۴)

(۱۰۲) اور آپ کے پروردگار کا عذاب ایسا ہی سخت ہے جب وہ کسی بستی کے لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے جب کہ وہ کفر و شرک میں مبتلا ہوں۔ بے شک اس کی پکڑ بہت سخت ہے۔

(۱۰۳) ان مذکورہ واقعات میں ایسے شخص کے لیے عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو کہ ان نافرمانوں کی اتباع نہ کرے یہ قیامت کا دن ایسا دن ہے کہ اس میں تمام اگلے پچھلے لوگ جمع کیے جائیں گے اور اس روز سب آسمان و زمین والے حاضر کیے جائیں گے۔

(۱۰۴-۱۰۵) اور ہم اس دن کو ایک معلوم مدت کے لیے ملتوی کیے ہوئے ہیں جس وقت وہ دن آئے گا تو کوئی نیکوکار بھی اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کر سکے گا۔

(۱۰۶-۱۰۷) اور پھر اس دن بعض لوگ توشقی ہوں گے کہ ان کے لیے شقاوت لکھ دی ہوگی اور بعض سعید کہ ان کے لیے سعادت لکھی ہوئی ہوگی، سو جو لوگ شقی ہیں وہ دوزخ میں ایسے حال سے ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ و پکار پڑے گی، نعوذ باللہ جیسا کہ گدھا پہلی مرتبہ اپنے بنے سے آواز نکال کر چیختا ہے اور آخر میں چیختا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، جیسا کہ آسمان و زمین پیدا ہونے کے وقت سے لے کر فنا تک موجود ہیں اور آپ کے پروردگار کی مشیت ان کے جہنم میں رہنے کے بارے میں ہے۔ یا یہ کہ اہل شقاوت ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے جیسا کہ دوزخ کا آسمان اور دوزخ کی زمین موجود ہے، یا پھر یہ کہ آپ کا پروردگار ان لوگوں میں سے اس تو حید والے کو نکال لے جس کی شقاوت کسی گناہ کی وجہ سے ہو کفر کے سبب سے نہ ہو، پھر اس کو اس کے ایمان خالص کی وجہ سے جنت میں داخل کر دے آپ کا رب جو کچھ چاہے اس کو پورے طور سے کر سکتا ہے۔

(۱۰۸) اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں، وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، جیسا کہ آسمان و زمین پیدائش کے وقت سے لے کر اب تک موجود ہیں۔ تاہم اگر اللہ ہی کو منظور ہو کہ وہ اہل سعادت کو نکال کر اہل شقاوت میں داخل کر دے کیوں کہ اس کا فرمان ہے کہ جس چیز کو وہ چاہتا ہے منادیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے تو اسے پورا اختیار ہے کہ وہ سعادت کے زمرہ سے نکال کر شقاوت کے زمرہ میں داخل کر دے۔

آیت کریمہ کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک جنت کے آسمان وزمین باقی رہیں گے البتہ اگر آپ کے رب ہی کو منظور ہو کہ وہ دخول جنت سے پہلے گناہوں سے پاک کرنے کے لیے دوزخ میں داخل فرمائے پھر دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دے تو اب دخول جنت کے بعد ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ (۱۰۹) مگر یقیناً یہ ثواب مسلسل ہو گا اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہوگی (اور اللہ تعالیٰ جنت میں بھیجنے کے بعد پھر دوبارہ وہاں سے نہ نکالے گا سو اہل مکہ جن چیزوں کی پرستش کر رہے ہیں اس کے بارے میں ذرا شبہ نہ کرنا کیوں کہ یہ لوگ بھی اسی طرح عبادت کر رہے ہیں جیسا کہ اس سے قبل ان کے باپ دادا کرتے تھے اور اسی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ہم ان کی سزا ان کو پوری پوری بغیر کسی بیشی کے دیں گے۔

کہا گیا ہے کہ یہ آیت فرقہ قدریہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۰) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی تو کتاب موسیٰ میں لوگوں نے اختلاف کیا بعض اس کتاب پر ایمان لائے اور بعض نے اس کتاب کا انکار کیا۔

اور اگر آپ کی امت کے بارے میں تاخیر عذاب کی بات پہلے سے مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو ابھی تک ان کی ہلاکت ہو چکی ہوتی اور کتب کا عذاب ان پر آچکا ہوتا اور یہ لوگ ابھی تک شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۱۱) اور دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک کو آپ کا پروردگار ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ نیکی کا ثواب کے ساتھ اور برائی کا عذاب کے ساتھ وہ خیر و شر ثواب و عذاب سے پوری طرح واقف ہے۔

(۱۱۲) سو اطاعت خداوندی پر جیسا کہ آپ کو قرآن حکیم میں حکم ہوا ہے مستقیم رہیے اور وہ حضرات بھی جو کفر و شرک سے توبہ کر کے آپ کی ہمراہی میں آچکے ہیں، آپ کے ساتھ مستقیم رہیں اور کفر و شرک نہ کرو اور قرآن کریم میں جو حلال و حرام کے بارے میں احکامات ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو، اللہ تعالیٰ خیر و شر کو خوب دیکھتا ہے۔

(۱۱۳) اور اے مسلمانو! ان لوگوں کی طرف مت جھکو جنہوں نے کفر و شرک اور گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے کہیں تمہیں دوزخ کی آگ لگ جائے، جیسا کہ ان لوگوں کو لگی ہوئی ہے اور اللہ کے علاوہ تمہارے رشتہ داروں اور ساتھیوں میں کوئی نہیں جو تمہیں عذاب الہی سے بچالے اور پھر تمہارے حق میں جس چیز کا ارادہ ہو چکا ہے وہ نہ ٹالا جائے۔

(۱۱۴) اور آپ نماز کی پابندی رکھیں دن کے دونوں کناروں میں یعنی نماز صبح اور ظہر یا یہ کہ صبح، ظہر، عصر کی اور رات کے داخل ہونے پر یعنی مغرب اور عشاء کی نماز کی، بے شک پانچوں نمازوں سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں یا یہ کہ حسنات سے مراد یہ کلمات ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ۔

اور یہ تائبین کے لیے توبہ کا طریقہ ہے یا یہ کہ توبہ کرنے والوں کے گناہوں کے لیے یہ کفارات ہیں۔

یہ آیت کریمہ ابوالیسر بن عمر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

## شان نزول: وَاَقِمِ الصَّلَاةَ (النخ)

بخاری و مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر اس کے بعد آ کر رسول اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **وَاَقِمِ الصَّلَاةَ (النخ)** یعنی نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا یہ حکم خاص میرے لیے ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تمام امت کے لیے ہے اور امام ترمذی وغیرہ نے ابوالیسر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت کھجوریں خریدنے کے لیے آئی، میں نے اس سے کہا اندر گھر میں اس سے اچھی ہیں، چنانچہ وہ میرے ساتھ اندر گھر میں گئی اور میں نے جھک کر اس کا بوسہ لے لیا، اس کے بعد میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا، آپ نے ارشاد فرمایا کیا مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والوں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے؟ تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ **وَاَقِمِ الصَّلَاةَ** سے لہذا کبرین اور اسی کے ہم معنی ابوامامہ رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، بریدہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایات مروی ہیں۔

اور صبر کی رہو کہ خدا نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۱۵)۔ تو جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں ایسے ہوشمند کیوں نہ ہوئے جو ملک میں خرابی کرنے سے روکتے۔ ہاں (ایسے) تھوڑے سے (تھے) جن کو ہم نے ان میں سے مخصوص بخشی۔ اور جو ظلم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے (۱۱۶)۔ اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو جب کہ وہاں کے باشندے نیکو کار ہوں ازراہ ظلم تباہ کر دے (۱۱۷)۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے (۱۱۸)۔ مگر جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے اور اسی لئے اس نے ان کو پیدا کیا ہے اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہو گیا کہ میں دوزخ کو بخوں اور انسانوں سب سے بھروں گا (۱۱۹)۔ (اے محمد ﷺ) اور پیغمبروں کے وہ سب حالات جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان سے ہم تمہارے دل کو قائم رکھتے ہیں اور ان (نقص) میں تمہارے پاس حق پہنچ گیا اور (یہ) مومنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے (۱۲۰)۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لائے اُن سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ ہم (اپنی جگہ) عمل کیے جاتے ہیں (۱۲۱)۔ اور (نہجہ اہل کاف) تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں (۱۲۲)۔ اور آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو علم خدا ہی کو ہے اور تمام امور کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں (۱۲۳)

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ فَلَوْ  
لَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةً يَنْهَوْنَ عَنِ  
الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ  
الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا آتَتْ فَوَافِينَهُ وَكَانُوا مِنْكُمْ مِثِينَ وَمَا  
كَانَ رَبُّكَ لِيُذِلَّ الْقُرَىٰ يَظْلِمُونَ وَأَهْلِيهَا مُضِلَّوْنَ  
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَذِلُّونَ  
مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَجَعْنَا إِلَىٰ رَبِّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَكَلَّمَهُ  
رَبُّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَكَأَنَّهُ  
لَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَشِئْتُمْ بِهِ فَوَادِّكَ وَجَّاهُ  
فِي هَذِهِ الْأَعْشَاءِ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا  
يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَاتِكُمْ لَكُمْ أَعْمَلُونَ وَانْصَبُوا إِلَىٰ أَنْ يَنْتَفِیْزُوا  
وَاللَّهُ غَیْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهَا فَاَعْبُدْهُ  
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَذَارِكُوكَ يَغَافِلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ

## تفسیر سورۃ ہود آیات (۱۱۵) تا (۱۲۳)

(۱۱۵) اے محمد ﷺ آپ اوامر خداوندی پر مستقیم رہیے اور ان کی تکالیف پر صبر کیجیے، اللہ تعالیٰ ایسے مومن پر گزیدہ بندوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا جو قول و فعل ہر ایک طریقہ سے نیک ہوں۔

(۱۱۶) اور گزشتہ قوموں میں ایسے مومن حضرات نہ ہوئے جو لوگوں کو کفر و شرک بتوں کی پوجا اور دیگر تمام گناہوں سے روکتے ماسوا ان چند مومنوں کے جن کو ہم نے ان میں سے بچالیا اور مشرکین دنیاوی مال کے جس ناز و نعمت میں تھے اسی میں مشغول ہو رہے ہیں اور یہ شرک کے عادی ہیں۔

(۱۱۷) اور آپ کا پروردگار ایسا نہیں کہ بستی والوں کو ان کے کفر کی وجہ سے ہلاک کر ڈالے جب کہ ان میں ایسے حضرات بھی ہوں جو کہ دوسروں کو نیکیوں کا حکم دے رہے ہوں اور برائیوں سے روک رہے ہوں۔

یا مطلب یہ ہے کہ آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستی والوں کو کفر کی وجہ سے جب کہ وہاں کے بعض لوگ اصلاح کی فکر میں ہوں اور اطاعت خداوندی پر قائم ہوں اور اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے ہوں۔

(۱۱۸) اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی ملت یعنی ملت اسلامی پر قائم کر دیتا اور آئندہ بھی ہمیشہ لوگ دین حق اور باطل میں اختلاف کرتے رہیں گے۔

(۱۱۹) مگر جس کی آپ کا پروردگار باطل اور مختلف طریقوں سے حفاظت فرمالے۔ وہ مومن لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اہل رحمت کو رحمت کرنے کے لیے اور اہل اختلاف کو اختلاف کرنے کے لیے پیدا فرمایا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے رب کی یہ بات پوری ہوگئی کہ میں جہنم کو کافر جنوں اور کافر انسانوں سے بھروں گا۔

(۱۲۰) اور پیغمبروں کے واقعات میں سے جیسا کہ بیان کیے گئے یہ سارے قصے ہم آپ سے بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کے دل کو مضبوطی حاصل ہو کہ جو آپ کے ساتھ آپ کی قوم کر رہی ہے، آپ کے علاوہ اور انبیاء کرام کے ساتھ بھی ان کی قوموں نے یہی معاملہ کیا اور آپ کے پاس اس صورت میں ایسی بات پہنچی ہے جو خود بھی حق ہے اور گناہوں سے بچنے کے لیے نصیحت اور مومنین کے لیے یاد دہانی ہے۔

(۱۲۱-۱۲۲) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے انبیاء کرام اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے آپ ان سے کہہ دیجیے کہ تم اپنی حالت پر اپنے گھروں میں میری مخالفت کی تدابیر کرتے رہو ہم بھی اپنے طور پر تمہاری ہلاکت کے لیے عمل کر رہے ہیں اور تم بھی اس کے نتیجہ کے منتظر رہو اور ہم بھی تمہاری ہلاکت کے منتظر ہیں۔

(۱۲۳) اور بندوں سے جو چیزیں پوشیدہ ہیں اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور بندوں کے سب امور آخرت میں اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے لہذا اسی کی اطاعت کیجیے اور اسی پر بھروسہ رکھیے اور آپ کا رب ان کی نافرمانیوں سے بے خبر نہیں یا یہ کہ ان کے اعمال کی سزا سے وہ فروگزاشت کرنے والا نہیں جس طرح کہ وہ ان سے غافل نہیں۔



سُورَةُ سُفِّ {۱۳} مَكِّيَّةٌ مِنْ ثَمَانِيَةِ آيَاتٍ فِي ثَمَانِيَةِ آيَاتٍ

سُورَةُ سُفِّ {۱۳} مَكِّيَّةٌ مِنْ ثَمَانِيَةِ آيَاتٍ فِي ثَمَانِيَةِ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ الْهُدَىٰ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۚ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۚ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۚ قَالَ يَبْنَئُ لَكَ الْقُصَصُ رُبَّكَ عَلَىٰ أَعْيُنِكَ فَيَكِيدُ وَاللَّهُ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۚ وَكَذَٰلِكَ يَهْتَكُمُ رَبُّكَ وَيَعْلَمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيَسْمَعُ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَتْهَا عَلَىٰ أَبِيكَ مِنْ قَبْلُ ۚ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۚ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلْمُتَسَاءِلِينَ ۚ إِذْ قَالَ الْيُوسُفُ لِأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَيْنَ تَأْتِيْنَا وَمَا تَحْنُ عَصَبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ اقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَوْطَوْهُ الْأَرْضَ لَعَلَّكُمْ وَجْهَ أَبِيكُمْ وَتَوَلَّوْا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَالْقَوْمَ فِي غِيبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۚ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَصْحُونَ ۚ أَرْسَلْنَا مَعَانَا غَدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبُ وَانَّا لَهُ لَخَفِضُونَ ۚ قَالَ إِنِّي لَتَخْرُجُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَعْلَىٰ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۚ قَالُوا لَسِنِ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۚ إِذَا آلُ خَيْسِرُونَ ۚ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاجْتَعُوا أَنْ يُجْعَلُوا فِي غِيبَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
 اتر۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۱)۔ ہم نے اس قرآن کو عربی  
 میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو (۲)۔ (اے پیغمبر) ہم اس قرآن  
 کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت  
 اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے (۳)۔ جب  
 یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے (خواب میں) گیارہ  
 ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ  
 مجھے سجدہ کر رہے ہیں (۴)۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا! اپنے خواب کا  
 ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب  
 کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن  
 ہے (۵)۔ اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (و ممتاز) کرے گا اور  
 (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور جس طرح اُس نے  
 اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی  
 اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا بے شک تمہارا  
 پروردگار سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (۶)۔ ہاں  
 یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصے) میں پوچھنے والوں کے لیے  
 (بہت سی) نشانیاں ہیں (۷)۔ جب انہوں نے (آپس میں)  
 تذکرہ کیا کہ یوسف اور اس کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں  
 حالانکہ ہم جماعت (کی جماعت) ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ابا صریح  
 غلطی پر ہیں (۸)۔ تو یوسف کو (یا تو جان سے) مار ڈالو یا کسی  
 ملک میں پھینک آؤ۔ پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے  
 گی۔ اور اس کے بعد تم اچھی حالت میں ہو جاؤ گے (۹)۔ ان میں  
 سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو جان سے نہ مارو کسی  
 گہرے کنویں میں ڈال دو کہ کوئی راہ گیر نکال (کر اور ملک میں)

لے جائے گا۔ اگر تم کو کرنا ہے (تو یوں کرو) (۱۰)۔ (یہ مشورہ کر کے وہ یعقوب سے) کہنے لگے کہ ابا جان کیا سبب ہے کہ آپ یوسف  
 کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اُس کے خیر خواہ ہیں (۱۱)۔ کل اُسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ خوب میوے کھائے اور  
 کھیلے گو دے ہم اُس کے نگہبان ہیں (۱۲)۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غمناک کیے دیتا ہے کہ تم اُسے لے جاؤ (یعنی وہ مجھ سے جدا

ہو جائے) اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تم (کھیل میں) غافل ہو جاؤ اور اُسے بھیڑ یا کھا جائے (۱۳)۔ وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں اُسے بھیڑ یا کھا گیا تو ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے (۱۴)۔ غرض جب وہ ان کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو گہرے کنویں میں ڈال دیں تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ) تم ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے اور ان کو (اس وحی کی) کچھ خبر نہ ہوگی (۱۵)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۱) تا (۱۵)

یہ تمام سورت مکی ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیات اور ایک ہزار سات سو چھتر کلمات اور سات ہزار ایک سو چھیانوے حروف ہیں۔

- (۱) الر - میں اللہ ہوں جو کچھ تم کہہ رہے ہو اور کر رہے ہو میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور اے محمد ﷺ جو کچھ تمہارے سامنے پڑھ کر سناتے ہیں وہ میرا کلام ہے یا یہ کہ قسم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے۔
- (۲) یہ سورت قرآن کریم کی آیات ہیں جو کہ حلال و حرام و امر و نواہی کو واضح طور پر بیان فرما رہا ہے۔
- (۳) ہم نے قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر عربی میں نازل کیا ہے تاکہ جن چیزوں کا بذریعہ قرآن کریم ہم نے تمہیں حکم دیا ہے اور جن چیزوں سے تمہیں کوروکا ہے تم ان کو سمجھو ہم آپ سے یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں سے اس قرآن کریم کے ذریعے جو بذریعہ جبریل امین ہم نے آپ کے پاس بھیجا ہے ایک بڑا عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں۔

اور آپ اس قرآن کریم کے نزول سے پہلے جو بذریعہ جبریل امین آپ پر نازل کیا گیا ہے یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعہ سے بالکل لاعلم تھے۔  
ثُمَّ نَزَّلْنَاهُ نَفْثًا مِّنْ عَلَيْنَا (الن)

امام حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر قرآن کریم نازل کیا گیا، آپ قرآن کریم لوگوں کو ایک زمانہ تک پڑھ کر سناتے رہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ اور واقعات بیان کیجئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اس بڑے عمدہ واقعہ کی اطلاع دی۔

اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی واقعہ ہم سے بیان کیجئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ نازل فرمایا ہم نے جو یہ قرآن آپ کے پاس بھیجا ہے، اس کے ذریعے ہم آپ سے ایک بڑا عمدہ واقعہ بیان کرتے ہیں، نیز ابن مردودہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

- (۴) چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام جب دو پہر کو سوئے تو خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستاروں نے اپنے مقامات سے اتر کر ان کو سجدہ تحیت کیا ہے اور ان ستاروں سے مراد ان کے گیارہ بھائی ہیں اور ایسے چاند و سورج کو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ سے آئے اور مجھ کو سجدہ تحیت کیا، چاند و سورج سے ان کے والدین حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت راحیل مراد ہیں۔

(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا بیٹا اس خواب کے بعد اگر اور بھی خواب دیکھو تو اپنے بھائیوں کے سامنے دمت بیان کرنا کہ کہیں وہ تمہاری موت کی کوئی تدبیر کریں، بلاشبہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے کہ لوگوں کو حسد پر اکساتا ہے۔

(۶) اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں نبوت کے لیے منتخب کرے گا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دے گا اور نبوت و اسلام دے کر تم پر اور تمہارے ذریعے یعقوب علیہ السلام کے خاندان پر انعام کامل کرے گا اور اسی نعمت پر تمہارا انتقال ہوگا۔

جیسا کہ اس سے پہلے تمہارے دادا برداد یعنی ابراہیم و اسحاق کو نبوت و اسلام کی نعمت سے نوازا، واقعی تمہارا پروردگار ان نعمتوں کو جاننے والا اور اس کی تکمیل میں حکمت والا ہے یا یہ کہ وہ تمہارے خواب کو جاننے والا اور جو پریشانی تمہیں لاحق ہوگی اس میں حکمتوں والا ہے۔

(۷) یوسف علیہ السلام اور ان کے واقعہ میں سوال کرنے والوں کے لیے دلائل موجود ہیں، یہ آیت علماء یہود کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔

(۸) وہ وقت قابل ذکر ہے جب ان سوتیلے بھائیوں نے باہم مشورہ کیا کہ یوسف اور ان کے حقیقی بھائی بنیامین ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ عزیز ہیں اور ہم اس کی ایک جماعت ہیں واقعی ہمارے باپ یوسف علیہ السلام سے محبت کرنے اور ان کو ہم پر ترجیح دینے میں ایک فاش غلطی پر ہیں۔

(۹) پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یوسف کو قتل کر دو یا کسی دور دراز علاقے میں چھوڑ آؤ، اس صورت میں تمہارے باپ کا رخ صرف تمہاری طرف ہو جائے گا اور تم یوسف کے قتل کے بعد ان کے قتل کے گناہ سے توبہ کر لینا یہ کہ پھر تمہارے باپ کے ساتھ تمہارے سب معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔

(۱۰) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے یہودانے اپنے بھائیوں سے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو قتل مت کرو بلکہ ان کو کسی گہرے یا اندھے کنویں میں ڈال دو تا کہ ان کو کوئی مسافر راہ چلتا ہوا نکال لے جائے اگر تمہیں یہ کام کرنا ہے تو اس طرح کرو۔

(۱۱-۱۲) چنانچہ سب نے اپنے باپ کے سامنے آ کر گزارش کی اور کہا کہ ہم ان کے خیر خواہ ہیں، آپ ان کو ہمارے ساتھ جنگل بھیجے تاکہ وہ جائیں آئیں کھائیں اور کھیلیں اور ہم ان پر مشفق و مہربان ہیں۔

(۱۳) ان کے باپ نے فرمایا مجھے تمہارے ساتھ بھیجنے میں دوامر مانع ہیں، ایک تم ان کو میری نظروں سے لے جاؤ اور میں ان کو نہ دیکھ سکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے اس چیز کا اندیشہ ہے کہ اس کو کوئی بھیڑیا کھا جائے اور تم اپنے کھیل کود میں مصروف رہو۔

(۱۴) کیوں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک بھیڑیا ان پر حملہ آور ہو رہا ہے اسی وجہ سے انھوں نے یہ فرمایا انھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اگر ان کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم دس لوگ ہیں تو ہم بالکل ہی گئے

گزرے ہوئے یا یہ کہ ہم باپ اور بھائی کی حرمت کو چھوڑ کر بالکل کھانے میں پڑ جائیں گے۔

(۱۵) چنانچہ جب حضرت یوسف کے لے جانے کی اجازت لے کر وہ ان کو جنگل میں لے گئے تو سب نے پختہ ارادہ کر لیا کہ ان کو کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے۔

چنانچہ انھوں نے اپنا ارادہ پورا کیا تو اس وقت ہم نے جبریل امین کو یوسف علیہ السلام کے پاس بھیجا اور بذریعہ الہام ان کو تسلی دی کہ اے یوسف تم ان کو ان کی یہ بات جتلاؤ گے اور وہ تمہیں پہچانیں گے بھی نہیں کہ تم یوسف ہو حتیٰ کہ تجھ ہی ان سے اپنا تعارف کراؤ گے اور کہ اس وقت ہم نے جو جی بھیجی ان کے بھائیوں کو اس چیز کی قطعاً کچھ خبر نہ ہوئی۔

(یہ حرکت کر کے) وہ رات کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے (۱۶)۔ (اور) کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے تو اُسے بھیڑیا کھا گیا۔ اور آپ ہماری بات کو گو کہ ہم سچ ہی کہتے ہوں باور نہیں کریں گے (۱۷)۔ اور ان کے کرتے پر تھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا اے یعقوب نے کہا (کہ حقیقتہً الحیل یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے (یہ) بات بنانا ہے۔ ہو اچھا صبر (کہ وہی) خوب (ہے)۔ اور جو تم بیان کرتے ہو اسکے بارے میں خدا ہی سے مدد مطلوب ہے (۱۸)۔ (اب خدا کی شان دیکھو کہ اُس کنوئیں کے قریب) ایک قافلہ آوارہ ہوا اور انہوں نے (پانی کے لئے) اپنا سقا بھیجی اس نے کنوئیں میں ڈول لٹکایا (تو یوسف اس سے لٹک گئے۔ وہ بولا زبے قسمت یہ تو (نہایت حسین) لڑکا ہے اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے خدا کو سب معلوم تھا (۱۹)۔ اور اس کو کھوڑی سی قیمت (یعنی) محدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا اور انہیں ان کے (بارے) میں کچھ لالچ بھی نہ تھا (۲۰)۔ اور مصر میں جس شخص نے اس کو خرید اس نے اپنی بیوی سے (جس کا نام زلیخا تھا) کہا کہ اس کو عزت و اکرام سے رکھو۔ عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ اسی طرح ہم نے یوسف کو سرزمین (مصر) میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کہ ہم ان کو (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں۔ اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اُس کو نہیں جانتے (۲۱)۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے اُن کو دامائی اور علم بخشا اور نیکو کاروں کو ہم اسی مگرچ بدلہ دیا کرتے ہیں (۲۲)۔ تو جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اُس نے اُن کو اپنی طرف

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَنْكُبُونَ قَالُوا يَا بَنَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۖ وَجَاءُوا عَلَى قَبْرِهِ بِدَرٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۖ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَةً قَالَ يَبُشْرَىٰ هَذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ وَشَرُّهُ بِطْنٍ يُجِبُّ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۖ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۖ وَرَأَوْنَهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِنَا عَنْ لَحْيِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابُ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۖ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِنَّ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَاهُنَّ رَبُّهُ لَخَالَفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ الشُّؤْمَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۖ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَیْبُصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَ هَٰذَا الْبَابِ قَالَتْ نَاجِئًا مَنِ ارَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْحَنَ أَوْ عَذَابُ الْيَوْمِ ۖ

مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر کے کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ۔ انہوں نے کہا کہ خدا پناہ میں رکھے وہ (یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں کر سکتا) بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے (۲۳)۔ اور اُس عورت نے اُن کا قصد کیا اور اُنہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے (تو جو ہوتا ہوتا)۔ یوں اس لئے (کیا گیا) کہ ہم اُن سے بُرائی اور بے حیائی کو روک دیں۔ بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے (۲۴)۔ اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف پیچھے زلیخا) اور عورت نے اُن کا گرنا پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو) پھاڑ ڈالا اور دونوں کو دروازے کے پاس عورت کا خاندن مل گیا تو عورت بولی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہے کہ یا تو قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب دیا جائے (۲۵)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۱۶) تا (۲۵)

(۱۶-۱۷) ادھر وہ لوگ ظہر کے بعد یعنی شام کو اپنے باپ کے پاس یوسف علیہ السلام پر روتے ہوئے پہنچے اور کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو کھیل کود اور شکار میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اپنی چیزوں کی حفاظت کے لیے چھوڑ دیا، چنانچہ جس چیز کا آپ کو ڈر تھا وہی ہوا اور آپ کیوں ہم پر یقین کریں گے چاہے ہم کیسے ہی سچے کیوں نہ ہوں۔

(۱۸) اور آتے وقت کسی بکری کو ذبح کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص پر اس کا خون بھی لگالائے تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھ کر فرمایا تو تم نے یوسف کی ہلاکت کے لیے اپنے دل سے بات بنالی اور اس کو کرگزرے۔

خیر صبر ہی کروں گا جس میں شکایت کا کوئی نام نہ ہوگا اور تم جو کچھ یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہہ رہے ہو اس میں اللہ ہی سے مدد طلب کروں گا۔

(۱۹-۲۰) اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی باتوں کی تصدیق نہیں کی کیوں کہ انہوں نے پہلی دفعہ کہا تھا کہ ان کو ڈاکوؤں نے مار ڈالا (کرتہ کہیں سے پھٹا ہوا نہیں تھا) اور ادھر مدین سے مسافروں کا ایک قافلہ آ نکلا جو مصر جا رہا تھا، چنانچہ وہ راستہ بھول کر غلط راستہ پر آ گئے بالآخر گشت کرتے کرتے مدین اور مصر کے درمیان دونوں کی زمینوں میں آئے وہاں کنواں تھا، چنانچہ اس سرزمین پر ٹھہر گئے، اور یہاں ہر ایک قوم نے اپنے اپنے آدمیوں کو پانی کی تلاش میں بھیجا، اتفاق سے عربوں میں سے ایک شخص مالک بن دعر نامی جو حضرت شعیب کے بھتیجے تھے اس کنوئیں پر آ پہنچے جس میں یوسف علیہ السلام تھے اور اس نے اپنا ڈول ڈالا، حضرت یوسف علیہ السلام نے ڈول کو پکڑ لیا تو وہ کنوئیں سے ڈول نہ کھینچ سکا تو اس نے کنوئیں کے اندر جھانکا۔ اچانک ایک لڑکے پر نظر پڑی جس نے ڈول کو پکڑ رکھا ہے، اس نے اپنے ساتھیوں کو پکارا کہ میرے ساتھیو بڑی خوشخبری ہے وہ کہنے لگے مالک کیا ہے اس نے کہا کہ یہ بڑا اچھا لڑکا ہے، چنانچہ اور ساتھی جمع ہوئے اور سب نے مل کر حضرت یوسف کو کنوئیں سے نکال لیا اور نکال کر قوم سے چھپا لیا اور قوم سے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ مال تجارت ہے ہم نے پانی والوں سے مصر میں بیچنے کے لیے اس کو لیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کو ان کی سب کارگزاریاں معلوم تھیں۔

غرض کہ وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی پہنچ گئے اور انہوں نے ان کو مالک بن دعر سے بہت ہی کم



قیمت یعنی بیس درہم یا بتیس درہم میں بیچ ڈالا یا یہ کہ قافلہ والوں نے ان کو بیچ ڈالا اور یوسف علیہ السلام کے بدلے جو انہوں نے قیمت لی وہ اس کے کچھ محتاج تو تھے نہیں یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے کچھ قدردان تو تھے ہی نہیں کیوں کہ ان کی قدر و منزلت کو نہیں پہچانتا یا یہ کہ قافلہ والے حضرت یوسف علیہ السلام کے قدردان نہیں تھے۔

(۲۱) مصر میں پہنچ کر مالک بن وعر سے یوسف علیہ السلام کو عزیز نے جو کہ بادشاہ کا خازن اور اس کے لشکروں کا افسر تھا خرید لیا اور عزیز کا نام قطفیر تھا اور زلیخا سے کہا کہ ان کو قدر و منزلت کے ساتھ رکھنا۔ ممکن ہے کہ یہ ہمارے کام آئے یا ہم اس کو اپنا لڑکا بنالیں اور عزیز نے مالک بن وعر سے حضرت یوسف علیہ السلام کو بیس درہم اور ایک کپڑوں کے اور ایک جوتوں کے جوڑے کے عوض خریدا تھا اور اسی طریقہ سے ہم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سرزمین مصر میں بادشاہت عطا کی۔

اور تاکہ ہم انھیں خوابوں کی تعبیر دینا بتائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کیے ہوئے پر خوب غالب و قادر ہے اور کسی کو اس کے ارادہ پر غلبہ و قدرت نہیں لیکن مصر والے اس چیز کو نہیں جانتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں یا یہ کہ وہ اس بات کو جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ پر غالب ہے۔

(۲۲) اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے (اشد اٹھارہ سال سے تیس سال تک کی عمر کو بولتے ہیں) تو ہم نے ان کو حکمت اور نبوت عطا فرمائی، اسی طرح ہم نیکوکاروں کو قول و فعل کے بدلے علم و حکمت کے ساتھ بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۲۳) اور جس عورت کے گھر میں حضرت یوسف علیہ السلام رہتے تھے وہ ان سے اپنا مطلب حاصل کرنے کے لیے ان کو پھسلانے لگی اپنے اور یوسف علیہ السلام پر گھر کے تمام دروازے بند کر دیے اور یوسف علیہ السلام سے کہنے لگی آ جاؤ میں تمہارے ہی لیے ہوں یا یہ کہ چلے آؤ اور میں تم ہی سے کہتی ہوں، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے کام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اور دوسرا یہ کہ میرا محسن عزیز جو ہے اس نے کس قدر و منزلت کے ساتھ مجھے رکھا ہے تو کیا میں اسی کے ناموس میں خیانت کروں، ایسے حق فراموشوں کو عذاب الہی سے نجات حاصل نہیں ہوا کرتی۔

(۲۴) اور اس عورت کے دل میں ان کا خیال تو جم ہی رہا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی کچھ کچھ خیال امر طبعی کے درجہ ہو چلا تھا اگر ان کے سامنے اپنے پروردگار کے گناہ دینے کا مشاہدہ نہ ہوتا جو کہ اس فعل پر لازم ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت کو دیکھا مگر ہم نے اسی طرح علم دیا تھا تاکہ ان سے صغیرہ اور کبیرہ گناہ کو دور رکھیں (کہ ارادہ سے بھی بچایا اور فعل سے بھی بچایا) کیوں کہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

یعنی اس کام سے معصوم و محفوظ رہنے والوں میں سے تھے۔

(۲۵) غرض کہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے، اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام وہاں سے جان بچا کر نکلنے کے لیے بھاگے اور وہ دروازہ بند کرنے کے لیے دوڑی اور دوڑنے میں اس عورت نے جو حضرت یوسف سے

دروازہ بند کرنے کے لیے سبقت کرنا چاہی تو حضرت یوسف کی قمیص پیچھے کی طرف پھاڑ ڈالی مگر یوسف علیہ السلام باہر نکل گئے تو دونوں نے اتفاقاً اس عورت کے شوہر کو جو کہ اس کا چچا زاد بھائی تھا دروازہ پر کھڑا پایا تو وہ عورت فوراً بات بنا کر اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ جو شخص تیری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے، اس کی سزا سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ وہ جیل بھیج دیا جائے یا اسے اور کوئی دردناک جسمانی سزا دی جائے۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَّتْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَبِيضُهُ قَدْ مِّنْ قَبْلِ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَذِبِينَ وَإِن كَانَ قَبِيضُهُ قَدْ مِّنْ دُبُرِ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا رَأَىٰ قَبِيضَهُ قَدْ مِّنْ دُبُرِ قَالَ إِنَّهُ مِّنْ كَيْدِكُنَّ إِن كَيْدُكُنَّ عَظِيمٌ يُّوسُفُ اعْرِضْ عَنْ هَذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَلِّكَ إِنَّكَ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرِيهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكًا وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا لَدُنْكَ كَرِيمٌ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِينَ لُتْنِي فِينَهُ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا أُمِرْتُ لَيُسْجَنَ وَلَيَكُونُ مِّنَ الصَّغِيرِينَ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْحَابُ الْيَمِينِ وَاكُن مِّنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَعَرَفَهُ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ بَدَأَ بِهِنَّ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاوَا بِآيَاتٍ لِّيَسْجُنَهُنَّ حَتَّىٰ يَخْرُجُنَّ

(یوسف نے) کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اس کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کا گڑنا آگے سے پھنسا ہو تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا ہے (۲۶)۔ اور اگر گڑنا پیچھے سے پھنسا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچا ہے (۲۷)۔ جب اُس کا گڑنا دیکھا (تو) پیچھے سے پھنسا تھا (تب اُس نے زلیخا سے کہا) کہ یہ تمہارا ہی فریب ہے۔ اور چھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے فریب بڑے (بھاری) ہوتے ہیں (۲۸)۔ یوسف! اس بات کا خیال نہ کر۔ اور (زلیخا) تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ۔ بے شک خطا تیری ہی ہے (۲۹)۔ اور شہر میں عورتیں گفتگو کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے اور اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے۔ ہم دیکھتی ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے (۳۰)۔ جب زلیخا نے ان عورتوں کی (گفتگو جو حقیقت میں دیدار یوسف کے لیے ایک) چال (تھی) سنی تو ان کے پاس (دعوت کو) پیغام بھیجا اور ان کے لیے ایک محفل مرتب کی۔ اور (پھل تراشنے کے لئے) ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور (یوسف سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ۔ جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کا رعب (خس) ان پر (ایسا) چھا گیا کہ (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بیساختہ ہوں انھیں کہ سبحان اللہ (یہ خس) یہ آدمی نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے (۳۱)۔ تب (زلیخا نے) کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے کو طعنہ دیتی تھیں۔ اور بے شک میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچار با اور اُس پر یہ وہ کام نہ کرے گا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائے گا اور ذیل ہوگا (۳۲)۔ یوسف نے دعا کی کہ پروردگار جس کام کی طرف یہ مجھے نکالتی ہیں اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤں گا (۳۳)۔ تو خدا نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان سے عورتوں کا مکرو دفع کر دیا۔ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے (۳۴)۔ پھر ہر وجود اس کے کہ وہ لوگ نشان دیکھ چکے تھے۔ ان کی رائے یہی ٹھہری کہ کچھ عرصے کے لئے ان کو قید ہی کر دیں (۳۵)

جائے گا اور ذیل ہوگا (۳۲)۔ یوسف نے دعا کی کہ پروردگار جس کام کی طرف یہ مجھے نکالتی ہیں اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤں گا (۳۳)۔ تو خدا نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان سے عورتوں کا مکرو دفع کر دیا۔ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے (۳۴)۔ پھر ہر وجود اس کے کہ وہ لوگ نشان دیکھ چکے تھے۔ ان کی رائے یہی ٹھہری کہ کچھ عرصے کے لئے ان کو قید ہی کر دیں (۳۵)

## تفسیر سورۃ یوسف آیات (۲۶) تا (۳۵)

(۲۶) حضرت یوسف علیہ السلام کہنے لگے یہ بالکل جھوٹ بول رہی ہے، اسی نے مجھے دعوت دی اور یہی اپنا مطلب نکالنے کے لیے مجھ کو پھسلاتی تھی۔

(۲۷) چنانچہ اس عورت کے خاندان میں سے ایک حاکم نے فیصلہ کیا جو کہ اس کا حقیقی یا چچا زاد بھائی تھا کہ اگر یوسف علیہ السلام کی قمیص آگے سے پھٹی ہو تو یہ سچی ہے اور وہ جھوٹے ہیں۔

اور اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو عورت جھوٹی ہے اور یہ اپنے فرمان میں کہ اس عورت نے مجھے پھسلایا ہے سچے ہیں۔

(۲۸) چنانچہ جب اس کے بھائی یعنی خاوند نے ان کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو کہنے لگا کہ تو نے اپنی برأت ظاہر کی تھی یہ تم عورتوں کی چالاکی اور باتیں ہیں، بے شک تمہاری چالاکیاں بھی غضب ہی کی ہوتی ہیں کہ بری اور غیر بری سب کو پلیٹ میں لے لیتی ہیں۔

(۲۹) پھر اس کے بھائی نے کہا کہ اے یوسف! اس بات کو جانے دو اور اس کا سر عام چرچا نہ کرتا پھر اس کے بھائی نے عورت کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے عورت! تو اپنے قصور کی معافی مانگ اور اپنے خاوند سے اپنے برے ارادے کی معذرت کرو واقعی تو اپنے خاوند کی خائن ہے۔

(۳۰) غرض کہ زلیخا کی اس بات کی شہر میں شہرت ہو گئی اور چار عورتوں نے یعنی بادشاہ کے ساقی کی بیوی اور قید خانہ کے داروغہ کی بیوی اور صاحب مطبخ کی بیوی اور نگران کی بیوی نے کہا کہ زلیخا اپنے غلام سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کے لیے اس کو پھسلاتی ہے اس کے دل میں یوسف علیہ السلام کا عشق جگہ پکڑ گیا ہے ہم تو اس کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں کہ اپنے غلام یوسف علیہ السلام سے عشق کرتی ہے۔

(۳۱) سو جب زلیخا نے ان عورتوں کی بات سنی تو ان کو دعوت پر بلایا اور ان کے ٹیک کے لیے تکیے لگائے، جب وہ آئیں تو ان کے سامنے گوشت اور روٹی رکھی اور گوشت کاٹ کر کھانے کے لیے ان کو ایک ایک چاقو بھی دیا کیوں کہ بغیر چاقو سے کاٹ کر اس زمانہ میں گوشت نہیں کھاتے تھے اور ان تمام کارروائیوں کے بعد زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ ذرا ان کے سامنے تو آ جاؤ چنانچہ جب ان عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو گھبرا گئیں اور حیران ہو گئیں اور یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کی بنا پر حیرانی اور دہشت میں چاقو سے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور کہنے لگیں ماشاء اللہ یہ شخص آدمی ہر گز نہیں یہ تو اپنے پروردگار کا کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔

(۳۲) تب زلیخا نے ان عورتوں سے کہا کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے لعن طعن کرتی ہو اور واقعی میں نے ان کو اپنی طرف دعوت دی تھی اور اپنا مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی تھی، مگر یہ عفت و پاک دامنی کے ساتھ علیحدہ رہے اور اگر آئندہ کو میرا کہنا نہ مانے گا تو جیل بھیجا جائے گا اور بے عزت بھی ہوگا۔ وہ سب عورتیں بھی حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ تمہیں اپنی محسنہ سے ایسی بے اعتنائی مناسب نہیں۔

(۳۳) یوسف علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اے میرے پروردگار جس فضول کام کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو جیل میں جانا ہی مجھے بہتر ہے۔

اور اگر آپ ان کے داؤ بیچ کو مجھ سے دفع نہ کریں گے تو ان کی صلاح کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور آپ کی نعمت سے نادان ہو جاؤں گا یا یہ کہ نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔

(۳۴) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور عورتوں کے مکرو فریب سے ان کو دور رکھا۔ بے شک وہ دعاؤں کا سننے والا اور ان کی قبولیت کو جاننے والا ہے یا کہ ان عورتوں کی باتوں کا سننے والا اور ان کے داؤ بیچ کو جاننے والا ہے۔

(۳۵) پھر عزیز کو حضرت یوسف کی قمیص کے پھٹنے اور لڑکے کے فیصلے سے یہی مناسب معلوم ہوا کہ چند سالوں تک ان کو قید میں رکھیں یا یہ کہ اتنے وقت تک قید میں رکھیں جب تک کہ لوگوں کی باتیں ختم نہ ہو جائیں۔

### وَوَدَّخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ

قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْطَى خَمْرًا وَالْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أُعْطَى زَيْتًا  
فَوَقَّ رَأْسِي خُبْرًا فَكُلُّهُمَا خَبِرٌ مِنْهُ يَشْنَأُ يُبِئُ بِهِ إِذَا زِلْكَ مِنَ  
الْمُحْسِنِينَ - قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا طَعَامٌ تُزْزِقُونَهُ إِلَّا نَبَأُ شَكْمَا  
يَتَأَوَّلُهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا فَبِكُلِّمَا مِمَّا عَلَّمْتَنِي رَبِّي إِنِّي تَوَكَّلْتُ  
مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ -  
وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي ابْرَهِيمَ وَاسْحَقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ  
لَنَا أَنْ نَشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا  
وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ - يَصَاحِبِي  
السِّجْنَ أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خِزْرًا أَمَرَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ  
مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَيَّسُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاءُكُمْ  
فَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ - أَمَرَ  
الْأَتَّعِدُّ وَالْأَيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ  
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ - يَصَاحِبِي السِّجْنَ أَمَّا أَحَدُكُمَا  
فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ  
مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينَ - وَقَالَ  
لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا ادْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَسُهُ  
الشَّيْطَانُ دُكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ -

اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زنداں ہوئے۔ ایک نے اُن میں سے کہا کہ (میں نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ شراب (کے لیے انگور) چھوڑ رہا ہوں دوسرے نے کہا کہ (میں نے بھی خواب دیکھا ہے) میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور اُن میں سے کھا رہے ہیں (تو) ہمیں انکی تعبیر بتا دیجئے کہ ہم تمہیں نیکو کار دیکھتے ہیں (۳۶)۔ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو ان کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ اُن (باتوں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روزِ آخرت سے انکار کرتے ہیں میں اُن کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں (۳۷)۔ اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں شایاں نہیں کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (۳۸)۔ میرے جیل خانے کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) خدائے یکتا وغالب (۳۹)۔ جن چیزوں کی تم خدا کے بوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں خدا نے اُن کی کوئی سند نازل نہیں کی (سُن رکھو کہ) خدا کے بوا کسی کی حکومت نہیں ہے اُس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے بوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سید ہادین ہے لیکن اکثر

لوگ نہیں جانتے (۴۰)۔ میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے وہ) تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔ اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا اور جالور اُسکا سر کھا جائیں گے۔ جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکا ہے (۴۱)۔ اور دونوں شخصوں میں سے جس کی نسبت (یوسف نے) خیال کیا کہ وہ رہائی پا جائے گا اس نے کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر بھی کرنا۔ لیکن شیطان نے اُن کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور (یوسف) کئی برس جیل خانے ہی میں رہے (۴۲)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۲۶) تا (۴۲)

(۳۶) اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قید کے زمانہ میں یعنی ان کے جانے کے پانچ سال بعد بادشاہ کے دو غلام بھی جیل میں داخل ہوئے، ایک ان میں سے بادشاہ کا ساتی تھا اور دوسرا نابائی۔ بادشاہ ان دونوں پر ناراض ہوا اور قید میں بھیج دیا ان میں سے ساتی نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ میں نے خود کو خواب میں انگور کا شیرہ نچوڑتے ہوئے دیکھا ہے کہ بادشاہ کو شراب بنا کر پلا رہا ہوں۔ اور تفصیل خواب کی یہ ہے گویا کہ میں انگوروں کے باغ میں داخل ہوا اور وہاں ایک عمدہ انگوروں کی تیل پر نظر پڑی جس کی تین شاخیں ہیں اور ہر ایک شاخ پر انگوروں کے خوشے لٹک رہے ہیں تو میں اس سے انگور توڑ کر نچوڑ رہا ہوں اور انھیں بادشاہ کو پلا رہا ہوں۔

یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے، انگور کا باغ تو تیرا سابقہ پیشہ ہے اور اس کی تیل یہ پھر تیرے سپرد وہ کام ہوگا اور اس تیل کی خوبصورتی سے تیری عزت مراد ہے اور تیل کی تین شاخیں جو ہیں تو وہ یہ کہ تو تین دن تک جیل میں رہے گا اور پھر اپنے پہلے کام پر واپس چلا جائے گا اور انگور نچوڑ کر جو بادشاہ کو پلا رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر عزت کے ساتھ بادشاہ کا ساتی بنے گا۔

اور نابائی کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں بادشاہ کے مطبخ سے لکڑیاں اور میرے سر پر روٹیوں کی تین ٹوکریاں لدی ہوئی ہیں اس پر سے پرندے کوچ کوچ کر کھا رہے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے بہت برا خواب دیکھا ہے، تمہارا پہلا پیشہ تم سے واپس لے لیا جائے گا اور تم تین دن تک جیل میں رہو گے، اس کے بعد بادشاہ تمہیں جیل سے نکال کر پھانسی دے گا اور پرندے تمہارا سر کوچ کوچ کر کھائیں گے۔

چنانچہ ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بتانے سے پہلے کہا کہ آپ ہمیں کوان کی تعبیر بتائیے آپ قیدیوں پر احسان کرنے والے معلوم ہوتے ہیں یا یہ کہ ہم آپ کو سچا سمجھتے ہیں۔

(۳۷) حضرت یوسف علیہ السلام نے ان دونوں سے فرمایا اور یوسف علیہ السلام کو جو علم کا معجزہ حاصل تھا اس سے بھی ان لوگوں کو آشنا کرنا چاہا کہ دیکھو جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے کہ تمہیں کھانے کے لیے وہ ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے ہی میں اس کی حقیقت اور رنگت تمہیں بتا دیا کرتا ہوں تو پھر تمہارے خوابوں کی تعبیر سے کیوں کرواقف نہ ہوں گا، یہ بتانا اس علم کی بدولت ہے جو میرے پروردگار نے مجھے دیا ہے میں نے تو ایسے لوگوں کے مذہب کی اتباع کی ہی نہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد کی زندگی کے بھی منکر ہیں۔



میں نے تو اپنے ان بزرگوار باپ داداؤں کے مذہب کو اختیار کر رکھا ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام۔

(۳۸) ہمارے لیے کسی طرح یہ مناسب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان بتوں میں سے کسی کو شریک عبادت قرار دے دیں اور یہ دین مستقیم اور نبوت و اسلام جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت دی ہے یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دوسرے لوگوں پر بھی ان کی طرف اس نے ہمیں رسول بنا کر بھیجا۔ یا یہ کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان کو ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

(۳۹) لیکن اہل مصر اس ذات پر ایمان نہیں لاتے اے قیدیو! یا قید خانہ کے رکھوالو! ذرا سوچ کر بتلاؤ کہ بہت سے معبودوں کی عبادت اچھی ہے یا ایک معبود برحق کی جو کہ وحدہ لا شریک اور سب سے زبردست اور تمام مخلوق پر غالب ہے، اس کی عبادت بہتر ہے۔

(۴۰) تم لوگ تو اللہ کو چھوڑ کر چند مردہ بتوں کی عبادت کرتے ہو۔ جن کو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے معبود ٹھہرا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے تو ان کی عبادت کے بارے میں کوئی کتاب اور حجت یعنی دلیل عقلی و نقلی نہیں بھیجی۔

اور اوامر و نواہی کے حکم کے دینے اور دنیا و آخرت میں فیصلہ فرمانے کا اختیار صرف اللہ ہی کو ہے، اس نے تمام آسمانی کتابوں میں اسی چیز کا حکم دیا ہے کہ بجز اس کے اور کسی کی عبادت مت کرو یہ تو حید خداوندی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ سیدھا راستہ ہے یعنی دین اسلام اور مصروا لے اس طریقہ کو نہیں جانتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۴۱) اب حضرت یوسف علیہ السلام ان غلاموں کو خواب کی تعبیر بتاتے ہیں کہ تم میں سے ساقی تو جرم سے بری ہو کر اپنی اصلی جگہ اور اصلی کام پر چلا جائے گا اور اپنے آقا کو پہلے کی طرح شراب پلایا کرے گا اور نانوائی جیل سے نکال کر سولی پر لٹکایا جائے گا، نانوائی کے بارے میں یہ خواب کی تعبیر سن کر دونوں غلام گھبرائے اور کہنے لگے ہمیں تو ایسی چیز نظر نہیں آئی، حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے فرمایا جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو اور جو کچھ تم نے بیان کیا اور جو میں نے کا جواب دیا ہے وہ اسی طرح ہو کر رہے گا خواہ تمہیں یہ حقیقت نظر آئی ہو یا نہ۔

(۴۲) اور ساقی جس کے بارے میں قید اور قتل سے رہائی کا گمان تھا اس سے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا بھی ذکر کرنا کہ میں مظلوم ہوں مجھ پر میرے بھائیوں نے زیادتی کر کے مجھے بیچ ڈالا اور حقیقت میں آزاد ہوں اور ناحق قید میں ہوں۔ چنانچہ رہائی کے بعد شیطان نے اس ساقی کا آقا سے حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا بھلا دیا۔ یا یہ کہ شیطان نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پروردگار سے اس چیز کی دعا کرنا بھلا دیا، چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے سامنے اس چیز کا ذکر کیا۔

جس کی پاداش میں حضرت یوسف علیہ السلام سات سال تک اور قید خانہ میں قید رہے حالاں کہ اس سے پہلے پانچ سال سے قید میں تھے۔

اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات ڈبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک اے سردار و اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ (۴۳)۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو پریشان سے خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی (۴۴)۔ اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد وہ بات یاد آگئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا) بتاتا ہوں مجھے (جیل خانے) جانے کی اجازت دیجئے (۴۵)۔ (غرض وہ یوسف کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسف اے بڑے بچے (یوسف) ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتائیے کہ سات موٹی گایوں کو سات ڈبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جا (کر تعبیر بتاؤں) عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جانیں (۴۶)۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے اُسے خوشوں میں ہی رہنے دینا (۴۷)۔ پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلہ) تم نے جمع کر رکھا ہو گا وہ اس سب کو کھا جائیں گے۔ صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑو گے (۴۸)۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا کہ خوب مینہ برے گا اور لوگ اس میں خوب رس نہچڑیں گے (۴۹)۔ (یہ تعبیر سن کر) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ۔ جب قاصدان کے پاس گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سَوِيَّاتٍ يَأْكُلْنَ سَبْعَ عِجَافٍ وَ سَبْعَ سُطُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝  
قَالُوا أَضْغَاتٌ أَحْلَاهُ وَنَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعِلْمٍ ۝  
وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۝ يُوسُفُ رَبُّنَا الَّذِي أَفْتَنَاهُ فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سَوِيَّاتٍ يَأْكُلْنَ سَبْعَ عِجَافٍ وَ سَبْعَ سُطُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّيْسَ لَكُنَّ عِلْمٌ إِلَّا جَعَلَ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْعُمُونَ سَبْعَ سِنِينَ وَ أَرْبَاعًا حَصَدُ ثُمَّ قَدْرُوكَ فِي سَنَةٍ إِلَّا قَلِيلًا ۝ فَمَا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ بِجَامِرٍ فِيهِ يَأْكُلُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ أَتُؤْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ الْيُسُوفِ ۚ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَكْبُدُ هُنَّ عِلْمٌ ۚ قَالَ فَاخْطُبْ لَكَ إِذْ رَأَوْتَنِي يُوسُفُ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْمُنْحَصِرُ ۚ أَنَا رَأَوْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۚ ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِبِينَ ۝

اُن مورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ بے شک میرا پروردگار ان کے مکروں سے خوب واقف ہے (۵۰)۔ (بادشاہ نے مورتوں سے) پوچھا کہ بھلا اُس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا؟ (سب) بول اٹھیں کہ حاشا للہ ہم نے اس میں کوئی بُرائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی مورت نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہوئی گئی ہے (اصل یہ ہے کہ) میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بیشک سچا ہے (۵۱)۔ (یوسف نے کہا کہ میں نے) یہ بات اس لیے (پوچھی ہے) کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اُس کی پیٹھ پیچھے اس کی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنے والوں کے مکروں کو رو براہ نہیں کرتا (۵۲)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۴۳) تا (۵۲)

(۴۳) بادشاہ مصر نے بھی ایک خواب دیکھا اور وزراء و امراء کو جمع کر کے ان سے کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات نومند گائیں نہر سے نکلیں اور ان کے بعد سات لاغر اور کمزور گائیں آئیں اور ان نومند کو کھا گئیں اور ان پر کسی

چیز کا ظہور نہیں ہوا اور اسی طرح سات بالیں سبز ہیں اور دوسری سات خشک ہیں جو ان کو کھا گئیں اور اس کا کچھ ظہور نہ ہوا۔  
جادو گر و اور نجومیو اور کاہنومیرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم اس کی تعبیر جانتے ہو۔

(۴۴) ان لوگوں کا گروہ کہنے لگا یہ تو ویسے ہی باطل اور منتشر خیالات ہیں اور پھر ہم خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے۔

(۴۵) اور وہ شراب پلانے والا جو قتل کی سزا سے رہا ہو گیا تھا وہ مجلس میں موجود تھا اور تقریباً سات سال کے بعد یوسف علیہ السلام کی بات کا خیال آیا، تب اس نے بادشاہ سے کہا کہ آپ کے خواب کی تعبیر میں لادیتا ہوں اور وزراء و امراء سے کہنے لگا کہ مجھے جیل خانہ جانے کی اجازت دو کیوں کہ وہاں ایسے شخص ہیں جو کہ علم اور حلم میں کامل ہیں اور قیدیوں کے حال پر بہت ہی شفیق و مہربان ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ خوابوں کی تعبیر بہت ہی صحیح دیتے ہیں۔

(۴۶) چنانچہ وزراء سلطنت نے اس کو جیل خانہ جانے کی اجازت دی، چنانچہ وہ کہنے لگا اے یوسف اس خواب کی تعبیر دیجیے کہ سات موٹی گائیں نہر سے نکلیں اور ان کو سات کمزور گائیں کھا گئیں اور اس کے علاوہ سات ہری بالوں کو سات خشک بالیں کھا گئیں تاکہ میں بادشاہ کے پاس جاؤں اور ان لوگوں کو بھی بادشاہ کے خواب کی تعبیر معلوم ہو جائے۔

(۴۷) یوسف علیہ السلام نے فرمایا اچھا میں تعبیر بتا دیتا ہوں سات موٹی گائیں وہ سات خوش حالی اور پیداوار کے سال ہیں اور ایسے ہی سات سبز بالیں وہ پیداوار اور بارش اور فراخی کے سال ہیں اور سات کمزور گائیں وہ قحط سالی کے سال ہیں اور سات خشک بالیں وہ اس قحط سالی کے سات سالوں میں گرانی اور قحط کی طرف اشارہ ہیں، اس تعبیر کے بعد یوسف علیہ السلام نے ان کو قحط سالی کے زمانہ سے حفاظت کا طریقہ بھی بتا دیا، لہذا تم ان خوشحالی کے سات سالوں میں ہر سال خوب غلہ بونا اور جو فصل کاٹو اسے بالوں ہی میں رہنے دینا، صاف مت کرنا تاکہ وہ غلہ گھن وغیرہ سے محفوظ رہے سوائے اس کے جو تھوڑا بہت تمہارے استعمال میں آئے۔

(۴۸-۴۹) پھر ان خوشحالی کے سات سالوں کے بعد قحط کے سخت ترین سات سال آئیں گے جو اس خوشحالی کے تمام جمع کردہ ذخیرہ کو کھا جائیں گے جس کو تم نے ان قحط کے سالوں کے لیے جمع کر رکھا تھا، البتہ تھوڑا سا جو محفوظ کر لو گے۔

اور پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں مصر والوں کے لیے خوب بارش اور پیداوار ہوگی اور انگوروں کا رس بھی نچوڑیں گے اور زیتون وغیرہ کا تیل بھی نکالیں گے۔

(۵۰) غرض کہ وہ شخص تعبیر لے کر دربار میں پہنچا اور بادشاہ کو مطلع کیا بادشاہ نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس

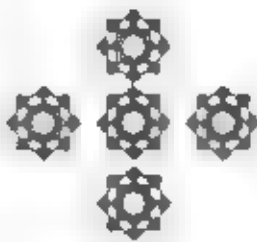
لاؤ چنانچہ وہ ساتی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور آکر اطلاع دی کہ بادشاہ آپ کو بلارہا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ تو اپنے بادشاہ سے جا کر کہہ وہ ان عورتوں کو بلا کر جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے پوچھے کہ میرا رب ان عورتوں کے مکر و فریب کو خوب جانتا ہے۔

(۵۱) چنانچہ اس قاصد نے آکر بادشاہ کو یہ پیغام پہنچایا تو بادشاہ نے ان عورتوں کو جمع کیا اور یہ چار عورتیں تھیں، شراب پلانے والے کی بیوی، باورچی کی بیوی، دربان کی بیوی اور جیل خانہ کے داروغہ کی بیوی اور زلیخا اور بادشاہ کے علاوہ مصر میں ان عورتوں پر کسی کا زور نہیں تھا۔

بادشاہ نے ان سے کہا کہ تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف علیہ السلام سے اپنے مطلب کی خواہش کی۔ عورتوں نے جواب دیا نعوذ باللہ ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔

عزیز کی بیوی کہنے لگی اب تو یوسف علیہ السلام کے بارے میں سچی بات ظاہر ہو ہی گئی سچ یہی ہے کہ میں نے ہی خود ان سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی اور بے شک یوسف علیہ السلام ہی اپنے اس قول میں کہ میں نے اس سے خواہش نہیں کی سچے ہیں۔

(۵۲) چنانچہ ان تصدیقات کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے یہ اہتمام اس لیے کیا ہے تاکہ عزیز کو قطعی طور پر معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کے ساتھ خیانت نہیں کی اور اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا۔



وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ فِيَّ غُلُوزَ رَحِيمٍ وَقَالَ الْمَلِكُ التَّوْفِي بِهِ اسْتَخْلَصَهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْكُمْ وَكَذَلِكَ نَكْتُبُ لِلْيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَّبِعُوا مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْحَسِنِينَ وَأَجْرَ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ وَجَاءَ إِخْوَتَا يُوسُفَ فَدَخَا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَّازِهِمْ قَالَ التَّوْفِي بِأَجَلِكُمْ مِنْ أَيْتَمِكُمْ أَلا تَوَدُّونَ أَنَّ أُوفَى الْكَيْلِ وَأَنْ خَيْرُ الْمَنْزِلِ فَقَالُوا تَوْفِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ قَالُوا اسْبِرْ أَوْدَعْنَاهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ وَقَالَ لِفَتِينِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا آخَانًا نَكْتَلُ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ قَالَ هَذَا أُمُّكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمْسَكْتُمْ عَلَى آخِيهِ مِنْ قَبْلُ وَاللَّهُ خَيْرٌ حَفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ

اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفس اتارہ (انسان کو) بُرائی ہی سکھاتا رہتا ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار رحم کرے۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے (۵۳)۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ میں اُسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔ پھر جب اُن سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو (۵۴)۔ (یوسف نے) کہا کہ مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں (۵۵)۔ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی۔ اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے (۵۶)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے اُن کے لئے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے (۵۷)۔ اور یوسف کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے کے لیے) آئے تو یوسف کے پاس گئے تو (یوسف نے) اُن کو پہچان لیا اور وہ اُن کو نہ پہچان سکے (۵۸)۔ جب یوسف نے اُن کے لیے اُن کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اُسے بھی میرے پاس لیتے آنا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں باپ بھی پوری پوری دیتا ہوں

اور مہمانداری بھی خوب کرتا ہوں (۵۹)۔ اور اگر تم اُسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تمہیں میرے ہاں سے غلہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس ہی آسکو گے (۶۰) انہوں نے کہا کہ ہم اُس کے بارے میں اسکے والد سے تذکرہ کریں گے۔ اور ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے (۶۱)۔ اور (یوسف نے) اپنے خدام سے کہا کہ ان کا سرمایہ (یعنی غلے کی قیمت) ان کے شلیعوں میں رکھ دو عجب نہیں کہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں (اور) عجب نہیں کہ یہ پھر یہاں آئیں (۶۲)۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے کہ اب (جب تک ہم بنیامین کو ساتھ نہ لے جائیں) ہمارے لئے غلے کی بندش کر دی گئی ہے تو ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجیے تاکہ ہم پھر غلہ لائیں اور ہم اسکے نگہبان ہیں (۶۳)۔ (یعقوب نے) کہا کہ میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ سو خدا ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (۶۴)



## تفسیر سورۃ یوسف آیات (۵۲) تا (۶۴)

(۵۳) اس پر جبریل امین نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ جب زلیخا نے آپ سے اصرار کیا تھا، تب کیا ہوا تھا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے نفس کو بالذات وساوس سے بری اور پاک نہیں کہتا کیوں کہ دل تو ہر ایک کا پورے جسم کو بری ہی بات سمجھاتا ہے ماسوا اس نفس کے یا جس کو میرا رب ان وساوس سے معصوم اور پاک رکھے اور میرا رب بڑی مغفرت والا ہے اور رحمتوں والا ہے کہ مجھ پر اس نے رحمت فرمائی۔

(۵۴) یہ باتیں سن کر بادشاہ نے کہا کہ ان کو (حضرت یوسف کو) میرے پاس لاؤ میں ان کو عزیز سے لے کر خاص اپنے کام کے لیے رکھوں گا چنانچہ لوگ ان کو بادشاہ کے پاس لائے اور بادشاہ کے سامنے پھر انھوں نے خواب کی تعبیر بیان کی، بادشاہ نے ان سے کہا تم ہمارے نزدیک آج سے بڑے معزز و معتبر اور صاحب امانت ہو (بادشاہ کو انتظام قحط کی فکر ہوئی)۔

(۵۵) حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا مجھے مصر کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے میں اس کی مقدار وغیرہ کی حفاظت بھی رکھوں گا اور قحط سالی کے زمانہ وقوع سے بھی اچھی طرح واقف ہوں یا یہ کہ جو کام آپ میرے سپرد کریں گے میں اس کی حفاظت بھی کروں گا اور ان تمام لوگوں کی زبانوں سے بھی خوب واقف ہوں جو آپ کے پاس آتے ہیں۔

(۵۶) اور ہم نے ایسے عجیب طریقے پر حضرت یوسف علیہ السلام کو ملک مصر میں با اختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں۔

ہم اپنی خصوصی رحمت یعنی نبوت جس پر چاہیں کریں اور جو اس کا اہل ہو اسے متوجہ کر دیں اور ہم ایسے مومنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتے جو قول و فعل میں نیکو کار ہیں۔

(۵۷) ایسے حضرات کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام کتابوں اور تمام احکامات پر ایمان رکھتے ہوں اور کفر و شرک اور تمام بری باتوں سے بچتے ہوں آخرت کا ثواب دنیا کے ثواب سے کہیں زیادہ ہے۔

(۵۸) چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دس بھائی مصر پہنچے اور یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہیں پہچانا۔

(۵۹) غرض کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب ان کو اناج تول دیا تو ان سے کہا کہ جیسا کہ تم کہہ رہے ہو کہ ہمارا ایک سو تیرا بھائی اور ہے تو اب اگر آنے کا ارادہ کرو تو اس کو بھی لانا تاکہ اس کا اناج بھی ملے تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں پورا ماپ کر دیتا ہوں اور اناج کو ناپ تول کر تقسیم کرانا میرے اختیار میں ہے اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا

ہوں۔

(۶۰) اور اگر تم اپنے سوتیلے بھائی کو نہ لائے تو میں سمجھوں گا کہ تم دھوکے سے زیادہ اناج لینا چاہتے ہو اس کی سزا کے طور پر نہ تمہیں آئندہ اناج ملے گا اور نہ تم دوبارہ میرے پاس آنے کا ارادہ کرنا۔

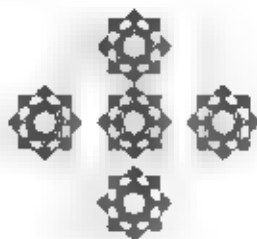
(۶۱) وہ کہنے لگے ہم اپنے باپ سے اس کو ساتھ لانے کی اجازت مانگیں گے اور کوشش کریں گے اور ہم ضرور اس کو لے کر آئیں گے ہم اس کی ضمانت لیتے ہیں۔

(۶۲) حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے نوکروں سے فرمایا ان کی جمع پونجی ان کے پالان ہی میں اس طرح چھپا کر رکھ دو کہ ان کو پتا نہ چلے۔

تاکہ یہ میرے احسان کو جان لیں یا یہ کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ یہ ان ہی کی جمع پونجی ہے اور وہ جب اپنے والد کے پاس پہنچیں تو پھر اس رقم کو لے کر میرے پاس آئیں۔

(۶۳) چنانچہ کہ جب یہ بھائی کنعان آئے تو کہنے لگے اگر اب آئندہ آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ نہیں بھیجیں گے تو اناج ہمیں نہیں ملے گا لہذا ہمارے ساتھ بنیامین کو روانہ کیجیے تاکہ وہ بھی اپنے لیے ایک اونٹ کے برابر اناج لاسکے اور اگر یہ لفظ نون کے ساتھ پڑھا جائے تو مطلب یہ ہوگا تاکہ پھر ہم اناج لاسکیں اور ہم بنیامین کی حفاظت کے پورے ضامن ہیں کہ صحیح سلامت پھر آپ کے پاس ان کو لے آئیں گے۔

(۶۴) یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے کہا کیا میں بنیامین کے بارے میں بھی تم پر ویسا ہی اعتبار کروں جیسا کہ اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں اور یوسف علیہ السلام کے بارے میں جو تم سے میں نے عہد لیا تھا، اب اس سے زیادہ اور کیا عہد لے سکتا ہوں بس تمہاری نگہبانی سے کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہے اور وہی بنیامین پر اس کے والدین اور بھائیوں سے زیادہ مہربان ہے۔



وَلَا تَقْتُلُوا مَا آتَاكُمْ

وَجَدُوا بِضَاعَهُمْ زُرْتُ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا بَنَاتَنَا مَا نَبِغِي هَذِهِ بَضَاعُنَا زُرْتُ إِلَيْنَا وَلَمَّا أَهْلْنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَنَا وَنَزِدُكَ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلُ يَسِيرٍ قَالَتْ لَنْ أَرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنْ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُعَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَبْنَؤُنِي لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنَّ الْحَكْمَ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةٌ فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهُ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَمَتِّسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا بَهِزَّهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السَّقِيَّةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذِنَ مُؤَدِّنُ لَيْثَهَا الْعِزُّ لَكُمْ لَسِرْقُونَ ۝ قَالُوا وَقَبِلُوا عَلَيْهِمْ مَا ذَاتُ فَقْدُون ۝ قَالُوا أَنْفَقْدُ صَوَاعَ الْمَلِكِ وَلَمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا قَاتِلُوهُ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْتُمُ بِالنَّفْسِ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سِرْقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وَجَدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ فَكَدَّ أَبَاوَعَيْتُهُمْ قَبْلَ وَعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرِجَهَا مِنْ وَعَاءِ أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَرَفُّعَ دَرَجَتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ اُن کا سرمایہ واپس ان کو کر دیا گیا ہے۔ کہنے لگے کہ ابا ہمیں (اور) کیا چاہیے (دیکھیے) یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم اپنے اہل و عیال کے لئے پھر غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی نگہبانی کریں گے اور ایک بار شتر زیادہ لائیں گے (کہ) یہ غلہ (جو ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے (۶۵)۔ (یعقوب نے) کہا کہ جب تک تم خدا کا عہد نہ دو کہ اس کو میرے پاس (صحیح سالم) لے آؤ گے میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجے گا۔ مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ (یعنی بے بس ہو جاؤ تو مجبوری ہے) جب انہوں نے اُن سے عہد کر لیا تو (یعقوب نے) کہا کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اس کا خدا ضامن ہے (۶۶)۔ اور ہدایت کی کہ بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدِ اجداد اور وارثوں سے داخل ہونا۔ اور میں خدا کی تقدیر تو تم سے روک نہیں سکتا۔ (بے شک) حکم اسی کا ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے (۶۷)۔ اور جب وہ اُن اُن مقامات سے داخل ہوئے جہاں جہاں سے (داخل ہونے کے لیے) باپ نے اُن سے کہا تھا تو وہ نہ بیر خدا کے حکم کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتی تھی۔ ہاں وہ یعقوب کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی تھی اور بے شک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے اُن کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۶۸)۔ اور جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک یہ (ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرنا (۶۹)۔ جب اُن کا اسباب تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے شلیحے میں گلاس رکھ دیا۔ پھر (جب وہ آبادی سے باہر نکل گئے تو) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے والو! تم تو چور ہو (۷۰)۔ وہ اُن کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ (۷۱)۔ وہ بولے کہ بادشاہ (کے پانی پینے) کا گلاس کھو گیا ہے اور جو شخص اُس کو لے آئے اس کے لئے ایک بار شتر (انعام) اور میں اس کا ضامن ہوں (۷۲)۔ وہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم کو معلوم ہے کہ ہم (اس) ملک میں اس لئے نہیں آئے کہ خرابی کریں اور نہ ہم چوری کیا کرتے ہیں (۷۳)۔ بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے (یعنی چوری ثابت ہوئی) تو اس کی سزا کیا (۷۴)۔ انہوں نے کہا کہ

اس کی سزا یہ کہ جس کے شلیحے میں وہ دستیاب ہو وہی اس کا بدلہ قرار دیا جائے ہم ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں (۷۵)۔ پھر (یوسف نے) اپنے بھائی کے شلیحے سے پہلے اُن کے شلیحوں کو دیکھنا شروع کیا۔ پھر اپنے بھائی کے شلیحے میں سے اُس کو نکال لیا اس طرح ہم نے یوسف کے لیے تدبیر کی (ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیتِ خدا کے سوا اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے سے دوسرا عزم والا بڑھ کر ہے (۷۶)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۶۵) تا (۷۶)

(۶۵) (چنانچہ اس گفتگو کے بعد) جب انھوں نے اپنے سامان اور پالانوں کو کھولا تو اس میں ان کے اناج کی قیمت بھی ملی جو ان ہی کو واپس کر دی گئی تھی تو کہنے لگے ابا جان لیجیے ہم نے جو کچھ اس بادشاہ کی شفقت اور احسان و کرم آپ سے آکر بیان کیا ہے وہ جھوٹ نہیں اور یہ کہ قیمت کی واپسی کی تو ہم نے ان سے درخواست نہیں کی تھی اور ہم نے اناج کی جو قیمت ادا کی تھی وہ بھی ہمارے غلہ کے ساتھ ہمیں کو واپس کر دی گئی ہے یہ اس بادشاہ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا ہم پر مزید احسان و کرم ہے، یہ دیکھ کر حضرت یعقوب نے ان سے فرمایا بلکہ اس شخص نے تمہیں اس طریقہ سے آزمایا ہے۔

یہ قیمت بھی ان کے پاس واپس لے جاؤ اور انہیں لوٹا دو (ان کے بیٹے کہنے لگے ایسے مہربان بادشاہ سے) اپنے گھر والوں کے لیے اور راشن لائیں گے اور وہاں آنے جانے میں اب تو بنیامین کی بھی خوب دیکھ بھال کریں گے اور بنیامین جب ہمارے ساتھ ہوں گے تو ایک اونٹ اناج کا اور لادیں گے یہ تو تھو اس اناج ہے اور تو بنیامین ہی کی وجہ سے ملے گا اور یہ کام تو بہت ہی آسان ہے اور یہ تدبیر تو بہت ہی عمدہ ہے جس کی وجہ سے ہم ان سے اناج لے کر آئیں گے۔

(۶۶) یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا خیر! محض ان باتوں پر میں اس وقت تک تمہارے ساتھ بنیامین کو نہیں بھیجوں گا جب تک کہ اللہ کی قسم کھا کر مجھے پختہ قول نہ دو گے کہ تم اس کو ضرور میرے پاس لے کر آؤ گے ہاں اگر کوئی تم پر آسمانی آفت نازل ہو جائے یا یہ کہ سماوی یا دنیاوی مصیبت میں گھر جاؤ تو مجبوری ہے، چنانچہ جب وہ اللہ کی قسم کھا کر بنیامین کے واپس لانے کا اپنے باپ سے وعدہ کر چکے، تب حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ہماری ان باتوں کا اللہ گواہ ہے۔

(۶۷) حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ سب کے سب ایک ہی دروازہ سے مت داخل ہونا، بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا تمہارے بارے میں قدرت کے فیصلے کو تو تم سے نہیں ٹال سکتا حکم تو بہر حال اسی کا چلتا ہے، اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اپنے اور تمہارے معاملہ کو اسی کے سپرد کرتا ہوں اور اسی پر سب کو بھروسہ کرنا چاہیے یا کہ مومنین پر یہی واجب و ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان پر نظر بد کا خوف ہوا کیوں کہ یہ سب بھائی خوبصورت شخصیت والے اور خوبصورت چہروں والے تھے اسی وجہ سے اس چیز کا ان کے متعلق خدشہ ہوا۔

(۶۸) چنانچہ مصر پہنچ کر جس طرح کہ ان کے والد نے ان کو حکم دیا تھا اسی طرح داخل ہوئے، اور اس تدبیر سے حضرت یعقوب علیہ السلام کا ان سے حکم الہی کا ٹالنا مقصود نہیں تھا لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کے دل میں اس تدبیر کے

بارے ایک خیال آیا تھا جس کو انھوں نے اپنے بیٹوں پر ظاہر کر دیا۔

اور حضرت یعقوب علیہ السلام بے شک بڑے عالم (اور حدود شرعیہ کے) بڑے پاس رکھنے والے تھے کیوں کہ ہم نے ان کو احکام حدود قضا و قدر تمام باتوں کا حکم دیا تھا اور وہ بخوبی جانتے تھے کہ حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے مگر مصر والے نہ اس چیز کو جانتے تھے اور نہ اس کی تصدیق کرتے تھے۔

(۶۹) چنانچہ جب یہ سب حضرت یوسفؑ کے پاس پہنچے تو حضرت یوسفؑ نے اپنے اس سگے بھائی بنیامین کو اپنے ساتھ بٹھالیا اور سب کو باہر دروازہ پر روک دیا اور ان سے کہہ دیا کہ میں تیرا گم شدہ بھائی ہوں، یہ دوسرے تیسرے بھائی جو کچھ تیرے ساتھ بدسلوکی کرتے رہے ہیں اور برا بھلا کہتے رہے ہیں اس کا غم مت کرنا۔

(۷۰-۷۱) چنانچہ ان لوگوں کا اناج تول کر تیار کر دیا (اور بنیامین اور حضرت یوسفؑ کے باہم مشورہ سے) وہ پیالہ جس میں حضرت یوسفؑ پانی پیا کرتے تھے اور غلہ ماپا کرتے تھے، بنیامین کے سامان میں رکھ دیا پھر ان کو روانگی کا حکم دیا اور ان کے پیچھے حضرت یوسفؑ نے اپنے ایک خادم کو بھیج دیا، اس نے پکارا کہ قافلہ والو تم ضرور چور ہو تو سب بھائی تلاشی لینے والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہیں کس چیز کی تلاش ہے۔

(۷۲) وہ بولے ہم شاہی پیانہ کی تلاش میں ہیں جس سے بادشاہ پانی پیتا اور اناج ماپ کر دیتا ہے اور پیانہ سونے کا تھا اور اس پکارنے والے نے کہا کہ بادشاہ نے یہ کام میرے ذمہ لگایا ہے کہ جو اس پیانہ کو حاضر کرے اس کو ایک اونٹ کے برابر اناج ملے گا اور حضرت یوسفؑ کا خادم کہنے لگا میں اس کے دلوانے کا ذمہ دار ہوں۔

(۷۳) یہ لوگ بولے مصر والو اللہ کی قسم تمہیں اچھی طرح پتا ہے کہ ہم مصر میں چوری کرنے اور لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں آئے ہیں اور جس چیز کی تم تلاش کر رہے ہو ہم نے اسے نہیں چھپایا۔

(۷۴-۷۵) حضرت یوسفؑ کے نوکروں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہے، ان لوگوں نے جواب دیا کہ جس کے مال میں تمہاری گم شدہ چیز ہے وہی چور ہے اور اس کے لیے چوری کی سزا ہے (یعنی تم اسے اپنا غلام بنالینا) ہم لوگ اپنی سرزمین میں چوروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے تھے۔

(۷۶) چنانچہ حضرت یوسفؑ کے نوکروں نے بنیامین کے تھیلے سے پہلے دوسرے بھائیوں کے تھیلوں کی تلاشی لی ان میں وہ پیانہ نہیں ملا پھر آخر کار انہوں نے اس برتن کو بنیامین کے تھیلے سے برآمد کیا اس تلاش کرنیوالے نے بنیامین کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے جیسا کہ تم نے مجھ پر آسانی کی۔ ہم نے یوسفؑ کی خاطر اس طرح تدبیر فرمائی اور ہم نے یوسفؑ کو علم و حکمت فہم و نبوت اور بادشاہت کے ذریعے عزت و کرامت عطا فرمائی۔ حضرت یوسفؑ اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے قانون سے نہیں لے سکتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی تھی کہ حضرت یوسفؑ اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون سے نہ لیں کیوں کہ بادشاہ کے قانون کے مطابق چور کی سزا تادیب اور قید تھی یا یہ کہ ہاتھ کاٹنا اور قید تھی۔

اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسی طرح دلوانا منظور تھا کیوں کہ اگر حضرت یوسفؑ کو اس



بات کا علم ہو جاتا کہ اللہ کی مرضی شاہی قانون ہی کے ذریعے سے لینے کی ہے تو پھر وہ اسی طرح اپنے بھائی کو لیتے ہم جسے چاہتے ہیں فضیلت میں خاص درجوں تک بڑھا دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے دنیا میں بھی بڑھایا اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا ہے یہاں تک کہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے وہ سب سے بڑھ کر علم والا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔

## قَالَ اِنْ

يَسْرِقُ فَقَدْ سَرَقَ اخٌ لَّهِ مِنْ قَبْلُ فَاَسْرَهَ يُوْسُفُ فِي  
نَفْسِهِ وَلَمْ يُبَيِّدْهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شُرَكَائِي وَاِنَّهُ اَعْلَمُ  
بِمَا تَصِفُوْنَ قَالُوا يٰ اَيُّهَا الْعَزِيزُ اِنَّ لَكَ اَبًا سَخِيخًا  
كَبِيرًا فَخُذْ اَحَدًا مِّمَّا كَانَتْ اِذْ تَرْكُ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ  
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنْ نَّأْخُذَ الْاَمِنْ وَجَدْنَا مَتَاعًا عِنْدَهُ اِنَّا  
اِذْ الظَّالِمُوْنَ فَلَمَّا اسْتَيْسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ  
كَبِيرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوَدَّةً  
مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَضْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ  
اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يٰۤاْذِنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ  
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اِرْجِعُوْا اِلٰى اٰبِيكُمْ فَقُولُوْا يٰۤاَبَانَا اِنَّ  
ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلَّمْنَا وَاَكُنَّا لِلْغَيْبِ  
حٰفِظِيْنَ وَوَسَّلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيزُ  
الَّتِي اَقْبَلْنَا فِيْهَا وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ  
لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبِّرْ حَتّٰى عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ  
بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهُ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ وَتَوَلَّى عَنْهُمْ  
وَقَالَ يٰۤاَسْفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَاَيُّصَبْتُ عَيْنُهُ مِنَ الْحَزَنِ  
فَلِهٖ كَظِيْمٌ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتُوْا اَنْذَكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى  
تَكُوْنَ حَرْصًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْيٰدِيْكَیْنَ قَالَ اِنَّمَا اَسْكُوْا  
بَنِيَّ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(برادران یوسف نے) کہا کہ اگر اس نے چوری کی تو (کچھ عجب نہیں کہ) اسکے ایک بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی۔ یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور اُن پر ظاہر نہ ہونے دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بد قماش ہو۔ اور جو تم بیان کرتے ہو خدا اُسے خوب جانتا ہے (۷۷)۔ وہ کہنے لگے کہ اے عزیز اسکے والد بہت بوڑھے ہیں (اور اس سے بہت محبت رکھتے ہیں) تو (اس کو چھوڑ دیجئے اور) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں (۷۸)۔ (یوسف نے) کہا کہ خدا پناہ میں رکھے کہ جس شخص کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑ لیں۔ ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف ہیں (۷۹)۔ جب وہ اس سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔ سب سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے خدا کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں تصور کر چکے ہو تو جب تک والد صاحب مجھے حکم نہ دیں میں تو اس جگہ سے ہٹنے کا نہیں یا خدا میرے لئے کوئی اور تدبیر کرے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (۸۰)۔ تم سب والد صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ابا آپ کے صاحب زادے نے (وہاں جا کر) چوری کی۔ اور ہم نے تو اپنی دانست کے مطابق آپ سے (اس کے لئے آنے کا) عہد کیا تھا مگر ہم غیب (کی باتوں) کے (جاننے اور) یاد رکھنے والے تو نہیں تھے (۸۱)۔ اور جس بستی میں ہم (ٹھہرے) تھے وہاں سے (یعنی اہل مصر سے) اور جس قافلے میں آئے ہیں اس سے دریافت کر لیجئے۔ اور بات یہ عقوبت سے آ کر کہی تو) انہوں نے کہا (کہ حقیقت یوں نہیں

م (اس بیان میں) بالکل سچے ہیں (۸۲)۔ (جب انہوں نے

ہے) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنائی ہے تو صبر ہی بہتر ہے۔ عجب نہیں کہ خدا ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ بیشک وہ انا (اور) حکمت والا ہے (۸۳)۔ پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور بنے گئے کہ ہاں افسوس یوسف (باپ افسوس) اور رنج و اندام میں (اس قدر روئے کہ) ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم سے بھر رہا تھا (۸۴)۔ بیٹے بنے گئے۔ واللہ اگر آپ یوسف کو اسی طرح یاد ہی کرتے رہیں گے تو یا تو بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے ۸۵۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اپنے غم و اندوہ کا اظہار خدا سے کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۸۶)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۷۷) تا (۸۶)

(۷۷) حضرت یوسف کے بھائی کہنے لگے کہ اگر بنیامین نے بادشاہ کا پیمانہ چرایا ہے تو اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی (بت کو چھپا کر تو زریا تھا تا کہ بت پرستی نہ ہو) حضرت یوسف نے اس بات کے جواب کو اپنے دل میں چھپا کر رکھا اور اس کو ان کے سامنے ظاہر نہیں کیا اور دل میں کہا کہ تم تو اس چوری کے درجہ میں یوسف سے بھی زیادہ برا کام کر چکے ہو اور حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف تم جس (بے بنیاد) بات کو منسوب کر رہے ہو اس کی حقیقت اللہ خوب جانتا ہے کہ ہم چور نہیں۔

(۷۸) جب بھائیوں نے دیکھا کہ انھوں نے بنیامین کو روک لیا ہے تو خوشامد کرنے لگے کہ ان کا بوڑھا باپ ہے اگر بنیامین کو ہم لے جائیں گے تو وہ خوش ہو گا سو اس کی جد آپ ہم میں سے ایک کو بطور ضمانت رکھ لیجیے اگر آپ ایسا کر لیں تو ہم پر آپ کا بڑا احسان ہو گا۔

(۷۹) حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا نعوذ باللہ ہم گناہ گار کے بجائے بے گناہ کو روک لیں۔

(۸۰) چنانچہ ان کو حضرت یوسف علیہ السلام سے امید ہی نہ رہی تو اس جگہ سے ہٹ کر سب باہم مشورہ کرنے لگے چنانچہ جو ان سب میں سب سے زیادہ عقل مند تھا اور جس کا نام یہود تھا کہنے لگا بھائیو تم جانتے نہیں کہ تمہارے والد نے بنیامین کے واپس لانے کے بارے میں تم سے پختہ عہد لیا تھا اور بنیامین سے قبل یوسف کے بارے میں تم اپنے باپ کے عہد و میثاق کی کس قدر کوتاہی کر چکے ہو سو میں تو سر زمین مصر سے متنا نہیں یہاں تک کہ میرا باپ مجھ کو حاضری کی اجازت نہ دے یا جب تک میرا باپ ان سے مجھے قتال کی اجازت نہ دے یا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کی واپسی کا سبب نہ پیدا کر دے اور اللہ اس مشکل کو خوب آسان کرنے والا ہے۔

(۸۱) پھر یہود نے اپنے بھائیوں سے کہا میرے بھائیو تم اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ اور ہو کہ آپ کے بیٹے نے بادشاہ کے پیانہ کی جو کہ سونے کا تھا چوری کر لی ہے اور ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہمیں مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ وہ چرائی ہوئی چیز بنیامین کے سامان میں سے ملی ہے۔

اور اگر ہم غیب کی باتوں سے واقف ہوتے تو ہم ان کو بہتر اپنے ساتھ لے کر نہ جاتے اور رات کے وقت تو

ہم ان کی نگرانی نہیں کر رہے تھے کہ انھوں نے کیا کیا۔

(۸۲) اور اگر یقین نہ ہو تو اس بستی والوں میں سے جو مصر ہی کی ایک بستی ہے کسی سے پوچھ لیجیے اور اس قافلہ والوں سے پوچھ لیجیے جن میں شامل ہو کر ہم یہاں آئے ہیں اور ان کے ساتھ قبیلہ کنعان کے کچھ لوگ آئے تھے اور ہم نے جو کچھ آپ سے بیان کیا اس میں ہم بالکل سچے ہیں، چنانچہ سب بھائیوں نے واپس آ کر حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہ ساری بات بیان کر دی۔

(۸۳) یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا یہ بات ممکن نہیں بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات نکال لی ہے لیکن میں صبر ہی کروں گا اور تم لوگوں سے کوئی شکایت نہیں کروں گا۔

مجھ کو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ یوسف، بنیامین اور یہودا کو مجھ تک پہنچا دے گا وہ اس بات سے خوب واقف ہے کہ وہ کہاں ہیں اور وہ ان سب کو مجھ سے ملانے میں بڑی حکمت والا ہے۔

(۸۴) اور ان سے الگ ہو کر کہنے لگے ہائے یوسف اور رنج و غم سے ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ غم سے دل ہی دل میں گھٹا کرتے تھے۔

(۸۵) اور ان کی اولاد کہنے لگی خدا کے لئے آپ ہمیشہ حضرت یوسف علیہ السلام ہی کی یاد میں لگے رہو گے یہاں تک کہ گھل گھل کر ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۸۶) حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں تو اپنے رنج و غم کی صرف اللہ سے شکایت کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ یوسف علیہ السلام نے جو بچپن میں خواب دیکھا تھا وہ سچا ہے اور ہم ان کو سجدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم اور اس کے لطف کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور میں خوب جانتا ہوں کہ یوسف زندہ ہیں کیوں کہ عزرائیل رحمہ اللہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے دریافت کیا کہ جن لوگوں کی تم نے روئیں قبض کی ہیں کہ ان میں یوسف علیہ السلام کی بھی روح قبض کی ہے، عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا نہیں۔



بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں (۸۷)۔ جب وہ یوسف کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ عزیز ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم تھوڑا سا سرمایہ لائے ہیں آپ ہمیں (اس کے عوض) پورا لے دیجیے اور خیرات کیجیے کہ خدا خیرات کرنے والوں کو ثواب دیتا ہے (۸۸)۔ (یوسف نے) کہا تمہیں معلوم ہے کہ جب تم نادانی میں بھٹے ہوئے تھے تو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ (۸۹)۔ وہ بولے کیا تم ہی یوسف ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں اور (بنیامین کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے) یہ میرا بھائی ہے خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ جو شخص خدا سے ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۹۰)۔ وہ بولے خدا کی قسم خدا نے تم کو ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بے شک ہم خطا کار تھے (۹۱)۔ (یوسف نے) کہا کہ آج کے دن (سے) تم پر کچھ عتاب (ملامت) نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے۔ اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے (۹۲)۔ یہ میرا گرتے لے جاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو وہ پینا ہو جائیں گے۔ اور اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ (۹۳)۔ اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا۔ تو ان کے والد کہنے لگے کہ اگر مجھ کو یہ نہ کہو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے تو یوسف کی بو آ رہی ہے (۹۴)۔ وہ بولے کہ والد آپ اسی قدیم غلطی میں (بتلا) ہیں (۹۵)۔ جب خوشخبری دینے والا آپہنچا تو گرتے یعقوب کے منہ پر ڈال دیا۔ اور وہ پینا ہو گئے (اور بیٹوں سے) کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۹۶)۔ بیٹوں نے کہا کہ تباہ ہرے لے ہرے گناہ کی مغفرت

يَبْنِي اُذْ هَبُوا فَتَحَسُّوْا مِنْ يُّوسُفَ وَآخِيهِ وَلَا تَلْبِسُوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَنْسُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ ۝ فَلَمَّادَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يَا بَنِي الْعَزِيْزِ مَسْنَا وَاهْلًا الْغُرُوجُنَا بِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُّوسُفَ وَآخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ ۝ قَالُوْا اَعْرَانِكَ لَا نَتَّيُّوْسُفُ قَالَ اَنَا يُّوسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مِنْ يَّتَقٍ وَيَصْبِرُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اِشْرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِيْئِيْنَ ۝ قَالَ لَا تَلْبِسُوْا عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِيْمِيْنَ ۝ اِذْ هَبُوا بِمُصِيْبِيْ هٰذَا فِي الْقُوَّةِ عَلٰى وَجْهِ اِنِّيْ يٰٓاَتٍ بِصِيْرًا ۝ وَاتَوَفٰى بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمُ اِنِّيْ لَاجِدٌ رِّيحٍ يُّوسُفَ لَوْ لَا اَنْ تَفِيْدُوْنَ ۝ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلٍتٍ قَدِيْمٍ ۝ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَاَزْدَدَ بَصِيْرًا ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يَا بَنِي اٰسْتَفْغِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِيْئِيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فَلَمَّادَخَلُوْا عَلٰى يُّوسُفَ اَوٰى اِلَيْهِ اَبُوْيهٖ وَقَالَ اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِيْنَ ۝

مانگے۔ بے شک ہم خطا کار تھے (۹۷)۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تمہارے سنے خشش مانگوں گا۔ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے (۹۸)۔ جب (یہ سب لوگ) یوسف کے پاس پہنچے تو (یوسف نے) اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا مصر میں داخل ہو جائیے خدا نے چاہا تو خاطر جمع سے رہیے گا (۹۹)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۸۷) تا (۹۹)

(۸۷) اسی لیے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بیٹو! جاؤ یوسف علیہ السلام اور بنیامین کو تلاش کرو اور ان کی خبر لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

(۸۸) چنانچہ جب دوسری مرتبہ پھر یہ سب مصر پہنچے تو کہنے لگے اے عزیز ہم اور ہمارے گھر والے قحط سے پریشان

ہیں۔ اور ہم کچھ کھوٹے سکتے لائے ہیں جن کے عوض نہ اناج مل سکتا ہے اور نہ وہ لوگوں کے درمیان چلتے ہیں اور کچھ پہاڑی چیزیں صنوبر، جستہ الخضر، وغیرہ لائے ہیں اور عرب کے استعمال کی چیزیں مثلاً اون، گھی وغیرہ لائے ہیں تو ہمیں اب بھی پورا اناج دے دیجیے جیسا کہ آپ نئے سکوں پر پورا اناج دیتے ہیں اور ان دونوں قیمتوں کے فرق اور ماپوں کے فرق کو ملحوظ نہ رکھیے بلکہ ہمیں خیرات سمجھ کر دے دیجیے بے شک اللہ تعالیٰ خیرات دینے والوں کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر دیتا ہے۔

(۸۹) یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام ان سے فرمانے لگے وہ بھی تمہیں یاد ہے جو کچھ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب کہ تمہاری جہالت اور شباب کا زمانہ تھا۔

(۹۰) سوچ کر کہنے لگے کیا تم ہی یوسف ہو؟ فرمایا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ بنیامین میرا سگا بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کی دولت دے کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے اور واقعی جو خوشحالی میں گناہوں سے بچتا ہے اور تنگی میں صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تقویٰ اور صبر کرنے والوں کے ثواب ضائع نہیں کرتے۔

(۹۱) چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یوسف سے بطور معذرت کہنے لگے بخدا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضیلت فرمائی ہے اور جو کچھ تم نے کیا بے شک اس میں ہم آپ کے ساتھ برائی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے تھے۔

(۹۲) حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے فرمایا تم پر آج کے بعد میری طرف سے کوئی الزام نہیں جو کچھ تم سے قصور ہوا اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے وہ والدین سے زیادہ مہربان ہے۔

(۹۳) اب تم جا کر میرے باپ کو بشارت دو اور میری یہ قیص بھی لے جاؤ اور یوسف علیہ السلام کی یہ قیص جنت سے آیا ہوا لباس تھا اور اس کو ان کے چہرہ پر ڈال دو اس سے ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور باقی اپنے سب گھروالوں کو بھی جو تقریباً ستر اشخاص تھے میرے پاس لے آؤ۔

(۹۴-۹۵) چنانچہ جب قافلہ مقام عریش سے جو کہ مصر اور کنعان کے درمیان ایک بستی تھی قیص لے کر چل پڑا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے ارد گرد کے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ اگر تم مجھ کو بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو اور میری بات کو جھوٹ نہ سمجھو تو ایک بات کہتا ہوں کہ مجھے تو یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے ان کے پاس جو ان کے پوتے پڑ پوتے موجود تھے وہ کہنے لگے بخدا آپ تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں اپنی اسی خام خیالی پر قائم ہیں۔

(۹۶-۹۷) چنانچہ جب یہود حضرت یوسف علیہ السلام کی قیص لے کر ان کی سلامتی کی خوشخبری لے کر آ پہنچا تو اس نے وہ کرتہ ان کے منہ پر لا کر ڈال دیا، فوراً ہی ان کی آنکھیں کھل گئیں تو آپ نے اپنے بیٹوں اور پوتوں سے فرمایا کیوں میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے وہ یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام زندہ ہیں مرے نہیں تو ان کے بیٹوں اور پوتوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لیے دعا کیجیے ہم بے شک گناہ گار اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے۔

(۹۸) حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا تمہارے لیے جمعہ کی رات میں تہجد کے وقت مغفرت کی دعا کروں



گا بے شک وہ غفور الرحیم اور توبہ کرنے والوں پر مہربان ہے۔

(۹۹) چنانچہ جب یہ سب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنے باپ اور اپنی خالہ کو کیوں کہ ان کی والدہ پہلے ہی انتقال کر گئی تھیں اپنے پاس جگہ دی اور فرمایا کہ سب مصر چلیے اور وہاں انشاء اللہ دامن اور تکلیف سے امن میں رہیے۔

### وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

وَحَرَّوْا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ  
مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلْتُ لِي خَلْقًا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجْتَنِي  
مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ إِنَّ نَزْعَ  
الشَّيْطَانِ يَبْنَىٰ وَبَيْنَ أَخَوَتِي إِنِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ  
إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ  
وَعَلَّمْتَنِي مِمَّا تَأْوِيلُ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
أَنْتَ وَابْنُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحَقْنِي  
بِالصَّالِحِينَ ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ  
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ  
وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ وَنَسَلْنَاهُمْ عَلَيْهِ  
مِنَ آخِرَانِ هُوَ الْأَوْكُرُ لِلْعَالَمِينَ وَكَذَّبَتْ قَوْمُ آيَةَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمْزُقُونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ  
وَالَّذِينَ مِنَ الْقَوْمِ بَالِهِمْ إِلَّا وَهْمٌ مِّنْهُمْ أَوْ يَمُوتُونَ أَوْ  
يَنَاسُونَ قَدْ آتَى اللَّهُ أُمَّتَهُمْ السَّاعَةَ بَغْتَةً وَهُمْ  
لَا يَشْعُرُونَ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ  
بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعِيَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبُكْرًا مِّنَ الشُّرَكِ  
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ  
أَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ  
مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ  
حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ وَضَعُوا أَنفُسَهُمْ كَذِبًا وَأَهْلًا  
فَنَجَّيْنَا مَن نَّشَاءُ وَلَا يَرْدُ بَاسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ لَقَدْ  
كَانَ فِي قصصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثٌ يُقْتَرَىٰ  
وَلَكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ  
وَهَدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسف کے آگے سجدے  
میں گر پڑے اور (اس وقت یوسف نے) کہا ابا جان یہ میرے اُس  
خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ میرے  
پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا۔ اور اُس نے مجھ پر (بہت سے)  
احسان کیے ہیں کہ مجھ کو جیل خانے سے نکالا۔ اور اس کے بعد کہ  
شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا آپ  
کو گاؤں سے یہاں لایا۔ بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے تدبیر  
سے کرتا ہے وہ دانا (اور) حکمت والا ہے (۱۰۰)۔ (جب یہ سب  
باتیں ہوئیں تو یوسف نے خدا سے دعا کی کہ) اے میرے  
پروردگار تو نے مجھے صومت سے بہرہ دیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم  
بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دُنیا اور  
آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھے (دُنیا سے) اپنی اطاعت  
(کی حالت) میں اٹھایو اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں  
میں داخل کرجو (۱۰۱)۔ (اے پیغمبر) یہ اخبار غیب میں سے  
ہیں۔ جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور جب برادران یوسف نے  
اپنی بات سے اتفاق کیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے تو تم اُن کے  
پاس تو نہ تھے (۱۰۲)۔ اور بہت سے آدمی گم (کتنی ہی) خواہش  
مگر وایمان لانے والے نہیں ہیں (۱۰۳)۔ اور تم ان سے اس (خیر  
خواہی) کا کچھ صلہ بھی تو نہیں مانگتے۔ یہ (قرآن) اور کچھ نہیں تمام  
عالم کے لئے نصیحت ہے (۱۰۴)۔ اور آسمان اور زمین میں بہت سی  
نشانیوں ہیں جن پر یہ گزرتے ہیں اور ان سے اعراض کرتے ہیں  
(۱۰۵)۔ اور اکثر خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ مگر (اس کے ساتھ)  
شرک کرتے ہیں (۱۰۶)۔ کیا یہ اس (بات) سے بے خوف ہیں کہ  
ان پر خدا کا عذاب نازل ہو کر ان کو ڈھانپ لے یا اُن پر ناگہاں  
قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو (۱۰۷)۔ بہہ دو کہ میرا رستہ تو یہ  
ہے میں خدا کی طرف بلاتا ہوں (از روئے یقین و برہان) سمجھ  
لیجئے کہ میں بھی (لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے  
پیرو بھی۔ اور خدا پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں  
ہوں (۱۰۸)۔ اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں  
میں سے مردی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے کیا ان لوگوں

نے ملک میں سیر (وساحت) نہیں کی کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا انجام کیا ہوا۔ اور متقیوں کے لئے آخرت کا گھر بہت اچھا ہے کیا تم سمجھتے نہیں (۱۰۹)۔ یہاں تک کہ جب پیغمبرنا اُمید ہو گئے اور اُنہوں نے خیال کیا کہ (اپنی نصرت کے بارے میں جو بات اُنہوں نے کہی تھی اس میں) وہ سچے نہ نکلے تو اُن کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔ پھر جسے ہم نے چاہا بچا دیا اور ہمارا عذاب (اُتر کر) گنہگار لوگوں سے بھر نہیں کرتا (۱۱۰)۔ ان کے قصے میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) ایسی بات نہیں ہے جو (اپنے دل سے) بتائی گئی ہو بلکہ جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں اُن کی تصدیق (کرنے والا) ہے اور ہر چیز کی تفصیل (کرنے والا) اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے (۱۱۱)

### تفسیر سورۃ یوسف آیات (۱۰۰) تا (۱۱۱)

(۱۰۰) اور وہاں پہنچ کر اپنے والدین کو تخت شاہی پر اونچا بٹھایا اور عظمت کے غلبہ کے باعث والدین اور ان کے بھائی سب سجدہ میں جھک گئے اور اس زمانہ میں یہ سجدہ رکوع کے طریقہ پر ہوتا تھا جو کہ سلام کے قائم مقام تھا کہ کم تر باعزت کے اور نو جوان بوڑھے کے اور چھوٹا بڑے کے سامنے جھکتا جیسا کہ عجمی لوگ کرتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام فرمانے لگے ابا جان یہ سجدہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا میرے پروردگار نے اس کو سچا کر دکھایا اور مجھ پر قید سے نکلنے کے وقت بھی احسان فرمایا اور مجھے غلامی سے نجات دی اور اس کے بعد بھی کہ شیطان نے حسد میں میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوادیا تھا پھر اللہ تعالیٰ آپ سب کو باہر سے لے آیا بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے اس کی اچھی تدبیر کر دیتا ہے کہ اس طریقے سے ہم سب کو دوبارہ ملانے والا اور وہ ہماری پریشانیوں کو جاننے والا اور ملانے اور جدا کرنے میں حکمتوں والا ہے۔

(۱۰۱) اے میرے پروردگار آپ نے مجھ کو ملک مصر کی سلطنت عطا کی جس کا رقبہ چالیس فرسخ (فاصلے کا ایک ماپ جو اٹھارہ ہزار فٹ ہوتا ہے) اور مجھ کو خوابوں کی تعبیر دنیا کا علم دیا اے آسمانوں اور زمین کے خالق آپ ہی میرے پروردگار خالق رازق و محافظ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ مجھے عبادت توحید میں پورے خلوص کے ساتھ دنیا سے اٹھائیے اور میرے آباؤ اجداد مرسلین کے ساتھ جو جنت میں ہیں شامل کر دیجیے۔

(۱۰۲) اے محمد ﷺ آپ سے جو حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا قصہ بیان کیا گیا یہ آپ کے اعتبار سے غیب کی خبروں میں سے ہے اور بذریعہ جبریل امین آپ کو یہ قصہ بتلاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آپ برادران یوسف علیہ السلام کے زمانے میں موجود نہ تھے، جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا اور وہ یوسف علیہ السلام کی ہلاکت کے بارے میں تدابیر کر رہے تھے۔

(۱۰۳) اور خواہ آپ کیسی ہی کیوں نہ کوشش کریں اہل مکہ میں سے اکثر آسمانی کتابوں اور اللہ کے رسولوں پر ایمان نہیں لاتے۔

(۱۰۴) اور محمد ﷺ آپ تبلیغ توحید پر ان سے کچھ معاوضہ تو نہیں لیتے یہ قرآن تو تمام جنات اور انسانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

(۱۰۵) اور بہت سی نشانیاں ہیں، آسمانوں میں جیسا کہ چاند، سورج، ستارے وغیرہ اور زمین میں جیسا کہ پہاڑ،

دریا، درخت، جانور وغیرہ جن پر اہل مکہ کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان کی طرف توجہ اور غور نہیں کرتے، بلکہ انہیں جھٹلاتے ہیں۔

(۱۰۶) اور اکثر اہل مکہ جو دل میں اللہ کی عبودیت کو مانتے بھی ہیں مگر علانیہ وحدانیت خداوندی میں شرک کرتے ہیں۔

(۱۰۷) کیا پھر بھی مکہ والے اس بات سے مطمئن بیٹھے ہیں کہ بدر کی طرح عذاب الہی میں سے کوئی عذاب ان پر نازل ہو یا ان پر اچانک عذاب قیامت آپڑے اور ان کو اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہو۔

(۱۰۸) محمد ﷺ آپ ان اہل مکہ سے فرما دیجیے کہ ملت ابراہیمی ہی میرا طریق ہے میں لوگوں کو اللہ کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل اور دین خداوندی پر قائم ہوں۔ میں بھی اور میرے اوپر جو ایمان لائے وہ بھی اللہ کی طرف اس طور پر دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی دلیل اور دین خداوندی پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ شریک اور اولاد سے پاک ہے اور میں مشرکین کے ساتھ نہیں ہوں۔

(۱۰۹) اے محمد ﷺ ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستی والوں میں جتنے رسول بنا کر بھیجے سب آدمی ہی تھے جس طرح اب ہم آپ کے پاس بذریعہ جبریل امین وحی بھیجتے ہیں اسی طرح ان کے پاس وحی بھیجتے تھے کیا مکہ والے کہیں چلے پھرے نہیں کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر غور کر لیتے کہ ان سے پہلے جو کافر تھے ان کا کیسا برا انجام ہوا۔

البتہ جنت ان حضرات کے لیے جو کفر و شرک اور فواحش سے بچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں نہایت بھلائی کی چیز ہے۔

کیا تمہارے پاس انسانوں والا دماغ نہیں کہ سوچو آخرت دنیا سے بہتر ہے یا یہ کہ دنیا فانی اور آخرت باقی رہنے والی ہے یا یہ کہ کیا اس بات کو نہیں مانتے کہ گزشتہ قوموں پر جب انھوں نے رسولوں کو جھوٹا قرار دیا کیا کیا عذاب نازل ہوئے۔

(۱۱۰) چنانچہ جب پیغمبر اپنی قوم کی تصدیق کرنے سے مایوس ہو گئے اور ان پیغمبروں کو گمان غالب ہو گیا کہ ان کی قوم جو وہ اللہ کا پیغام اپنی قوم کے پاس لے کر آئے تھے جھٹلانے پر تلی ہوئی ہے اور اب ایمان نہیں لائے گی اور لفظ کذبوا کو تخفیف کے ساتھ پڑھا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ قوم کو غالب گمان ہوا کہ رسولوں نے جو وعدہ کیا تھا (نزول عذاب کا) اس کے خلاف کیا تو ایسی مایوسی کی حالت میں ان کی قوم کی ہلاکت کے لیے ہمارا عذاب آپہنچے گا، چنانچہ ہم نے اس عذاب سے رسولوں اور ان کے ماننے والوں کو بچا لیا اور ہمارا عذاب مشرکین سے نہیں ملتا۔

(۱۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعہ میں سمجھدار لوگوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔ یہ قرآن کریم کوئی خود سے بنائی ہوئی بات تو نہیں بلکہ یہ توریت انجیل اور تمام آسمانی کتب کی بیان تو حید اور بعض دوسرے احکام اور واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تصدیق کرنے والی ہے اور یہ قرآن کریم حلال و حرام میں سے ہر ایک چیز کو تفصیل سے بیان کرنے والا ہے اور ان حضرات کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور اس قرآن کریم پر جو کہ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں، گمراہی سے ہدایت اور عذاب سے رحمت ہے۔

سُورَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ فِي ثَمَانِ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَرَاتِلُ لَيْتَ الْكَشِبِ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ  
الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّهُ نَزَّلَ الْحَقُّ  
بِعَذَابٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ أَسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَعَا السَّحَابُ  
كُلُّ يَوْمٍ يَجْعَلُ مِسْئَلًا لِلْأُمَمِ فَيَقْضِي الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ  
تَهْتَفُونَ وَهُوَ الَّذِي نَزَّلَ الْإِنْشَاءَ وَجَعَلَ فِيهَا  
رُءُوسَ السَّيِّدَاتِ وَفِي كُلِّ السَّيِّدَاتِ جَعَلَ قِيَارًا وَجَعَلَ فِيهَا  
يُغْنِي الْبَلَّ النَّهَارَ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ وَفِي  
الْأَرْضِ قَطْعٌ مُتَبَعٌ وَجَعَلَ فِيهَا أَنْجَابًا وَزُرُوعًا وَنَخْلًا  
صِنَافًا وَغَيْرَ صِنَافٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنَفْضُ بَعْضُهَا  
عَلَى بَعْضٍ فِي الْإِطْلَاقِ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ  
وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ إِذْ كُنَّا رَبُّكَ الْفُتُوحِ خَلْقِ  
جَدِيدٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ الْأَغْلَى فِي  
أَعْنَاقِهِمْ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

سُورَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ فِي ثَمَانِ آيَاتٍ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
اتحمر (اے محمد ﷺ) یہ کتاب (الہی) کی آیتیں ہیں۔ اور جو  
تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے۔ لیکن اکثر  
لوگ ایمان نہیں لاتے (۱)۔ خدا وہی تو ہے جس نے ستونوں کے بغیر  
آسمان جیسا کہ تم دیکھتے ہو (اتنے) اونچے بنائے۔ پھر عرش پر جا  
ٹھہرا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک ایک میعاد معین تک  
گردش کر رہا ہے۔ وہی (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتا ہے (اس  
طرح) وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اپنے پروردگار  
کے روبرو جانے کا یقین کرو (۲)۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو  
پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کیے۔ اور ہر طرح کے میوؤں کی  
دو دو قسمیں بنائیں وہی رات کو دن کا لباس پہنتا ہے۔ غور کرنے  
والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں (۳)۔ اور زمین میں  
کئی طرح کے قطعات ہیں۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ اور  
انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت۔ بعض کی بہت سی شاخیں  
ہیں اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (باوجودیکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا  
ہے۔ اور ہم بعض میوؤں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں اور اس میں سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۴)۔ اگر تم عجیب  
بات سنی چاہو۔ تو کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہوں گے یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار  
سے منکر ہوئے ہیں۔ اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہو گئے اور یہی اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے (۵)

## تفسیر سورۃ الرعد آیات (۱) تا (۵)

یہ سورت پوری مکی ہے سوائے ان دو آیات کے وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا (الخ) اور وَيَقُولُ الَّذِينَ  
كَفَرُوا (الخ) کیوں کہ یہ دونوں آیات مدنی ہیں۔

اس سورت میں تینتالیس آیات اور آٹھ سو پچپن کلمات اور تین ہزار پانچ سو چھ حروف ہیں۔

(۱) یعنی جو کچھ تم کرتے اور کہتے ہو اللہ تعالیٰ ان سب باتوں کو خوب جانتا اور دیکھتا ہے۔ یا یہ کہ یہ ایک قسم ہے۔  
یہ سورت (رعد) قرآن کریم کی آیات ہیں اور قرآن کریم جو حکم دیتا ہے یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے  
بالکل سچ ہے لیکن اکثر اہل مکہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا اور بغیر ستون کے ان کو زمین پر کھڑا کر دیا۔ تم ان آسمانوں کو اسی طرح دیکھ رہے ہو یہ ایسے ستون ہیں جن کو تم نہیں دیکھ رہے اور آسمانوں کے اونچا کرنے سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ عرش پر تھا اور پھر عرش پر متمکن ہوا یعنی علم و قدرت کے اعتبار سے قریب و بعید سب اس کے نزدیک برابر ہیں اور چاند و سورج کی روشنی کو انہوں کے لیے مسخر کر دیا ہر ایک اپنے مدار پر ایک وقت مقررہ میں چلتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندے کے تمام کاموں کی نگرانی کرتے ہیں وہی تنزیل مصیبت کو بذریعہ فرشتوں کے نازل فرماتا ہے یہ قرآن پاک اوامر و نواہی کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم مرنے کے بعد کی تصدیق کرو۔

(۳) اور اس نے زمین کو پانی پر پھیلا یا اور زمین میں بڑے قائم رہنے والے پہاڑ کو جو کہ زمین کے لیے میخیں ہیں پیدا کیے اور نہریں جاری کیں اور اس میں ہر ایک قسم کے پھلوں سے دو دو قسم کے پھل مثلاً کھٹے، میٹھے، سفید، سرخ پیدا کیے، وہ دن کی روشنی سے رات کو رات کی تاریکی سے دن کی روشنی کو چھپا دیتا ہے یا یہ کہ وہ رات کو لے جاتا ہے دن کو لاتا ہے اور دن کو لے جاتا ہے اور رات کو لے آتا ہے۔

ان امور مذکورہ میں نشانیاں اور دلائل ہیں تاکہ ان میں غور کریں۔

(۴) اور زمین میں پاس پاس مختلف قطعے ہیں کہ کھاری اور خراب زمین کا حصہ ہے اور اسی کے ساتھ صاف شیریں اور ٹھنڈی زمین کا حصہ ہے کہ یہ حصے ایک دوسرے سے ملحق ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور مختلف کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں کہ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ نیچے سے ایک ہی جڑ ہے اور اوپر جا کر دس اور اس سے زیادہ اور کم جڑیں ہو جاتی ہیں اور بعض میں جڑیں جدا جدا نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہی جڑ رہتی ہے۔ سب کو بارش یا نہر ہی کا پانی دیا جاتا ہے، اس کے باوجود ہم ایک کو دوسرے پر وزن اور لذت میں فوقیت دیتے ہیں اور ان مڑوں اور رنگوں کے اختلافات میں ان حضرات کے لیے دلائل ہیں جو ان تمام چیزوں کی منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۵) اے محمد ﷺ اگر آپ کو ان لوگوں کی تکذیب پر تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ قول تعجب کے لائق ہے کہ جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے تو کیا مرنے کے بعد ہم پھر دوبارہ زندہ ہو کر انھیں گے اور ہم میں پھر روح پھونکی جائے گی، یہ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ تو ان کافروں کی گردنوں میں بیڑیاں اور طوق باندھے جائیں گے اور یہ بیڑیوں اور طوق والے دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ ان کو وہاں موت آئے گی اور نہ یہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔



وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ  
 قَبْلِهِمُ الْمَثَلَتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى  
 ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ  
 كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ  
 وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ اللَّهُ يَعْزِمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا يَغِ  
 تَعِضُ الْأَرْحَامُ وَنَاثِرُ دَاوُدَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِقَدَرٍ ۝ عَلِمُ  
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرِ ۝ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَعَ الْقَوْلِ  
 وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخَفٌّ بِأَنْبُلٍ وَسَارِبٌ بِأَنْهَارٍ ۝  
 لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ  
 أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا  
 بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءَ أَفْلٍ مَرَدَلَةٍ وَنَالَهُمْ  
 مِنْ دُونِهِ مِنْ وَاِلَ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ حَوًّا وَطَمَعًا  
 وَيُنَشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيَسْبِغُ الرِّيحُ بِحُجْدٍ وَالْمَلِيكَةُ  
 مِنْ خِيفَتِهِ ۝ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ  
 يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْحَالِ ۝  
 لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْمَعُونَ  
 لَهُمْ شَيْءٌ إِلَّا كَهَيْسِطِ كَفَيْهِ إِلَى السَّاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ  
 بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے تم سے بُرائی کے جلد خواستگار (یعنی طالب عذاب) ہیں حالانکہ اُن سے پہلے عذاب (واقع) ہو چکے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار لوگوں کو باوجود اُن کی بے انصافیوں کے معاف کرنے والا ہے۔ اور بے شک تمہارا پروردگار سخت عذاب دینے والا ہے (۶)۔ اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی نازل نہیں ہوئی۔ سو (اے محمد ﷺ) تم تو صرف ہدایت کرنے والے ہو اور ہر ایک قوم کے لئے رہنما ہوا کرتا ہے (۷)۔ خدا ہی اُس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے شکم نے اور بڑھنے سے بھی (واقف ہے) اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے (۸)۔ وہ دانائے نہاں و آشکار ہے سب سے بزرگ (اور) عالی مرتبہ (۹)۔ کوئی تم سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر۔ یا رات کو کہیں چھپ جائے یا دن (کی روشنی میں) کھلم کھلا چلے پھرے (اس کے نزدیک) برابر ہے (۱۰)۔ اُس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں۔ جو خدا کے حکم سے اُسکی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔ اور جب خدا کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی۔ اور خدا کے سوا اُن کا کوئی مددگار نہیں ہوتا (۱۱)۔ اور وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور اُمید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے۔ اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے (۱۲)۔ اور رعد اور اُسکے فرشتے سب اُس کے خوف سے اُس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور وہ خدا کے بارے

میں جھگڑتے ہیں اور وہ بڑی قوت والا ہے (۱۳)۔ سو دمند پکارنا تو اسی کو ہے اور جن کو یہ لوگ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ اُن کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے۔ مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ (دور ہی سے) اُس کے منہ تک آپہنچے حالانکہ وہ (اس تک کبھی بھی) نہیں آسکتا اور (اسی طرح) کافروں کی پکار بے کار ہے (۱۴)

### تفسیر سورۃ الرعد آیات (۶) تا (۱۴)

(۶) اے محمد ﷺ یہ لوگ بطور مذاق کے آپ سے عافیت سے قبل نزول عذاب کا تقاضا کرتے ہیں اور آپ سے عافیت کی درخواست نہیں کرتے حالاں کہ ان سے پہلے عقوبات کے واقعات گزر چکے جن کی بنا پر ہلاک ہونے والے ہلاک ہوئے اور آپ کا پروردگار ان مکہ کے کافروں کے شرک کو اگر یہ تو بہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو معاف کر دے گا اور جو شرک سے تو بہ نہ کرے تو یقیناً آپ کا پروردگار اس کو سخت سزا دے گا۔



(۷) اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکریوں بھی کہتے ہیں کہ ان پر خاص معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جیسا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام پر معجزات نازل کیے گئے تھے۔ محمد ﷺ آپ تو صرف عذاب خدا سے ڈرانے والے رسول ہیں اور ہر ایک قوم کے لیے نبی ہوتے چلے آئے۔ یا یہ کہ داعی جو ان کو گمراہی سے نجات دے کر ہدایت کی طرف دعوت دیتے رہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہوتی ہے جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی اور جو کچھ حمل میں نو ماہ کے اندر کی ہوتی ہے اور جو کچھ نو ماہ سے زیادہ زیادتی ہوتی ہے۔

اور یہ مدت میں زیادتی و کمی اور رحم مادر میں بچہ کا ٹھہرنا اور اس کا نکلنا سب ایک خاص اندازہ سے مقرر ہے۔  
(۹) اور وہ تمام ان باتوں کو جو بندوں سے پوشیدہ ہیں اور جو ان کو معلوم ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جاننے والا ہے اور کہا گیا ہے کہ غیب سے مراد وہ چیزیں ہیں جو ہونے والی ہیں اور شہادۃ سے مراد وہ ہیں جو ہو چکیں اور کہا گیا ہے کہ غیب سے مراد رحم مادر میں لڑکے وغیرہ کا وجود اور شہادۃ سے اس کا خروج مراد ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے اس سے بڑی اور بلند اور کوئی چیز نہیں۔

(۱۰) تم میں سے کوئی بات یا کوئی کام چپکے سے کرے یا پکار کر کہے سب کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ سب برابر ہیں اور ایسے ہی جو شخص رات میں کہیں چھپ جائے اور جو دن میں چلے پھرے وہ سب کو جانتا ہے۔  
(۱۱) ہر ایک شخص کی حفاظت کے لیے کچھ فرشتے بھی مقرر ہیں۔ جن کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے کہ رات کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور دن کے آجاتے ہیں اور دن کے چلے جاتے ہیں اور رات کے آجاتے ہیں کہ وہ خدا کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں تقدیر کے مطابق ان کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی امن اور خوشحالی والی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے جب تک وہ لوگ شکر خداوندی کو ترک کر کے اپنی حالت خود نہیں تبدیل کر دیتے۔

اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب اور اس کی ہلاکت تجویز کر لیتا ہے تو پھر ان سے فیصلہ خداوندی کے ہٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی اور اللہ کے سوا پھر کوئی ان سے عذاب خداوندی کو ہٹانے والا نہیں اور نہ اس کے علاوہ اور کوئی جائے پناہ ہے۔  
(۱۲) اور وہ تمہیں کو بارش کے وقت بجلی چمکتی ہوئی دکھاتا ہے کہ بارش سے مسافر کو اپنے ساز و سامان کے بھیگ جانے کا خوف بھی ہوتا ہے اور مقیم کو خواہش و امید ہوتی ہے کہ اس کی کھیتی سیراب ہو جائے اور وہ بادلوں کو بھی جو بارش سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں پیدا کرتا اور ان کو بلند کرتا ہے۔

(۱۳) اور رعد فرشتہ اللہ کے حکم سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے۔ اور رعد کے معنی آسمانی آواز کے ساتھ بھی کیے گئے ہیں اور دوسرے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اور وہ بجلیاں یعنی ان میں آگ بھیجتا ہے، سو جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے ہلاک کر دیتا ہے جیسا کہ زید بن قیس کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی آگ کے ذریعے ہلاک کیا اور اس کے ساتھی عامر بن طفیل کو ایک گٹھی کے ذریعے

جو اس کی کوکھ میں نکلی تھی یعنی طاعون سے ہلاک کر دیا اور یہ اللہ تعالیٰ کے باب میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جھگڑ رہے تھے حالاں کہ وہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔

### شان نزول: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَخْبِي (الخ)

طبرانیؒ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ زید بن قیس اور عامر بن طفیل دونوں رسول اکرم ﷺ کے پاس مدینہ میں آئے تو عامر کہنے لگا محمد ﷺ اگر میں اسلام لے آؤں تو آپ مجھے کیا دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لیے وہ تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے جو اور مسلمانوں کے لیے ہیں اور تم پر وہ تمام ذمہ داریاں عائد ہو جائیں گی جو دوسرے مسلمانوں پر عائد ہیں عامر کہنے لگا کیا آپ اپنے مرنے کے بعد امر نبوت کو میرے لیے نہیں کرے گے، آپ نے ارشاد فرمایا یہ چیز نہ تمہارے لیے ہو سکتی ہے اور نہ تمہاری قوم کے لیے ہو سکتی ہے چنانچہ یہ دونوں آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

عامر نے زید سے کہا کہ میں محمد ﷺ کو باتوں میں لگا کر تم سے غافل کر دوں گا اور تو (نعوذ باللہ) آپ کو تلوار سے ختم کر دینا، چنانچہ اس مشورہ کے بعد پھر دونوں لوٹ کر آئے، عامر آ کر کہنے لگا محمد ﷺ آپ میرے ساتھ کھڑے ہوں میں آپ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ اس کے کہنے پر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر اس سے بات چیت کرنا شروع کر دی۔

رسول اکرم ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور اس کو دیکھا پھر آپ وہاں سے لوٹ آئے اور یہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے جب رتم پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے زید پر بجلی گرا کر اس سے جھلس دیا۔ تب اللہ نے اللہ یَعْلَمُ سے شَدِيدُ الْمَحَالِ تک یہ آیات نازل فرمائیں۔

اور امام نسائی اور بزار نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کو رؤساء کفار میں سے ایک سردار کے پاس دعوت توحید کے لیے بھیجا تو وہ بد بخت کہنے لگا کہ تمہارا پروردگار جس کی طرف تم مجھ کو دعوت دیتے ہو وہ کس قسم کا ہے نعوذ باللہ، لو ہے کا ہے یا پتیل کا یا چاندی کا ہے یا سونے کا، چنانچہ ان صحابی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر اس کے جواب سے آپ کو مطلع کر دیا، پھر آپ نے ان کو دوبارہ اور تیسری مرتبہ بھیجا، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سردار پر بجلی گرا کر اس کو جلا دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ (الخ) یعنی وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔

ادھر زید بن قیس بد بخت نے تلوار سونتی جب اس بد بخت نے اپنا ہاتھ تلوار کے دستہ پر رکھا تو اس کا ہاتھ سو گیا۔

(۱۳) سچا پکارنا یعنی دین حق شہادۃ ان لا الہ الا اللہ اور یہی سچا پکارنا ہے اسی کے لیے خاص ہے، اللہ کے علاوہ اور

جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ ان کی پکار پر ان کو اس سے زیادہ نفع نہیں پہنچا سکتے، جتنا کہ پانی اس شخص کو نفع پہنچاتا کہ وہ شخص دور دراز سے اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلانے ہوئے ہوتا کہ پانی اس کے منہ میں اڑ کر پہنچ جائے اور اس حالت میں پانی کبھی بھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا سو جیسا کہ پانی کبھی بھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا اسی طرح بتوں کی پوجا بھی اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی اور کافروں کی یہ عبادت محض باطل ہے جس سے یہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں۔

## وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظَلَمَهُمُ بِالْاَدْوٰى  
وَالْاَصٰلِ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ  
قُلْ اَفَاَتَاخَذُكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ لَا يَسْكُوْنَ لِيْ نَفْسِيْمْ نَفْعًا  
وَلَا خَرًا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ  
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا  
كَخَلْقِهٖ فَتَشٰبَهَ الْاَحْقَ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ  
وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَسَالَتْ  
اَوْدِيَةٌۭ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا  
يُوْقَدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حُلِيٍّ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ  
مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَخْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَاَمَّا  
الرَّبُّ فَيَذَرُ هَبًّا جُفَاءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ  
فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَخْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝  
لِّلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْجُدُوْا لِاٰنِ لِّهِمْ  
فَاِذَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ لَا فُتْدُ وَاِيهٖ اَوْلٰئِكَ لَهُمْ  
سُوْرَةُ الْحِسَابِ وَمَا وُجِّعَتْ لَهُمْ جَهَنَّمَ وِيْلٌ لِّلْمُتَّكِفِيْنَ ۚ اَفَمَنْ يَّقْلُمُ  
اَنۡمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقَّ كَمَنْ هُوَ اَعْلٰى اِنۡمَآ يَتَذَكَّرُ  
اُولُو الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ يُؤْفَوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْبَيْعَ  
وَالَّذِيْنَ يَعْلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ  
وَيَخَافُوْنَ سُوْرَةَ الْحِسَابِ ۝

اور جتنی مخلوقات آسمان اور زمین میں ہیں خوشی سے یا زبردستی سے خدا کے آگے سجدہ کرتی ہیں اور اُن کے سائے بھی صبح و شام (سجدے کرتے ہیں) (۱۵)۔ ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ (تم ہی ان کی طرف سے) کہہ دو کہ خدا۔ پھر (ان سے) کہو کہ تم نے خدا کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے جو (اپنے) نفع و نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ (یہ بھی) پوچھو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہیں یا اندھیرا اور اُجالا برابر ہو سکتا ہے بھلا ان لوگوں نے جن کو خدا کا شریک مقرر کیا ہے کیا انہوں نے خدا کی سی مخلوقات پیدا کی ہے۔ جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہیں۔ کہہ دو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکساں (اور) زبردست ہے (۱۶)۔ اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر نالے پر پھولا ہوا جھاگ آگیا۔ اور جس چیز کو زور یا کوئی اور سامان بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں اس میں بھی ایسا ہی جھاگ ہوتا ہے۔ اس طرح خدا حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھیرا رہتا ہے۔ اس طرح خدا (صبح اور غلط کی) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو) (۱۷)۔ جن لوگوں نے خدا کے حکم کو قبول کیا ان کی حالت بہتر ہوگی۔ اور جنہوں نے اُس کو قبول نہ کیا اگر روئے زمین کے سب خزانے اُن کے اختیار میں ہوں تو وہ سب کے سب اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور (نجات کے) بدلے میں صرف کر ڈالیں (مگر نجات کہاں)؟ ایسے لوگوں کا حساب بھی بُرا ہوگا اور اُن کا ٹھکانہ بھی دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے (۱۸)۔ بھلا جو شخص یہ جانتا ہو کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے کیا وہ اُس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے؟ اور سمجھتے تو وہی ہیں جو غفلت میں ہیں (۱۹)۔ جو خدا کے عہد کو بُرا کرتے

میں اور اقرار کو نہیں توڑتے (۲۰)۔ اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اُن کو جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور اُن سے حساب سے خوف رکھتے ہیں (۲۱)

### تفسیر سورۃ الرعد آیات (۱۵) تا (۲۱)

(۱۵) اور اللہ ہی کے سامنے سب سر جھکائے ہوئے ہیں کہ اس کی عبادت اور نماز میں مصروف ہیں جو کہ آسمانوں میں فرشتے اور زمین میں مومن لوگ ہیں، آسمان والے خوشی سے جھکائے ہوئے ہیں کیوں کہ ان کو عبادت میں ناگواری نہیں ہوتی اور زمین والے مجبوراً جھکائے ہوئے ہیں کیوں کہ ان کو عبادت میں ناگواری ہوتی ہے یا یہ کہ مخلصین خوشی سے اور منافقین مجبوری سے جھکائے ہوئے ہیں۔ اور اہل زمین سے جو لوگ سر جھکائے ہوئے ہیں۔ ان کے سائے بھی صبح و شام سرخم کیے ہوئے ہیں کہ صبح کو دائیں جانب اور شام کو بائیں جانب۔

(۱۶) اے محمد ﷺ آپ مکہ والوں سے کہئے کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہے؟ سوا گروہ جواب میں اللہ کہہ دیں تو ٹھیک ورنہ آپ ہی فرمادیجئے کہ اللہ خالق ہے پھر یہ کہیے کہ کیا پھر بھی تم نے اللہ کے علاوہ دوسرے معبود بنائے ہیں جو خود اپنی ذات کو بھی نفع پہنچانے اور نقصان کے دور کرنے پر طاقت نہیں رکھتے۔

اے محمد ﷺ آپ ان سے یہ بھی فرمادیجئے کیا کافر اور مومن دونوں برابر ہو سکتے ہیں یا کہیں کفر و ایمان میں برابری ہو سکتی ہے یا انھوں نے اللہ کے ایسے بتوں کو شریک قرار دے رکھا ہے کہ انھوں نے بھی کسی چیز کو پیدا کیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے تو اس واسطے ان کو تمام مخلوق ایک سی معلوم ہوئی جس کی وجہ سے ان کو مخلوقات خداوندی اور اپنے بتوں کی پیدا کردہ چیز میں امتیاز باقی نہ رہا ہو تو آپ اس کے متعلق فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے یہ بت کسی چیز کے خالق نہیں، اس کے علاوہ اور کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں اور وہ واحد ہے اور اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے۔

(۱۷) اب اللہ تعالیٰ حق و باطل کے امتیاز کو ایک مثال سے سمجھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبریل امین قرآن کریم اتارا اور اس قرآن پاک میں حق اور باطل کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا تو روشن دلوں نے اپنی وسعت اور اپنے نور کے اعتبار سے قرآن حکیم کو اپنے سینوں میں جگہ دے لی اور اندھیرے والے دل اپنی باطل خواہشوں کے پیرو کار ہوئے۔

اور اس پانی کی طرح اللہ تعالیٰ دوسری مثال بیان فرماتے کہ سونے اور چاندی کو جس وقت آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں تو دریائی جھاگوں کے اوپر جو میل کچیل اوپر آجاتا ہے، اسی طرح اس میں بھی آجاتا ہے تو حق سونے اور چاندی کی طرح ہے کہ جیسے سونے چاندی کو نفع حاصل کرنے اور زیور بنانے کے لیے تپاتے ہیں اسی طرح حق سے

صاحب حق نفع حاصل کرتا ہے اور باطل سونے چاندی کے میل کچیل کی طرح ہے جیسا کہ وہ کسی کام میں نہیں آتا، اسی طرح باطل سے بھی اہل باطل نفع نہیں حاصل کر سکتے۔

اور اسی طرح لوہے اور پیتل میں بھی تپانے سے میل اوپر آ جاتا ہے تو حق لوہے اور پیتل کی طرح ہے جیسا کہ یہ چیزیں کام میں آتی ہیں اسی طرح حق سے بھی نفع پہنچتا ہے اور جیسا کہ ان کا میل کچیل کسی کام کا نہیں ہوتا، اسی طرح باطل سے بھی کسی قسم کا کوئی نفع نہیں ملتا تو میل کچیل پھینک دیا جاتا ہے، اسی طرح باطل بھی کارآمد نہیں اور نفع کی چیزیں وہ خالص پانی، سونا، چاندی اور لوہا، پیتل ہے کہ دنیا میں ان سے نفع حاصل ہوتا ہے ایسے ہی حق سے نفع حاصل کیا جاتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثالیں بیان فرماتے ہیں۔

(۱۸) یعنی جو دنیا میں تو حید کے قائل ہو گئے ان کو آخرت میں جنت ملے گی اور جو تو حید خداوندی کے قائل نہیں ہوئے تو ان کے پاس اگر تمام دنیا کی دولت ہو بلکہ اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی ہو یہ سب کا سب اپنی جانوں کی رہائی کے لیے دے ڈالیں تب بھی ان لوگوں پر سخت عذاب ہوگا اور ان کے لوٹنے کی جگہ دوزخ ہے اور وہ براٹھ کاٹا اور لوٹنے کا بڑا مقام ہے۔

(۱۹) جو شخص قرآن کریم کی حقانیت کی تصدیق کرتا ہو تو کیا یہ مومن کافر کی طرح ہو سکتا ہے، سو قرآن کریم سے نصیحت تو سمجھدار ہی لوگ قبول کرتے ہیں۔

(۲۰-۲۱) اور یہ حضرات فرائض خداوندی کی پوری طرح بجا آوری کرتے ہیں اور کبھی فرائض خداوندی کی ادائیگی کو ترک نہیں کرتے اور صلہ رحمی کرتے ہیں یا رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے پر قائم رہتے ہیں اور اپنے پروردگار کے حکم کی بجا آوری کرتے ہیں اور عذاب کی سختی سے ڈرتے ہیں۔



وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ  
 بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا  
 وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ  
 يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ  
 عُقْبَى الدَّارِ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ  
 وَيَقْطَعُونَ نَافِثَاتِ اللَّهِ بِهِ أَنْ يُوَصَّلَ وَيُفْسَدُونَ فِي الْأَرْضِ  
 أُولَئِكَ لَهُمْ النَّارُ وَلَهُمْ سَوْءُ الدَّارِ اللَّهُ يُبْطِلُ رِزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ  
 وَفِرْحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ الْأَمْتَاعُ  
 وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا الْوَارِثُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ  
 يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي  
 قُلُوبَهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا  
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحَسُنَ أُولَئِكَ

اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (مصاب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے بُرائی کو دُور کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے (۲۲)۔ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیکو کار ہوں گے وہ بھی بہشت میں جائیں گے اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے اُن کے پاس آئیں گے (۲۳)۔ (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو (یہ) تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے۔ اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے (۲۴)۔ اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اُس کو توڑ ڈالتے ہیں اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کو جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اُن کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے اور اُن کے لئے گھر بھی بُرا ہے (۲۵)۔ خدا جس کو چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلے) میں بہت تھوڑا فائدہ ہے (۲۶)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی بہدو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے (۲۷)۔ (یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے آرام پاتے ہیں (اُن کو) اور سن رہو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں (۲۸)۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے اُن کے لئے خوش حالی عمدہ ٹھکانہ ہے (۲۹)۔

## تفسیر سورۃ الرعد آیات (۲۲) تا (۲۹)

(۲۲) اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنے رب کی رضا مندی کے خواہش مند رہ کر اس کے احکامات پر پوری طرح قائم رہتے ہیں اور پانچوں نمازوں کے پابند رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپ کر بھی اور دوسروں کے سامنے ظاہر کر کے بھی صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں اور جب کوئی ان کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اچھی بات اور حسن سوچ سے اس کو ٹال دیتے ہیں، مذکورہ صفات والے حضرات کے لیے جنت ہے اور ان حضرات کو کون سی جنت ملے گی اب اس کی تفصیل یہ ہے۔

(۲۳-۲۴) کہ وہ جنت عدن ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا مقام ہے اور وہی انبیاء کرام صدیقین اور شہداء و صالحین کا ٹھکانہ ہے اور ان کے ماں، باپ، بیویاں اور اولاد جو مومن اور وحدانیت کے قائل ہوں گے اور اس



جنت میں داخل ہونے کے لائق ہوں گے وہ اسی جنت میں داخل ہوں گے۔

اور ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کے چار ہزار دروازے ہوں گے اور ہر ایک دروازے میں چوکھٹ ہوگا ان کے پاس ہر ایک دروازے سے فرشتے آئیں گے اور کہیں گے کہ تم ہر ایک مصیبت سے بچے رہو گے اور جنت اس صلہ میں ملی ہے کہ تم احکام خداوندی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہے تو جنت تمہارے لیے بہت اچھا انعام ہے۔

(۲۵) اور جو لوگ فرائض خداوندی کو ان کی تاکید اور پختگی کے بعد چھوڑتے ہیں اور صلہ رحمی اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے کو ترک کرتے اور کفر و شرک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے اور ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں ایسے لوگوں پر دنیا میں بھی عذاب نازل ہوگا اور آخرت میں بھی جہنم میں جائیں گے۔

(۲۶) اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے دنیا میں مال کی وسعت و فراخی کر دیتا ہے اور یہ اس کی طرف تدبیر اور جس پر چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے اور یہ اس کی جانب سے ایک قسم کی مہلت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کی بھلائی اور درستگی وسعت و فراخی میں ہے اگر وہ اس فراخی کو غیر اللہ کی طرف پھیر دیں تو یہ ان کے لیے بدترین چیز ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بہت سے بندوں کی درستگی تنگی ہی میں ہو سکتی ہے اگر وہ اس کو غیر اللہ کی طرف پھیر دیں تو یہ ان کے لیے بہت بدترین بات ہو جائے۔

اور یہ لوگ دنیاوی زندگی اور اس کے عیش و عشرت پر اترانے لگے اور دنیاوی زندگی میں جو بھی عیش و عشرت ہے یہ آخرت کی نعمتوں کے بقاء کے مقابلہ میں سوائے تھوڑی سی پونجی کے اور کچھ نہیں جیسا کہ گھر کا ساز و سامان۔

(۲۷) اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکریوں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ پر ان کی نبوت کی تصدیق کے لیے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا جیسا کہ سابقہ رسولوں پر معجزات نازل کیے گئے۔

اے محمد ﷺ آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہیں اپنے دین سے بے پرواہ کر دیں جو اسی چیز کا مستحق ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اسے اپنے دین کی ہدایت کر دیتے ہیں۔

(۲۸) مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور قرآن کریم اور حلف باللہ سے ان کے دلوں کو سکون اور خوشی حاصل ہوتی ہے اچھی طرح جان لو کہ قرآن کریم سے دل کو سکون اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور احکام خداوندی کو بجالائے ایسے حضرات قابل رشک ہیں اور کہا گیا ہے کہ طوبی نام کا جنت میں ایک درخت ہے اس کا تنا سونے کا ہے اور اس کے پتے ریشمیں جوڑے ہیں اور اس پر ہر رنگ کے پھل ہیں اور اس کی شاخیں پوری جنت میں پھیلی ہوئی ہیں اس کے نیچے مشک، زعفران اور عنبر کے ٹیلے ہیں اور ایسے حضرات ہی جنت میں جائیں گے۔



## تفسیر سورۃ الرعد آیات (۲۰) تا (۲۷)

(۳۰) اسی طرح ہم نے آپ کو ایک ایسی امت میں رسول بنا کر بھیجا ہے کہ اس سے پہلے اور امتیں گزر چکی ہیں۔ آپ ان کو وہ قرآن حکیم پڑھ کر سنائیں جو ہم نے آپ پر بذریعہ جبریل امین نازل کیا ہے۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمان کذاب کے علاوہ (جو رحمن کے ساتھ مشہور ہے) کسی اور رحمن کو نہیں جانتے۔ اے محمد ﷺ آپ فرمادیجیے کہ رحمن تو میرا پروردگار ہے، اس کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے اس پر اعتماد اور بھروسہ کر لیا اور آخرت میں اسی کے پاس مجھے جانا ہے۔

(۳۱) اگلی آیت عبد اللہ بن امیہ مخزومی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ ان لوگوں نے اپنے باہم مشورہ سے رسول اکرم ﷺ سے کہا تھا کہ مکہ مکرمہ کے پہاڑ اپنے قرآن کی طاقت سے دور کر دو اور اس مقام پر پانی کے چشمے پیدا کر دو جیسا کہ تم کہتے ہو کہ داؤد علیہ السلام کے لیے تانبے کا چشمہ نرم کر دیا گیا تھا اور جیسا کہ بقول آپ کے حضرت سلیمان کے لیے ہوا مسخر بھی، اسی طریقہ سے ہمارے لیے بھی ہوا کو مسخر کر دو کہ ہم اس پر سوار ہو کر ملک شام چلے جایا کریں اور پھر آجایا کریں اور جیسا کہ آپ کے حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، آپ بھی ہمارے مردوں کو زندہ کر دو، سو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں فرماتا ہے کہ اگر محمد ﷺ کے قرآن کے علاوہ کوئی قرآن ایسا ہوتا جس کے ذریعے سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیے جاتے تو اس کے ذریعے سے زمین جلدی طے ہو جاتی یا اس کے ذریعے سے مردہ زندہ کر دیے جاتے تو رسول اکرم ﷺ کے قرآن کے ذریعے سے ہوتیں بلکہ ان تمام چیزوں کے کرنے کا سارا اختیار خاص اللہ ہی کو ہے۔

پھر بھی ان لوگوں کو جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے تھے ان کے دل کو یہ بات نہ لگی کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام انسانوں کو اپنے دین سے سرفراز فرما دیتا، آسمانی کتب اور رسولوں کے منکر یعنی کفار مکہ تو ہمیشہ اس حالت میں رہتے ہیں کہ ان کے کفر کی وجہ سے کوئی نہ کوئی حادثہ حملہ آوری یا بجلی وغیرہ ان پر یا ان کے ساتھیوں پر ان کے شہر مکہ کے قریب عسفان تک نازل ہوتا ہی رہتا ہے، یہاں تک کہ اسی حالت میں مکہ مکرمہ فتح ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافتی نہیں کرتے یعنی مکہ مکرمہ فتح ہو گا یا یہ کہ قیامت قائم ہوگی۔

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَأُتِيَتْ الصُّورُ فِي الْمَدِينَةِ (النح)

امام طبرانیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ہمارے پہلے بوڑھے جو مر چکے ہیں ان کو زندہ کر کے دکھلاؤ تا کہ ہم ان سے بات چیت کریں اور ہم سے ان پہاڑوں یعنی مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کو جو ہم سے بالکل ملے ہوئے دور کر دو۔ اس پر یہ آیت کریمہ

نازل ہوئی۔

اور ابن ابی حاتمؒ اور ابن مردویہؒ نے عطیہ عوفیؒ سے روایت کیا ہے کہ کفار نے نبی اکرم ﷺ سے کہا، کاش آپ ہمارے لیے مکہ کے پہاڑوں کو بٹا دیتے تاکہ ہم پر زمین وسیع ہو جاتی اور ہم اس میں کھیتی وغیرہ کرتے جیسا کہ سلیمان علیہ السلامؑ اپنی قوم کے لیے زمین کو ہوا کے ذریعے کاٹ کر دیتے تھے۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے لیے زمین کو کاٹ دیجئے یا ہمارے مردوں کو زندہ کر دیجئے جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی قوم کے لیے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

(۳۲) اور جیسا کہ آپ کی قوم قریش آپ کے ساتھ مذاق کرتی ہے، اسی طرح بہت سے رسولوں کے ساتھ ان کی قوم نے مذاق کیا تو پھر اس مذاق کے بعد میں ان کافروں کو مہلت دیتا رہا، پھر میں نے ان پر عذاب نازل کیا تو سمجھنے کی بات ہے کہ کیسا سخت میں نے ان پر عذاب نازل کیا۔

(۳۳) تو کیا پھر بھی اللہ تعالیٰ جو کہ ہر ایک نفس کی نگرانی اور حفاظت کرتا ہے اور ہر ایک کی نیکی بدی روزی اور تنگی تمام امور سے واقف ہے اور ان لوگوں کے معبود جن کی یہ اللہ کے علاوہ پوجا کرتے ہیں برابر ہو سکتے ہیں جو ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے ہیں، اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمائیے کہ اگر یہ شرکاء بالفرض اللہ کے ساتھ شریک ہیں تو ان کے نفع پہنچانے اور ان کی کارگزاریاں تو گناہ، کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی بات کی خبر دیتے ہو کہ دنیا بھر میں اس کے وجود کی خبر اللہ تعالیٰ کو نہ ہو کہ اللہ کے سوا بھی کوئی ہے جو نفع و نقصان کا مالک ہے یا محض ظاہری باطل اور جھوٹی باتوں پر ان کی پوجا کرتے ہو، بلکہ ان کافروں کو اپنے اقوال و افعال مرغوب معلوم ہوتے ہیں اور یہ لوگ دین حق سے محروم رہ گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ اپنے دین سے بے راہ کر دے تو پھر اسے کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔

(۳۴) یہ لوگ بدر کے دن مارے جائیں گے اور آخرت کا عذاب اس دنیاوی عذاب سے کئی گنا سخت ہے اور اللہ کے عذاب سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں اور کوئی جانے پناہ نہیں کہ جہاں جا کر پناہ حاصل کریں۔

(۳۵) اور جس جنت کا کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں سے وعدہ کیا گیا ہے، اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس کے درختوں اور مخلات کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں جاری ہوں گی اس کا پھل ہمیشہ رہے گا تبھی ختم نہ ہوگا اور ایسے ہی اس کا سایہ ہمیشہ رہے گا جنت تو کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کے لیے ہوئی اور کافروں کا انجام دوزخ ہوگا۔

(۳۶) یعنی جن لوگوں کو ہم نے توریت کا علم عطا کیا ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلامؒ اور ان کے ساتھی تو وہ رحمان (اللہ تعالیٰ) کے اس ذکر سے جو آپ پر نازل کیا گیا خوش ہوتے ہیں۔

اور ان یہودی میں بعض ایسے ہیں کہ سورہ یوسف اور رحمن (اللہ تعالیٰ) کے ذکر کے علاوہ بعض قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں یا یہ کہ کفار مکہ وغیرہ میں سے بعض گروہ قرآن کریم کے اس حصے کا انکار کرتے ہیں جس میں رحمن (اللہ تعالیٰ) کا ذکر ہے۔

اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے اس بات کا حکم ہوا ہے کہ میں خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤں اور مخلوق کو میں اللہ ہی کی طرف بلاتا ہوں اور آخرت میں مجھے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (۳۷) اور اسی طرح ہم نے قرآن حکیم کو جبریل امین کے ذریعے اس طرح نازل کیا ہے کہ وہ پورا کا پورا اللہ تعالیٰ کا ایک خاص حکم ہے، عربی زبان میں اور بالفرض اگر آپ ان کے دین اور ان کے قبلہ کی پیروی کرنے لگیں جبکہ آپ کے پاس دین ابراہیمی اور قبلہ ابراہیمی کا کھلا بیان پہنچ چکا ہے تو عذاب الہی کے مقابلہ میں نہ آپ کا کوئی قریبی رشتہ دار آپ کو فائدہ پہنچائے گا اور نہ کوئی اس عذاب کو آپ سے روکنے والا ہوگا۔

### وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ

وَجَعَلْنَا لَهُمُ آيَاتٍ وَأَوْزَارَ ثِيَابٍ مِّمَّا كَانُوا يُوسِفُونَ أَن يَأْتِي  
بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْنَعُ اللَّهُ نَافِثًا  
وَيُثَبِّتُ مِمَّا عِنْدَهُ وَأَمَّا الْكِتَابُ ۖ وَإِنْ مَا يُرِيدُكَ بَعْضُ  
الَّذِينَ نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ وَعَيْنُنَا  
الْجِسَابُ ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَزَّلْنَاهُ نَزْطًا مِّنْ أَعْرَافٍ  
وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعْتَقِبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۖ  
وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِّن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا يَعْلَمُ  
مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ لِمَن عَقِبَى الدَّارِ ۖ  
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا السَّتْ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ  
شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۚ

اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے اور ان کو بیبیاں اور اولاد بھی دی تھی۔ اور کسی پیغمبر کے اختیار کی بات نہ تھی کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے۔ ہر (حکم) قضاء (کتاب میں) مرقوم ہے (۳۸)۔ خدا جس کو چاہتا ہے منادیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے (۳۹)۔ اور اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھائیں (یعنی تمہارے روبرو ان پر نازل کریں) یا تمہاری مدت حیات پوری کر دیں (یعنی تمہارے انتقال کے بعد عذاب بھیجیں) تو تمہارا کام (ہمارے احکام کا) پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے (۴۰)۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور خدا (جیسا چاہتا ہے) حکم کرتا ہے کوئی اُس کے حکم کا رد کرنے والا نہیں۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے (۴۱)۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (بہتری) چالیں چلتے رہے ہیں سو چال تو سب اللہ ہی کی ہے۔ ہر تنفس جو کچھ کر رہا ہے وہ اُسے جانتا

ہے۔ اور کافر جلد معلوم کریں گے کہ عاقبت کا کمر (یعنی انجام محمود) کس کے لیے ہے (۴۲)۔ اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم خدا کے رسول نہیں ہو۔ کہہ دو کہ میرے درمیان خدا اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے گواہ کافی ہے (۴۳)

### تفسیر سورۃ الرعد آیات (۲۸) تا (۴۲)

(۳۸) اور جیسا کہ ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا اسی طرح اور بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیبیاں بھی

دیں جیسا کہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو اور آپ کی اولاد سے زیادہ اولاد بھی دی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ آیت مبارکہ یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ انھوں نے کہا تھا کہ اگر محمد ﷺ نبی ہوتے تو نبوت ان کو شادیاں کرنے میں مشغول نہ کرتی (تو اس کا جواب دیا کہ شادی کرنا نبوت کے خلاف نہیں بلکہ عین موافق ہے۔ مترجم)۔ کسی پیغمبر کے اختیار میں نہیں کہ ایک دلیل بھی خدا کے حکم کے بغیر لاسکے۔

(۳۹) اور ہر کتاب پر عمل کرنے کا اس کے ہاں ایک خاص وقت مقرر ہے اور فرشتوں کی عدالت میں سے جن باتوں پر ثواب و عذاب کچھ نہیں ہوتا، ان کو مناد دیتے ہیں اور جن پر ثواب و عذاب ہوتا ہے ان کو باقی رہنے دیتے ہیں اور اصل کتاب یعنی لوح محفوظ ان ہی کے پاس ہے کہ جس میں زیادتی اور کمی کچھ نہیں ہوتی۔

(۴۰) اور جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں اگر کچھ ہم آپ کی زندگی میں دکھا دیں یا اس عذاب کے دکھانے سے پہلے ہم آپ کو وفات دے دیں تو کسی بھی صورت میں آپ فکر نہ کریں کیوں کہ آپ کے ذمہ تو صرف احکام الہی کا پہنچا دینا ہے اور ثواب و عذاب دینا تو ہمارا کام ہے۔

(۴۱) کیا مکہ والے اس چیز کو نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے لیے ان کی زمین کو چاروں طرف سے فتح کرتے جا رہے ہیں یا یہ کہ ہر طرف سے کمی سے مراد عماء کا اٹھ جانا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی شہروں کی فتوحات اور علمائے کرام کے انتقال کرنے کے بارے میں فیصلہ فرماتا ہے اس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ ان پر سخت قسم کا عذاب نازل کرنے والا ہے یا یہ کہ جس وقت وہ ان سے حساب لینا شروع کرے گا تو اس کا حساب بڑا جلدی ہوگا۔

(۴۲) اور ان کفار مکہ سے پہلے بھی اور لوگوں نے تدبیریں کیں جیسا کہ نمرود وغیرہ اور اس کے ساتھی تو کچھ بھی نہ ہوا کیوں کہ ان سب کی تدابیر کی سزا اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے، نیک و بد جو نیکی اور برائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی سب خبر رہتی ہے اور اسی طرح ان یہودیوں اور تمام کفار کو ابھی معصوم ہو جائے گا کہ نیک انجام یعنی جنت اور فتح بدر اور فتح مکہ کس کے حصہ میں ہے۔

(۴۳) اور یہود وغیرہ پوچھ رہے ہیں کہ محمد ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ورنہ ہمارے پاس اپنی نبوت کے لیے کوئی گواہ لے کر آؤ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اور جس کے پاس کتاب آسمانی کا علم ہے یعنی حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی تو وہ میری رسالت اور اس قرآن کریم کے کلام خداوندی ہونے کے لیے کافی گواہ ہیں۔

اور یا یہ کہ عبداللہ بن سلام کے علاوہ اس سے آصف بن برخیا مراد ہیں کیوں کہ جس کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آسمانی کا علم ہوگا تو یقینی طور پر اس میں قرآن کریم کا ذکر اور بیان ہوگا۔



سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعٌ وَاَرْبَعُونَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّاسِخَاتِ اُنْزِلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ  
اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلَى صِرَاطٍ مُّزِيْنٍ الْحَبِيْبُ اللّٰهُ الَّذِي  
لَهُ نَافِىُ السُّوْتِ وَنَافِىُ الْاَرْضِ وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِيْنَ مِنْ  
عَذَابٍ شَدِيْدٍ الَّذِيْنَ يَسْتَعْبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ  
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَعْبُوْنَ اَعْوَجَ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ  
بَعِيْدٍ وَّمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْيَةٍ لِّيُبَيِّنَ لَهُمْ  
فِيْضِلَ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ  
وَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِآيٰتِنَا اَنْ اُخْرِجَ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى  
النُّوْرِ وَذَكَرَهُمْ بِالْحَبِيْبِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ  
وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ  
اَنْجَاكُمْ مِنْ اِلٍ فَرَعَوْنَ يَسُومُوْكُمْ سُوءًا عَذَابٍ  
وَيَذِّبُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَعْبُوْنَ نِسَاءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ  
بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ وَاِذْ تَاَذَنَ رَبُّكُمْ لَنْ يُّشْكِرَكُمْ  
لَا زِيْدَ لَكُمْ وَلَنْ يُّكْفِرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ وَقَالَ  
مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْا اَلْتُكُمْ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ  
اللّٰهَ لَغَفِيْرٌ حَمِيْدٌ اَلَمْ يَأْتِكُمْ لَبُوْا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
قَوْمٌ نُّوحٌ وَعَادٌ وَثُوْدٌ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا تَخَفُ  
يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْا  
اَيُّدِيَهُمْ فِىْ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْا اِنَّا كٰفِرٌ نَّابِئًا اَرْسَلْتُمْ بِهِ  
وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ قَالَتْ رُسُلُهُمْ  
اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ  
لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى  
قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَ  
عَنَّا كَاَنْ يَعْبُدَ اٰبَاؤُنَا فَاتُّوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعٌ وَاَرْبَعُونَ آيَةً

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اٰسرا (یہ) ایک (مذہب) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر اس  
لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف  
لے جاؤ (یعنی) ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل  
تعریف (خدا) کے رستے کی طرف (۱)۔ وہ خدا کہ جو کچھ  
آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے۔ اور کافروں کے لئے  
عذاب سخت (کی وجہ) سے خرابی ہے (۲)۔ جو آخرت کی نسبت دنیا  
کو پسند کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکتے اور اس میں  
کجی چاہتے ہیں۔ یہ لوگ پر لے سرے کی گمراہی میں ہیں (۳)۔  
اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تا کہ انہیں  
(احکام خدا) کھول کھول کر بتا دے۔ پھر خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا  
ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا  
ہے (۴)۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو  
تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے جاؤ۔ اور اُن کو خدا کے دن یاد  
دلاؤ۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو صابر و شاکر ہیں (قدرت خدا)  
نشانیاں ہیں (۵)۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ خدا نے  
جو تم پر مہربانیاں کی ہیں اُن کو یاد کرو جب کہ تم کو فرعون کی قوم (کے  
ہاتھ) سے مخلصی دی۔ وہ لوگ تمہیں بُرے عذاب دیتے تھے اور  
تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور عورت ذات یعنی تمہاری  
نڑیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی  
طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی (۶)۔ اور جب تمہارے  
پروردگار نے (تم کو) آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ  
دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ) میرا عذاب (بھی)  
سخت ہے (۷)۔ اور موسیٰ نے (صاف صاف) کہہ دیا کہ اگر تم اور  
جتنے اور لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ناشکری کرو تو خدا بھی بے  
نیاز (اور) قابل تعریف ہے (۸)۔ بھلا تم کو اُن لوگوں (کے  
حالت) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوح اور عاد اور ثمود کی قوم اور جو ان کے بعد تھے۔ جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں۔

(جب) ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں نکالتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں (۹)۔ ان کے پیغمبروں نے کہا کیا (تم کو) خدا (کے بارے) میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لیے نکالتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے اور (فائدہ پہنچانے کے لیے) ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔ تمہارا یہ منشاء ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں ان (کے پوجنے) سے ہم کو بند کر دو تو (اچھا) کوئی کھلی دلیل لاؤ (یعنی معجزہ دکھاؤ) (۱۰)

### تفسیر سورۃ ابراہیم آیات (۱) تا (۱۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اور اس میں باون آیات اور آٹھ سو اکتیس کلمات اور تین ہزار چار سو چونتیس حروف ہیں۔

(۱) اَلْحَرٰ - یعنی میں اللہ ہوں جو کچھ تم کہہ رہے ہو اور کر رہے ہو میں سب سے باخبر ہوں یا یہ کہ ایک قسم ہے، یہ ایک کتاب ہے جس کو جبریل امین کے ذریعے ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ آپ اہل مکہ کو اپنے پروردگار کے حکم سے کفر سے ایمان کی طرف لائیں اور اس اللہ کے دین کی طرف دعوت دیں جو ایمان نہ لانے والوں کو سزا دینے پر قادر ہے۔

(۲) تمام مخلوقات اور تمام عجائبات اسی کی ملکیت ہیں اور ان کافروں کے لیے بڑی خرابی ہے یعنی بڑا سخت عذاب ہے جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

(۳) اور لوگوں کو دین الہی اور اطاعت خداوندی سے روکتے ہیں اور اس میں خمیدگی کے متلاشی رہتے ہیں یہ کفار حق اور ہدایت سے دور اور کھلی گمراہی میں ہیں۔

(۴) اور ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ ان ہی کی زبان میں ان سے احکام الہی کو بیان کر دیں یا یہ کہ ایسی زبان میں جس کے سیکھنے پر وہ قادر ہوں پھر جو گمراہی کا مستحق ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنے دین سے گمراہ کر دیتے ہیں اور جو ہدایت کا اہل ہوتا ہے اسے اپنے دین کی ہدایت دیتے ہیں اور وہی اپنے ملک اور سلطنت میں جو ایمان نہ لائے، اسے سزا دینے میں غالب ہے اور اپنے حکم اور فیصلہ میں اور گمراہ کرنے اور ہدایت عطا کرنے میں حکمت والا ہے۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات یعنی ید بیضا، عصا، طوفان، جراد، قمل، صفادع، دم، سنن، نقص من الثمرات دے کر بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو کفر سے ایمان کی طرف بلا لیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے معاملات یعنی اللہ کا عذاب اور اللہ کی رحمت یاد دلانیں بے شک ان مذکورہ باتوں میں اطاعت پر قائم رہنے والے اور نعمت پر شکر کرنے والے کے لیے عبرتیں ہیں۔

(۶) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تم پر کیا گیا انعام یاد کرو جب کہ اس نے تمہیں فرعون اور اس کی قبیلہ کی قوم سے نجات دی جو تمہیں سخت ترین عذاب دیا کرتے تھے اور تمہارے چھوٹے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو خدمت لینے کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے اور بچوں کے ذبح ہونے اور عورتوں سے خدمت لینے میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا یا یہ کہ اس مصیبت سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نجات دی اور یہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی نعمت ہے۔

(۷) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ وہ وقت بھی یاد کرو جب تمہارے رب نے فرمایا اور کتاب میں تمہیں کو اس بات سے باخبر کر دیا کہ اگر تم توفیق، عصمت، کرامت اور نعمت پر شکر ادا کرو گے، تو اور زیادہ توفیق، عصمت، نعمت اور کرامت دوں گا اور اگر میری یا میری نعمتوں کی ناشکری کرو گے تو ناشکری کرنے والے پر میرا عذاب بہت سخت ہے۔

(۸) اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم اور تمام دنیا بھر کے سب انسان ناشکری کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے اور وہ موحدین کے لیے اپنی حد ذات میں قابل تعریف صفات والے ہیں۔

(۹) کفار مکہ کیا تم لوگوں کو قوم نوح، قوم ہود اور قوم صالح اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی خبر نہیں پہنچی کہ تکذیب کرنے پر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو کیسے ہلاک کیا جن کی تفصیلی طور پر تعداد اور کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ان کے پیغمبران کے پاس اوامر و نواہی اور معجزات لے کر آئے تو ان کفار نے جو احکام انبیاء کرام لے کر آئے تھے ان کو رد کر دیا یا یہ کہ اپنے ہاتھ ان کے منہ کے سامنے کر دیے اور کہنے لگے خاموش ہو جاؤ ورنہ ہم خاموش کر دیں گے اور رسولوں سے کہنے لگے کہ جو کتاب اور توحید دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور جس کتاب اور توحید کی طرف تم بلا رہے ہو، ہم تو اس کی جانب سے بہت بڑے شبہ میں ہیں۔

(۱۰) ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں شک و شبہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے وہی تمہیں توبہ کی طرف بلاتا ہے تاکہ توبہ اور توحید کے ذریعے تمہارے زمانہ کفر کے گناہ معاف کر دے اور تمہاری عمر کی معین مدت تک تمہیں بغیر عذاب کی زندگی دے، وہ بولے تم پیغمبر نہیں بلکہ ہمارے جیسے ایک عام آدمی ہو، تم توبہ چاہتے ہو کہ ہمارے آباؤ اجداد جن بتوں کی عبادت کرتے تھے، ہمیں ان سے روک دو تو کوئی کتاب اور صاف معجزہ دکھاؤ۔



قَالَتْ لَيْسَ لَكُمْ رِسَالَةٌ اِنْ لَمْ يَخُذْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
يَنْزِلُ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادٍ وَّكَانَ لَدُنَّ اَنۡتُمْ  
بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ  
وَقَالُوا اَلَا نَتَّوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰۤى سَبۡلَنَا وَنَحۡضِرُكَ عَلَى  
مَاۤ اَفۡوٰىتُنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ وَقَالَ الَّذِيۡنَ  
كَفَرُوا لِلرَّسُولِ لَمَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيْكُم مِّنۡ اَرۡضِنَا اَوْ تَوَدُّنَ فِيۡ مَلۡئِنَا  
فَوَوۡقَىۤ اِلَیۡهِمۡ رَبُّكُمۡ لَنُھٰیكُنَّ اَھۡلِیۡنَ وَنَنۡسِیۡنَکُمۡ اِلَیۡمُ  
مِّنۡۢ بَعۡدِھِمْ ذٰلِكَ لَمَّاۤ اَخَافُ مَقٰمِیۡ وَخَافَ وَعِیۡدٌ وَاسۡتَفۡتَوُا  
وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ فَمِنۡ وَّرَآیَہِ جَهَنَّمُ وَاِیۡسٰی مِّنۡ مَّآءٍ  
صَّٰدِیۡقٍ یَّجۡزِیۡہُ وَاِیۡكَادُ یُسۡیۡفُ وَاِیۡتِیۡہِ السَّوۡتُ مِّنۡ كُلِّ  
مَكَانٍ وَّمَاۤ اَھۡوٰیۡتَہِمْ وَّمِنۡ وَّرَآیَہِ عَذَابٌ غَلِیۡظٌ مِّثۡلُ  
الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّہِمْ اَعۡمٰلُہُمۡ كَرۡہَاۤیَۡ اَشۡتَدَّتْ بِہِ الرِّیۡحُ فِیۡ یَوۡمٍ  
عَاصِفٍ لَا یُفۡقِدُوۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا عَلٰی شَیۡءٍ ذٰلِكَ هُوَ الصَّٰلِدُ  
الْبَعِیۡدُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرۡضَ بِالْحَقِّ اِنَّ یَکُۡ  
یَذِہۡبُکُمۡ وَیَنۡبِئُ بِحَدِیۡدٍ وَّمَا ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیۡزٍ  
وَبَرَزُوا لِلّٰهِ جَمِیۡعًا فَقَالَ الضَّعۡفُوۡۃُ الَّذِیۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنۡ  
کُنۡتُمْ تَبۡعُوۡۤا فَلَیۡ اَنْتُمْ مُّغۡنَوۡنَ عَنۡہُمۡ عَذَابِ اللّٰهِ مِمَّنۡ  
شَئِۡیَ قَالُوۡا اِنَّہٗ لَہٗدِیۡنَکُمۡ سَوَآءَ عَلَیۡنَا اَجۡزَعُنَا اَمۡ  
صَدَیۡنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیۡصٍ

جینہوں نے اُن سے کہا کہ ہاں ہم تمہارے ہی جیسے آدمی ہیں  
میں خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (نات ۵) انسان  
برتا ہے۔ اور ہمارے اختیار کی بات نہیں کہ ہم خدا کے حکم کے بغیر تم  
کو (تمہاری فرمائش کے مطابق) مجزہ دکھائیں۔ اور خدا ہی پر  
مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے (۱۱)۔ اور ہم کیونکر خدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں  
اور انہیں اُس نے ہم کو ہمارے (دین کے سیدھے) رستے بتائے ہیں  
اور جو تکلیفیں تم ہم کو دیتے ہو اس پر صبر کریں گے۔ اور اہل توکل و خدا  
ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے (۱۲)۔ اور جو کافر تھے انہوں نے اپنے  
جینہوں سے کہا کہ (یا تو) ہم تم کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں گے  
یا ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ تو پروردگار نے اُن کی طرف  
وہی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے (۱۳)۔ اور اُن کے بعد تم  
کو اس زمین میں آباد کریں گے۔ یہ اُس شخص کے لئے ہے جو  
(قیمت کے روز) میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور  
میرے مذاب سے خوف کرے (۱۴)۔ اور جینہوں نے (خدا نے  
اپنی) فتح چاہی تو ہر سرکش ضدی نامراد رہ گیا (۱۵)۔ اس کے پیچھے  
دور رخ ہے اور اُسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا (۱۶)۔ وہ اُس کو گھونٹ  
گھونٹ پیے گا اور گلے سے نہیں اُتار سکے گا اور ہر طرف سے اُسے  
موت آ رہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت  
مذاب ہوگا (۱۷)۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا اُن  
کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ آندھی کے دن اس پر زور کی ہوا  
چلے (اور) اُسے اڑالے جائے۔ (اسی طرح) جو کام وہ کرتے  
رہے اُن پر اُن کو کچھ دسترس نہ ہوگی۔ یہی تو پرلے سرے کی گمراہی  
ہے (۱۸)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو تہہ  
سے پیدا کیا ہے تو تم کو نابود کر دے اور (تمہاری جگہ) نئی مخلوق پیدا کر دے (۱۹)۔ اور یہ خدا کو کچھ بھی مشکل نہیں (۲۰)۔  
اور (قیمت کے دن) سب لوگ خدا کے سامنے کھڑے ہونگے تو ضعیف (اعقل قمع اپنے رؤسائے) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو  
تمہارے پیرو تھے۔ کیا تم خدا کا کچھ مذاب ہم پر سے دفع کر سکتے ہو وہ کہیں گے کہ اگر خدا ہم کو ہدایت کرتا تو ہم تم کو ہدایت کرتے۔ اب  
ہم گھبراہٹیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے کوئی جگہ (کریز اور) رہائی کی ہمارے لیے نہیں ہے (۲۱)۔

### تفسیر سورۃ ابراہیم آیات (۱۱) تا (۲۱)

(۱۱) ان کے رسولوں نے کہا کہ واقعی ہم بھی تمہارے جیسے انسان ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہی طرح پیدا کیا ہے  
اور اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ جس کو چاہے نبوت اور اسلام کی دولت عطا فرمادے۔

اور یہ بات ہمارے بس کی نہیں کہ ہم تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق کوئی کتاب اور معجزہ دکھاسکیں، بغیر اللہ کے حکم کے۔ ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے تو ان لوگوں نے رسولوں سے کہا، سو تم بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو تا کہ جو تمہارے ساتھ کیا جائے گا اس کو دیکھ لو۔

(۱۲) رسولوں نے کہا ہم کو اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کا کون سا امر باعث ہو سکتا ہے حالاں کہ اس نے ہمیں نبوت اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا اور اطاعت خداوندی پر جو تم نے ہمیں کواذیت پہنچائی، اس پر بھی صبر کرتے ہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

(۱۳) اور ان کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنے شہر سے نکال دیں گے یا یہ ہے کہ تم ہمارے مذہب میں پھر داخل ہو جاؤ سو ان رسولوں پر ان کے پروردگار نے وحی نازل فرمائی کہ صبر کرو ہم ان سب کفار کو ہلاک کر دیں گے۔

(۱۴) اور ان کی ہلاکت کے بعد تمہیں ان کی سرزمین اور ان کے شہروں میں آباد رکھیں گے اور یہ وعدہ سکونت ہر اس شخص کے لیے ہے جو میرے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے ڈرے۔

(۱۵) اور ہر ایک قوم اپنے نبی کے خلاف مدد چاہنے لگی اور جتنے متکبر، سرکش اور حق و ہدایت سے گمراہ لوگ تھے، وہ سب کے سب مدد چاہنے کے وقت بے مراد ہوئے۔

(۱۶-۱۷) اور مرنے کے بعد ان سرکشوں کے سامنے دوزخ ہے اور وہاں جو ان کے کھالوں سے لہو اور پیپ نکلے گا وہ ان کو پینے کے لیے دیا جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیں گے اور وہ گلے سے آسانی کے ساتھ نہیں اترے گا اور ہر ایک بال کی جڑ سے موت کے غم و تکلیف کی آمد ہوگی یا یہ کہ ہر ایک گوشہ سے اس کو آگ پکڑے گی اور وہ اس عذاب سے کسی طرح مرے گا نہیں بلکہ اس لہو، پیپ وغیرہ کے عذاب کے بعد اس سے زیادہ سخت ترین عذاب کا سامنا ہوگا۔

(۱۸) جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے اعمال کی مثال یہ ہے جیسے کچھ راکھ ہو جس کو تیز آندھی کے دن تیز ہوا اڑا کر لے جائے، ان لوگوں نے حالت کفر میں جو اچھے کام کیے تھے، اس کا کچھ بھی ثواب نہیں پائیں گے، جیسا کہ جب راکھ کو ہوا اڑا کر لے جائے، اس کا ایک ذرہ بھی نہیں پاسکتے۔ یہ کفر اور غیر اللہ کے لیے اعمال کرنا یہ حق اور ہدایت سے دور دراز کی گمراہی ہے۔

(۱۹-۲۰) اے محمد ﷺ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں (یہاں مخاطب اپنے نبی کو کیا ہے مگر مقصود آپ کی قوم ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اظہار حق اور باطل یا یہ کہ زوال و فناء کے لیے پیدا کیا ہے مکہ والو! اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہلاک کر دے یا موت دے دے اور ایک دوسری مخلوق پیدا کر دے جو تم سے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کی تم سے زیادہ فرمانبردار ہو اور یہ کرنا اللہ کے لئے بالکل مشکل نہیں اور بڑے درجے اور اچھے درجے کے لوگ سب اللہ کے حکم سے قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے تو چھوٹے درجے کے لوگ بڑے درجے کے کافروں سے کہیں گے، ہم تو تمہارے احکامات میں تمہارے تابع تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو تو یہ سردار کہیں گے اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے دین کی راہ دکھلاتا تو ہم تمہیں کو بھی اس کے دین کا راستہ بتاتے اب تو عذاب ہم پر لازم ہے خواہ ہم پریشان ہوں اور خواہ ضبط کریں اب ہمارے لیے کوئی فریاد کی جگہ اور کوئی جائے پناہ نہیں۔

## وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ

إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَكَانَ بِي عَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تُؤْمِنُونَ وَتُؤْمِنُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِخَالِكُمْ وَلَئِنْ كُنْتُمْ بِحُجَّتِي لَأَزِيدُنِي ذَلِيلًا وَلَأَأْتِيَنَّكُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ وَلَئِنَّكُمْ عَلَيَّ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ لَذُلٌّ فَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَأَدْخِلْ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً خَبِيثَةً كَشَجَرَةٍ صَبِيءٍ مُسْنَدَةٍ تَبْتُ وَقَرْعَهَا فِي السَّمَاءِ لَا تُوقُّ أَكْثَرُ كُلِّ حَيْثُ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ أَكْثَالَ الْبَاطِلِ مِنْهُنَّ يَتَذَكَّرُونَ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالنُّقُولِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قُلُوبَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ وَجَعُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِن مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمُهُمْ لَا يَبْعُثُ فِيهِمْ وَلَا يَخْلُفُ

جب (حساب کتاب کا) کام فیصل ہو چکے گا تو شیطان کہے گا (جو) وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا (وہ تو) سچا (تھا) اور (جو) وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ میرا تم پر کسی طرح کا زور نہیں تھا۔ ہاں میں نے تم کو (گمراہی اور باطل کی طرف) بلایا تو تم نے (جلدی سے اور بے دلیل) میرا کہنا مان لیا۔ تو (آج) مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریادری کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریادری کر سکتے ہو۔ میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم پہلے مجھے شریک بناتے تھے۔ بے شک جو ظالم ہیں اُن کے لئے درد دینے والا عذاب ہے (۲۲) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے وہ بیستوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔ وہاں اُن کو صاحبِ سلامت سلام ہوگا (۲۳)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے پاک بات کی سی مثال بیان فرمائی ہے (وہ ایسی ہے) جیسے پائین درخت جس کی جڑ مضبوط (یعنی زمین کو پکڑے ہوئے) ہو اور شاخیں آسمان میں (۲۴)۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا (اور میوے دیتا) ہو۔ اور خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۲۵)۔ اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے (نہ جڑ مستحکم نہ شاخیں بلند) زمین کے اوپر ہی سے اٹھیز کر پھینک دیا جائے۔ اُس کو ذرا بھی قرار (و ثبات) نہیں (۲۶)۔ خدا مومنوں (کے دلوں) کو (صحیح اور) سچی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا) اور خدا بے انصافوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۲۷)۔ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا (۲۸)۔ (وہ گھر)

دوزخ ہے (سب ناشکرے) اس میں داخل ہو گئے اور وہ گھر اٹھکانہ ہے (۲۹)۔ اور ان لوگوں نے خدا کے شریک مقرر کیے کہ (لوگوں کو) اُس کے رستے سے گمراہ کریں۔ کہہ دو کہ (چند روز) فائدے اٹھ لو آخر کار تم کو دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۳۰)۔ (اے پیغمبر) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں اور اُس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ اعمال کا سودا ہوگا اور نہ دوستی (کام آئے گی) ہمارے دیے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں (۳۱)

## تفسیر سورۃ ابراہیم آیات (۲۲) تا (۲۶)

(۲۲) جب اہل جنت، جنت میں اور دوزخی، دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے تو شیطان دوزخ میں دوزخیوں



سے کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تم سے جنت دوزخ بعث بعد الموت حسب، کتاب پل صراط میزان اعمال کے سچے وعدے کیے تھے اور میں نے بھی تم سے وعدے کیے تھے کہ جنت دوزخ حسب، کتاب، بعث بعد الموت، پل صراط، میزان اعمال کچھ نہیں ہوگا اور میرے ان جھوٹے وعدوں پر دل کھل قطعہ قائم تھے اور میری تم پر کوئی حجت اور قدرت کا زور تو چلتا نہیں تھا، سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں اپنی اطاعت کی طرف بلایا تم نے میری اطاعت کو قبول کر لیا۔

سو تم ساری ملامت مجھ پر مت کرو کہ میں نے تمہیں اپنی طرف بلایا بلکہ زیادہ مدت اپنے آپ کو رویوں کہ تم نے میری بات پر عمل کیا۔ نہ میں تمہارا مددگار ہوں اور نہ تمہیں دوزخ سے بچانے والا ہوں اور نہ تم میرے مددگار ہو اور نہ مجھ کو دوزخ سے بچانے والے ہو۔ میں تو خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے مجھے اللہ کا شریک قرار دیتے تھے اور اس دن سے قبل دنیا میں جو تم نے دین اختیار کیا تھا اور میری بات مانی تھی، میں ان سب باتوں سے اور تم سے بھی بیزار ہوں۔ یقیناً کافروں کو ایسا دردناک عذاب ہوگا کہ اس کی شدت پوری طرح ان کے دلوں تک اتر جائے گی۔

(۲۳) اور جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور احکام خداوندی کو پوری طرح بجالائے ان کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں جاری ہوں گی اور وہ جنت میں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں جب آپس میں بیٹھیں گے تو ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔

(۲۴-۲۵) اے محمد ﷺ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ کی کیسی اچھی مثال بیان فرمائی کہ مومن مشابہ ہے کھجور کے درخت کے جس کی جڑ خوب گہری ہوئی ہو، اسی طرح سچے مومن کا دل کلمہ لا الہ الا اللہ پر خوب قائم رہتا ہے اور اس کی شاخیں اونچیائی میں جاری ہوں، ایسے ہی سچے مومن کا عمل قبول ہوتا ہے اور وہ درخت اللہ کے حکم سے ہر فصل میں پھل دیتا ہے اسی طرح سچے مومن ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بھلائی کے کاموں میں مصروف رہتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے حکم سے نفع اور تعریف میں یہ لفظ کلمہ حید کی صفت ہے جیسا کہ کھجور کا پاکیزہ درخت اس کا پھل بھی پاکیزہ ہے، اسی طرح مومن کی حالت ہے۔

غرض کہ کھجور کا درخت اپنی جڑوں کے ساتھ زمین پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہے، سو اسی طرح مومن حجت و برہان کے ساتھ قائم ہے اور جیسا کہ کھجور کی شاخیں آسمان کی طرف بلند رہتی ہیں، اسی طرح سچے مومن کا عمل، آسمان کی طرف چڑھتا رہتا ہے اور جیسا کہ کھجور کا درخت ہر چھ ماہ پر اپنے پروردگار کے حکم سے پھل دیتا ہے، اسی طرح مومن مفلس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اطاعت اور بھلائی کے کاموں میں اکتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کی مثال

لوگوں کو کلمہ توحید کے اوصاف بتانے کے لیے اس لیے بیان کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور توحید خداوندی کے قائل ہوں۔

(۲۶) اور ناپاک کلمہ یعنی کفر و شرک کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک خبیث درخت ہو اس سے مراد حنظل ہے جس میں نہ کسی قسم کا نفع ہے اور نہ مٹھاس، اسی طرح شرک میں بھی نہ نفع ہے اور نہ مٹھاس اور جیسا کہ شرک مذموم ہے کسی بھی تعریف کے لائق نہیں، اسی طرح شرک بھی مذموم ہے، وہ بھی کسی تعریف کے قائل نہیں، اس درخت کو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ لیا جائے اور اس کو زمین میں ثبات نہ ہو، اسی طرح شرک کے استحکام کے لیے کوئی حجت نہیں ہوتی اور نہ شرک کی حالت میں کوئی عمل قبول ہوتا ہے، جس طرح کہ حنظل کے درخت کے ثبات اور قرار کے لیے کوئی جڑ وغیرہ نہیں ہوتی۔

(۲۷) جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے یا یہ کہ ان حضرات کو جو میثاق کے دن طیب خاطر سے ایمان لائے اور وہی لوگ اصحاب ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کلمہ لا الہ الا اللہ کی برکت سے دنیا میں بھی مضبوط رکھتا ہے کہ وہ اس سے رجوع نہیں کرتے اور قبر میں بھی منکر نکیر کے سوال کے وقت انھیں ثابت قدم رکھتا ہے۔

اور ان مشرکین کو اللہ تعالیٰ کلمہ لا الہ الا اللہ سے دنیا میں بچلا دیتا ہے کہ وہ خوشی سے اس کے قائل نہیں ہوتے اور قبر میں بھی اور جس وقت وہ قبروں سے نکالے جاتے ہیں تب بھی ان کو اس پر ثبات نہیں عطا کرتا اور وہ اہل شقاوت میں سے ہوتے ہیں اور بچلا نا اور ثابت قدم رکھنا یا یہ کہ منکر نکیر کے سامنے بہک جانا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتے ہیں۔

(۲۸-۲۹) اے محمد ﷺ کیا آپ کو ان کی خبر نہیں جنھوں نے نعمت خداوندی یعنی کتاب اور رسول کا انکار کیا مراد اس سے بنو امیہ اور بنو مغیرہ ہیں جو بدر کے دن مارے گئے کہ انھوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کیا اور ان مکہ والوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنی بدر میں یا یہ کہ جہنم میں پہنچا دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اس جہنم میں داخل ہوں گے اور وہ بہت بری اترنے اور رہنے کی جگہ ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْمَائِدَۃَ عَلٰی رِءُوسِ النَّبِیِّیْنَ بِیْذِیْلِ الْوَحْیِ ( النح )

ابن جریرؒ نے عطاء بن یسارؒ سے روایت کیا ہے کہ آیت کریمہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا اَنْۢ لَّہُمْ اٰیٰتُہٗمُ الْاُولٰٓئِیْنَ ( النح ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بدر کے دن مارے گئے۔

(۳۰) اور ان لوگوں نے بتوں کو اللہ کے شریک قرار دے کر ان کی پوجا شروع کر دی تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی اطاعت سے دوسروں کو بھی گمراہ کریں۔ اے محمد ﷺ آپ فرما دیجیے کہ مکہ والو اپنے کفر میں مت رہو پھر قیامت کے دن تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۳۱) اے محمد ﷺ میرے مومن بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ پانچوں نمازوں کی کمال وضو، رکوع و سجود اور تمام آداب

اور اس کے تمام واجبات اور اہتمام کے ساتھ پابندی رکھیں اور جو ہم نے ان کو اموال دیے ہیں ان میں سے چھپا کر اور ظاہر کر کے صدقہ کیا کریں۔

قیامت کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ فدیہ ہوگا اور نہ دوستی کا فروموسن کسی کو کسی کی دوستی فائدہ مند نہ ہوگی ان خوبیوں کے مالک اصحاب رسول اکرم ﷺ ہیں۔

### اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَخُجَّ بِهِ  
مِنَ الشَّجَرِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفَلَکَ لِتَجْرِیَ فِیْهِ الْبُحُوْرُ  
بِاَمْرِیْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
ذَآبِیْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَتَشْكُرُ مِنْ کُلِّ مَا  
سَآءَلْتُوْهُ وَاِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهُ اِنَّ الْاِنْسَانَ  
لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ وَّذَقَالَ اِبْرٰهیمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا  
اِبْلَدًا اٰمِنًا وَاَجْنِبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۚ  
رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ  
تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنْیْیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ  
رَّحِیْمٌ ۚ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ یُوْدَ غَدِ  
ذِیْ ذُرِّیْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لَیْقِیْنٰهُوَ  
الصَّلٰوةَ فَاَجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَبْیُّوْا اِلَیْهِمْ  
وَارْزُقْهُمْ مِنَ الشَّجَرِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَا اِنَّکَ  
تَعْلَمُ مَا نَخْفِیْ وَمَا نَعْلُنْ وَمَا یَخْفٰی عَلٰی اللّٰهِ مِنْ  
شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ الْعِنْدَ ذِیْ الَّذِیْ  
وَهَبْ لِیْ عَلَی الْکَبِیْرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاَسْمِعْ اِنْ رَّبِّیْ لَسَمِیْعٌ  
الدَّعَآءِ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ  
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْ  
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور آسمان سے  
مینہ برسایا۔ پھر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل پیدا کیے۔ اور  
کشتیوں اور (جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کر دیا تاکہ دریا (اور  
سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان  
کیا (۳۲)۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا کہ  
دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن  
کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا (۳۳)۔ اور جو کچھ تم نے مانگا  
سب میں سے تم کو عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ  
کر سکو (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان  
بڑا بے انصاف (اور) ناشکرا ہے (۳۴)۔ اور جب ابراہیم نے دُعا  
کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو (لوگوں کے لئے) امن کی جگہ  
بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش  
کرنے لگیں بچائے رکھ (۳۵)۔ اے پروردگار! انہوں نے بہت  
سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور  
جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے (۳۶)۔ اے  
پروردگار میں نے اپنی اولاد میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں  
تیرے عزت (و ادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے۔ اے  
پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان  
کی طرف جھکے رہیں اور اُن کو میوؤں سے روزی دے تاکہ (تیرا)  
شکر کریں (۳۷)۔ اے پروردگار جو بات ہم چھپانے اور ظاہر کرتے  
ہیں۔ تو سب جانتا ہے اور خدا سے کوئی چیز مخفی نہیں (نہ زمین میں  
نہ آسمان میں) (۳۸)۔ خدا کا شکر ہے کہ جس نے مجھے بڑی عمر میں  
اسماعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار دُعا سننے والا ہے  
(۳۹)۔ اے پروردگار مجھ کو (ایسی) توفیق عنایت کر کہ نماز پڑھتا  
رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دُعا  
قبول فرما (۴۰)۔ اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت کبجانبو (۴۱)

## تفسیر سورۃ ابراہیم آیات (۲۲) تا (۴۱)

(۳۲) اب اللہ تعالیٰ توحید کو بیان فرماتا ہے کہ اس ذات نے بارش برسا کر ہر قسم کے پھل اور چارہ تمہاری روزی اور تمہارے جانوروں کے کھانے کے لیے پیدا کیا اور تمہارے لیے کشتیوں کو مسخر کر دیا کہ وہ اللہ کے حکم اور اس کے ارادہ سے دریا میں چلے اور تمہارے نفع کے لیے نہروں کو مسخر بنایا کہ جہاں چاہو تم نہریں لے جاؤ۔

(۳۳) اور قیامت تک کے لیے تمہارے نفع کے لیے چاند و سورج کو مسخر بنایا اور رات دن کو مسخر بنایا کہ رات جاتی ہے دن آتا ہے اور دن جاتا ہے تو رات آتی ہے۔

(۳۴) اور جو چیز تم نے مانگی وہ تمہیں دی، اب تمہارے لیے مانگنا مناسب نہیں رہا، کیوں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احسانات کو شمار کرنے لگو تو شمار میں نہیں لا سکتے اور نہ ان کا شکر ادا کر سکتے ہو یقیناً کافر بہت ہی بڑا بے انصاف اور بہت ہی اللہ تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کا ناشکرا ہے۔

(۳۵) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے بعد دعا فرمائی کہ میرے پروردگار مکہ کو امن والا بنادیتجیے کہ کوئی اس پر حملہ آور نہ ہو اور اس طور پر کہ خوف زدہ اس میں آکر پناہ حاصل کر سکے اور مجھ کو اور میرے بیٹوں کو بتوں اور آگ کی پوجا سے بچائے رکھے۔

(۳۶) کیوں کہ اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا، یا ان کی پوجا سے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے۔

سو جو میری راہ پر چلے گا اور میری اطاعت کرے گا وہ تو میرے دین پر قائم ہے اور جو میری راہ پر نہ چلے تو ان میں سے جو توبہ کرے اس کی آپ توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور جو توبہ پر مرے تو آپ اس پر رحمت فرمانے والے ہیں۔

(۳۷) ہمارے پروردگار میں خانہ کعبہ کے قریب اسماعیل اور اس کی والدہ کو ایک ویران میدان میں جہاں نہ کھیتی ہے اور نہ گھاس ہے آباد کرتا ہوں تاکہ قبلہ کی جانب نماز کا اہتمام رکھیں اور آپ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیتجیے تاکہ ان کو اس مقام کا شوق پیدا ہو اور ہر سال اس کی زیارت کے لیے حاضر ہوں اور ان کو مختلف قسم کے پھل کھانے کے لیے دے دیتجیے تاکہ آپ کی نعمت کا شکر کریں۔

(۳۸) اے ہمارے پروردگار تجھے سب معلوم ہے جو ہم اسماعیل کی محبت دل میں رکھیں اور اسحاق کی محبت کا اظہار کریں یا یہ کہ جو اسماعیل کا شوق دل میں رکھیں اور اس کی تکلیف کا اظہار کریں اللہ تعالیٰ سے تو کوئی بھی نیکی اور برائی چھپی نہیں۔

(۳۹) تمام حمد اسی اللہ کے لیے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل اور اسحاق عطا کیے، حقیقت میں میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے۔

(۳۰) میرے پروردگار مجھ کو بھی نماز قائم کرنے والا بنادیتے اور میری اولاد میں سے بھی یعنی مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی نماز کی بدولت عزت و سرفرازی عطا فرمائیے، پروردگار میری عبادت قبول و منظور فرما۔

(۳۱) اور میری اور میرے ماں باپ اور تمام مسلمانوں مرد و عورتوں کی مغفرت فرمائیے جس دن کہ حساب قائم ہوگا اور نیکیوں اور برائیوں کا وزن کیا جائے گا، جو جس کی نیکیاں غالب ہوں گی تو اس کے لیے جنت ہے اور جس کی برائیاں غالب ہوں گی، اس کے لیے دوزخ ہے اور جس کی نیکیاں اور برائیاں دونوں برابر ہوں گی وہ اہل اعراف سے ہوگا۔

### وَلَا تَحْسَبَنَّ

اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ  
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۚ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِينَ  
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۖ  
وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ ۚ فَيَقُولُ الَّذِينَ  
ظَلَمُوا رَبَّنَا آخِرْنَا إِلَىٰ آجَلٍ قَرِيبٍ أَلَمْ يَدْعُواكَ وَتَتَّبِعِ  
الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلِ نَأْتِيَكُمُ الرُّسُلُ  
وَسَكُنْتُمْ فِي مَسْكِنٍ ۚ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَبَيَّنَّ لَكُمْ كَيْفَ  
فَعَلْنَا بِهِمْ وَفَرَضْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۚ وَقَدْ نَكَّرْنَا لَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ  
نَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ نَكْرُهُمْ لِتَرَوْهُم مِّنْهُ الْجِبَالُ ۚ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ  
مُغْفِلًا وَعِندَ رَسُولِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۚ يَوْمَ يُنَادِي  
غَيْرُ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۚ وَتَسْرَى  
الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۚ سَرَابِثُهُمْ فِيهَا  
وَتَنَشَىٰ وَجُوهُهُمْ لِنَارٍ لَّيْجُوزِي اللَّهُ كُنْ نَفْسٌ نَّاسَبَتْ  
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ هَذَا بَلَغَ لَكُمْ لَدُنَّاسٍ وَلِيُنذِرَ لَكُمْ وَيَسْتَوْفَىٰ  
إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ الْوَاحِدُ وَلِيُنذِرَ لَكُمْ أُولَٰئِكَ الْأَلْبَابُ ۚ

اور (مومنو) مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں خدا ان سے بے خبر ہے۔ وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب کہ (دہشت کے سبب) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی (۳۲)۔ اور لوگ) سر اٹھائے ہوئے (میدان قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہونگے اور ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی۔ اور ان کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہونگے (۳۳)۔ اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کر دو جب ان پر عذاب آجائے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑی سی مدت مہلت عطا کر تا کہ ہم تیری دعوت (توحید) قبول کریں۔ اور (تیرے) پیغمبروں کے پیچھے چلیں (تو جواب ملے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو (اس حال سے جس میں تم ہو) زوال (اور قیامت کو حساب اعمل) نہیں ہوگا (۳۴)۔ اور جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے تم ان کے مکانوں میں رہتے تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کس طرح (کا معاملہ) کیا تھا۔ اور تمہارے (سمجھانے کے) لیے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں (۳۵)۔ اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں۔ اور انکی (سب) تدبیریں خدا کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں۔ گو وہ تدبیریں (ایسی غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں (۳۶)۔ تو ایسا خیال

نہ کرنا کہ خدا نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے اس کے خلاف کرے گا۔ بے شک خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے (۳۷)۔ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیا جائے گا) اور سب لوگ خدائے یگانہ وزبردست کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے (۳۸)۔ اور اس دن تم تنہا گروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں (۳۹)۔ اُنکے کرتے

گندھک کے ہونگے اور ان کے منہوں کو آگ پٹ رہی ہوگی (۵۰)۔ یہ اس لئے کہ خدا ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بے شک خدا جلد حساب لینے والا ہے (۵۱)۔ یہ (قرآن) لوگوں کے نام (خدا کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں (۵۲)

### تفسیر سورۃ ابراہیم آیات (۴۲) تا (۵۲)

(۴۲) جو کچھ یہ مشرک لوگ کر رہے ہیں تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ ان کی گرفت نہیں فرمائے گا ان کو صرف قیامت کے دن تک کی مہلت دے رکھی ہے، اس دن کافروں کی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی۔

(۴۳) اور وہ بلانے والے کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف دوڑتے ہوں گے اپنے سروں کو بلاتے ہوئے یا اوپر اٹھتے ہوئے ہوں گے یا یہ کہ اپنی گردنوں کو بلند کیے ہوئے ہوں گے، شدت، گھبراہٹ اور خوف کے مارے ان کی نظر ان کی طرف ہٹ کر نہ آئے گی اور ان کے دل ہر ایک نیکی سے بالکل خالی ہوں گے یا یہ کہ بالکل بدحواس ہوں گے۔

(۴۴) آپ مکہ والوں کو قرآن کریم کے ذریعے سے اس دن سے ڈرائیے جس دن ان پر عذاب آپڑے گا اور وہ بدر کا دن ہے یا قیامت کا دن ہے تو پھر یہ مشرک کہیں گے، ہمارے پروردگار دنیا کے برابر ایک مدت اور ہم کو مہلت دے دیجیے، ہم تو حید کے قائل ہو جائیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کیا تم نے اس سے قبل دنیا میں قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تمہیں دنیا سے کہیں جانا ہی نہیں اور حیات بعد الموت کچھ نہیں۔

(۴۵) حالاں کہ تم ان پہلے لوگوں کی جگہ میں رہتے تھے جنہوں نے کفر و تکذیب سے اپنی جانوں کا نقصان کیا پھر بھی تم نے ان کی ہلاکت سے نصیحت نہیں حاصل کی اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔

اور ہم نے تم سے قرآن کریم میں ہر ایک طریقہ سے وعدے وعید، رحمت و عذاب کی مثالیں بیان کیں۔

(۴۶) اور ان لوگوں نے رسولوں کو جھٹلانے میں بہت بڑی بڑی تدبیریں کی تھیں اور ان کی ان تدبیروں کی سزا اللہ تعالیٰ کے سامنے تھی اور ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔

(۴۷) اللہ تعالیٰ نے جو رسولوں کی نجات اور ان کے دشمنوں کی ہلاکت کا ان سے وعدہ فرمایا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کو وعدہ خلافی کرنے والا نہ سمجھنا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں بڑا زبردست ہے اور اپنے دشمنوں سے دنیا و آخرت میں پورا بدلہ لینے والا ہے۔

(۴۸) جس دن دوسری زمین بدل دی جائے گی یعنی اس موجودہ حالت کے علاوہ اس کی دوسری حالت ہو جائے گی اور اس میں کمی و زیادتی کر دی جائے گی اور اس کے پہاڑوں اور گھاٹیوں کو برابر کر دیا جائے گا اور آسمان اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ سے لپٹے ہوئے ہوں گے اور سب کے سب ایک اللہ کے روبرو پیش ہوں گے جو تمام مخلوق کو موت دینے



میں زبردست ہے۔

(۴۹-۵۰) اور قیامت کے دن تو مشرکین کو شیاطین کے ساتھ بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا اور ان کے کرتے قطران کی طرح سیاہ آگ کے ہوں گے یا یہ کہ قطرین کے زرد کرتے نہایت ہی گرم ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوئی ہوگی اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو اس لیے پیش ہوں گے۔

(۵۱) تاکہ اللہ تعالیٰ نیک و بد کو اس کی نیکی اور بدی کی جزا و سزا دے اور اللہ تعالیٰ بہت سخت حساب لینے والا ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کو حساب و کتاب میں کوئی مشکل نہیں وہ جب حساب لینا شروع فرمائے گا بہت جلد حساب لے لے گا۔

یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو احکام پہنچانے والا ہے یا یہ کہ لوگوں کے لیے اوامر و نواہی وعدے و وعید اور حلال و حرام کو بیان کرنے والا ہے اور تاکہ قرآن کریم کے ذریعے سے عذاب سے ڈرائے جائیں اور تاکہ اس بات کا یقین اور اقرار کر لیں کہ وہی ایک معبود برحق ہے نہ کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے اور تاکہ اس قرآن حکیم کے ذریعے سے دانشمند نصیحت حاصل کریں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا أَسْأَلُكَ بِكَ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا أَسْأَلُكَ بِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَمْرَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ

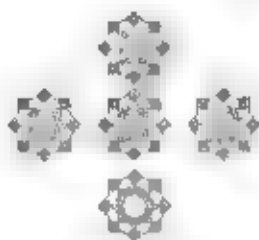
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اگر ایہ (خدا کی) کتاب اور قرآن روشن کی آیتیں ہیں (۱)۔

### تفسیر سورۃ الصجر آیت (۱)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھ سوچون کلمات اور دو ہزار سات سو ستر حروف ہیں۔

(۱) میں ایسا اللہ ہوں کہ تمام چیزوں سے باخبر ہوں یا یہ کہ ایک قسم ہے، یہ سورت ایک مکمل کتاب کی آیتیں ہیں اور میں قرآن کریم کی قسم کھاتا ہوں جو حلال و حرام اور اوامر و نواہی کو بیان کرنے والا ہے۔



رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۚ ذُرْهُمْ يَوْمَ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِيمُ الْأَمَلُ فَسُوفَ يَعْلَمُونَ ۚ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۚ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۚ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۚ لَوْ مَا تَأْتِيَنَا بِالْمَلِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۚ مَا نُنْزِلُ السُّلْكَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظِرِينَ ۚ إِنْ أَنْحُنْ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَرَأَيْنَاهُ لَحِظُونَ ۚ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ ۚ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ كَذَلِكَ نَسُكُّ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۚ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۚ لَقَاوُا السَّمَاءَ أَبْصَارًا ۚ بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۚ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي سَّمَاءٍ بَرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ۚ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۚ إِلَّا مِنَ اسْتَرْسَقَ السَّمْعَ وَاتَّبَعَهُ شَيْءٌ مُبِينٌ ۚ وَالْأَرْضُ مَدَدُ قَنَافٍ فِيهَا رَوَاسِي وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزُوعٍ ۚ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَادِيشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۚ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنْزِلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ۚ

کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ مسلمان ہوتے (۲)۔ (اے محمد) اُن کو اُن کے حال پر رہنے دو کہ کھالیں اور قائم رہے اٹھالیں اور (طول) امل اُن کو (دنیا میں) مشغول کیے رہے عنقریب اُن کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا (۳)۔ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اُس کا وقت مرقوم و معین تھا (۴)۔ کوئی جماعت اپنی مدت (وفات) سے آگے نکل سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے (۵)۔ اور (کفار) کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تو تو دیوانہ ہے (۶)۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا (۷)۔ (کہہ دو) ہم فرشتوں کو نازل نہیں کیا کرتے مگر حق کے ساتھ۔ اور اس وقت اُن کو مہلت نہیں ملتی (۸)۔ بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (۹)۔ اور ہم نے تم سے پہلے لوگوں میں بھی پیغمبر بھیجے تھے (۱۰)۔ اور اُن کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا تھا مگر وہ اُس کے ساتھ استہزا کرتے تھے (۱۱)۔ اسی طرح ہم اس (تکذیب و ضلال) کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں (۱۲)۔ سو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور پہلوں کی روش بھی یہی رہی ہے (۱۳)۔ اور اگر ہم آسمان کا کوئی دروازہ ان پر کھول دیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں (۱۴)۔ تو بھی یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مخمور ہو گئی ہیں بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے (۱۵)۔ اور ہم ہی نے آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو سجایا (۱۶)۔ اور ہر شیطان رائدہ درگاہ سے اسے محفوظ کر دیا (۱۷)۔ ہاں اگر کوئی چوری سے سننا چاہے تو چمکتا ہوا انکار اس کے پیچھے لپکتا ہے (۱۸)۔ اور زمین کو بھی ہم ہی نے پھیلایا اور اس پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیے اور اس میں ہر ایک سنجیدہ چیز اُگائی ۱۹۔ اور ہم ہی نے تمہارے لئے اور اُن لوگوں کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں معاش کے سامان پیدا کیے (۲۰)۔ اور ہمارے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم ان کو بمقدار مناسب اُتارتے رہتے ہیں (۲۱)۔

### تفسیر سورۃ المجید آیات (۲) تا (۲۱)

(۲) کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے کہ کاش ہم دنیا میں مسلمان ہوتے اور جب کہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے ہر مومن کو نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا اس وقت بھی کافر خواہش کرے گا کہ کاش میں دنیا میں مسلمان ہوتا۔

(۳) اے محمد ﷺ ان کو ان کے حال پر رہنے دیجیے تاکہ وہ خوب کھالیں اور کفر و مال حرام میں خوب مزے اڑالیں اور لمبی لمبی آرزوئیں ان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غفلت میں ڈالے رکھیں، ان کو مرنے کے وقت اور قبر میں اور پھر

قیامت کے دن حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ ان کو کیا سزا ملے گی۔

(۴) اور ہم نے جتنی بستی والوں کو ہلاک کیا ہے سب کی ہلاکت کے لیے ایک معین وقت نوشتہ ہوتا رہا ہے۔

(۵) کوئی امت اپنے وقت مقررہ سے نہ پہلے ہلاک ہوئی ہے اور نہ اس وقت مقررہ سے پیچھے رہی ہے۔

(۶-۷) عبد اللہ بن امیہ مخزومی اور اس کے ساتھیوں نے رسول اکرم ﷺ سے یوں کہا اے وہ شخص جس پر تمہارے

مطابق بذریعہ جبریل امین قرآن کریم نازل کیا گیا ہے، تم مجنوں یا دیوانے ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہمارے

پاس آسمان سے فرشتے کیوں نہیں لاتے جو تمہارے رسول اللہ ﷺ ہونے کی گواہی دیں۔

(۸) اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو صرف ہلاکت اور تمہاری ارواح قبض کرنے کے لیے نازل کیا

کرتے ہیں اور جب ان پر فرشتے نازل کیے جاتے تو پھر ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی۔

(۹) اے محمد ﷺ نے بذریعہ جبریل امین قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں کہ شیاطین میں

سے کوئی بھی اس قرآن کریم میں کمی زیادتی نہیں کر سکتا اور نہ اس کے حکم میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہے یا یہ کہ ہم کفار اور

شیاطین سے رسول اکرم ﷺ کے محافظ ہیں۔

اے محمد ﷺ ہم نے آپ سے پہلے بھی رسولوں کو پچھلے لوگوں کے بہت سے گروہوں میں بھیجا تھا۔

(۱۱-۱۲-۱۳) اور کوئی رسول ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انھوں نے مذاق نہ کیا، اسی طرح ہم یہ

جھٹلانا اور مذاق ان مشرکین مکہ والوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں جس کی بنا پر یہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم اور

نزول عذاب پر ایمان نہیں لاتے اور جیسا کہ آپ کی قوم آپ کی تکذیب کرتی ہے، اسی طرح اور رسولوں کی تکذیب کا

دستور پہلے لوگوں سے چلا آ رہا ہے اور قوموں کی تکذیب کے وقت اللہ تعالیٰ کا بھی قانون ان قوموں کی ہلاکت اور ان

پر نزول عذاب کا چلا آ رہا ہے۔

(۱۴-۱۵) اور اگر اہل مکہ کے لیے ہم آسمان میں ان کے داخل ہونے کے لیے کوئی دروازہ کھول دیں اور فرشتوں کی

طرح یہ کفاروں کے وقت اوپر جانے اور اترنے لگیں، تب بھی یوں کہہ دیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی تھی، بلکہ ہم

لوگوں پر تو بالکل جا دو کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ہماری عقل جاتی رہی۔

(۱۶-۱۷-۱۸) اور ہم نے آسمان میں حفاظت کے لیے ایسے ستارے پیدا کیے جن سے خشکی اور تری کی تاریکیوں

میں راستہ حاصل کیا جاتا ہے اور ان ستاروں سے آسمان کو آراستہ اور مزین کیا کہ دیکھنے والوں کو اچھا معلوم ہوتا ہے اور

آسمان کو ان ستاروں کے ذریعے ہر شیطان مردود ملعون سے محفوظ فرمایا کہ جب یہ شیاطین اوپر فرشتوں کی باتیں سننے

کے لیے پہنچتے ہیں تو ان ستاروں سے اس کی حفاظت فرمائی، ہاں کوئی چوری چھپے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک گرم جلا

دینے والا روشن شعلہ لپکتا ہے۔

(۱۹) اور ہم نے زمین کو پانی پر پھیلا یا اور اس زمین پر بھاری بھاری پہاڑ ڈال دیے جو اسکے لیے میخیں ہو گئے اور

ہم نے ان پہاڑوں یا زمین میں بنائی ہوئی چیزیں اور ہر قسم کے پھل ایک مقررہ مقدار سے اگائے یا یہ مطلب ہے کہ تمام چیزیں پیدا کیں جن کا وزن کیا جاتا ہے جیسا کہ سونا، چاندی، لوہا، پتیل وغیرہ۔

(۲۰) اور ہم نے تمہارے لیے زمین سے نباتات اور پھل اور اسی طرح تمام وہ چیزیں جو تم کھاتے پیتے اور پہنتے ہو پیدا کیں اور ان پرندوں اور وحشی جانوروں کو بھی اور پیٹ میں بچہ کو بھی روزی دی جن کو تم روزی نہیں دیتے۔

(۲۱) اور جتنی بھی چیزیں نباتات ہوں خواہ پھل ہوں یا بارش سب کی کنجیاں (اور خزانے بھرے ہوئے) ہمارے قبضہ میں ہیں تمہارے قبضہ میں کچھ نہیں۔

### وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَنَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَزَائِنٍ  
وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلَّمْنَا  
الْمُتَّقِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلَّمْنَا النَّسَاجِينَ ۝ وَإِنَّ  
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا  
الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَبِآءٍ مُسْنُونٍ ۝ وَالْجِبَانِ  
خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السُّوْمِ ۝ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ  
لِلْمَلَكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَبِآءٍ مُسْنُونٍ  
فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعْوَاهُ سَجِدِينَ ۝  
فَسَجَدَ الْمَلَكَةُ كُلُّهُمْ أَسْجُودًا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى أَنْ يَكُونَ  
مَعَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ الْاَلْتَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ  
قَالَ لَمْ أَكُنْ لِرَبِّكَ لِيَسْخَرْنِي خَلْقَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَبِآءٍ مُسْنُونٍ  
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ  
الْعَذَابَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ  
يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَى يَوْمِ الْوَلَايَةِ  
الْمَعْلُومَةِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي  
الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ  
الْمُخْلِصِينَ ۝ قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ  
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ  
مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

اور ہم یہ ہوائیں چلاتے ہیں جو بادلوں کے پانی سے (بھری ہوئی) (ہوتی ہیں) اور ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں اور ہم ہی تم کو اس کا پانی پلاتے ہیں اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے (۲۲)۔ اور ہم ہی حیات بخشتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں۔ اور ہم ہی (سب کے) وارث (مالک) ہیں (۲۳)۔ اور جو لوگ تم میں پہلے گزر چکے ہیں ہم کو معلوم ہیں اور جو پیچھے آنے والے ہیں وہ بھی ہم کو معلوم ہیں (۲۴)۔ اور تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) ان سب کو جمع کرے گا۔ وہ بڑا دانا (اور) خبردار ہے (۲۵)۔ اور ہم نے انسان کو کھنکھاتے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا (۲۶)۔ اور جنوں کو اس سے بھی پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا (۲۷)۔ اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھاتے سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر بنانے والا ہوں (۲۸)۔ جب اس کو (صورت انسانیہ میں) درست کر لوں اور اس میں اپنی (بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑے (۲۹)۔ تو فرشتے تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے (۳۰)۔ مگر شیطان کہ اُس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا (۳۱)۔ (خدا نے) فرمایا کہ ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا (۳۲)۔ (اُس نے) کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ انسان کو جس کو تو نے کھنکھاتے سڑے ہوئے گارے سے بنایا ہے سجدہ کروں (۳۳)۔ (خدا نے) فرمایا یہاں سے نکل جاؤ مردود ہے (۳۴)۔ اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت (برے کی)

(۳۵)۔ (اُس نے) کہا کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) زندہ کئے جائیں گے (۳۶)۔ فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے (۳۷)۔ وقت مقرر (یعنی قیامت) کے دن تک (۳۸)۔ (اُس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لئے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا (۳۹)۔ ہاں ان میں جو تیرے تخلص بندے ہیں (اُن پر قابو چلنا مشکل ہے) (۴۰)۔ (خدا نے) فرمایا کہ مجھ تک (پہنچنے کا) یہی سیدھا رستہ ہے (۴۱)۔ جو میرے (تخلص) بندے ہیں اُن پر تجھ کو کچھ قدرت نہیں (کہ اُن کو گناہ میں ڈال سکے) ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے (۴۲)

### تفسیر سورۃ المجر آیات (۲۲) تا (۴۲)

(۲۲) اور ہم حسب حکمت بارش کو ایک مقررہ مقدار سے برساتے رہتے ہیں اور ہم ہی ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو درخت اور بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں، پھر اس زمین پر پانی بہا کر تمہارے پینے کے لیے انتظام کرتے ہیں اور تم بارش نہیں برسا سکتے۔

(۲۳) اور ہم ہی حشر کے دن زندہ کریں گے اور ہم ہی دنیا میں مارتے ہیں اور تمام مخلوقات کے مرنے سے پہلے اور مرنے کے بعد آسمان و زمین کی تمام چیزوں کے ہم مالک ہیں۔

(۲۴) اور تمہارے آباء و اجداد میں سے جو مر چکے ہیں یا یہ کہ تم میں سے جو صف اول میں ہوں گے اور اسی طرح تمہارے بیٹے، پوتے وغیرہ جو زندہ ہیں یا یہ کہ تم میں سے جو پچھلی صف میں ہوں گے، ہم سب کو جانتے ہیں۔

### شان نزول: وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْبِرِينَ (النح)

امام ترمذی، نسائی اور حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تمام لوگوں میں ایک سب سے زیادہ خوبصورت عورت حناء رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی تو کچھ لوگ آگے بڑھ کر پہلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ اس عورت پر نظر نہ پڑے اور کچھ لوگ پیچھے ہٹ کر پچھلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے تاکہ اپنی بغلوں کے درمیان سے اس کو دیکھ سکیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور ہم تمہارے پچھلوں کو بھی جانتے ہیں، اور ابن مردویہ نے داؤد بن صالح سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے سہل بن حنیف انصاری سے آیت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ آیت جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے کہا نہیں بلکہ نمازوں کی صفوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۲۵) بے شک آپ کا پروردگار تمام اولین و آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمالے گا وہ اس فیصلہ میں حکمت والا ہے اور ان کے حشر اور ثواب و عتاب کو جاننے والا ہے۔

(۲۶-۲۷) اور ہم نے آدم علیہ السلام کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی تھی پیدا کیا اور ابوالحجن کو آدم

الطَّيِّبَاتِ سے پہلے ایسی آگ سے جس میں دھواں نہیں تھا پیدا کر چکے تھے۔

(۲۸) اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں سے کہا جو کہ زمین پر تھے اور تقریباً وہ دس ہزار تھے کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گاڑے کی بنی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں۔

(۲۹) سو جب میں اس کو پورا یعنی اس کے ہاتھوں پیروں، آنکھوں وغیرہ کو بنالوں اور اس میں اپنی طرف سے جان ڈال دوں، سو تم سب اس کو سجدہ تحیہ کرنا۔

(۳۰-۳۱) چنانچہ سب فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے اس بات کو پسند نہ کیا یعنی وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

(۳۲-۳۳-۳۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابلیس! میری رحمت سے دور ہونے والے تجھے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے کون سا امر مانع ہوا۔ کہنے لگا میں ایسا نہیں ہوں کہ مٹی سے بنے ہوئے بشر کو سجدہ کروں، ارشاد خداوندی ہوا، اچھا تو فرشتوں کی جماعت سے نکل یا یہ کہ میری رحمت سے دور ہو یا اس جگہ سے نکل جا، بے شک تو ملعون اور میری رحمت سے دور ہو گیا۔

(۳۵-۳۶-۳۷-۳۸) اور قیامت تک تجھ پر میری اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت رہے گی، ابلیس نے کہا تو پھر قیامت تک مجھ کو مہلت دیجیے، اس مردود نے چاہا کہ موت کا مزہ بھی نہ چکھے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، جا تجھ کو ایک معین وقت تک مہلت دی گئی۔

(۳۹-۴۰) کہنے لگا میرے رب آپ نے مجھ کو حکم تکوین ہدایت سے گمراہ کیا ہے تو میں دنیا میں آدم علیہ السلام کی اولاد کے سامنے لذات و شہوات کو آراستہ کر کے لاؤں گا اور ان سب کو ہدایت سے گمراہ کروں گا سوائے آپ کے ان بندوں کے جن کو آپ نے میرے اثر سے محفوظ رکھا ہے یا سوائے موحدین کے۔

(۴۱-۴۲) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے یا یہ کہ جو تیری پیروی کرے اور تیرے ساتھ رہے، اس کو بھی چل کر میرے پاس آنا ہے اور یہ ایک پسندیدہ سیدھا اسلام کا مجھ تک پہنچنے کا راستہ ہے، میرے ان مذکورہ مومن بندوں پر تیرا ذرا بھی قابو نہیں چلے گا، البتہ جو کافروں میں سے تیری راہ پر چلنے لگیں۔





وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْعَلِينَ ﴿۱۳﴾  
 سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ فَنُفِثَ جُزْءٌ مِّمَّنْ سَؤِمُوا فِي  
 إِنَّ الشَّقِيقِينَ فِي جَنَّتٍ وَعِيُونٌ ﴿۱۴﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ  
 آمِنِينَ ﴿۱۵﴾ وَلَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى  
 سُرُرٍ مُّقْتَابِلِينَ ﴿۱۶﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا  
 بِمُخْرَجِينَ ﴿۱۷﴾ نَبِيُّ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۸﴾ وَأَنَّ  
 عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۱۹﴾ وَيَتْلُوهُ عَنْ حَيْفٍ إِبْرَاهِيمُ ﴿۲۰﴾  
 إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجَلُونَ ﴿۲۱﴾  
 قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلَيْكَ ﴿۲۲﴾ قَالَ أَبَشْرُ نَبِئِي  
 عَلَى أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۲۳﴾ قَالُوا بَشْرُكَ  
 بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَاطِلِينَ ﴿۲۴﴾ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلُكُمْ  
 رَحْمَةً رَبِّهِ إِلَّا الصَّالِحُونَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا  
 الْمُرْسَلُونَ ﴿۲۶﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۲۷﴾ إِلَّا آلَ  
 لُوطٍ إِنَّا لَنَجِّيهِمْ أَجْعَلِينَ ﴿۲۸﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ  
 الْغَاوِينَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۰﴾ قَالَ لَكُمْ قَوْمٌ  
 مُّكَذِّبُونَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا بَلْ جِنَّتُكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿۳۲﴾  
 وَآيَاتُكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۳۳﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ  
 مِنَ اللَّيْلِ وَابْتَغِ دُبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَقِ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا  
 حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿۳۴﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذِكْرَ الْأَمْرَانِ دَابِرَهُمَا  
 مُّقْطَعٌ مُّضْحِكِينَ ﴿۳۵﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۳۶﴾

اور اُن سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے (۱۳)۔ اس کے سات  
 دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازے کے لئے اُن میں ہے جماعتیں  
 تقسیم کردی گئیں ہیں (۱۴)۔ جو مٹتی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں  
 ہوں گے (۱۵)۔ (اُن سے کہا جائے گا کہ) ان میں سلامتی (اور  
 خاطر جمع) سے داخل ہو جاؤ (۱۶)۔ اور ان کے دلوں میں جو  
 کدورت ہوگی اُس کو ہم نکال (کر صاف کر) دیں گے (گویا)  
 بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں  
 (۱۷)۔ نہ اُن کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے  
 جائیں گے (۱۸)۔ (اے پیغمبر) میرے بندوں کو بتادو کہ میں  
 بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہوں (۱۹)۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی  
 درد دینے والا عذاب ہے (۲۰)۔ اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا  
 احوال سنا دو (۲۱)۔ جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو سلام کہا۔  
 (انہوں نے) کہا کہ ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے (۲۲)۔ (مہمانوں  
 نے) کہا کہ ڈریے نہیں ہم آپ کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری  
 دیتے ہیں (۲۳)۔ (وہ) بولے کہ جب مجھے بڑھاپے نے آ پکڑا  
 تو تم خوشخبری دینے لگے۔ اب کا ہے کی خوشخبری دیتے ہو (۲۴)۔  
 (انہوں نے) کہا کہ ہم آپ کو سچی خوشخبری دیتے ہیں آپ مایوس نہ  
 ہو جیے (۲۵)۔ (ابراہیم نے) کہا کہ خدا کی رحمت سے (میں  
 مایوس کیوں ہونے لگا اس سے) مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے  
 (۲۶)۔ پھر کہنے لگے کہ فرشتو! تمہیں (اور) کیا کام ہے (۲۷)۔  
 (انہوں نے) کہا کہ ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں

(کہ اس کو عذاب کریں) (۲۸)۔ مگر لوط کے گھر والے کہ ان سب کو ہم بچالیں گے (۲۹)۔ البتہ انکی عورت (کہ) اس کے لیے  
 ہمیں ٹھیرا دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جائیگی (۳۰)۔ پھر جب فرشتے لوط کے گھر گئے (۳۱)۔ تو لوط نے کہا کہ تم تو نا آشنا سے لوگ ہو (۳۲)۔  
 وہ بولے کہ (نہیں) بلکہ ہم آپ کے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں لوگ شک کرتے تھے (۳۳)۔ اور ہم آپ کے پاس یقینی  
 بات لے کر آئے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں (۳۴)۔ تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے چلیں اور  
 آپ میں سے کوئی شخص پیچھے نہ دیکھے۔ اور جہاں آپ کو حکم ہو وہاں چلے جائیے (۳۵)۔ اور ہم نے لوط کی طرف وحی بھیجی کہ ان  
 لوگوں کی جزا صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائے گی (۳۶)۔ اور اہل شہر (لوط کے پاس) خوش خوش (دوڑے) آئے (۳۷)

## تفسیر سورۃ الصجر آیات (۶۲) تا (۶۷)

(۴۳-۴۴) تیری راہ پر چلنے والے سب لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جس کے سات دروازے ہیں، بعض بعض سے نیچے ہیں جن میں سے سب سے بلند دوزخ اور سب سے نچلا ہوا یہ ہے ہر دروازہ سے جانے کے لیے ان کافروں میں سے الگ الگ حصے متعین ہیں۔

(۴۵-۴۶) کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والے یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ اور ان کے ساتھی باغوں اور پاکیزہ پانی کے چشموں میں بستے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن فرمائیں گے جنت میں سلام اور تحیت اور موت اور زوال سے امن و سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

## شان نزول: اِنَّ الْمُتَّقِينَ (النخ)

ابوعلی نے سلمان فارسی ؓ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے جس وقت یہ آیت کریمہ سنی **وَ اِنَّ جَهَنَّمَ (النخ)**۔ (اور ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے) تو کئی دن تک خوف سے بھاگے پھرے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔

پھر ان کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر یہ آیت نازل ہوئی (کہ ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، اس نے تو میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اللہ سے ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

(۴۷-۴۸) اور دنیا میں آپس کا جو کینہ وغیرہ تھا ہم اس کو ان کے دلوں سے دور کر دیں گے، آخرت میں سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے ایک دوسرے کی زیارت کے لیے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے جنت میں ان کو ذرا بھی تکلیف اور مشقت نہیں پہنچے گی اور نہ وہ جنت سے نکالے جائیں گے۔

## شان نزول: وَ نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ (النخ)

ابن ابی حاتم نے علی بن حسین سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر ؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ کس قسم کا کینہ ان کے دلوں سے دور کیا جائے گا فرمایا جاہلیت کا کینہ وہ یہ کہ بنی تمیم، بنی عدی اور بنی ہاشم میں زمانہ جاہلیت کی دشمنی تھی جب یہ تینوں خاندان والے مشرف باسلام ہو گئے تو آپس میں اس قدر الفت و محبت ہو گئی کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنی کوکھ پکڑی تو حضرت علی ؓ اپنا ہاتھ ان کی کوکھ پر رکھ کر اس کو کھجانے لگے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ یعنی ان کے دلوں میں جو کینہ

تھا ہم وہ سب دور کر دیں گے۔

(۴۹) آپ میرے بندوں کو خبر کر دیجیے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں جو کہ توبہ پر مرے اور جو توبہ نہ کرے اور کفر ہی کی حالت میں مر جائے تو اس کے لیے میری سزا بھی بڑی دردناک ہے۔

تَبٰنْ نَزَلَ: نَبِيُّ عِبَادِيْ اَنِّيْ ( النخ )

امام طبرانیؒ نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کی ایک جماعت پر سے گزر رہا وہ ہنس رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہنس رہے ہو حالانکہ تمہارے سامنے جنت دوزخ کا تذکرہ ہو چکا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ آپ میرے بندوں کو اطلاع دے دیجیے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے۔

نیز ابن مردویہ نے دوسرے طریقہ سے ایک صحابی سے اس طرح روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس اس دروازہ سے تشریف لائے جس سے بنو شیبہ آیا کرتے تھے اور ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں ہنستا ہوا دیکھ رہا ہوں پھر آپ چل دیے، اس کے بعد پھر واپس لوٹ کر آئے۔

اور فرمایا کہ جب میں پتھر کے پاس پہنچا تو میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور کہنے لگے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو مایوس مت کرو بلکہ ان کو اطلاع دے دو کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں (النخ)۔

(۵۱-۵۲) آپ ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی یعنی حضرت جبریل علیہ السلام اور ان کے ساتھ جو بارہ فرشتے اور آئے تھے ان کی اطلاع دیجیے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر ان کو سلام کیا جب انھوں نے حضرت ابراہیم کے ہاں کھانا نہیں کھایا تو حضرت ابراہیم نے فرمایا ہم تم سے خوف زدہ ہیں۔

(۵۳) انھوں نے کہا ابراہیم ہم سے خوف زدہ مت ہوں کیوں کہ ہم آپ کو ایک فرزند کی بشارت دیتے ہیں جو بچپن ہی میں بڑا عالم اور بڑھاپے میں بڑا حلیم ہوگا۔

(۵۴) کہنے لگے اب بڑھاپے میں مجھے فرزند کی بشارت دیتے ہو تو اس وقت کس چیز کی بشارت دیتے ہو۔

(۵۵) فرشتے کہنے لگے ہم آپ کو فرزند کی بشارت دیتے ہیں، آپ بڑھاپے میں فرزند سے ناامید نہ ہوں۔

(۵۶) حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ بھلا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ یا اس کی نعمتوں کے منکر ہیں۔

(۵۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب قرآن سے معلوم ہو گیا تو حضرت جبریل اور ان کے ساتھیوں سے فرمایا کہ یہ تو

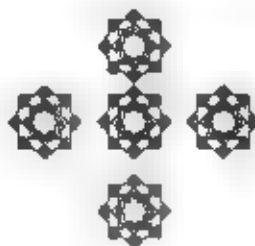
بتاؤ اب تمہیں کیا مہم درپیش ہے اور کس مقصد کے تحت آئے ہو؟

(۵۸-۵۹-۶۰) انھوں نے کہا ہم ایک مشرک قوم یعنی حضرت لوطؑ کی قوم کو سزا دینے کے لیے بھیجے گئے ہیں جنہوں نے برے کام کر کے خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کر لیا ہے مگر لوطؑ کے خاندان کو یعنی ان کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور دیشاء اور ان کی اس بیوی کو جو نیکو کار ہے ہلاکت سے بچالیں گے سوائے ان کی منافقہ بیوی کے کہ اس کی نسبت ہم نے تجویز کر رکھا ہے کہ وہ ضرور ہلاک ہونے والی قوم میں رہ جائے گی اور ان کے ساتھ عذاب میں مبتلا ہوگی۔

(۶۱-۶۲) چنانچہ حضرت جبریلؑ اور ان کے ساتھی خاندان لوطؑ کے پاس آئے اور وہ کہنے لگے تم تو ہمارے اس شہر میں اجنبی آدمی معلوم ہوتے ہو۔

(۶۳-۶۴) ہم تم اور تمہارے سلام کو نہیں پہچانتے (پریشان ہوئے کہ قوم ان کے ساتھ کیا کرے کیوں کہ یہ صورت سے آدمی تھے) اسی لیے فرمایا کہ تم اجنبی معلوم ہوتے ہو، فرشتے بولے ہم آپ کے پاس عذاب لے کر آئے ہیں جس میں یہ لوگ شک کیا کرتے تھے اور ہم آپ کے پاس عذاب کی خبر لائے ہیں اور ہم اپنی اس بات میں بالکل سچے ہیں کہ عذاب ان پر نازل ہوگا۔

(۶۵-۶۶) سو آپ رات کے کسی حصہ میں یعنی سحر کے وقت اپنے گھر والوں کو لے کر یہاں سے چلے جائیے اور آپ سب کے پیچھے ہو لیجیے اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھے اور صبح (شام) کی طرف سب چلے جانا اور ہم نے لوطؑ کو صبح جانے کا حکم دیا یا اور ہم نے لوطؑ کو اس بات سے مطلع کیا کہ صبح ہوتے ہی آپ کی قوم کی جڑ کٹ جائے گی (اور فرشتوں کی آمد کی خبر سن کر جو کہ شکل سے آدمی تھے) شہر کے لوگ حضرت لوطؑ کے مکان پر اپنے ناپاک مقصد کے تحت خوب خوشیاں کرتے ہوئے آئے۔



قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضِيفُ فَلَا تَفْضَحُون ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزُون ۖ قَالُوا أَوَلَمْ نُنْهِكَ عَنِ الْغُلِينِ ۖ قَالُوا هَؤُلَاءِ بَنُو  
 إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ۖ لَعَزَّ إِلَهُكُمْ لَئِنْ سَكَّرْتُمْ تَعْمَهُونَ ۖ  
 فَآخَذَ تَهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۖ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا  
 وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حَبَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ  
 لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّلِينَ ۖ وَإِنَّا لَلسَّيْبِلُ مُقِيمُونَ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ  
 لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَطَالِمِينَ ۖ  
 فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّا لَبِالْيَمِينِ ۖ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ  
 الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۖ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۖ  
 وَكَانُوا يَنْجِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۖ  
 فَآخَذَ تَهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۖ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا  
 كَانُوا يَكْسِبُونَ ۖ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا  
 بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ  
 الْجَبِيلِ ۖ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ ۖ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ  
 سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۖ لَا تَمَدَّنْ  
 عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ  
 عَلَيْهِمْ ۖ وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَقُلْ إِنِّي أَنَا  
 النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۖ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِبِينَ ۖ  
 الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۖ فَوَيْلٌ لَّكَ لِنَسْتَلْهُمْ أَجْمَعِينَ ۖ  
 ۚ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاعْزُضْ عَنِ  
 الْمُنْكَرِينَ ۖ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۖ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ  
 مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۖ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ  
 يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ  
 مِنَ السَّاجِدِينَ ۖ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۖ

(کو ط نے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں (کہیں ان کے بارے  
 میں) مجھے رسوا نہ کرنا (۶۸)۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور میری بے  
 آبروئی نہ کیجئے (۶۹)۔ وہ بولے کیا ہم نے تم کو سارے جہاں  
 (کی حمایت و طرفداری) سے منع نہیں کیا (۷۰)۔ (انہوں نے)  
 کہا اگر تمہیں کرتا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں (ان سے  
 شادی کرلو) (۷۱)۔ (اے محمد ﷺ) تمہاری جان کی قسم وہ اپنی  
 مستی میں مدہوش (ہو رہے) تھے (۷۲)۔ سو ان کو سورج نکلنے  
 چنگھاڑنے آ پکڑا (۷۳)۔ اور ہم نے اس (شہر) کو (الٹ کر)  
 نیچے اوپر کر دیا۔ اور ان پر کھنکر کی پتھریاں برسائیں (۷۴)۔ بے  
 شک اس (قصبے) میں اہل فراست لے لیے نشانی ہے (۷۵)۔ اور  
 وہ (شہر) اب تک سیدھے رستے پر (موجود) ہے (۷۶)۔ بے  
 شک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانی ہے (۷۷)۔ اور  
 بن کے رہنے والے (یعنی قوم شعیب کے لوگ) بھی گنہگار تھے  
 (۷۸)۔ تو ہم نے اُن سے بھی بدلہ لیا اور یہ دونوں شہر کھلے رستے پر  
 (موجود) ہیں (۷۹)۔ اور (وادی) حجر کے رہنے والوں نے بھی  
 پیغمبروں کی تکذیب کی (۸۰)۔ ہم نے اُن کو اپنی نشانیاں دیں اور  
 وہ اُن سے منہ پھیرتے رہے (۸۱)۔ اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش  
 کر گھر بناتے تھے (کہ) امن (و اطمینان) سے رہیں گے  
 (۸۲)۔ تو چیخ نے اُن کو صبح ہوتے ہوتے آ پکڑا (۸۳)۔ اور جو  
 کام وہ کرتے تھے وہ کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے (۸۴)۔ اور ہم  
 نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) اُن میں ہے اُس کو تدبیر  
 کے ساتھ پیدا کیا ہے اور قیامت تو ضرور آ کر رہے گی تو تم (ان  
 لوگوں سے) اچھی طرح سے درگزر کرو (۸۵)۔ کچھ شک نہیں کہ  
 تمہارا پروردگار ہی (سب کچھ) پیدا کرنے والا (اور) جاننے والا  
 ہے (۸۶)۔ اور ہم نے تم کو سات (آیتیں) جو (نماز میں) ڈہرا  
 کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۃ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا

ہے (۸۷)۔ اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو (فوائد دنیاوی سے) متمتع کیا ہے تم اُن کی طرف (رغبت سے) آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا  
 اور نہ اُن کے حال پر تاسف کرنا اور مومنوں سے خاطر تواضع سے پیش آنا (۸۸)۔ اور کہہ دو کہ میں تو اعلانیہ ڈر سنانے والا ہوں

(۸۹)۔ (اور ہم ان کفار پر اسی طرح عذاب نازل کریں گے) جس طرح اُن لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے تقسیم کر دیا (۹۰)۔ یعنی قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) نکلنے نکلے کر ڈالا (۹۱)۔ تمہارے پروردگار کی قسم ہم اُن سے ضرور رہنمائی کریں گے (۹۲)۔ اُن کاموں کی جو وہ کرتے رہے (۹۳)۔ پس جو حکم تم کو (خدا کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سنا دو اور مشرکوں کا (ذرا) خیال نہ کرو (۹۴)۔ ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں (۹۵)۔ جو خدا کے ساتھ اور معبود قرار دیتے ہیں۔ سو اُن کو (ان باتوں کا انجام) معلوم ہو جائے گا (۹۶)۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے (۹۷)۔ تو تم اپنے پروردگار کی تسبیح کہتے اور (اس کی) خوبیاں بیان کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں داخل رہو (۹۸)۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کیے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت (کا وقت) آجائے (۹۹)

### تفسیر سورۃ الحجر آیات (۶۷) تا (۹۹)

(۶۸-۶۹-۷۰) حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ یہ میرے مہمان ہیں، سو مجھ کو ان کے سامنے شرمندہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس حرام کام کے ارتکاب سے ڈرو اور ان مہمانوں کی نظر میں مجھ کو رسوا مت کرو وہ بولے اے لوط علیہ السلام کیا ہم آپ کو مسافروں کی ضیافت سے باز رہنا منع نہیں کر چکے۔

(۷۱) لوط علیہ السلام نے فرمایا یہ میری بیٹیاں اور میری قوم کی بیٹیاں ہیں اگر تم میرے کہنے سے شادی کرو تو میں تم سب کی شادی کر دوں۔

(۷۲) اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کی جان کی قسم کھا کر فرماتا ہے یا یہ کہ آپ کے دین کی قسم لوط علیہ السلام کی قوم اپنی جہالت میں مدہوش تھی ان کو کچھ نہیں نظر آ رہا تھا۔

(۷۳-۷۴-۷۵) چنانچہ سورج نکلتے نکلتے ان کو عذاب نے پکڑا اور پھر ہم نے ان بستیوں کا اوپر کا تختہ نیچے کر دیا اور نیچے کا تختہ اوپر کر دیا اور پھر ان لوگوں پر اور ان مسافروں پر آسمان سے کنکر کے پتھر برسانا شروع کیے، ہم نے ان لوگوں کے ساتھ جو معاملہ کیا اس میں اہل بصیرت اور متفکر اور دیکھنے اور اعتبار کرنے والوں کے لیے چند نشانیاں اور عبرتیں ہیں۔

(۷۶-۷۷) اور لوط علیہ السلام کی قوم کی یہ بستیاں ایک آباد سڑک پر ملتی ہیں جس پر ہر وقت لوگوں کا گزر رہوتا رہتا ہے اور ان کی ہلاکت میں اہل ایمان کے لیے بڑی عبرت ہے۔

(۷۸-۷۹) اور بن والے یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی بڑے مشرک تھے سو ہم نے ان پر عذاب نازل کر کے ان سے دنیا میں بدلہ لیا اور لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں اور شعیب علیہ السلام کی قوم کی بستیاں صاف سڑک پر واقع ہیں اور اس سے لوگوں کا گزر رہوتا رہتا ہے۔

(۸۰-۸۱) اور حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے بھی حضرت صالح اور تمام رسولوں کو جھٹلایا اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں



یعنی اونٹنی وغیرہ دیں، سو وہ لوگ انھیں جھٹلاتے رہے۔

(۸۲) اور وہ لوگ پہاڑوں میں مکان بناتے تھے کہ مصیبت کے وقت سے امن میں رہیں یا یہ کہ عذاب سے امن میں رہیں۔

(۸۳-۸۴) سو ان کو صبح کے وقت ان پر عذاب خداوندی نازل ہوا اور ان کے قول و فعل اور غیر اللہ کی پرستش عذاب الہی کے مقابلہ میں ان کے کچھ کام نہ آئی۔

(۸۵) اور ہم نے تمام مخلوقات اور ان عجائبات کو حق و باطل کے اظہار اور ان کفار پر حجت قائم کرنے کے لیے پیدا کیا ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے تو آپ خوبی کے ساتھ انھیں معاف کیجیے۔ یہ آیت، آیت قتال کے ساتھ منسوخ ہے۔

(۸۶) آپ کا پروردگار مومن و کافر سب کو قیامت کے دن زندہ کر دے گا اور ان کے ثواب و عذاب کا وہ بڑا عالم ہے اور ہم نے آپ کو ایک عظیم الشان نعمت دی ہے۔

(۸۷) یعنی قرآن کریم کی سورہ فاتحہ کی سات آیتیں جو ہر ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں یا یہ کہ ہم نے ایسا قرآن کریم آپ کو عطا فرمایا کہ وہ پورے کا پورا شافی ہے۔ چنانچہ اس میں امر، نہی، وعد، وعید، حلال، حرام، ناسخ، منسوخ، حقیقت، مجاز، محکم، متشابہ جو ہو چکا اور جو ہو گا اس کی اطلاع ایک قوم کی تعریف اور دوسری قوم کی مذمت تو سارے قرآن کریم میں مضامین بھی مکرر اور ہفت ہیں اور قرآن عزیز و عظیم کے ساتھ ہم نے آپ کو اعزاز عطا فرمایا جیسا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل کی کہ جنھوں نے آسمانی کتابوں کے حصے کر رکھے تھے۔

(۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴) اور ہم نے جو اموال بنی قریظہ اور نضیر یا یہ کہ قریش کے لوگوں کو دے رکھے ہیں آپ ان کی طرف رغبت سے اپنی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں کیوں کہ ہم نے آپ کو نبوت و اسلام اور قرآن کریم کے ذریعے سے جو اعزاز و اکرام عطا کیا ہے، وہ ان کے عطا کردہ اموال سے کہیں بڑھ کر ہے اور اگر یہ کفار ایمان نہ لائیں تو ان کی ہلاکت پر کچھ غم نہ کیجیے اور مسلمانوں پر شفقت کیجیے اور ان پر مہربان ہو جائیے اور فرما دیجیے کہ میں تمہیں ایسی زبان میں جس کو تم جانتے ہو، عذاب الہی سے ڈرانے والا رسول ہوں۔

جیسا کہ ہم نے اپنا عذاب بدر کے دن اصحاب عقبہ یعنی ابو جہل، ابن ہشام، ولید بن مغیرہ مخزومی، حنظلہ بن ابی سفیان، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور تمام ان کفار پر جو کہ بدر کے دن مارے گئے نازل کیا، جنھوں نے قرآن کریم کے بارے مختلف باتیں بنائی تھیں، بعضوں نے جادو، بعض نے شعر اور بعض نے پہلے لوگوں کے جھوٹے واقعات اور بعض نے کہا تھا کہ آپ نے یہ خود تراش لیا ہے۔

لہذا اے محمد ﷺ میں کو آپ کے پروردگار کی قسم ہم قیامت کے دن دنیا میں جو کچھ یہ کہتے تھے یا یہ کہ کلمہ لا الہ

الا اللہ کے قائل نہ ہونے کی ضرورت باز پرس کریں گے، آپ اپنے امر تبلیغ کو مکہ مکرمہ میں صاف صاف سنا دیجیے۔  
(۹۵-۹۶) اور یہ لوگ جو آپ پر ہنستے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انھوں نے اور دوسرے معبود قرار دے رکھے ہیں تو ہم ان ہنسنے والوں کی ہنسی کو ضرور آپ سے دور کر دیں گے، سو ان کو ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا معاملہ فرماتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ایک دن ایک رات میں ہر ایک پر نیا عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا اور یہ بد بخت پانچ تھے چنانچہ عاص بن وائل سہمی کو تو کسی چیز نے ڈس لیا اور وہ اسی جگہ فوراً مر گیا۔  
اور حارث بن قیس سہمی نے نمکین یا تازہ مچھلی کھالی، اس کے بعد اسے پیاس لگی، اس نے پانی پی لیا، بد بخت کا اس سے پیٹ پھٹ گیا اور اسی جگہ پر مر گیا۔

اور اسود بن عبدالمطلب کا سر حضرت جبریلؑ نے درخت سے اور اس کا منہ کانٹوں سے ٹکرا دیا اور وہ اسی سے مر گیا اور اسود بن عبد یغوث سخت گرمی میں باہر نکلا تو اس کو زہر چڑھ گیا جس سے جہشی کی طرح سیاہ قام ہو گیا اپنے گھر واپس آیا تو گھر والوں نے دروازہ نہیں کھولا تو اس نے اپنا سر دروازہ پر مارا اسی سے مر گیا، اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔  
اور ولید بن مغیرہ مخزومی کے تیر کی نوک لگ گئی، اسی سے مر گیا، اللہ تعالیٰ ان بد بختوں کو اپنی رحمت سے دور کرے، سب کے سب مرنے کے وقت یہی کہہ رہے تھے کہ مجھے محمد ﷺ کے پروردگار نے مار ڈالا۔

### تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الَّتِي كُنَّا نَقْرَأُكَ (النخ)

بزار، طبرانی نے انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا ہوا تو وہ بد بخت آپ کی گدی میں کوچے مارنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں نبی ہوں اور میرے ساتھ جبریلؑ رہتے ہیں، چنانچہ حضرت جبریلؑ امین نے اپنی انگلی سے ایک کو نچا مارا جو ان کے جسموں میں ناخن کی طرح لگا اور اس سے ایسے بد بودار زخم ہوئے کہ کوئی ان کے قریب بھی نہ جاسکتا (اور اسی حالت میں مر گئے) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی یعنی یہ لوگ جو ہنستے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود قرار دیتے ہیں ان سے آپ کے لیے ہم ہی کافی ہیں۔

(۹۷-۹۸-۹۹) اور یہ کفار جو آپ کو جھٹلاتے ہیں اور معاذ اللہ آپ کو شاعر کا بن، ساحر وغیرہ کہتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ اس سے آپ دکھی ہوتے ہیں، سو آپ اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھتے رہے اور سجدہ کرنے والوں میں یا یہ کہ اطاعت کرنے والوں میں رہے اور اپنے پروردگار کی اطاعت پر مستقیم رہے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ کو موت آجائے۔

مُتَوَاتِرٌ لِّكَلِمَتِهِ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّا اَمْرًا لِلّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ  
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ اَمْرِهِ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ مِنْ  
عِبَادِهٖ اَنْ اُنْذِرُوْا اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَلَتُقُوْنَ خَلْقَ  
السَّوْتِ وَالْاَرْضِ بِالْحَقِّ تَعْلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ خَلَقَ  
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَنْعَامُ  
خَلَقْنٰكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُمُوْنَ ۝  
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرْیٰوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝  
وَتَحْمِلُ الْاَنْعَامُ اِلَيْكُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بِلٰغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ  
الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالْخَيْلُ وَالْغُلَّالُ  
وَالْحَمِيْرُ لَكُمْ كِبٰوْهَا وَزِيْنَةٌ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝  
وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۤءُ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ  
اَجْمَعِيْنَ ۝

ج

مُتَوَاتِرٌ لِّكَلِمَتِهِ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔  
خدا کا حکم یعنی (عذاب گویا) آبی پہنچے تو (کافرو) اس کے لیے  
جلدی مت کرو۔۔۔ یہ لوگ جو (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ اس  
سے پاک و بالاتر ہے (۱)۔ وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم  
سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ  
(لوگوں کو) بتادو کہ میرے بوا کوئی معبود نہیں تو مجھ ہی سے ڈرو  
(۲)۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو مٹی پر حکمت پیدا کیا۔ اس کی  
ذات ان (کافروں) کے شرک سے اونچی ہے (۳)۔ اسی نے  
انسان کو نطفے سے بنایا مگر وہ اُس (خالق) کے بارے میں اعلانیہ  
جھگڑنے لگا (۴)۔ اور چار پایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ ان میں  
تمہارے لئے جزا اول اور بہت سے فائدے ہیں۔ اور ان میں سے  
بعض کو تم کھاتے بھی ہو (۵)۔ اور جب شام کو انہیں (جنگل سے)  
لاتے ہو اور جب صبح کو (جنگل) چرانے لے جاتے ہو تو ان سے  
تمہاری عزت و شان ہے (۶)۔ اور (دور دراز) شہروں میں جہاں تم  
زحمت شاقہ کے بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے

ہیں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (نہایت) شفقت والا (اور) مہربان ہے (۷)۔ اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ  
تم ان پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لئے) رونق و زینت (بھی ہیں) اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں (۸)۔ اور  
سیدھا راستہ تو خدا تک جا پہنچتا ہے۔ اور بعض رستے ٹیڑھے ہیں (وہ اُس تک نہیں پہنچتے) اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھے رستے پر  
چلا دیتا (۹)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۲) تا (۹)

یہ سورت مکی ہے سوائے ان چار آیات کے، وَاِنْ عَاقِبْتُمْ فَعَاقِبُوْا، وَاَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ،  
ثُمَّ اِنْ رَّبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا، وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اِلٰی اللّٰهِ (الخ) یہ چاروں آیات مدنی ہیں۔  
اس سورت میں ایک سواٹھائیس آیات اور ایک ہزار آٹھ سواکتالیس کلمات اور چھ ہزار سات سو سات  
حروف ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ (الخ) اور اقْتَرَبَتِ  
السَّاعَةُ نازل ہوئی تو کچھ زمانہ تک جتنا کہ خدا کو منظور تھا یہ کفار کے رہے اور کچھ نہیں بولے، اس کے بعد انھوں نے  
کہا اے رسول اللہ ﷺ وہ عذاب کب آئے گا جس کا آپ نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے۔

ان کی اس بات پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آپ پہنچا، رسول اکرم ﷺ تشریف

فرماتے یہ سمجھ کر کہ ابھی عذاب نازل ہو رہا ہے، گھبرا کر کھڑے ہوئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، عذاب کے اترنے کی جلدی مت کرو، تب رسول اکرم ﷺ بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ کی ذات ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بلند ہے کہ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی شریک۔

شان نزول: اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ (النخ)

ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت آیت کا یہ حصہ اتر۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ (النخ) نازل ہوا تو صحابہ کرام گھبرا گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اگلا حصہ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ نازل کیا تو سب خاموش ہو گئے۔ عبد اللہ بن امام احمدؒ نے زوائد الزہد میں اور ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے ابوبکر بن ابو حفصؒ سے روایت روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کا حکم آپہنچا تو سب سن کر کھڑے ہو گئے، پھر اگلا حصہ نازل ہوا یعنی سو تم جلدی نہ کرو۔

(۲) اللہ تعالیٰ جبریل امین اور دوسرے فرشتوں کو نبوت و اسلام یعنی اپنا حکم دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں یعنی رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام پر نازل فرماتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ لوگوں کو خبردار کرو اور قرآن حکیم پڑھ کر ان کو سناؤ تاکہ وہ اس بات کے قائل ہو جائیں کہ میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، سو وہ میری ہی اطاعت کریں اور مجھ ہی سے ڈرتے رہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو اللہ کے لیے یا یہ کہ زوال و فنا کے لیے بنایا اس کی ذات ان بتوں وغیرہ کے شرک سے پاک ہے۔

(۴) اور انسان کو یعنی ابی بن خلف جہنمی کو سڑے ہوئے نطفہ سے بنایا پھر وہ یکا یک باطل کی حمایت میں کھلم کھلا جھگڑنے لگا اور کہنے لگا کہ بڑیاں جب ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو پھر ان کو کون زندہ کرے گا۔

(۵۔۶۔۷) اور اسی نے چوپایوں یعنی اونٹوں کو بنایا کہ اس کی کھال کا پوستین اور بالوں کا مبل بنتا ہے سواری اور دودھ وغیرہ کے علاوہ اور بھی منافع ہیں اور ان کا گوشت بھی کھاتے ہو اور ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے۔ جب کہ ان کو چرا کر شام کے وقت لاتے ہو اور جب کہ صبح کو ان کو چرنے کے لیے چھوڑتے ہو۔

اور وہ تمہارے سامان اور خوشوں کو لاد کر مکہ تک لے جاتے ہیں جہاں تم جان کو محنت میں ڈالے بغیر خود بھی نہیں پہنچ سکتے تھے۔ واقعی تمہارا پروردگار ایمان والوں پر بڑا شفیق اور تم سے عذاب کے موخر کرنے میں رحیم ہے۔

(۸) اور اللہ تعالیٰ نے گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تم ان پر سوار ہو اور تمہاری زینت و خوشی کے لیے بھی ان کو پیدا کیا اور وہ ایسی ایسی چیزیں بناتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں اور جو تمہارے کبھی سننے میں بھی نہیں آئیں۔

(۹) اور نشکی و تری میں اللہ تعالیٰ ہی راستہ دکھاتا ہے اور بعضے راستے میڑھے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے مقصود تک

رسائی ممکن نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خشکی و تری میں سب کو سیدھا راستہ بتا دیتا۔

یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ ہدایت و توحید کا جو سیدھا راستہ ہے وہ اللہ تک پہنچتا ہے اور بعض ادیان یہودیت، نصرانیت و مجوسیت کی طرح ٹیزھے اور راہ حق سے ہٹے ہوئے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو اپنے دین کی طرف ہدایت عطا فرما دیتا۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسَيُّونَ يَنْبُتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعُ وَالزَّيْتُونُ وَالنَّخِيلُ وَالْأَعْنَابُ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَسَخَّرَ لَكُمْ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنَّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِ إِيَّاهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَالْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَتَنْهَارَ مَوْجًا وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ وَعَلَيْتِ وَالنَّجْمِ هُمْ يَنْتَظِرُونَ أَفَنُ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَوَمَا يُشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ إِنْ كُنْتُمْ آلَ اللَّهِ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ لَاجِرَمَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ قَائِلِيَهُمْ وَمَا يَحْتَسِبُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكَبِرِينَ

وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی (شاداب ہوتے ہیں) جن میں تم اپنے چار پایوں کو چراتے ہو (۱۰)۔ اسی پانی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور سمجھور اور انگور (اور بے شمار درخت) اُگاتا ہے۔ اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے) غور کرنے والوں کے لئے اس میں (قدرت خدا کی بڑی) نشانی ہے (۱۱)۔ اور اسی نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا اور اُسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سمجھنے والوں کے لئے اس میں (قدرت خدا کی بہت سی) نشانیاں ہیں (۱۲)۔ اور جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اُس نے زمین میں پیدا کیں (سب تمہارے زیر فرمان کر دیں) نصیحت پکڑنے والوں کے لئے اس میں نشانی ہے (۱۳)۔ اور وہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا تاکہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ۔ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا میں پانی کو پھڑٹی چلی جاتی ہیں۔ اور اس لیے بھی (دریا کو تمہارے اختیار میں کیا) کہ تم خدا کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ اس کا شکر کرو (۱۴)۔ اور اُسی نے زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیے کہ تم کو لیکر کہیں ٹھک نہ جائے اور نہریں اور راستے بنا دیے تاکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک (آسانی سے) جا سکو (۱۵)۔ اور (راستوں میں) نشانات بنا دئے اور لوگ ستاروں سے بھی رستے معلوم کرتے ہیں (۱۶)۔ تو جو (اتنی مخلوقات) پیدا کرے۔ کیا وہ ویسا ہے جو کچھ بھی نہ پیدا کر سکے تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے؟ (۱۷)۔ اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۸)۔ اور جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو سب سے خدا واقف ہے (۱۹)۔ اور جن لوگوں کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی تو نہیں بنا سکتے بلکہ خود ان کو اور بناتے ہیں (۲۰)۔ (وہ)

لاشیں ہیں بے جان۔ ان کو یہ بھی تو معلوم نہیں کہ اٹھائے کب جائیں گے (۲۱)۔ تمہارا معبود تو کیا خدا ہے۔ تو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل انکار کر رہے ہیں اور وہ سرکش ہو رہے ہیں (۲۲)۔ یہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں خدا ضرور اس کو جاننا ہے۔ وہ سرکشوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا (۲۳)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۱۰) تا (۲۴)

(۱۰) وہ اللہ کی ذات ایسی ہے کہ جس نے تمہارے لیے بارش برسائی کہ جنگلات اور شہروں میں تمہیں کو اس کے ذریعے سے پانی ملتا ہے اور اس کے سبب سے درخت اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱۱) جس کو تم اپنے مویشی کو چرنے کے لیے چھوڑتے ہو اور اس پانی سے تمہارے لیے انگور اور ہر ایک قسم کے پھل اگاتا ہے، ان قسم قسم کے پھلوں اور ان کے مختلف مزوں میں ان حضرات کے لیے جو کہ مخلوقات خداوندی میں غور کرتے ہیں، خالق کے لیے بہت سی عبرتیں اور دلیلیں موجود ہیں۔

(۱۲) اور اس نے تمہارے فوائد کے لیے رات دن کو مسخر کیا اور ستارے بھی اس کے حکم کے تابع ہے یقیناً ان مذکورہ چیزوں کے مسخر کرنے میں چند دلیلیں موجود ہیں، ان لوگوں کے لیے جو اس بات کو جانتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے مسخر کیا ہے۔

(۱۳) اور اسی طرح ان مختلف نباتات اور پھلوں کو بھی پیدا کر کے تمہارے لیے مسخر کیا، ان کے مختلف قسم اور رنگوں پر پیدا کرنے میں ان لوگوں کے لیے جو نصائح قرآنی سے نصیحت حاصل کرتے ہیں، بہت عبرت اور بہت دلائل موجود ہیں۔

(۱۴) اور اسی ذات نے دریا کو مسخر کیا تاکہ اس میں سے تازہ مچھلی نکال کر کھاؤ اور تاکہ اس دریا میں سے موتیوں وغیرہ کا زیور نکالو اور تو کشتی کو دیکھتا ہے کہ ایک ہوا کے رخ پر اس دریا کا پانی چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہے اور دوسرے مقامات پر سے آرہی ہے تاکہ تم اس کے ذریعے سے کماؤ یا یہ کہ اللہ کا دیا رزق تلاش کرو۔

(۱۵) اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرو اور اس زمین میں بڑے بڑے مضبوط پہاڑ رکھ دیے تاکہ وہ زمین کو ہلنے نہ دیں اور اس نے تمہارے فوائد کے لیے نہریں بنائیں اور راستے بنائے تاکہ تم راستوں کو پہچان کر منزل مقصود تک پہنچ جاؤ۔

(۱۶) اور مسافروں کے لیے پہاڑوں وغیرہ کی بہت سی نشانیاں بنائیں اور بالخصوص فرقہ بین اور جدی ستاروں سے بھی مسافر خشکی و تری کا راستہ تلاش کرتے ہیں۔

(۱۷) سو کیا جو پیدا کرتا ہو یعنی اللہ تعالیٰ تو وہ ان بتوں جیسا ہو جائے گا کہ جو پیدا ہی نہیں کر سکتے تو کیا پھر بھی تم مخلوقات خداوندی کی اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

(۱۸) اگر تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو گننے لگو تو کبھی نہ گن سکو یا یہ کہ ہرگز شکر نہ ادا کر سکو، واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے اور توبہ کرنے والے پر بڑی رحمت والے ہیں۔



(۱۹) واقعی اللہ تعالیٰ تمہارے پوشیدہ اور ظاہری احوال خواہ خیر ہوں یا شر سب کو جانتے ہیں۔  
 (۲۰-۲۱) اور جن کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں، وہ کسی بھی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے جیسا کہ ہم پیدا کر سکتے ہیں بلکہ وہ خود ذلیل مخلوق ہیں اور وہ بہت مردہ ہیں۔ ان کے ان معبودوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ وہ قبروں سے کب اٹھائے جائیں گے اور پھر حساب ہو گا یا یہ کہ کفار کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب حساب ہو گا یا یہ کہ فرشتوں کو معلوم نہیں کہ حساب و کتاب کب ہو گا۔  
 (۲۲) اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارا سچا معبود ایک ہی ہے، یہ بت وغیرہ نعوذ باللہ تمہارے معبود نہیں جو لوگ مرنے کے بعد زندگی پر ایمان نہیں لاتے، ان کے دل ہی توحید سے منکر ہو رہے ہیں اور وہ ایمان لانے سے تکبر کرتے ہیں۔

(۲۳) ضروری بات ہے کہ یہ لوگ جو اپنے دلوں میں بغض و حسد و مکر و خیانت چھپائے ہوئے ہیں اور لعن و طعن و لڑائی کے ساتھ پیش آتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے یہ سب احوال جانتے ہیں اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان سے تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا اتارا ہے تو کہتے ہیں کہ (وہ تو) پہلے لوگوں کی حکایتیں ہیں (۲۴)۔  
 (اے پیغمبر ان کو بکنے دو) یہ قیامت کے دن اپنے (اعمال کے) پورے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جن کو یہ بے تحقیق گمراہ کرتے ہیں اُن کے بوجھ بھی (اٹھائیں گے) سُن رکھو کہ جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں بُرے ہیں (۲۵)۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی (ایسی ہی) کج کاریاں کیں تھیں تو خدا (کا حکم) اُن کی عمرت کے ستونوں پر آ پہنچا اور چھت اُن پر اُن کے اوپر سے گر پڑی۔ اور ایسی طرف سے اُن پر عذاب واقع ہوا جہاں سے اُن کو خیال بھی نہ تھا (۲۶)۔ پھر وہ اُن کو قیامت کے دن بھی ذلیل کرے گا اور کہے گا میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھٹا کرتے تھے؟ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج کافروں کی رسوائی اور بُرائی ہے (۲۷)۔ (ان کا حال یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی روئیں قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ) اپنے ہی حق میں ظلم کرنے والے (ہوتے ہیں) تو مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم کوئی بُرا کام نہیں کرتے تھے۔  
 ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اسے خوب جانتا ہے (۲۸)۔ سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اب تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانا ہے (۲۹)۔ اور (جب) پرہیزگاروں

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أُنْزِلَ رَبُّكُمْ قَالَ الْوَأَسَاطِيرُ الْأُولَىٰ ۚ لِيُحْصِلُوا أَوزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّوهُمْ بَغِيرٍ عَلَيْهِمُ إِلَّا سَاءَ مَا يَزِيدُونَ ۖ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقِقُونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمُ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۖ الَّذِينَ تَتَوَلَّوهُمْ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ ۖ فَالْقَوْمَ اسْلَمَ ۖ فَالْكَافِرِينَ ۖ قَدْ خَلَوْا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَيْسَ مَشْغُورٍ الْمُتَكَبِّرِينَ ۖ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا أُنْزِلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا لِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَدَى الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۖ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُجْرُونَ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۖ كَذَلِكَ يُجْزَى اللَّهُ الشَّاقِينَ ۖ الَّذِينَ تَتَوَلَّوهُمْ الْمَلَائِكَةُ طَائِفِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ بہترین (کلام)۔ جو لوگ نیکو کار ہیں ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا ہے اور پر ہیزگاروں کا گھر بہت خوب ہے (۳۰)۔ (وہ) بہشت جودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں

وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے میسر ہوگا۔ خدا پر ہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے (۳۱)۔ (ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے بدلے میں بہشت میں داخل ہو جاؤ (۳۲)۔ کیا یہ (کافر) اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس (جان نکالنے) آئیں یا تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آپہنچے۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو ان سے پہلے تھے اور خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۳۳)۔ تو ان کو ان کے اعمال کے بدلے ملے اور جس چیز کے ساتھ وہ ٹھنھے کیا کرتے تھے اس نے ان کو (ہر طرف سے) گھیر لیا (۳۴)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۲۴) تا (۲۶)

(۲۴) جب ان حصے کرنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ تمہارے سامنے تمہارے پروردگار کے کیا احکامات بیان کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ وہ تو پہلے لوگوں کی محض بے بنیاد باتیں ہیں۔

(۲۵) نتیجہ یہ ہوگا کہ ان لوگوں کو قیامت کے دن اپنے گناہوں کا پورا وزن اور اسی طرح ان لوگوں کے گناہوں کا بھی وزن جن کو یہ لوگ اپنی لاعلمی اور جہالت کی بنا پر رسول اکرم ﷺ اور قرآن پاک پر ایمان لانے سے گمراہ کر رہے تھے۔ یاد رکھو کہ یہ حصے کرنے والے جن گناہوں کو اپنے اوپر لا رہے ہیں، وہ بہت ہی برا بوجھ ہے۔

(۲۶) جیسا کہ یہ لوگ آپ کی مخالفت کے لیے بڑی بڑی تدبیریں کرتے ہیں جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں، انہوں نے اپنے انبیاء کرام کے مقابلہ کے لیے بڑی بڑی تدبیریں کیں جیسا کہ نمرود جبار کہ اس نے آسمان پر جانے کے لیے سیڑھی بنائی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا بنا بنایا گھر (سیڑھی) جز سے ڈھا دیا تو گویا ان پر اوپر سے وہ سیڑھی آ پڑی اور یہ انہدام کا عذاب ان پر ایسی حالت میں آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا۔

(۲۷-۲۸) اور پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا اور ذلیل کرے گا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے فرمائے گا کہ تم نے جن معبودوں کو میرے شریک بنا رکھے تھے جن کی وجہ سے تم مخالفت کیا کرتے تھے اور جن کے بارے میں تم میرے انبیاء کرام سے لڑائی جھگڑا کرتے تھے وہ اب کہاں ہیں؟ فرشتے اس حالت کو دیکھ کر کہیں گے، قیامت کے دن کا عذاب یعنی دوزخ اور اس کی شدت و سختی کافروں پر ہے جن کی جان فرشتوں نے بدر کے دن قبض کی تھی۔

پھر کافراں کا جواب دینے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے نیچے اور دبے ہوئے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی پرستش نہیں کی تھی اور ہماری کیا مجال تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کو رد کر دیں گے کہ کیوں نہیں یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اقوال و افعال شریک کی مکمل خبر ہے۔

(۲۹) سو جہنم میں جاؤ، اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہو، وہاں تمہیں نہ موت آئے گی اور نہ وہاں سے تم نکالے جاؤ گے، جہنم کافروں کا بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۳۰) اور جو حضرات کفر و شرک اور تمام فواحش سے بچتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام ان سے کہا جاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سامنے تمہارے پروردگار کا کیا پیغام بیان کیا تو وہ کہتے ہیں کہ تو حید اور صلہ رحمی بیان کی اور جو حضرات تو حید خداوندی پر کار بند ہیں، ان کو قیامت کے دن جنت ملے گی اور جنت تو پھر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے کئی درجے بہتر ہے اور واقعی جنت کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کے لیے اچھا گھر ہے۔

(۳۱) اور وہ حضرت رحمٰن کی خوشنودی کا مقام ہے اس کی عمارات اور درختوں کے نیچے سے شہد، دودھ، شراب اور پانی کی نہریں جاری ہوں گی، جنت میں جس چیز کو ان کا جی چاہے گا اور اس کی خواہش ہوگی وہاں ان کو ملے گی، اسی طرح کا بدلہ اور ثواب اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کو دے گا۔

(۳۲) جن کی روئیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ شرک سے پاک صاف ہوتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے جاتے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہو، تم اپنے ایمان اور دنیا میں جو نیکیاں کرتے تھے، اس کی وجہ سے جنت میں چلے جانا۔

(۳۳) اور مکہ والے جو ایمان نہیں لارہے ہیں یہ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کی ارواح کے قبض کے لیے فرشتے آجائیں یا ان کی ہلاکت کے لیے آپ کے پروردگار کا عذاب آجائے۔

جیسا کہ آپ کی قوم آپ کے ساتھ معاملہ کرتی ہے کہ آپ کی تکذیب کرتی اور آپ کو برا کہتی ہے اسی طرح آپ کی قوم سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے بھی اپنے انبیاء کرام کے ساتھ یہی معاملہ کیا کہ ان کو جھٹلایا اور ان کو برا بھلا کہا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر کے ان پر ذرا ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی شرک اور انبیاء کرام کی تکذیب کر کے اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

(۳۴) آخر ان کے اعمال بد کی اور ان کی نافرمانیوں کی ان کو سزائیں ملیں اور انبیاء کرام کے ساتھ جو وہ استہزاء کرتے تھے اسی کی سزا نے ان کو پکڑ لیا یہ کہ جس عذاب کی خبر پانے پر وہ ہنستے تھے، ان کو اسی عذاب نے پکڑا۔

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْلَا إِلَهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ  
مِنْ شَيْءٍ لَنَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ  
كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَبِمَلَّ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا  
الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ  
اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَبِمَلَّ مِنْهُمْ مَنْ هَدَى  
اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَبِمَلَّ فِي الْأَرْضِ  
فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ إِنْ تَحْسَبُ عَلَى  
هَذَا بَلَاءٌ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ وَمَا لَهُمْ مِنْ  
لُجُجٍ ۝ وَاسْتَوْأَى اللَّهُ بِهَذَا آيَاتِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ  
بَلَى وَعَذَّاءٌ عَلَيْهِمْ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝  
لَيَبْئِينَ لَكُمْ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ فِيهِ وَلَيَعْلَمَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
أَنَّهُمْ كَانُوا كَذِبِينَ ۝ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ  
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا  
ظَلَمُوا النَّبِيَّ وَلَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَا جَزَاءَ لِذُنُوبِهِمْ  
كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝

اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اُس کے سوا کسی چیز کو  
پوجتے اور نہ ہمارے بڑے ہی (پوجتے) اور نہ اُس کے (فرمان  
کے) بغیر ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ (اے پیغمبر) اسی طرح ان  
سے اگلے لوگوں نے کیا تھا۔ تو پیغمبروں کے ذمے (خدا کے احکام کو)  
کھول کر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں (۳۵)۔ اور ہم نے ہر  
جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی  
پرستش) سے اجتناب کرو۔ تو ان میں بعض ایسے ہیں جن کو خدا نے  
ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہوئی۔ سوزمین پر  
چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا (۳۶)۔ اگر تم ان  
(کفار) کی ہدایت کے لئے لپھاؤ تو جس کو خدا گمراہ کر دیتا ہے اس کو  
وہ ہدایت نہیں دیا کرتا اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا  
(۳۷)۔ اور یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مرجاتا ہے  
خدا اُسے (قیامت کے دن قبر سے) نہیں اٹھائے گا۔ ہرگز نہیں۔  
یہ (خدا کا) وعدہ سچا ہے اور اُس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے لیکن اکثر  
لوگ نہیں جانتے (۳۸)۔ تاکہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں  
وہ اُن پر ظاہر کر دے اور اس لیے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے  
(۳۹)۔ جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری بات یہی ہے کہ  
اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (۴۰)۔ اور جن لوگوں

نے ظلم سہنے کے بعد خدا کے لیے وطن چھوڑا ہم اُن کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ (اُسے) جانتے  
(۴۱)۔ یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (۴۲)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۲۵) تا (۴۲)

(۳۵) اہل مکہ جو بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ ہم اور نہ ہم سے پہلے  
ہمارے باپ دادا بتوں کی عبادت کرتے اور نہ ہم بغیر حکم الہی کے بحیرہ، سائبہ، و صیلہ اور حام میں سے کسی کو حرام  
کرتے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا اور اسی نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے، جیسا کہ آپ کی قوم کرتی ہے  
اور اللہ تعالیٰ کی طرف کھیتی اور جانوروں کی حرمت کی افتراء پردازی کرتی ہے، اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی  
افتراء پردازی کی تھی، سو پیغمبروں کی ذمہ داری تو صرف احکام خداوندی کا واضح ایسی زبان میں پہنچا دینا ہے جس زبان  
کو ان کی قوم سمجھتی ہو۔

(۳۶) جیسا کہ ہم نے آپ کو آپ کی قوم کی طرف بھیجا ہے، اسی طرح ہم نے ہر ایک قوم کی طرف کسی نہ کسی رسول کو  
بھیجا ہے، اس بات کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہو اور بتوں یا شیطان یا کافروں کی پوجا کو چھوڑ دو۔

سو جن کی طرف ہم نے رسولوں کو بھیجا تھا، ان میں سے بعض ایسے بھی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دین کی ہدایت کردی اور انھوں نے رسولوں کی دعوت پر لبیک کہی اور کچھ پر گمراہی کا ثبوت ہو گیا، انھوں نے رسولوں کی دعوت ایمانی کو قبول نہیں کیا تو زمین میں سفر کر کے دیکھو کہ پیغمبروں کی تکذیب کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۳۷) اور اگر آپ کو ان کے توحید کے قائل ہونے کی خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ایسے شخص کی ہدایت نہیں کیا کرتا ہے جو مخلوق کو دین الہی سے گمراہ کرے اور وہ دین خداوندی کا اہل نہ ہو اور کفار مکہ یا درکھیں کہ عذاب الہی سے انکو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔

(۳۸) اور یہ لوگ بڑے زور لگا لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ نہیں کریں گے کیوں نہیں! مرنے کے بعد ضرور زندہ کرے گا اس دوبارہ زندہ کرنے کے وعدہ کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے لیکن مکہ والے نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

شان نزول: **وَاقْسُرُوا بِآلِ اللَّهِ جَسَدًا (النح)**

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کا مشرکین میں سے کسی پر کچھ قرض تھا۔ چنانچہ مسلمان اس پر تقاضا کے لیے آیا اور درمیان گفتگو کہنے لگا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جو مرنے کے بعد زندہ کرے گا۔ یہ سن کر وہ مشرک کہنے لگا کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تو مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جائے گا، میں اللہ تعالیٰ کی بڑا زور لگا کر قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۳۹) تاکہ دین کے متعلق جس چیز میں اہل مکہ اختلاف کیا کرتے تھے، ان کے روبرو اس چیز کا اظہار کر دے اور تاکہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور قیامت کے منکرین کو پورا یقین ہو جائے کہ دنیا میں ہم ہی جھوٹ کہتے تھے۔

(۴۰) جو یہ کہتے تھے کہ جنت دوزخ، بعث و حساب کچھ نہیں اور ہم قیامت جس وقت قائم کرنا چاہیں گے سو ہمارا اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ تو قائم ہو جا، سو وہ ہو جائے گی۔

(۴۱-۴۲) اور جن حضرات نے اطاعت خداوندی میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی، بعد اس کے کہ ان کو مکہ والوں نے طرح طرح کی تکالیف دیں جیسا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ہم ان کو مدینہ منورہ میں ضرور خوب اچھا امن و امان اور نعمت والا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا ثواب اس دنیاوی ثواب سے کئی درجے بہتر ہے۔ کاش یہ کفار بھی اس کو سمجھتے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ایسے ہیں کہ کفار کی تکالیف پر صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتے۔



وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَحَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ فَتَلَوْنَ هُلَ  
الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۖ بِالْبَيْتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ  
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۚ  
أَوَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ  
أَوْ يَأْتِيَهُمُ اعْذَابٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۚ أَوْ يَأْخُذَهُمْ  
فِي تَقْلِيهِمْ فَهُمْهُمْ مُعْجِزِينَ ۚ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ  
رَبَّهُمْ لَءَوْفٍ رَحِيمٌ ۚ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ  
يَتَفَتَّوْا ظِلُّهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ  
دَخِرُونَ ۚ وَإِلَيْهِ يُسْجَدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ  
مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۚ يَتَخَفَتُونَ رَبَّهُمْ  
مَنْ قَوْلِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۚ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَخَدَّوْا  
بِالَّذِينَ آمَنُوا أَلَمْ يَأْتِ الْفَارِغُونَ ۚ وَلَهُ فِي السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ وَلَهُ الَّذِينَ ۚ وَاصْبِرْ أَفْعَدِ اللَّهُ تَقْوُونَ ۚ وَمَا لَكُمْ مِنْ  
نِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمْ الضَّرُّ فَالْيَئْسَ تَجْعَلُونَ ۚ  
ثُمَّ إِذَا كُشِفَ الضَّرُّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِحَ فَرِحَ فَرِحَ بِتِلْكَ الْيَئْسَ ۚ  
يَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَسْمَعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ وَيَجْعَلُونَ  
لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَتَسْلُكُنَّ عَذَابَ النَّارِ  
تَقْتَرُونَ ۚ

اور ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو (۴۳)۔ (اور ان پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ اُن پر ظاہر کر دو اور تاکہ وہ غور کریں (۴۴)۔ کیا جو لوگ بُری بُری چالیں چلتے ہیں اس بات سے بے خوف ہیں کہ خدا اُن کو زمین میں دھنسا دے یا (ایسی طرف سے) اُن پر عذاب آجائے جہاں سے اُن کو خبر ہی نہ ہو (۴۵)۔ یا اُنکو چلتے پھرتے پکڑ لے وہ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے (۴۶)۔ یا جب اُن کو عذاب کا ڈر پیدا ہو گیا ہو تو اُن کو پکڑ لے۔ بے شک تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے (۴۷)۔ کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جن کے سائے دائیں سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں (یعنی) خدا کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں (۴۸)۔ اور تمام جائدار جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب خدا کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی اور وہ ذرا غرور نہیں کرتے (۴۹)۔ اور اپنے پروردگار سے جو اُن کے اوپر ہے ڈرتے ہیں اور جو اُن کو ارشاد ہوتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں (۵۰)۔ اور خدا نے فرمایا ہے کہ دو دو معبود نہ بناؤ معبود ہی ایک ہے تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو (۵۱)۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور اُسی کی عبادت لازم ہے تو تم خدا کے بواوروں سے کیوں ڈرتے ہو؟ (۵۲)۔ اور جو کچھ تم کو میسر ہیں سب خدا کی

طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے چلا جاتے ہو (۵۳)۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے خدا کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں (۵۴)۔ تاکہ جو (لحمتیں) ہم نے اُن کو عطا فرمائی ہیں اُن کی ناشکری کریں تو (مشرکوں) دُنیا میں فائدے اُٹھا لو۔ عنقریب تم کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا (۵۵)۔ اور ہمارے دیے ہوئے مال میں سے ایسی چیزوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو جانتے ہی نہیں (کافرو) خدا کی قسم کہ جو تم افترا کرتے ہو اس کی تم سے ضرور ہدِش ہوگی (۵۶)

تفسير سورة النمل آيات (٤٣) تا (٥٦)

(۴۳) اے محمد ﷺ نے آپ سے پہلے آپ ہی جیسے آدمیوں کو رسول بنا کر بھیجا۔ انہیں معجزات اور پہلے لوگوں کی خبریں دیں اور ان پر ادا کر دلو انہی کے دلائل کی وحی کی۔ اور یہ بات تورات و انجیل میں بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجتے ہیں۔



(۴۴) اور آپ پر بھی یہ قرآن حکیم جبریل امین کے ذریعے اتارا گیا ہے تاکہ لوگوں کے لیے قرآن حکیم میں جو احکام بیان کیے گئے، آپ ان کو ان کے سامنے بیان کر دیں اور تاکہ وہ احکام قرآنِ نبی میں غور کیا کریں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

(۴۵-۴۶) کیا پھر بھی اس بات سے بے فکر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں غرق کر دے یا ان پر ایسے موقع سے عذاب آپڑے جہاں ان کو گمان بھی نہ ہو یا ان کو تجارت کے سفر کے لیے آنے جانے میں پکڑے یا لوگ اللہ کے عذاب کو ہٹا بھی نہیں سکتے۔

(۴۷) یا ان کے سردار اور ان کے ساتھیوں کو گھٹاتے گھٹاتے ان کو پکڑے، اللہ تعالیٰ تو بے کرنے والے پر مہربان ہے یا یہ کہ عذاب کے موخر کرنے میں مہربان ہے۔

(۴۸) کیا مکہ والوں نے اللہ کے پیدا کیے ہوئے ان درختوں اور ان جانوروں کو نہیں دیکھا کہ جن کے سائے صبح کو دائیں جانب کو اور شام کو بائیں جانب کو اس طور پر جھک جاتے ہیں گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہیں اور ان کے سائے بھی صبح و شام اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہیں۔

(۴۹) (اور وہ سایہ دار چیزیں بھی) اللہ تعالیٰ کی مطیع و فرمانبردار ہیں اور چاند و سورج ستارے اور حیوانات و پرندے اور وہ فرشتے بھی جو کہ آسمان و زمین میں ہیں، سب اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہیں اور وہ اطاعت خداوندی سے تکبر نہیں کرتے۔

(۵۰) اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو کہ ان پر بالادست ہے اور فرشتوں کو جو کچھ حکم دیا جاتا ہے اس کو وہ کرتے اور پہنچاتے ہیں۔

(۵۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو یا زیادہ معبودوں کی پوجا مت کرو، بس ایک ہی معبود وہی وحدہ لا شریک ہے تو ان بتوں کی پوجا کرنے میں مجھ سے خوف کرو۔

(۵۲) تمام مخلوقات اور یہ عجیب چیزیں اسی کو ملک ہیں اور لازمی طور پر ہمیشہ خلوص کے ساتھ اطاعت بجالانا اسی کا حق ہے۔ کیا پھر بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی پوجا کرتے ہو۔

(۵۳) اور تمہارے پاس جو کچھ نعمت ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، ان بتوں کی طرف سے نہیں، پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے فریاد اور اس کے سامنے آہ و زاری کرتے ہو۔

(۵۴) پھر جب اللہ تعالیٰ تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا شروع کر دیتی ہے۔

(۵۵) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو نعمتیں عطا کی ہیں، اس کی ناشکری کرتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بتوں کی سفارش سے ایسا ہوا، خیر کفر و حرام کاموں میں چند روزہ عیش کر لو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(۵۶) اور ہم نے جو ان کو کھیتیاں اور جانور دیئے ہیں یہ ان میں ان بتوں کا حصہ لگاتے ہیں جن کے معبود ہونے کا ان کو کچھ علم نہیں اور پھر اس میں سے صرف مردوں کو کھانے کی اجازت دیتے ہیں، قسم ہے اللہ کی تم سے تمہاری ان جھوٹوں کی قیامت کے دن بالضرور باز پرس ہوگی۔

اور یہ لوگ خدا کے لئے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (اور) وہ اُن سے پاک ہے اور اپنے لیے (بیٹے) جو مرغوب (و دلپسند) ہیں (۵۷)۔ حالانکہ جب اُن میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اُس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے (۵۸)۔ اور اس خبر بد سے (جو وہ سُنا ہے) (لوگوں سے) چھپتا پھرتا ہے (اور) سوچتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بُری ہے (۵۹)۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہی کے لئے بُری باتیں (شایاں) ہیں اور خدا کو صفت اعلیٰ (زیب دیتی ہے) اور وہ غالب حکمت والا ہے (۶۰)۔ اور اگر خدا لوگوں کو اُن کے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو ایک جاندار کو زمین پر نہ چھوڑے۔ لیکن اُن کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیے جاتا ہے۔ جب وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں (۶۱)۔ اور یہ خدا کے لئے ایسی چیز تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور زبان سے نچوٹ بکے جاتے ہیں کہ ان کو (قیامت کے دن) بھلائی (یعنی نجات) ہوگی۔ کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے (دوزخ کی) آگ (تیار) ہے اور یہ (دوزخ میں) سب سے آگے بھیجے جائیں گے (۶۲)۔ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے تو شیطان نے اُن کے کردار (ناشائستہ) اُن کو آراستہ کر دکھائے تو آج بھی وہی اُن کا دوست ہے اور اُن کے لیے عذاب الیم ہے (۶۳)۔ اور ہم نے جو تم پر کتاب نازل کی ہے تو اس کے لیے کہ جس امر میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَنَهُ وَلَهُمُ الْمَثَلُونَ ﴿۵۵﴾  
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۵۶﴾  
يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَبِهِ إِنَّهُ يَرْسُدُ عَلَىٰ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِّنَ الْمُنُونِ ﴿۵۷﴾  
أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّ رَبَّكَ لَا يَخْكُنُ ۖ لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مِثْلُ النُّعْرِ ۚ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۵۸﴾  
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ لَاتَرَكُوا عَلَيْهَا مِن ۖ وَآلِهَةٌ وَلَكِن يُّؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَخِرُونَ سَاعَةً ۚ وَلَا يَسْتَقْدِرُونَ ﴿۵۹﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكُذْبَ أَنَّ لَهُمُ الْخُسْفَىٰ ۚ لَا جِوَارَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ ﴿۶۰﴾ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْيَالَهُمْ فَهُمْ لَوْلِيَوْمِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۱﴾ وَآلَازِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ ۖ إِلَّا لَتَبَتِمْ لَهُمُ الَّذِي اخْتَفَوْا فِيهِ ۖ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۶۲﴾  
وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ نَاءً فَأَحْيَاهُ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْتَوُونَ ﴿۶۳﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَمْرِ لَعِبْدَةً نَّسِيحَةً ۖ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدُمٍ ۖ لَّيِّنًا فَاحْصًا ۚ يَذُوقُ الشَّرِيبَ ۚ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۶۴﴾

کردو۔ اور (یہ) مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے (۶۴)۔ اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے زمین کو اس کے

مرنے کے بعد زندہ کیا بے شک اس میں سننے والوں کے لیے نشانی ہے (۶۵)۔ اور تمہارے لئے چار پایوں میں بھی (مقام) عبرت (دُخور) ہے کہ اُن کے پیٹوں میں جو گوشت اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے (۶۶)۔ اور کھجور اور انگور کے میوؤں سے بھی (تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو) کہ ان سے شراب بناتے ہو اور عمدہ رزق (کھاتے ہو) جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں اُن کے لیے ان (چیزوں) میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے (۶۷)۔

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۵۷) تا (۶۷)

(۵۷) اور یہ لوگ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات تو اولاد اور شریک سے پاک ہے اور یہ لوگ خود اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں۔

(۵۸-۵۹) اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے تو غم و ناراضگی میں اس کے چہرے کا نور غائب اور وہ سیاہ چہرے اور دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے اور لڑکی پیدا ہونے کی جو اس کو خبر دی گئی ہے، اس کے اظہار کو برا سمجھتے ہوئے لوگوں سے چھپائے پھرتا ہے اور سوچتا ہے آیا اس لڑکی کو ذلت و عار کی حالت میں لیے رہے یا اس کو مٹی میں زندہ درگور کر دے، اچھی طرح سن لو ان کی یہ تجویز بہت ہی بری ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اور اپنے لیے لڑکوں کو پسند کرتے ہیں۔

(۶۰) جو لوگ مرنے کے بعد زندگی پر یقین نہیں رکھتے ان کے لیے جہنم ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے تو بڑے اعلیٰ درجہ کے صفات یعنی الوہیت، ربوبیت، وحدت ثابت ہیں اور جو اس پر ایمان نہ لائے وہ اس کو سزا دینے میں بڑے زبردست ہیں اور حکمت والے بھی ہیں کہ اس چیز کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی بھی پرستش نہ کی جائے۔

(۶۱) اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے کفر و شرک پر پکڑ کریں تو سطح زمین پر جن وانس میں سے کسی کو نہ چھوڑیں، لیکن اُن کو ان کی متعین زندگیوں تک مہلت دے رہے ہیں، پھر جب ان کی ہلاکت کا وقت معین آ پہنچے گا، اس وقت ایک گھڑی نہ اس سے چھپے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے کہ وقت سے پہلے ہلاک ہو جائیں۔

(۶۲) (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں جن کو خود اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور پھر اس پر اپنی زبان سے جھوٹے دعوے کرتے جاتے ہیں کہ ہمارے لیے لڑکے یا یہ کہ ہمارے لیے جنت ہے، ان لوگوں کے لیے جنت کہاں سے ہوتی۔ یقینی بات ہے کہ ان کے لیے جہنم ہے اور یہ سب سے پہلے اس میں ڈالے جائیں گے یا یہ کہ یہ دوزخ کی طرف منسوب کیے جائیں گے اور یا یہ کہ یہ قول و فعل میں حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔

(۶۳) بخدا آپ سے پہلے بھی دیگر امتوں کو شیطان نے ان کے اعمال کفریہ مستحسن کر کے دکھلائے اور وہ انبیاء کرام پر ایمان نہ لائے، وہ دنیا میں بھی ان کا رفیق تھا اور دوزخ میں بھی ان کے ساتھ ہوگا اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب مقرر ہے۔

(۶۴) اور ہم نے آپ پر یہ قرآن حکیم صرف اس لیے نازل کیا ہے کہ جن امور دین میں لوگوں میں اختلاف ہیں آپ لوگوں پر اس کو ظاہر کر دیں اور اس پر ایمان لانے والوں کی گمراہیوں سے ہدایت اور عذاب سے رحمت کی غرض سے نازل فرمایا ہے۔

(۶۵) اللہ تعالیٰ نے بارش برسا کر اس سے زمین کو خشک ہو جانے اور قحط سالی کے بعد زندہ کیا، اس امر میں ان لوگوں کے لیے جو اطاعت کرتے اور تصدیق کرتے ہیں، بڑی دلیل تو حید ہے۔

(۶۶) اور موسیٰ میں سے ہم تمہارے لیے صاف مزے دار دودھ نکال کر تمہارے پینے کو دیتے ہیں۔

(۶۷) اور کھجور اور انگوروں کے پھلوں سے تم لوگ نشہ کی چیز (اب یہ منسوخ ہے) اور عمدہ پاکیزہ کھانے کی چیز بناتے ہو جیسا کہ سرکہ، خرمائے خشک، کشمش وغیرہ ان مذکورہ باتوں میں ان کے لیے تو حید کی بڑی دلیل ہے جو کہ تصدیق کرتے ہیں۔

### وَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ

النَّحْلُ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ مِن لَّدُنَّا يُبَيِّنُ لَكُمْ سُبُلَ الْبَيِّنَاتِ  
ثُمَّ كُلُوا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكُوا سَبِيلَ رَبِّهِ الَّذِي يُخْرِجُ مِنَ  
بَطْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ  
لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْتَبِرُونَ ۚ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يُوَفِّكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ  
يُزِيلُ إِلَىٰ أَرْدَلٍ أَعْرَضَ عَنْهُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ  
قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي رِزْقِهِ فَأَلَيْسَتْ  
فُضُلًا لِّبَرِّئِي رِزْقِهِمْ عَلٰٓى مَا أَنَلْنَاهُمْ فَلَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۖ  
أَلَنَجْعَلُ اللَّهُ يَجْعَدُونَ ۚ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا  
وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ  
الصَّيِّتِ الْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبَنَغْتِ اللَّهُ هُمْ يَكْفُرُونَ ۚ  
وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ  
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۚ فَلَا تَضْرِبُوا  
لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ ضَرَبَ  
اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن رِّزْقِهِ  
مِمَّا رَزَقَ أَحْسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ  
نَسْتَعِينُ الْحَدُّ لِلَّهِ تَلٰٓئِكُمْ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

اور تمہارے خدا نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں اور  
درختوں میں اور (اونچی اونچی) چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھ  
بنا (۶۸)۔ اور ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے پروردگار کے صاف  
رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے  
مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے  
بے شک سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی نشانی ہے (۶۹)۔ اور  
خدا ہی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں بعض  
ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں اور (بہت کچھ)  
جاننے کے بعد ہر چیز سے بے علم ہو جاتے ہیں۔ بے شک خدا  
(سب کچھ جاننے والا) اور (قدرت والا) ہے (۷۰)۔ اور خدا نے  
رزق (دولت) میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو  
فضیلت دی ہے وہ اپنا رزق اپنے مملوکوں کو تو دے ڈالنے والے ہیں  
نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ نعمت الہی کے  
منکر ہیں؟ (۷۱)۔ اور خدا ہی نے تم میں سے تمہارت لیے عورتیں  
پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور کھانے  
کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں تو کیا یہ بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے  
ہیں اور خدا کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں؟ (۷۲)۔ اور خدا کے سوا  
ایسوں کو پوجتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں روزی دینے کا  
ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (کسی اور طرح کا) مقدور رکھتے ہیں  
(۷۳)۔ تو (لوگو) خدا کے بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناؤ (صحیح)

مثالوں کا طریقہ) خدا ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (۷۳)۔ خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک ایسا شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے (بہت سا) مال طیب عطا فرمایا ہے اور وہ اُس میں سے (رات دن) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا رہتا ہے تو کیا دونوں شخص برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) الحمد للہ لیکن اُن میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھ سکتے (۷۵)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۶۸) تا (۷۵)

(۶۸) اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تو پہاڑوں میں اپنا چھتا بنالے اور درختوں میں بھی اور عمارتوں میں بھی چھتا بنالے۔

(۶۹) پھر ہر قسم کے مختلف پھلوں سے چوتی پھر اور چوس کر واپس آنے کے لیے اپنے پروردگار کے بتائے ہوئے راستوں پر چل لیے باعتبار چلنے کے اور یاد رہنے کے آسان ہیں۔ پھر شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں سے سفید، زرد، سرخ رنگ کا شہد نکلتا ہے، اس میں انسانوں کی بہت سی بیماریوں کے لیے شفا ہے یا یہ قرآن کریم کے لیے بیان ثانی ہے، ان مذکورہ چیزوں میں ایسے لوگوں کے لیے جو کہ مخلوقات خداوندی میں غور کرتے ہیں، بڑی دلیل اور عبرت ہے۔

(۷۰) اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہلے پیدا کیا اور پھر تمہاری عمریں ختم ہونے پر تمہیں موت دیتا ہے اور بعض لوگ تم میں سے وہ ہیں جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کی حالتوں کی تبدیلی کو جاننے والا ہے اور ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے پر قادر ہے۔

(۷۱) اہل نجران اس بات کے قائل تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں پر رزق مال و دولت کے باب میں فضیلت دی ہے تو مال و دولت والے اپنے غلاموں کو اس طرح کبھی مال نہیں دیں گے، آقا اور غلام سب اس مال میں برابر ہو جائیں، اس چیز پر یہ لوگ کبھی راضی نہیں ہو سکتے کہ ان کی ملکیت میں دوسرا شریک ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو کیا میرے لیے اس چیز کو پسند کرتے ہو جس کو اپنے لیے گوارا نہیں کرتے اور اتنے انعامات کے بعد بھی وحدانیت خداوندی کا انکار کرتے ہو۔

(۷۲) اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لیے بیویاں بنائیں اور پھر تمہاری عورتوں میں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور غلام، باندی اور داماد وغیرہ بھی پیدا کیے اور تمہیں جانوروں سے بہترین چیزیں کھانے کو دیں کیا پھر بھی تم شیطان اور بتوں پر ایمان رکھو گے اور ان کی تصدیق کر دو گے اور وحدانیت خداوندی کا انکار کرتے رہو گے۔

(۷۳) یعنی اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کرتے رہیں گے کہ جو نہ آسمان سے پانی برسانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں سے کسی پیداوار پر قادر ہیں اور نہ اختیار حاصل کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

(۷۴) تو اب تم اس بطلان کے بعد اللہ تعالیٰ کے لیے لڑکا شریک اور نائب مت ٹھہراؤ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ ان کے نہ کوئی لڑکا ہے اور نہ شریک اور اے گروہ کفار تم نہیں جانتے۔

(۷۵) اس کے بعد اللہ تعالیٰ مومن و کافر بندے کی ایک مثال بیان کرتے ہیں کہ ایک تو غلام ہے کسی کا مملوک کہ اموال و تصرفات وغیرہ میں اس کو کوئی اختیار نہیں، یہ حالت تو کافر کی ہے کہ کبھی اس سے کسی قسم کی بھلائی اور نیکی کا صدور نہیں ہو سکتا اور دوسرا ایک شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے خوب مال و دولت دے رکھا ہے تو وہ اس میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خفیہ اور علانیہ جس طرح چاہتا ہے، خرچ کرتا ہے یہ مومن مخلص کی شان ہے کیا اس قسم کے حضرات ثواب لوٹنے اور اطاعت خداوندی میں برابر ہو سکتے ہیں۔

تمام قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے لائق ہیں اور وحدانیت اسی ذات کے لیے ثابت ہے بلکہ ان میں سے اکثر قرآن کی مثالیں جانتے ہی نہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ایک عرب آدمی ابو العیض بن امیہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

## وَضَرْبُ

اللَّهُ مَثَلًا لِّحُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَتَّكُمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ  
كُلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ إِنَّمَا يُوَجِّهُهُ لَا يَأْتِ بِغَيْرِ هَلْ يَسْتَوِي  
بِأَمْرٍ مِّنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ  
وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا  
كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا  
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝  
أَلَمْ يَرْوِ الْغُلَامَ فَأَسْعَفَتْ فِي جَوْ السَّاءِ نَائِبُ سَكْفٍ  
إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝  
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ  
جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ضَعْفِكُمْ وَنَوْمِكُمْ  
وَمِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارُهَا أَثْقَالًا وَخِفَاتًا رَّالِي  
حِينَ ۖ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنَّا خَلْقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم  
مِّنَ الْجِبَالِ الْكَانَانَ وَجَعَلَ لَكُم سَرَائِيلَ تَقِينَكُمُ الْعَزَّ  
وَسَرَائِيلَ تَقِينَكُمُ بِأَسْكُمُ كَذَلِكَ يَتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ  
النَّبِيْنُ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْكُرُونَهَا وَكَثَرَهُمُ  
الْكَاْفِرُونَ ۝

اور خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ دو آدمی ہیں ایک اُن میں سے  
کوٹکا (اور دوسرے کی ملک) ہے (بے اختیار و ناتواں) کہ کسی چیز  
پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور اپنے مالک کو دو بھر ہو رہا ہے وہ جہاں اُسے  
بھیجتا ہے (خیر سے کبھی) بھلائی نہیں لاتا۔ کیا ایسا (کوٹکا بہرا) اور وہ  
شخص جو (سختا بولتا اور) لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور  
خود سیدھے رستے پر چل رہا ہے دونوں برابر ہیں (۷۶)۔ اور  
آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے اور (خدا کے نزدیک) قیامت  
کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ (اس سے بھی) جلد تر۔ کچھ شک  
نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے (۷۷)۔ اور خدا ہی نے تم کو تمہاری  
ماؤں کے شکم سے پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اور اس نے تم کو  
کان اور آنکھیں اور دل (اور انکے ملاوہ اور اعضا) بخشے تاکہ تم شکر  
کرو (۷۸)۔ کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی ہوا  
میں گھرے ہوئے (اڑتے رہتے) ہیں۔ ان کو خدا ہی تمہارے رکھتا  
ہے ایمان والوں کے لیے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں  
(۷۹)۔ اور خدا ہی نے تمہارے لیے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور  
اُسی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیے ڈیرے بنائے جن کو  
تم سبک دیکھ کر سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور اُن کی اون اور  
پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں (بناتے ہو جو)  
مدت تک (کام دیتی ہیں) (۸۰)۔ اور خدا ہی نے تمہارے (آرام  
کے) لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں  
میں غاریں بنائیں اور گرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں۔ اور



(ایسے) کرتے (بھی) جو تم کو (اسلحہ) جنگ (کے ضرر) محفوظ رکھیں۔ اسی طرح خدا اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار بنو (۸۱)۔ اور اگر یہ لوگ اعراض کریں تو (اے پیغمبر) تمہارا کام فقط کھول کر سنا دینا ہے (۸۲)۔ یہ خدا کی نعمتوں سے واقف ہیں۔ مگر (واقف ہو کر) اُن سے انکار کرتے ہیں۔ اور یہ اکثر ناشکرے ہیں (۸۳)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۷۶) تا (۸۳)

(۷۶) اللہ تعالیٰ اس کی مزید صراحت کے لیے بتوں کی ایک اور مثال بیان کرتے ہیں کہ دو شخص ہیں، ایک تو ان میں سے گونگا پتھر ہے، بات نہیں کر سکتا ہے جو ان کا بت ہے وہ اپنے مالک اور رشتہ دار پر ایک وبال جان ہے اور اس کو مشرق و مغرب کے جس کو نے میں سے بھی پکارا جائے، کسی پکارنے والے کا جواب نہیں دے سکتا، یہ ان کے بتوں کی مثال ہے، کیا یہ بت اور ایسی ذات یعنی اللہ تعالیٰ جو توحید کی تعلیم کرتا ہو اور صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کو بلاتا ہو نفع پہنچانے اور تکالیف کے دور کرنے میں دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

### ہان نزول: وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا الرَّجُلَيْنِ (النخ)

اس آیت مبارکہ کے بارے میں ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ایک قریشی اور اس کے غلام کے متعلق نازل ہوئی ہے اور اگلی آیت رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا (النخ) یہ حضرت عثمانؓ اور ان کے غلام کے متعلق نازل ہوئی ہے، ان کا غلام اسلام کو برا سمجھتا تھا اور اس کا انکار کیا کرتا تھا اور صدقہ اور نیک کاموں سے روکتا تھا، ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی دو شخص ہیں ایک تو ان میں سے گونگا ہے (النخ)۔

(۷۷) تمام پوشیدہ باتیں جو بندوں میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں، اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں، قیامت ہے، اس کا معاملہ ایسا جھٹ پٹ ہوگا جیسا کہ آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ جلدی اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد کی زندگی وغیرہ ہر چیز پر قادر ہیں۔

(۷۸) اور کیا اللہ نے تمہاری ماں کے پیٹ سے تمہیں اس حالت میں نہ نکالا، کہ تمہیں اشیا میں سے کسی چیز کی بھی خبر نہ تھی اور اس نے تمہیں نیک بات سننے کے لیے کان اور نیک بات دیکھنے کے لیے آنکھیں اور امور خیر کے سمجھنے کے لیے دل عطا کیے تاکہ تم نعمت خداوندی کا شکر کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔

(۷۹) اے مکہ والو! کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ اس سے قدرت خداوندی اور اس کی توحید کو سمجھتے کہ وہ پرندے آسمان و زمین کے درمیان مسخر ہو کر اڑ رہے ہیں ان کو اس اڑنے میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں تھامتا، پرندوں کے فضا میں رکے رہنے میں ان لوگوں کے لیے جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہی تھام رہے ہیں، وحدانیت الہیہ کی چند نشانیاں ہیں اب مزید اپنے انعامات یاد دلاتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور

اس پر ایمان لائیں۔

(۸۰) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حالتِ حضر میں تمہارے گھروں میں رہنے کی جگہ بنائی اور حالتِ سفر میں جانوروں کی کھالوں اور ان کی اون اور بالوں کے تمہارے لیے خیمے اور شامیانے بنائے جن کے بوجھ کو تم اپنے سفر کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو (اور مثلاً) بکریوں کی اون اونٹوں کے روؤں اور دنبوں کے بالوں سے تمہارے گھر کے سامانِ نفع کی چیزیں ایک مدت یعنی ختم ہونے اور پرانے ہونے تک کے لیے بنائیں۔

(۸۱) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے درختوں، پہاڑوں اور دیواروں کے سائے بنائے، جن سے گرمی میں اپنی حفاظت کرتے ہو اور تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ کے مقامات اور غار بنائے اور تمہارے لیے ایسے کرتے بنائے جو گرمی سے گرمی میں اور سردی سے سردی میں تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔

اور زر ہیں بنائیں جو تمہارے دشمن کے ہتھیار لگنے سے حفاظت کرتی ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے، اگر تم اس کا اقرار کر کے اس کے فرمانبردار ہو جاؤ یا یہ کہ ان زرہوں کی وجہ سے زخم لگنے سے محفوظ رہو۔

(۸۲) اور اگر یہ لوگ ایمان لانے سے اعراض کریں تو آپ کی ذمہ داری تو احکامِ خداوندی کا زبانِ عربی میں صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

(۸۳) چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ نے کفار کو یہ نعمتیں یاد دلائیں تو کہنے لگے بے شک محمد ﷺ یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں، اس کے بعد پھر اس چیز کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے ہمارے بتوں کی سفارش سے یہ نعمتیں ملی ہیں، اسی چیز کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں مگر پھر کہتے ہیں کہ ہمارے بتوں کی سفارش سے ایسا ہوا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کے منکر اور کافر ہیں۔

شانِ نزول: یَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ (الخ)

ابن ابی حاتمؒ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ سے کچھ پوچھا، آپ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ (الخ) وہ کہنے لگا ٹھیک ہے، پھر آپ نے اس کے سامنے اگلی آیت وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَأْوِيكُمْ وَبِئْسَ الْكَافِرِينَ (الخ) تلاوت فرمائی۔ وہ پھر کہنے لگا ٹھیک ہے، پھر آپ نے اس کے سامنے اور آیتیں پڑھیں ہر ایک آیت پر وہ کہتا تھا ٹھیک ہے، یہاں تک کہ آپ اس آیت پر پہنچے كَذَلِكَ يُتِمُّ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ، یہ سن کر وہ اعرابی رخ پھیر کر چلا یا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی یعنی لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں، پھر اس کے منکر ہوتے ہیں اور زیادہ ان میں ناشکر گزار ہیں۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذِنُ الْبَازِينَ كَفَرُوا وَأَوَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا تُخَفُّ عَنْهُمْ وَاُولَٰئِكَ يَنْظُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَشْرَكُوا شَرًّا هُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۚ فَاَلْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ وَالْقَوْلُ إِلَى اللَّهِ بِيَوْمَهِدِ السَّلَامِ وَصَلَّ عَلَيْهِمْ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَفْتَرُوا ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْصَدُوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلٰى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالنَّكَاحِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَضَتْ غَزْلَهُمَا مِنْ بَدِ قُوَّةٍ أَنْكَأَ تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يَضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ (یعنی پیغمبر) کھڑا کریں گے تو نہ تو کفار کو (بولنے کی) اجازت ملے گی اور نہ ان کے عذر قبول کیے جائیں گے (۸۴)۔ اور جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی (۸۵)۔ اور جب مشرک (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ پروردگار یہ وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے ہوا پکارا کرتے تھے۔ تو وہ (ان کے کلام کو مسترد کر دیں گے اور) ان سے کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو (۸۶) اور اس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو طوفان وہ باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا (۸۷)۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو خدا کے رستے سے روکا ہم ان کو عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس لیے کہ شرارت کیا کرتے تھے (۸۸)۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے خود ان پر گواہ کھڑے کریں گے۔ اور (اے پیغمبر) تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے اور مسلمانوں کے نئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے (۸۹)۔ خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرج سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو (۹۰)۔ اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اس کو پورا کرو اور جب کچی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے (۹۱)۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے ثوت کاٹا۔ پھر اس کو

توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا (۹۲)۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو (اس دن) ان کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا (۹۳)

## تفسیر سورۃ النحل آیات (۸۴) تا (۹۳)

(۸۴) اور جس دن ہم ہر ایک قوم میں سے ان کے پیغمبر کو ان پر تبلیغ احکام کے لیے گواہ قائم کریں گے، پھر ان کفار کو کلام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ یہ توبہ کے لیے دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے۔

(۸۵) اور نہ ان کفار سے عذاب کم کیا جائے گا اور نہ عذاب خداوندی میں ان کو کچھ مہلت دی جائے گی۔

(۸۶) اور جب یہ مشرک اپنے معبودوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہمارے معبود یہی ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر ہم ان کی پوجا کیا کرتے تھے اور انہوں نے ہمیں اپنی پوجا کرنے کا حکم دیا تھا تو وہ بت فوراً ان کو جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو، ہم نے تمہیں اس چیز کا حکم نہیں دیا اور ہمیں تمہاری پوجا کی بھی خبر نہیں۔

(۸۷) اور یہ مشرک لوگ اور ان کے معبود اس روز اللہ تعالیٰ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ جھوٹ بولا کرتے تھے وہ سب باطل ہو جائیں گے یا یہ کہ اپنے جھوٹے معبودوں سے الجھنے لگیں گے۔

(۸۸) جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی دین الہی اور اطاعت خداوندی سے منع کرتے ہیں تو ہم دوزخ کے عذاب میں سانپوں، بچھوؤں، بھوک اور پیاس اور زہریلے وغیرہ کی اور ان پر زیادتی کر دیں گے، بمقابلہ ان کی نافرمانیوں اور ان کے اقوال و افعال شرکیہ کے۔

(۸۹) اور جس دن ہم ہر ہر امت میں ایک ایک گواہ جو ان ہی میں سے ہوگا یعنی ان کے نبی کو قائم کریں گے اور محمد ﷺ آپ کی امت کے لیے آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے یا یہ کہ ان سب کے مقابلہ میں ان کی صفائی کے لیے آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے بذریعہ جبریل امین آپ پر قرآن پاک اتارا جو حلال و حرام و امر و نواہی میں سے ہر ایک بات کو بیان کرنے والا ہے اور مسلمانوں کے لیے گمراہی سے بڑی ہدایت اور عذاب سے بڑی رحمت اور جنت کی خوشخبری سنانے والے ہیں۔

(۹۰) یقیناً اللہ تعالیٰ توحید اور فرائض کی ادائیگی یا یہ کہ لوگوں کے ساتھ احسان اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں اور تمام گناہ اور ایسی باتوں سے جن کی شریعت اور سنت میں کوئی بنیاد نہیں اور ظلم و زیادتی کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ تمہیں ان باتوں سے اس لیے روکتے ہیں تاکہ تم قرآن کے احکام سے نصیحت حاصل کرو۔

(۹۱) اور تم اللہ تعالیٰ کے وعدے کو پورا کرو، جب کہ تم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس کے پورا کرنے کو اپنے ذمہ لے لو، یہ آیت مبارکہ مراد اور کندہ کے بارے میں نازل ہوئی اور اپنے درمیان ان وعدوں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو، مطلب یہ کہ یہ کہا کرو کہ ہماری دونوں جماعتوں میں جو عہد و پیمان ہوا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور خواہ وفا عہد ہو یا نقص عہد، اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے۔

شان نزول: وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ (النخ)

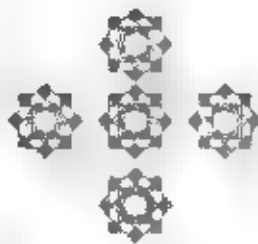
ابن جریرؒ نے بریدہؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ رسول اکرم ﷺ نے جو بیعت فرمائی ہے اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۹۲) اور تم عہد شکنی کر کے رابطہ نامی دیوانی عورت کی طرح مت بنو کہ جس نے اپنا سوت کا تنے کے بعد پھر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم بھی اپنے وعدوں کو مکرو فریب اور فساد کا ذریعہ بنانے لگو، محض اس وجہ سے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے زیادہ ہو جائے، پس اس زیادہ ہونے سے یا اس نقص عہد سے اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور دین میں جو کچھ اختلاف کرتے ہو، اس کی حقیقت قیامت کے دن تمہارے اوپر ظاہر کر دے گا۔

شان نزول: وَلَا تَلُونُوا كَالَّذِينَ نَقَضَتْ (النخ)

ابن ابی حاتمؒ نے ابو بکر بن ابی حفص سے روایت کیا ہے کہ سعید یہ اسدیہ دیوانی ایک عورت تھی، جو بالوں کو اور سوت کو جمع کرتی اور کات کر پھر توڑ دیتی تھی، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم مکہ کی اس دیوانی عورت کی طرح مت بنو۔

(۹۳) اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی ملت یعنی ملت اسلامی کا پیروکار بنا دیتے لیکن جو دین الہی کا اہل نہیں ہوتا، اس کو اس سے گمراہ کرتے ہیں اور جس میں دین خداوندی کی صلاحیت ہوتی ہے، اسے راہ پر چلاتے ہیں اور تم حالت کفر میں کیا برائیاں کر رہے ہو اور حالت ایمان میں کیا کیا نیکیاں کرتے ہو یا یہ کہ وفائے عہد اور نقص عہد سب اعمال کی قیامت کے دن پوچھ گچھ ہوگی۔



وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمُ بَعْضٍ  
ثَبُوتَهَا وَتَذُوقُوا الشُّوْعَ بِمَا صَدَقْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا  
إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ  
يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّهُ الَّذِينَ صَبَرُوا  
أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا  
مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً  
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَإِذَا  
قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝  
إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ  
يَتَوَكَّلُونَ ۝ إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ  
هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ۝ وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ بِمَا يُنْزِلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتِرٌ بِّلْ أَكْثَرِهِمْ  
لَا يَعْلَمُونَ ۝ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ  
لِيُنْشِئَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝  
وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعِثُّهُ بَشَرٌ لِّلسَّانِ الَّذِي  
يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجِبُوا وَهَٰذَا السَّانُ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ۝  
إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اور اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں کے)  
قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑائییں اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو  
خدا کے رستے سے روکا تم کو عقوبت کا مزا چکھنا پڑے۔ اور بڑا سخت  
عذاب ملے (۹۴)۔ اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت  
پیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو (کیونکہ ایفاء عہد کا)  
جو (صلہ) خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لئے بہتر ہے  
(۹۵)۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے  
پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر کیا  
ہم اُن کو اُن کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے (۹۶)۔ جو شخص  
نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اُس کو  
(دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور  
(آخرت میں) اُن کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے (۹۷)۔ اور  
جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو  
(۹۸)۔ کہ جو مومن ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن پر  
اُس کا کچھ زور نہیں چلتا (۹۹)۔ اُس کا زور اُنہی لوگوں پر چلتا ہے جو  
اُس کو رفق بنااتے ہیں اور اُس کے (وسوسے کے) سبب (خدا کے  
ساتھ) شریک مقرر کرتے ہیں (۱۰۰)۔ اور جب ہم کوئی آیت کسی  
آیت کی جگہ بدل دیتے ہیں۔ اور خدا جو کچھ نازل فرماتا ہے اُسے  
خوب جانتا ہے تو (کافر) کہتے ہیں کہ تم تو (یونہی) اپنی طرف سے  
بنالائے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن میں سے اکثر نادان ہیں (۱۰۱)۔

کہہ دو کہ اس کو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ لیکر نازل ہوئے ہیں تاکہ یہ (قرآن) مومنوں کو ثابت قدم  
رکھے اور حکم ماننے والوں کے لئے تو (یہ) ہدایت اور بشارت ہے (۱۰۲)۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) کو ایک  
فحش سکھا جاتا ہے۔ مگر جس کی طرف (تعلیم کی) نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے (۱۰۳)۔ جو  
لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ان کو خدا ہدایت نہیں دیتا اور اُن کے لئے عذاب الیم ہے (۱۰۴)

### تفسیر سورۃ النحل آیات (۹۴) تا (۱۰۴)

(۹۴) اور تم لوگ اپنے عہدوں کو فساد اور مکر و فریب اور آپس میں دھوکہ دہی کا ذریعہ نہ بناؤ، کہیں دوسرے الماعت



خداوندی سے نہ پھسل جائیں جیسا کہ چلتے ہوئے آدمی کا قدم جنمے کے بعد پھسل جاتا ہے اور پھر تمہیں اس وجہ سے کہ تم نے دوسروں کو دین الہی اور اطاعت خداوندی سے روکا، جہنم کی تکلیف بھگتنا پڑے اور تمہیں کو آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔

(۹۵) اور تم لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا معمولی سا فائدہ مت حاصل کرو، تمہارے پاس جو متاع دنیوی ہے، اس سے ثواب آخرت کئی درجے بہتر ہے، جب کہ تم ثواب خداوندی کو سمجھنا چاہو۔

(۹۶) یا یہ کہ جب تم اس کی تصدیق کرنا چاہو اور جو مال و دولت تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور ثواب خداوندی باقی رہے گا اور جو لوگ وفائے عہد وغیرہ پر ثابت قدم ہیں، ہم ان کے دنیا کے اچھے کاموں کے بدلے میں آخرت میں ان کو اس کا ثواب دیں گے۔

(۹۷) اور جو شخص بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی اچھا کام کرے گا اور اللہ تعالیٰ پر یقین قائم رکھے گا، بشرطیکہ مومن مخلص ہو تو ہم اس کو لطف والی زندگی دیں گے یعنی طاعت میں یا قناعت میں یا یہ کہ جنت میں اور ان کے دنیاوی اچھے کاموں کے بدلہ ان کو آخرت میں ثواب دیں گے، یہ آیت مبارکہ عبدان بن الاشوع اور امرء القیس کندی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ان دونوں میں ایک زمین کا جھگڑا تھا۔

(۹۸) اور اے محمد ﷺ جب آپ قرآن کریم پڑھنا چاہیں خواہ نماز کی پہلی رکعت میں یا نماز کے علاوہ تو شیطان لعین سے جو کہ رحمت خداوندی سے مردود ہے پناہ مانگ لیا کریں۔

(۹۹) اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں چلتا جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے اور اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں، اس کے علاوہ اور کسی پر بھروسہ نہیں رکھتے۔

(۱۰۰) اس کا بس تو صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو کہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

(۱۰۱) اور جب ہم ایک آیت کو منسوخ کر کے اس کے بدلہ بذریعہ جبریل دوسرا حکم ناسخ بھیجتے ہیں، حالاں کہ بندوں کو کس چیز کا حکم دینا چاہیے اس کی مصلحت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں تو یہ کفار مکہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ آپ اپنی جانب سے ایسا کہہ رہے ہیں۔

بلکہ ان ہی میں سے اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان ہی کاموں کا حکم دیتے ہیں جن میں ان کے لیے مصلحت اور بھلائی ہوتی ہے۔

(۱۰۲) اے محمد ﷺ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اس قرآن کریم کو حضرت جبریل امین آپ کے رب کی طرف سے ناسخ

و منسوخ کی طرح لاتے رہتے ہیں۔

تنزل کے صیغہ کو تشدید کے ساتھ ذکر کیا ہے کیوں کہ تھوڑا تھوڑا حکمت کے مطابق قرآن حکیم نازل ہوا ہے تاکہ ایمان والوں کے دلوں کو ایمان پر ثابت قدم اور خوش رکھے اور مسلمانوں کے لیے گمراہی سے ہدایت اور جنت کی خوشخبری کا ذریعہ ہو جائے۔

(۱۰۳) اور اے محمد ﷺ یہ کفار مکہ دوسری بات یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو یہ قرآن کریم تو جبیر و یسار یہ دو آدمی آکر سکھا جاتے ہیں جس شخص کی طرف اس کو منسوب کرتے ہیں، اس کی زبان تو (عجمی) عبرانی ہے اور یہ قرآن کریم تو صاف عربی زبان میں ہے، جس کو یہ جانتے ہیں۔

**شان نزول: وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنْهُمْ يَقُولُونَ (النح)**

ابن جریرؒ نے سند ضعیف کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ مکہ مکرمہ میں بلعام نامی ایک لوہار تھا اور رسول اکرم ﷺ اس کو جانتے تھے اور آپ اس لوہار کے پاس آتے جاتے رہتے تھے اور مشرکین آپ کی آمد و رفت کو دیکھتے تھے اور اس لوہار کی زبان عجمی تھی تو یہ دیکھ کر مشرکین کہنے لگے کہ یہ قرآن کریم آپ نے بلعام سے سیکھا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اور ہم کو جانتے ہیں کہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو تو آدمی سکھا جاتا ہے جس شخص کی طرف اس کو منسوب کرتے ہیں، اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی ہے۔ نیز ابن ابی حاتم نے حصین کے طریق سے عبد اللہ بن مسلم حضرمی سے روایت کیا ہے کہ ہمارے دو غلام تھے، ایک کا نام ”یسار“ اور دوسرے کا ”جبیر“ تھا، دونوں لوہار تھے دونوں اپنی کتاب پڑھتے اور اپنا علم سکھایا کرتے تھے، رسول اکرم ﷺ ادھر سے گزرتے اور ان کی قرأت کو سنتے تھے تو اس پر مشرکین کہنے لگے کہ حضور ﷺ نے ان سے یہ قرآن سیکھا ہے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۱۰۴) جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے، اللہ تعالیٰ ان کو کبھی اپنے دین کی ہدایت نہیں کریں گے جو کہ اس کے دین کا اہل نہیں ہو گا یا یہ کہ ان کو حجت کی طرف رہنمائی نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو دوزخ سے نجات دے گا اور ان کے لیے دردناک سزا ہوگی۔



نُحُوت اور افترا تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اور وہی نُحُوتے ہیں (۱۰۵)۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھ کفر کرے۔ وہ نہیں جو (کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو (دل سے اور) دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور اُن کو بڑا سخت عذاب ہوگا (۱۰۶)۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا۔ اور اس لئے کہ خدا کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۰۷)۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر خدا نے مہر لگا رکھی ہے اور یہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (۱۰۸)۔ کچھ شک نہیں کہ یہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہوں گے (۱۰۹)۔ پھر جن لوگوں نے ایذا میں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا پھر جہد کیے اور ثابت قدم رہے تمہارا پروردگار ان کو بے شک ان (آزمائشوں) کے بعد بخشے والا (اور ان پر) رحمت کرنے والا ہے (۱۱۰)۔ جس دن ہر نفس اپنی طرف سے جھگڑا کرنے آئے گا۔ اور ہر شخص کو اسکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کا نقصان نہیں کیا جائے گا (۱۱۱)۔ اور خدا ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی۔ ہر طرف سے رزق با فراغت چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے اُن کے اعمال کے سبب اُن کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزا چکھا دیا (۱۱۲)۔ اور اُن کے پاس انہی میں سے ایک پیغمبر آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا سو اُن کو عذاب نے آ پکڑا اور وہ ظالم تھے (۱۱۳)۔ پس خدا نے جو تم کو حلال اور طیب رزق دیا ہے اُسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ اگر اسی کی عبادت کرتے ہو (۱۱۴)۔ اُس نے تم پر مَرَدَار اور لہو اور سَوْر کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے (اس کو بھی) ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۱۵)۔ اور یونہی نُحُوت جو تمہاری زبان پر آجائے مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہ خدا پر نُحُوت بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر نُحُوت بہتان باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہیں ہوگا (۱۱۶)۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكُذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ  
بَايَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ  
بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مِنْ اَكْرَهٍ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ  
مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَنُفِثَ مِنْهُ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ  
عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِاَنَّهُمْ اسْتَحْبَوْا اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ  
اُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ وَسَمِعَهُمْ وَابْصَارَهُمْ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ لَا جَرَءَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ  
الْخٰسِرُوْنَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ  
مَا قَاتَلْتُمْ جِهْدًا وَاصْبِرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا  
يَغْفُوْرٌ رَّحِيْمٌ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تَجَادُلُ عَنْ  
نَفْسِهَا وَتُوَلِّي كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ  
وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُطْمَئِنَّةً  
يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ  
اللَّهِ فَاَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا  
يَصْنَعُوْنَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ  
وَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَكَلُوْا مِمَّا  
رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللَّهِ اِنَّ  
كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ  
وَالْدَّمَرَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اِهْلَكَ لِيْغِيْرَ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ  
اَضْحَرَ غَيْرَ بَآئِجٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ  
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا نَصِفُ السِّتْرَ الْكُذِبَ هٰذَا  
حَلٰلٌ وَهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلٰى اللَّهِ الْكُذِبَ اِنَّ  
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلٰى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا يَفْلِحُوْنَ  
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

ہے اور یہ حرام ہے۔ کہ خدا پر نُحُوت بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر نُحُوت بہتان باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہیں ہوگا (۱۱۶)۔  
(نُحُوت کا) فائدہ تو تھوڑا سا ہے مگر (اس کے بدلے) ان کو عذاب الیم (بہت) ہوگا (۱۱۷)۔

## تفسیر سورۃ النحل آیات (۱۰۵) تا (۱۱۷)

(۱۰۵) سو جھوٹ اور بہتان لگانے والے تو یہی لوگ ہیں جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ہیں۔

(۱۰۶) جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے مگر جس پر کفر کا کلمہ کہنے پر زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا دل مضبوطی کے ساتھ ایمان پر قائم ہو یہ آیت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن ہاں جو دانستہ کفر کہے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور ان کو دنیاوی سزا سے زیادہ سخت سزا ہوگی۔

## مَن نَزَلَ: اِلَّا مِنْ اَكْرَهٍ (النح)

ابن ابی حاتمؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارشاد فرمایا تو مشرکین نے حضرت بلالؓ، حضرت خبابؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو پکڑ لیا چنانچہ حضرت عمارؓ نے کفار کے مجبور کرنے پر ظاہری طور پر کفار کی مرضی کی بات کہہ دی تو کفار نے ان کو چھوڑ دیا۔ جب وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا جب تم نے یہ بات کہی تھی تو تمہارے دل کی کیا کیفیت تھی کیا تمہارا دل تمہاری اس بات پر مطمئن تھا، حضرت عمارؓ نے عرض کیا ہرگز نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مگر جس شخص پر زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

نیز مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مکہ کے چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا چنانچہ چند صحابہ کرامؓ نے مدینہ منورہ سے ان کو لکھا کہ ہجرت کر کے چلے آؤ، چنانچہ وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے روانہ ہوئے، راستے میں ان کو قریش نے پکڑ لیا، غرض کہ مجبوراً زبردستی انہوں نے اپنی زبانوں سے اس قسم کے کلمات کہہ دیے ان ہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

اور ابن سعدؒ نے طبقات میں عمر بن حکمؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کو کفار کی طرف سے اس قدر تکلیف دی جاتی تھی کہ ان کو یہ احساس تک نہیں رہتا تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور حضرت صہیبؓ کو بھی اسی طرح تکلیف دی جاتی تھی اور ان کی بھی یہی حالت ہو جاتی تھی اور حضرت ابو سلمہؓ کو بھی اسی شدت کے ساتھ تکلیف دی جاتی تھی اور ان کی بھی یہی حالت ہو جاتی تھی۔

(۱۰۷) اور یہ عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ انھوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں عزیز رکھا اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ جو اس کے دین کا اہل نہ ہو اسے اپنے دین کی طرف ہدایت دیتا ہے اور نہ اس کو اپنے عذاب سے نجات دیتا ہے۔

(۱۰۸) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ آخرت کے کام سے بالکل غافل ہیں اور اس کو انھوں نے پس پشت ڈال رکھا ہے اور توحید سے غافل اور اس کے منکر ہیں۔

(۱۰۹) اے محمد ﷺ یہ یقینی بات ہے کہ آخرت میں یہ لوگ بالکل نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے یہ آیت مبارکہ مذاق اڑانے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۰) اے محمد ﷺ بے شک آپ کا رب ایسے لوگوں کے لیے جیسا کہ حضرت عمار بن یاسر اور ان کے ساتھی جنہوں نے اہل مکہ کی تکالیف اٹھا کر پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی پھر دشمنوں سے جہاد فی سبیل اللہ کیا اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تکالیف پر ثابت قدم رہے تو آپ کا رب ہجرت کے بعد ایسے لوگوں کی بڑی بخشش کرنے والا اور ان پر بڑی رحمت فرمانے والا ہے۔

تَبٰرَکَ نَزْوٰلُہٗ: ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلْظَّٰلِمِیْنَ قَٰہِرٌ وَّٰلٍ (النح)

حضرت بلالؓ، حضرت عامر بن فہرہؓ اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو تکالیف دی جاتی تھیں انھی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی آپ کا رب ایسے لوگوں کے لیے جنھوں نے کفر میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لا کر ہجرت کی پھر جہاد کیا۔

(۱۱۱) یعنی قیامت کے دن ہر ایک نیک و بد اپنی ہی طرفداری میں اور اپنے شیطان یا اپنی روح کے ساتھ گفتگو کرے گا اور ہر ایک نیک و بد کو اس کے اعمال کا خواہ نیک ہوں یا بد پورا بدلہ ملے گا یعنی نیکی کے بدلہ میں کمی نہ ہوگی اور بدی کے بدلہ میں زیادتی نہ ہوگی۔

(۱۱۲) اللہ تعالیٰ مکہ والوں یعنی ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کی ایک کیفیت بیان فرماتا ہے کہ وہ دشمن قتل، بھوک اور قید وغیرہ تمام چیزوں سے بڑے امن اور اطمینان کے ساتھ رہتے تھے اور ان کے کھانے کے لیے پھل ان کے پاس ہر طرف سے بڑی فراغت اور وسعت کے ساتھ پہنچا کرتے تھے۔ چنانچہ وہاں کے رہنے والوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے ساتھ کفر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سات سالہ قحط اور رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے لڑائی کا مزہ

چکھایا ان کی ناغظ حرکات کی وجہ سے جو کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

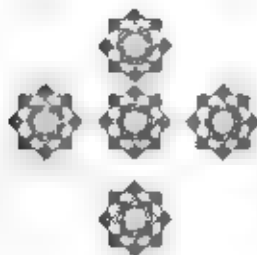
(۱۱۳) اور ان کے پاس ان ہی میں سے ایک عربی رسول یعنی محمد ﷺ آئے تو جو احکامات آپ ان کے پاس لے کر آئے تھے، ان کو اس قوم نے جھٹلادیا تب ان پر بھوک، قتل اور قید کا عذاب اللہ کی طرف سے نازل ہوا، جب کہ وہ کفر پر بالکل ہی کمر بستہ ہو گئے۔

(۱۱۴) سو کھیتیاں اور جانور اور نعمتیں کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو یعنی اگر تم کھیتیوں اور جانوروں کو خود اپنے اوپر حرام کر لینے میں اللہ کی عبادت سمجھتے ہو تو ان چیزوں کو اپنے اوپر حلال کر لو کیوں کہ اللہ کی عبادت ان کے حلال سمجھنے میں ہے۔

(۱۱۵) تم پر تو صرف مردار کو حرام کیا ہے اور بہتے ہوئے خون کو اور خنزیر کے گوشت کو اور جو کہ غیر اللہ کے نام پر یا بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے پھر جو شخص فاقے کی وجہ سے ان چیزوں کے کھانے پر جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے بالکل مجبور ہو جائے بشرطیکہ مسلمانوں سے بغض نہ رکھتا ہو مطلب یہ ہے کہ مردار کے گوشت کو حلال نہ سمجھتا ہو اور نہ یہ کہ بغیر شدید ضرورت کے کھانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس قدر شدید ضرورت کے موقع پر بقدر ضرورت مردار گوشت کھانے کو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور مہربانی فرمانے والا ہے کہ اس نے ایسی ضرورت کے وقت مردار کے کھانے کی اجازت دی۔

(۱۱۶) اور جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا زبانی جھوٹا دعویٰ ہے ان کے بارے میں مت کہہ دیا کرو کہ مثلاً یہ کھیتی اور جانور مردوں پر حلال ہیں اور عورتوں پر حرام ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پر محض بہتان لگا دو گے۔ جو لوگ اللہ پر بہتان لگاتے ہیں وہ عذاب الہی سے فلاح اور نجات نہیں پائیں گے۔

(۱۱۷) ان کی دنیا میں یہ عیش چند روزہ ہے اور پھر آخرت میں دردناک سزا ہے۔







زیادتی نہیں کی تھی لیکن انھوں نے گناہ کر کے خود ہی اپنے آپ کو نقصان پہنچایا جس کی وجہ سے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام فرمائیں۔

(۱۱۹) پھر محمد ﷺ آپ کا رب ایسے لوگوں کے لیے جنھوں نے جہالت سے جان بوجھ کر یا اس سے ناواقف ہو کر کوئی برا کام کر لیا ہو اور اس کے بعد توبہ کر لی اور نیک اعمال پر کاربند ہو گئے تو آپ کا رب اس توبہ کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا اور ان پر بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

(۱۲۰) حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے رہنما تھے اور اللہ تعالیٰ کے پورے فرمانبردار تھے اور سچے مسلمان تھے اور وہ مشرکین کے ساتھ ان کے دین پر نہیں تھے۔

(۱۲۱) اور اللہ تعالیٰ نے جو ان پر انعامات فرمائے تھے وہ اس کے بڑے شکر گزار تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت اور اسلام کے لیے جن لیا تھا اور ان کو سیدھے پسندیدہ راستے یعنی دین اسلام پر ثابت قدمی عطا فرمائی تھی۔

(۱۲۲) اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبیاں جیسے اولاد صالحہ، ان کی عمدہ تعریف اور تمام انسانوں میں ان کا ذکر اور ثناء حسن دی تھیں اور جنت میں بھی وہ انبیاء کرام کے ساتھ ہوں گے۔

(۱۲۳) اے محمد ﷺ پھر ہم نے آپ کو حکم دیا کہ آپ دین ابراہیمی پر قائم رہیے جو کہ سچے مسلمان تھے اور وہ مشرکین کے دین پر نہیں تھے۔

(۱۲۴) اور ہفتہ کی تعظیم تو ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی، جنھوں نے جمعہ کی تعظیم میں اختلاف کیا تھا اور آپ کا پروردگار قیامت کے دن یہود و نصاریٰ کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس دین میں یہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۱۲۵) اور آپ اپنے پروردگار کے دین کی طرف قرآن حکیم اور قرآن حکیم کی نصیحت آمیز آیتوں کے ذریعے سے لوگوں کو بلائیے اور ان کے ساتھ قرآن کریم اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے طریقہ سے بحث کیجیے آپ کا رب اس شخص کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے دین سے گمراہ ہوا اور وہی اپنے دین پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

(۱۲۶) اور اگر تم ان کی اموات کا بدلہ لینے لگو تو اسی قدر بدلہ لو جتنا کہ تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے اور اگر صبر کرو اور بدلہ نہ لو تو یہ چیز آخرت میں بڑے ثواب کا باعث ہے۔

تِلْكَ نَزْلُ: وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ (النخ)

امام حاکم نے اور بیہقی نے دلائل میں اور بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور مشرکین نے حضرت حمزہ کا مثلہ یعنی ناک

دکان کاٹ ڈالے تھے تو آپ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا میں ان کے بدلے میں کفار میں سے ستر آدمیوں کو قتل کروں اور تو آپ اسی حالت میں کھڑے تھے تو جبریل امین سورہ نحل کی ان آخری آیتوں کو لے کر تشریف لائے یعنی اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا کہ تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا سو ان آیتوں کے نزول کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

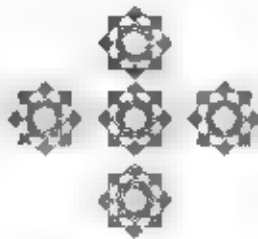
نیز امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ اور امام حاکم نے ابی بن کعب ؓ سے روایت کیا ہے کہ غزوہ احد میں انصار میں سے چونسٹھ اور مہاجرین میں سے چھ حضرات شہید ہوئے ان میں حضرت حمزہ ؓ بھی تھے، سب کا مثلہ کر دیا گیا تھا یہ منظر دیکھ کر انصار کہنے لگے کہ اگر آج کے دن کی طرح کسی دن ہمیں ان پر موقع مل گیا تو ہم ان کی اس سے زیادہ بری حالت کر دیں گے چنانچہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اس حدیث سے آیت کا نزول فتح مکہ تک موخر معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلے جو حدیث روایت کی ہے اس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ یہ آیت غزوہ احد میں نازل ہوئی ہے۔

غرض کہ ابن حصار نے تمام روایتوں میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو یہ بات یاد دلانے کے لیے اس آیت کو دوبارہ نازل فرمایا ہے چنانچہ اونا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور پھر غزوہ احد میں اور پھر فتح مکہ کے دن نازل ہوئی ہے۔

(۱۲۷) اور اے محمد ﷺ آپ کفار کی تکالیف پر صبر کیجیے اور آپ کا صبر کرنا خاص اللہ ہی کی توفیق خاص سے ہے اور ان مذاق اڑانے والوں کی ہلاکت پر غم نہ کیجیے اور جو کچھ یہ تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے دل چھوٹا نہ کیجئے۔

(۱۲۸) اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والے ہوتے ہیں اور جو کہ قول و عمل ہر ایک اعتبار سے موحد ہوتے ہیں۔



سُورَةُ اِسْرَآءِ { ۱۷ } سُورَةُ اِسْرَآءِ { ۱۷ }

سُورَةُ اِسْرَآءِ { ۱۷ } سُورَةُ اِسْرَآءِ { ۱۷ }

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیْهِ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَاَتَيْنَا مُوْسٰی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِلٰلًا ذُرِّیَّةً مِّنْ حَمَلِنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا وَقَضٰیۤنَاۤ اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلَمَنَّ عَلُوْاۤ اَكْبَرًا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُولٰٓئِهٖمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا اَنَّا اَوَّلٰی بَاسٍ شَدِیْدٍ فَجَآءُوْا خِلَآلَ الدِّیَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ اَکْثَرَهٗ عَلَیْهِمْ وَاَمَدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنَیْنِ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَفِیْرًا اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لَاۤ اَنْفُسَكُمْ وَاِنْ اَسَآءْتُمْ فَلَهَاۤ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لَیْسُوْۤاۤ اَوْجُوْهُكُمْ وَلَیْدُ خُلُوْا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْۤا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَلَیَّتَبَرَّۤا مَا عَلُوْا تَبِیْرًا عَلٰی رَبِّكُمْ اِنْ یَّرْحَمْكُمْ وَاِنْ عُدُّوْۤا عَلٰی اَعْدَآئِكُمْ جَهَنَّمَ لَیْكُفِّرُنَّ حَصِیْرًا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یُذِیْقُۤا لِّلَّذِیْ هِیْ اٰقُوْمٌ وَّیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَّیَذِیْقُ الْاِنْسَانَ بِالشَّرِّ دُعَآءَهُ بِالْخَیْرِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرد اگر وہ ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اُسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (۱)۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تھی اور اُس کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما مقرر کیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہرانا (۲)۔ اے اُن لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا بے شک نوح (ہمارے) شکر گزار بندے تھے (۳)۔ اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں دو دفعہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے (۴)۔ پس جب پہلے (وعدے) کا وقت آیا تو ہم نے سخت لڑائی لڑنے والے بندے تم پر مُسَدِّد کر دیے اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے۔ اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا (۵)۔ پھر ہم نے دوسری بار تم کو اُن پر غلبہ دیا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو جماعت کثیر بنادیا (۶) اگر تم نیکو کاری کرو گے تو اپنی جانوں کے لیے کرو گے۔ اور اگر اعمال بد کرو گے تو (اُن کا) وبال بھی تمہاری ہی جانوں پر ہوگا۔ پھر جب دوسرے (وعدے) کا وقت آیا تو (ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں۔ اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہو گئے تھے اُسی طرح پھر اس میں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اُسے تباہ کر دیں (۷)۔ اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر وہی

(حرکتیں) کرو گے تو ہم بھی وہی (پہلا کے لیے سلوک) کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے (۸)۔ یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کے لیے جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لیے اجر عظیم ہے (۹)۔ اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لیے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (۱۰)۔ اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اُسی طرح بُرائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (۱۱)۔

## تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۱) تا (۱۸)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے آیت وَ اِنْ كَاذِبُوْا سے سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا تک اور اس آیت کے کہ جس میں وفد شقیف کا تذکرہ ہے یہ آیات مدنی ہیں اور اس سورت میں ایک سو گیارہ آیات اور پندرہ سو تینتیس کلمات اور چھ ہزار چار سو حروف ہیں۔

(۱) وہ اولاد اور شریک سے پاک ذات ہے جو رسول اکرم ﷺ کو حرم شریف یعنی حضرت ام ہانی کے مکان سے رات کے ابتدائی حصہ میں مسجد اقصیٰ تک لے گیا جو کہ مکہ مکرمہ سے بہت دور اور گویا کہ آسمان کے قریب ہے جس کے گرد ہم نے پانی درختوں اور پھلوں کی برکتیں رکھی تھیں تاکہ ہم محمد ﷺ کو اپنے عجائبات قدرت دکھادیں چنانچہ اس رات میں رسول اکرم ﷺ نے جو کچھ دیکھا وہ سب عجائبات خداوندی میں سے تھا بے شک اللہ تعالیٰ قریش کی باتوں کو بڑے سننے والے اور قریش کے طرز عمل اور رسول اکرم ﷺ کے اس سفر کو بڑے دیکھنے والے ہیں۔

(۲) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایک دم توریت دی تھی اور ہم نے اسکو بنی اسرائیل کے لیے گمراہی سے ذریعہ ہدایت بنایا جس میں یہ بھی حکم تھا کہ میرے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو۔

(۳) اے ان لوگوں کی نسل جن کو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان مردوں اور عورتوں کی پشتوں میں کشتی میں سوار کیا تھا وہ بڑے شکرگزار بندے تھے چنانچہ کھانے پینے اور لباس پہننے کے وقت بھی الحمد للہ کہتے تھے۔

(۴) اور ہم نے توریت میں بنی اسرائیل کو یہ بات بتادی تھی کہ تم زمین میں دوبارہ خرابی کرو گے اور بڑا زور چلانے لگو گے اور بہت زیادتیاں کرو گے۔

(۵) پھر جب ان دو مرتبہ میں سے پہلی بار کی شرارت پر عذاب کا وقت آئے گا یا یہ کہ ان میں سے پہلی شرارت کا وقت آئے گا تو ہم تم لوگوں پر بابل کا بادشاہ اور اس کے فوجیوں کو مسلط کر دیں گے جو بڑے جنگجو ہوں گے اور پھر وہ تمہارے گھروں میں گھس پڑیں گے اور تمہیں قتل کر ڈالیں گے اور یہ ایک وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا یعنی اگر تم نافرمانیاں کرو گے تو تمہارے ساتھ یہی برتاؤ کیا جائے گا۔ چنانچہ بنی اسرائیل نوے سال تک سخت تکالیف کے اندر بخت نصر بادشاہ کی قید میں رہے۔

(۶) پھر اللہ تعالیٰ نے کورش ہمدانی بادشاہ کے ذریعے ان کی مدد فرمائی اور بخت نصر پر کورش ہمدانی کو غلبہ دیا یعنی پھر ہم تمہیں دولت دے کر تم پر مہربانی فرمائیں گے اور مال اور بیٹوں سے تمہاری امداد فرمائیں گے اور تمہاری جماعت

اور تعداد کو بڑھا دیں گے۔

(۷) اگر تم تو حید خداوندی پر قائم رہو گے تو اس کا ثواب یعنی جنت اپنے ہی نفع کے لیے حاصل کرو گے اور اگر تم شرک کرو گے تو اس کی سزا تم ہی کو بھگتنی پڑے گی۔

چنانچہ قبطوں کے غلبہ سے پہلے بنی اسرائیل دو سو بیس سال تک خوب خوشیوں اور نعمتوں اور مردوں کی زیادتی اور دشمنوں پر غلبہ میں مست رہے پھر جب ان دو بار میں سے دوسری سزا یا دوسرے فساد کی میعاد آئے گی تو ہم تم پر قبطوں بن ایسا نوس رومی کو مسلط کریں گے تاکہ وہ تمہیں مار مار کر اور قید کر کے تمہاری صورتیں بگاڑ دے اور جس طرح بخت نصر لوٹ مار کے ساتھ بیت المقدس میں گھسا تو اسی طرح یہ لوگ بھی گھس پڑیں گے اور جس چیز پر ان کا زور چلے گا سب کو ہلاک و برباد کر ڈالیں گے۔

(۸) عجب نہیں کہ (اگر تم شریعت محمدیہ کی پیروی کرو) تو تمہارا پروردگار اس کے بعد تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پھر وہی شرارت کرو گے تو ہم بھی پھر وہی سزا کا برتاؤ کریں گے اور اگر تم نیکیاں کرو گے تو ہم بھی رحمتیں نازل فرمائیں گے اور ہم نے جہنم کو ایسے کافروں کا جیل خانہ بنا رکھا ہے۔

(۹) یہ قرآن حکیم ایسے طریقے کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے یعنی شہادت اِنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ان با اخلاص مومنوں کو جو کہ اعمال صالحہ کرتے ہیں جنت میں کامل عظیم الشان ثواب ملنے کی خوشخبری دیتا ہے۔

(۱۰) اور اس سے آگاہ کرتا ہے کہ جو بعث بعد الموت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے آخرت میں ایک دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

(۱۱) اور نضر بن حارث کا فراپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے برائی اور تکالیف کی ایسی درخواست کرتا ہے جیسا کہ عافیت اور رحمت کی درخواست کی جاتی ہے اور یہ نضر عذاب کا بہت ہی جلدی مطالبہ کر رہا ہے۔







مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما (۲۴) جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے (۲۵)

### تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۱۲) تا (۲۵)

(۱۲) اور ہم نے چاند اور سورج کو اپنی قدرت کی دو نشانیاں بنائیں سو ہم نے رات کی نشانی یعنی چاند کی روشنی کو دھندلا بنایا اور سورج کو خوب روشن بنایا تاکہ تم دن میں دنیا و آخرت کماؤ اور تاکہ چاند کی کمی اور زیادتی سے برسوں، مہینوں اور دنوں کا حساب معلوم کر لو اور ہم نے حلال و حرام اور اوامر و نواہی میں سے ہر ایک چیز کو قرآن کریم میں خوب تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(۱۳-۱۴) اور ہم نے ہر ایک انسان کا عمل یعنی قبر میں منکر و نکیر کو سوال و جواب کا دفتر اس کی گردن کا ہار کر رکھا ہے یا یہ کہ اس کی نیکی و بدی اس کا نفع و نقصان اور شقاوت و سعادت اس کے ساتھ لازم ہے اور پھر قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال اس کے دیکھنے کے لئے سامنے کر دیں گے جس میں اس کی نیکیاں اور برائیاں سب واضح ہوں گی اور وہ ان کو دیکھ لے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے، آج تو خود اپنے اعمال کا آپ ہی محاسب کافی ہے۔

(۱۵) جو ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے ثواب کو حاصل کرنے کے لیے ایمان لاتا ہے اور جو شخص کفر کرتا ہے تو اس کفر کی سزا اسی کو ملتی ہے کیوں کہ کوئی شخص بخوشی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن قصاص وغیرہ کے عوض یا کسی کو کسی دوسرے کے گناہ کے بدلے میں نہیں پکڑا جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ کسی شخص کو بغیر جرم کے سزا نہیں دی جائے گی اور ہم کسی قوم کو ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ کسی رسول کو ان کے پاس ان کی ہدایت اور ان پر اتمام حجت کے لیے نہیں بھیج لیتے۔

### شان نزول: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی (النح)

حافظ ابن عبد البرؒ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی نابالغ اولاد کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، فرماتی ہیں کہ جب اسلام مضبوط ہو گیا تو پھر میں نے آپ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تب یہ آیت نازل ہوئی یعنی کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بچے فطرت پر ہوں گے یا آپ نے فرمایا کہ وہ جنت میں ہوں گے۔

(۱۶) اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس کے سرداروں اور ظالموں کو اطاعت اور فرمانبرداری کا

حکم دیتے ہیں یا یہ کہ اسی بستی کے سرداروں ظالموں اور مالداروں کی تعداد میں اضافہ کر دیتے ہیں یا یہ کہ بستی کے ظالموں اور رؤسا کو تسلط دے دیتے ہیں پھر جب وہ لوگ خوب نافرمانیاں کرتے ہیں، تب ان پر نزول عذاب کی حجت پوری ہو جاتی ہے پھر ہم اس بستی کو تباہ اور برباد کر ڈالتے ہیں۔

(۱۷) اور ہم نے بہت سی امتوں کو قوم نوح علیہ السلام کے بعد ہلاک کیا ہے اور ہم اپنے بندوں کی ہلاکت اور ان کے گناہوں اور ان پر نزول عذاب سے باخبر ہیں اگرچہ اس چیز سے آپ کو آگاہ نہیں کیا۔

(۱۸) جو شخص اپنے ان نیک اعمال سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیے ہیں، دنیا کی نیت رکھے گا اور آخرت کا منکر ہوگا تو ہم ایسے شخص کو دنیا میں جتنا چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے فی الحال دے دیں گے پھر اس کو آخرت میں بالکل بھی نہ دیں گے بلکہ جہنم اس کے لیے واجب کریں گے جو بد حال اور ہر ایک نیک کام کے ثواب سے محروم ہو کر داخل ہوگا یہ آیت مرہد بن ثمامہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۹) اور جو شخص اپنے ان مفروضہ اعمال صالحہ میں جنت کی نیت رکھے گا اور جنت کے لیے جیسے اعمال کرنے چاہئیں ویسے ہی عمل کرے گا بشرطیکہ وہ مومن مخلص بھی ہو تو اس کا یہ عمل اللہ کے نزدیک مقبول ہوگا یہ آیت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۲۰) آپ کے رب کی عطا میں تو ہم اہل اطاعت کی بھی امداد کرتے ہیں اور اہل معصیت کو بھی مال و دولت دیتے ہیں اور آپ کے رب کی یہ عطا نیک و بد سے بند نہیں ہے۔

(۲۱) اور اے محمد ﷺ آپ دیکھ لیجیے کہ مال و دولت خرم و حشم میں ایک کو دوسرے پر کس طرح فوقیت دی ہے اور آخرت میں مومنین کے لیے بہت انعامات ہیں اور آخرت درجات اور فضائل کے اعتبار سے بہت بلند ہے۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود مت تجویز کرو نہ صاحب ملامت ہو جائے گا کہ خود ہی اپنے آپ کو ملامت کرے گا اور پروردگار حقیقی تجھ کو ذلیل کر دے گا۔

(۲۳) تیرے معبود برحق نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ اسی معبود برحق کی توحید کے قائل ہو جاؤ اور تم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو اگر وہ تیرے پاس ہوں اور ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی ان کے ساتھ قطعاً کوئی نازیبا اور ادب کے خلاف گفتگو مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے خوب نرمی کے ساتھ گفتگو کرنا۔

(۲۴) اور اللہ کے سامنے شفقت اور نرمی سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور اگر وہ مسلمان ہوں تو ان کے لیے یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔

(۲۵) تمہارا رب تمہارے دل کی باتوں کو خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کا کیا جذبہ ہے اگر تم حقیقت میں اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہو تو وہ گناہوں سے توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے۔

## وَابْتَغِ الْفَقْرَ حَتَّىٰ

وَالْمُسْكِينَ وَابْتَغِ السَّبِيلَ وَلَا تَبْذُرْهُنَّ إِنَّ الْبَذْرَ مِنْكُمْ كَأَنَّهُ  
أَخْوَانُ الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَإِنَّمَا تَعْرَضُونَ عَنْهُمْ  
أَيَّتَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ  
يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ لَوْلَا فَحْشُورًا ۝  
إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ  
خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِبْرَٰهِيمَ إِنَّمَا يَنْزَلُكُمْ  
فِي الْكُتُبِ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الرِّزْقَ إِنَّمَا  
كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ  
إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلَاهُ سُلْطَانًا فَدَلِّسُوا  
فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي  
هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ  
مَسْئُولًا ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمُوزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْقُو  
ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ  
السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝

اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو اُن کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ (۲۶)۔ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے (۲۷)۔ اگر تم اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراخ دستی) کے انتظار میں جس کی تمہیں اُمید ہو اُن (مستحقین) کی طرف توجہ نہ کر سکو تو اُن سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو (۲۸)۔ اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور در ماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ (۲۹)۔ بے شک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور (اُن کو) دیکھ رہا ہے (۳۰)۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا (کیونکہ) اُن کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے (۳۱)۔ اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے (۳۲)۔ اور جس جائیداد کا مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اُسے قتل نہ

کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بقائے شریعت) اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اُس کے وارث کو اختیار دیا ہے کہ (ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے۔ کہ وہ منصور و فتح یاب ہے (۳۳)۔ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور ہشش ہوگی (۳۴)۔ اور جب (کوئی چیز) ناپ کر دینے لگو تو پیانہ را بھرا کرو اور جب (تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تول کرو۔ یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے (۳۵)۔ اور (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) نے ضرور پاس دے ہوگی (۳۶)

## تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۲۶) تا (۳۶)

(۲۶) یہ آیت مبارکہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور قرابت دار کو اس کا حق دیتے رہنا اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا حکم فرمایا ہے اور اسی طرح محتاج کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتے رہنا اور نیز مسافر کا بھی احترام کرتے رہنا اور مسافر کا حق تین دن تک ہے اور اپنے مال کو حقوق اللہ کے علاوہ اور دوسری جگہ پر مت خرچ کرنا اگرچہ ایک کوڑی ہی کیوں نہ ہو یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں قطعاً مت خرچ کرنا۔

نہان نزول: وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ (النخ)

طبرانیؒ نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی قرابت دار کو اس کا حق دیتے رہنا تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو بلا کر ان کو (باغ) فذک دے دیا۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں یہ حدیث مشکل ہے (ظاہر کے خلاف ہے) کیوں کہ حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ آیت مدنی ہے حالاں کہ یہ آیت مکی ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۲۷) ایسے لوگ جو اپنے اموال کو اگرچہ ایک کوڑی ہو، حقوق اللہ کے علاوہ اور دوسرے مقام پر خرچ کرتے ہیں یہ شیطانوں کے مددگار ہوتے ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر ہے۔

(۲۸) اور اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی تجھے امید ہو اور اس پوشیدہ مال کے انتظار میں تجھے ان قرابت داروں اور محتاجوں سے بطور شفقت اور حیا کے پہلو تہی کرنا پڑے تو پھر ایسی صورت میں دلجوئی کے ساتھ ان سے وعدہ کر لینا کہ انشاء اللہ کہیں سے آئے گا تو دے دیا جائے گا۔

نہان نزول: وَأَمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمْ (النخ)

سعید بن منصورؒ نے عطا خراسانیؒ سے روایت کیا ہے کہ قبیلہ مزنیہ کے کچھ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں سواری حاصل کرنے کے لیے آئے آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں جس پر میں تمہیں سوار کر دوں تو وہ روتے ہوئے غم و افسوس کے ساتھ واپس ہوئے اور رسول اکرم ﷺ کے انکار سے یہ سمجھے کہ آپ ان سے ناراض ہو گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اور اگر اپنے رب کی طرف جس رزق کے آنے کی امید ہے آپ کو اس کے انتظار میں ان سے پہلو تہی کرنا پڑے تو ان سے نرمی کی بات کہہ دینا۔ اور ابن جریرؒ نے ضحاک سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ان مساکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو کہ رسول اکرم ﷺ سے مانگا کرتے تھے۔

(۲۹) اور نہ تو خرچ اور عطیہ سے اس طرح جیسا کہ ہاتھ گردن میں باندھ لیا جائے ہاتھ روک لیا جائے اور نہ بالکل

ہی خرچ اور عطیہ میں اسراف کرنا چاہیے یعنی کہ اپنا تمام مال ایک محتاج اور صرف ایک قرابت دار کو نہ دینا چاہیے کہ دوسروں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا جائے ورنہ الزام خوردہ خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہو گے کہ دوسرے فقراء اور قرابت دار الزام دیں گے اور تم سے علیحدہ ہو جائیں گے اور جو تمہارے پاس مال ہو گا وہ سب دوسرے تم سے لے جائیں گے۔

کہا گیا ہے کہ یہ آیت ایک عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جس نے رسول اکرم ﷺ سے کرتہ مانگا تھا تو آپ نے کرتہ اتار کر اس کو دے دیا اور خود برہنہ ہو کر بیٹھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز سے منع فرمایا کہ اپنا ہاتھ بالکل ہی نہیں کھول دینا چاہیے کہ اپنے بدن کا کرتہ تک اتار کر آپ دے دیں اور پھر آپ کرتہ بدن پر نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے سامنے باہر بھی نکل نہ سکیں۔

### شان نزول: وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً (النح)

سعید بن منصور نے سیارابی الحکم سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس کپڑے وغیرہ مال آیا اور آپ بہت ہی بخشش کرنے والے تھے چنانچہ آپ نے اس کو لوگوں میں تقسیم کر دیا پھر دوسری قوم آپ کے پاس لینے کی امید سے آئی تو آپ کو دیکھا کہ آپ تقسیم کر چکے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہیے اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہیے ورنہ الزام خوردہ اور خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہو گے۔

اور ابن مردویہ وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ایک لڑکا رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ آپ سے یہ مانگ رہی ہے، آپ نے فرمایا آج کے دن تو ہمارے پاس کچھ نہیں، وہ لڑکا کہنے لگا تو میری ماں کہتی ہے کہ پھر آپ اپنا کرتہ مبارک ہی مجھے دے دیں، چنانچہ آپ نے فوراً اپنا کرتہ اتار کر اس کو دے دیا اور گھر میں بغیر کرتہ کے بیٹھ گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، نیز ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ میرے پاس مال ہے، سب راہ اللہ میں خرچ کر دو، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اب کچھ باقی نہیں رہا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث کا ظاہر بتلا رہا ہے کہ یہ آیت مدنی ہے۔

(۳۰) بے شک آپ کا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے مال کی فراخی عطا فرماتا ہے اور اس میں بھی اس کی حکمت ہوتی ہے اور اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے تنگی فرماتا ہے اس میں بھی اس کی مصلحت ہوتی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے اور تنگی اور فراخی کو خوب دیکھتا ہے۔

(۳۱) یہ آیت قبیلہ خزاعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ وہ اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی کہ ناداری اور ذلت کے اندیشہ سے اپنی لڑکیوں کو زندہ مت دفن کیا کرو ہم ان لڑکیوں کو اور



تم کو بھی رزق دیتے ہیں بے شک ان کا زندہ دفن کر دینا سزا کے اعتبار سے بہت بڑا بھاری گناہ ہے۔

(۳۲) اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ نہ خفیہ طریقہ پر اور نہ علانیہ طور پر وہ بڑی معصیت اور گناہ کی بات ہے اور برا راستہ ہے۔

(۳۳) اور جس مومن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے اس کو مت قتل کرو ہاں مگر حق پر جیسا کہ زانی کو رجم کر دیا جائے اور قصاص میں قاتل کی اور حالت ارتداد میں مرتد کی گردن اڑادی جائے۔

اور جس شخص کو ناحق دانستہ قتل کر دیا جائے تو ہم نے ولی مقتول کو قاتل کے اوپر اجازت اور اختیار دیا ہے، اگر چاہے وہ قاتل کو قتل کر دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے تو ولی مقتول کو قاتل کے قتل کے بارے میں حد شرعی تجاوز نہیں کرنا چاہیے یعنی غیر قاتل کو نہ قتل کرے یا یہ کہ ایک کے عوض دس کو نہ قتل کرے۔ وہ طرف داری کے قابل ہے کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے اور اس کو معاف نہ کیا جائے۔

(۳۴) اور یتیم کے مال میں اس کے مال کی حفاظت اور اس کے مال کے بڑھانے کی غرض سے تصرف کرو تا کہ وہ پندرہ یا اٹھارہ سال کا ہو جائے اور تمہارے اور لوگوں کے درمیان جو عہد مشروع ہوا کرے، اس کو پورا کیا کرو کیوں کہ ایسے عہد کے توڑنے والے سے اس کے عہد کے بارے میں قیامت کے دن حساب ہوگا۔

(۳۵) اور جب ماپنے کی چیز ماپ کر دو تو پورا ماپو اور تولنے کی چیز کو صحیح ترازو سے تول کر دو، یہ ماپ و تول اور وعدوں کو پورا کرنا یہ بد عہدی اور چیزوں کو کم دینے سے بہتر ہے اور انجام بھی اس کا اچھا ہے۔

(۳۶) اور جب تک کسی بات کی تحقیق نہ ہو اور اس کو صحیح طور پر دیکھی اور سنی نہ ہو تو مت بیان کرو، کیوں کہ کانوں سے جن باتوں کو سنا ہے اور آنکھوں سے جن کو دیکھا ہے اور دل میں جن باتوں کی تمنا کی ہے قیامت کے دن ہر ایک شخص سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔



وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْغِ  
الْجِبَالَ طَوْرًا كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ لَكُوفًا ۚ ذَٰلِكَ  
مِمَّا أَوْخَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ  
فَتُنْفَىٰ فِي جَهَنَّمَ لَوْلَا تَذْخُرَاهُ أَفَأَصْفِكُمْ رَبُّكُمُ بِالْبَنِينَ  
وَالْأَخْذِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَّا لَأَنَّا لَنَقُولُ لَكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۚ  
وَقَدْ خَرَفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذْكُرُوا وَلِيُذْخِرُوا هُمُ لَا يُفْقَرُونَ ۚ  
قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذْ أَتَىٰنَا مِنَ الْعَرْشِ  
سَبِيلُ رَبِّنَا سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۚ تَسْبِيحُ لَهُ السَّمَوَاتُ  
السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْبِيحُ بِحَمْدِهِ  
وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ خَلِيفًا غَفُورًا ۚ وَلَا أَقْرَأَتِ  
الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا  
مَسُورًا ۚ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ  
وَقُرْآنًا إِذْ ذُكِّرَتْ رَبُّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوْ أَعْلَىٰ أَذَانَهُمْ فُتُورًا ۚ  
لَنْحُنَّ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ  
إِذْ يَقُولُ الضَّالُّونَ لَنْ يَنْتَبِهُوا إِلَّا رَحْلًا مَسْحُورًا ۚ أَنْظِرْ كَيْفَ  
خَدَّيْكَ الْإِمْتَثَالَ فَضْلًا أَفَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۚ وَقُلْ لَوْ أَعْلَىٰ  
لَنَا عِظَامٌ أَوْ رَفَائِدًا أَلَمْ يَهْتَمُتْ خَلْقًا جَدِيدًا ۚ

اور زمین پر اکڑ کر (اور تن کر) مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ تو نہیں  
ڈالے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں کی (کی چوٹی) تک پہنچ جائے گا  
(۳۷)۔ ان سب (عادقوں) کی بُرائی تیرے پروردگار کے نزدیک  
بہت ناپسند ہے (۳۸)۔ (بغیر) یہ اُن (ہدایتوں) میں سے ہیں جو  
خدا نے دانائی کی باتیں تمہاری طرف وحی کی ہیں۔ اور خدا کے ساتھ  
کوئی اور معبود نہ بنانا کہ (ایسا کرنے سے) ملامت زدہ اور (درگاہ  
خدا سے) راندہ بنا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے (۳۹)۔ (مشرک!)  
کیا تمہارے پروردگار نے تم کو لڑکے دیے اور خود فرشتوں کو بیٹیاں  
بنایا۔ کچھ شک نہیں کہ (یہ) بڑی (نامعقول) بات کہتے ہو  
(۴۰)۔ اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کی باتیں بیان کی ہیں  
تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ مگر وہ اس سے اور بدک جاتے ہیں  
(۴۱)۔ کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں  
تو وہ ضرور (خدائے) مالک عرش کی طرف (لڑنے بھڑنے کیلئے)  
رستہ نکالتے (۴۲)۔ وہ پاک ہے اور جو کچھ یہ بکواس کرتے ہیں اُس  
سے (اُس کا رتبہ) بہت عالی ہے (۴۳)۔ ساتوں آسمان اور زمین  
اور جو لوگ اُن میں ہیں سب اُسی کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور (مخلوقات  
میں سے) کوئی چیز نہیں مگر اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔  
لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ نہ دہار (اور) غفار ہے  
(۴۴)۔ اور جب تم قرآن پڑھا کرتے ہو تو ہم تم میں اور اُن  
لوگوں میں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حجاب پر حجاب کر دیتے  
ہیں (۴۵)۔ اور اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اُسے سمجھ نہ

سکیں اور اُن کے کانوں میں قفل پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جب تم قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بندک جاتے ہیں اور  
پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں (۴۶)۔ یہ لوگ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جس نیت سے یہ سنتے ہیں ہم اُسے خوب جانتے ہیں  
اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں (یعنی) جب ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے  
(۴۷)۔ دیکھو انہوں نے کس کس طرح کی تمہارے بارے میں باتیں بنائی ہیں۔ سو یہ گمراہ ہو رہے ہیں اور رستہ نہیں پاسکتے (۴۸)۔  
اور کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں اور پھوپھو ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہو کر اُنھیں گے (۴۹)۔

### تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۲۷) تا (۴۹)

(۳۷) اور زمین پر تلتر کے ساتھ اترانا ہوا مت چل کیوں کہ تو اپنے اترانے اور زمین پر زور سے قدم رکھنے کے  
ساتھ زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ (بدن تان کر) پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔

(۳۸) یہ تمام مذکورہ برے کام جن سے تجھ کو روکا گیا ہے تیرے رب کے نزدیک قطعی ناپسند ہیں۔

(۳۹) جن باتوں کا آپ کے ذریعے سے حکم دیا گیا ہے یہ اس حکمت میں کی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں

آپ پر وحی کے ذریعے بھیجی ہیں اور اے مخاطب اللہ برحق کے ساتھ اور کوئی معبود مت تجویز کرنا اور نہ تو خود اپنے نفس کو ملامت کرنے والا اور ہر ایک بھلائی سے دور ہو کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۴۰) تو کیا پھر بھی اس بات کے قائل ہو کہ تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ہے اور خود فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے خلاف بہت سخت بات کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہو۔

(۴۱) اور ہم نے اس قرآن میں وعدے اور وعید سب کو بیان کیا ہے تاکہ اچھی طرح نصیحت حاصل کر لیں۔ باقی قرآن کریم کی وعیدیں سن کر وہ تو ایمان سے دور ہی بھاگ رہے ہیں۔

(۴۲-۴۳) اور اگر اس معبود برحق کے ساتھ مقابل ان لوگوں کے اور بھی معبود ہوتے تو انہوں نے ابھی تک عرش والے تک اپنی قدر و منزلت کو یا یہ کہ راستہ کو تلاش کر لیا ہوتا، اللہ تعالیٰ شانہ کی ذات بابرکت اولاد اور شریک سے پاک اور ان کی شرکیہ باتوں سے بہت زیادہ برتر اور ہر ایک چیز سے بلند ہے۔

(۴۴) اور وہ ایسا پاک ہے کہ تمام مخلوقات اس کی پاکی بیان کر رہی ہیں اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں، خواہ نباتات میں ہو جو کہ اس کے حکم سے اس کی پاکی (حالاً یا قلاً) نہ بیان کرتی ہو لیکن تم ان کی پاکی کو نہیں سمجھتے کہ کون سی زبان میں وہ پاکی بیان کر رہے ہیں۔

بے شک وہ اپنے بندوں پر بڑا حلیم ہے کہ فوراً ان کی گرفت نہیں کرتا اور بڑا غفور بھی ہے کہ توبہ کرنے والے کی مغفرت فرماتا ہے۔ (۴۵) اور جب آپ مکہ مکرمہ میں قرآن کریم پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ابو جہل کے درمیان جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ حق بات کو نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے دیتے ہیں۔

### شان نزول: وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ (الخ)

ابن منذرؒ نے ابن شہابؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مشرکین قریش کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور ان کو کتاب اللہ کی طرف بلا تے تو وہ کہتے کہ یہ ہمیں مائل کرنا چاہتے ہیں جس کی طرف یہ ہمیں بلا رہے ہیں اس سے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں ان ہی کے اقوال روایت کر دیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ (الخ)۔ یعنی جب آپ قرآن کریم پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں۔

(۴۶) اور جب آپ کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ اپنے بتوں کی طرف لوٹ جاتے اور ان کی عبادت کی طرف جھک جاتے اور آپ کے فرمان سے دور بھاگ جاتے ہیں۔

(۴۷) اور جس وقت ابو جہل وغیرہ آپ کے قرآن کریم پڑھنے کی طرف کان لگاتے ہیں تو ہم خوب جانتے ہیں کہ

جس غرض سے یہ آپ کی قرأت کو سنتے ہیں اور نیز جس وقت یہ لوگ آپ کے بارے میں سرگوشیاں کرتے ہیں کہ بعض ان میں سے آپ کو ساحر اور بعض شاعر اور بعض کاہن اور بعض دیوانہ کہتے ہیں اور بعض دوسروں سے کہتے ہیں کہ تم محمد ﷺ کا ساتھ دے رہے ہو جو کہ مغلوب العقل ہیں۔

(۴۸) اے محمد ﷺ آپ دیکھیے تو کہ یہ لوگ آپ کے لیے کیسے کیسے القابات تجویز کرتے ہیں۔ سو یہ لوگ اپنی ان باتوں میں گمراہی میں پڑے ہوئے ان سے ان کو چھٹکارا نہیں حاصل ہو سکتا یا یہ کہ ان کے پاس اپنی باتوں کے لیے کوئی بھی دلیل نہیں۔

(۴۹) اور نضر اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر کر پرانی ہڈیاں اور ان کا بھی چورا ہو جائیں گے تو ہم پھر زندہ ہوں گے اور مرنے کے بعد پھر از سر نو ہمارے اندر روح پھونکی جائے گی۔

### قُلْ كُونُوا

جَعَارَةً أَوْ حِيدًا أَوْ عِلَقًا مِّنْ أَيْكُمُ فِي صُدُوكُمْ لِقَائِكُمْ  
مَنْ يُعِدُّ تَأْتِلَ الذِّمَّةَ فَطَرِكُمْ أَوَّلَ مَنَّا فَيَسْتَنْصِفُونَ إِلَيْكَ  
رُوْسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا  
يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَتَقُولُونَ إِنَّا لَنُحْمَدُهُ  
عَنِ الْإِلَهِ لَدُنَّا وَقُلْ لِّهَآئِلُ يَقُولُوا الْبَقِيَّةُ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ  
يُزَيِّغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا جَزَاءُ مَا كَفَرُوا  
بِكُمْ أَنْ تُبَايِعْتُمْ أَوْ أَنْ يَسْأَلِ بَعْضُكُم مَّا رَسَلْتُ عَلَيْهِمْ  
وَكَيْلًا وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَدْ فَضَّلْنَا  
بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ وَأَتَيْنَاكَ وَدَّعَى الْقَوْلَ لَدُنَّا الَّذِينَ  
زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ لَوْلَا يُسْمِكُونَ أَشْفَى الْمَرْءُ عَنْكُمْ وَلَا تَحْجُوا بِلَا  
أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ  
وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ أَنَّ لَهُمْ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا  
وَأَنْ مِنْ قَرِيبَةٍ أَلَمَنْ مَهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مَعَذِبُوهَا  
عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْخُورًا أَمْ كُنْتُمْ تَنْتَهِونَ  
بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْجَرَةً  
فَخَسَفَ بِهَا وَأَوْزَرَ نَاسِلَ الْآيَاتِ الْآيَاتِ الْآيَاتِ الْآيَاتِ رَبُّكَ  
أَحْكَمُ الْبَالِغِينَ وَبَاجَعْنَا الرِّبَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْآفِتْنَةَ لِلنَّاسِ  
بِغَالِبِ السُّلُوكِ فِي الْقُرْآنِ وَنَعَزَّوْهُمْ لِيَزِيدَ هُمُ الْإِطْلَاقَ الْإِطْلَاقَ

کہہ دو (خواہ تم) پتھر ہو جاؤ یا لوہا (۵۰)۔ یا کوئی اور چیز جو تمہارے  
نزدیک (پتھر اور لوہے سے بھی) بڑی (سخت) ہو۔ جھٹ کہیں گے  
کہ (بھلا) ہمیں دوبارہ کون چلائے گا؟ کہہ دو کہ وہی جس نے  
تمہیں پہلی بار پیدا کیا۔ تو (تعجب سے) تمہارے آگے سر ہلائیں  
گے اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا؟ کہہ دو اُمید ہے کہ جلد ہوگا  
(۵۱)۔ جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اسکی تعریف کے ساتھ  
جواب دو گے اور خیال کرو گے کہ تم (دنیا میں بہت کم) مدت (رہے  
(۵۲)۔ اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ (لوگوں سے) ایسی باتیں  
کہا کریں جو بہت پسندیدہ ہوں۔ کیونکہ شیطان (نماری باتوں سے)  
اُن میں فساد ڈال دیتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا گھلا  
دشمن ہے (۵۳)۔ تمہارا پروردگار تم سے خوب واقف ہے۔ اگر  
چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے۔ اور ہم نے  
تم کو اُن پر داروغہ (بنا کر) نہیں بھیجا (۵۴)۔ اور جو لوگ آسمانوں  
اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار اُن سے خوب واقف ہے۔ اور ہم  
نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت بخشی اور داؤد کو زبور عنایت  
کی (۵۵)۔ کہو (کہ مشرکوں) جن لوگوں کی نسبت تمہیں (معبود ہونے  
کا) گمان ہے۔ اُن کو بلا دیکھو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس  
کے بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے (۵۶)۔ یہ لوگ جن کو  
(خدا کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ  
(تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون اُن میں (خدا کا) زیادہ

مُقَرَّب (ہوتا) ہے اور اُسکی رحمت کے اُمیدوار رہتے ہیں اور اُس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے (۵۷)۔ اور (کفر کرنے والوں کی) کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اُسے ہلاک کر دیں گے یا سخت عذاب سے معذب کرینگے۔ یہ کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھا جا چکا ہے (۵۸)۔ اور ہم نے نشانیاں بھیجی اس لیے موقوف کر دیں کہ اگلے لوگوں نے اس کی تکذیب کی تھی اور ہم نے ثمود کو اُوٹنی (نبوت صالح کی کھلی) نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم جو نشانیاں بھیجا کرتے ہیں تو ڈرانے کو (۵۹)۔ جب ہم نے تم سے کہا کہ تمہارا پروردگار لوگوں کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور جو نمائش ہم نے تمہیں دکھائی اس کو لوگوں کے لیے آزمائش کیا اور اسی طرح (تھوہر کے) درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی۔ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں تو اُن کو اس سے بڑی (سخت) سرکشی پیدا ہوئی ہے (۶۰)

### تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۵۰) تا (۶۰)

(۵۰) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمادیجیے کہ تم پتھر یا پتھر سے سخت یا لوہے سے بھی زیادہ مضبوط ہو کر دیکھ لو پھر بھی مرنے کے بعد تمہیں زندہ کیا جائے گا۔

(۵۱) اب اس تحقیق کے بعد آپ سے پوچھیں گے کہ کون ہمیں زندہ کرے گا تو آپ ان کے جواب میں فرمادیجیے کہ وہ، وہ ہے کہ جس نے پہلی بار تمہیں تمہاری ماؤں کے رحموں سے پیدا کیا ہے۔

آپ کی اس بات پر سر ہلا ہلا کر اظہار تعجب کے طور پر کہیں گے، سو اس بات کا جو آپ ہم سے وعدہ کر رہے ہیں یہ کب ہوگا آپ فرمادیجیے عجب نہیں کہ یہ قریب ہی آپہنچا ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر اس وعدہ کا پورا فرمانا ضروری ہے۔

(۵۲) اب اس کے وقت وقوع کو بیان فرماتا ہے کہ یہ اس روز ہوگا جب کہ تمہیں قبروں سے اٹھانے کے لیے حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے اور تم اللہ تعالیٰ کے پکارنے والے فرشتہ کی بحکم الہی تعمیل کرو گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ قبر میں ہم بہت ہی کم رہے تھے۔

(۵۳) آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے فرمادیجیے کہ جب کفار کی باتوں کا جواب دیا کریں تو ایسی بات کہا کریں جو کہ اخلاق اور نرمی کے اعتبار سے بہتر ہو۔

کیوں کہ شیطان سخت جواب دلو کر لوگوں میں فساد ڈلوادیتا ہے اور واقعی وہ کھلا دشمن ہے اور یہ حکم جہاد کے نزول سے قبل والا حکم ہے۔

(۵۴) تمہارا پروردگار تمہاری صلاحیتوں کو خوب جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں اہل مکہ سے نجات دے دے اور وہ چاہے تو ان لوگوں کو تم پر مسلط کر دے اور ہم نے آپ کو ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا کہ ان کے ایمان نہ لانے پر آپ سے کچھ باز پرس ہو۔

(۵۵) اور آپ کا پروردگار مومنوں کی صلاحیتوں کو خوب جانتا ہے اور ہم نے پہلے بھی بعض نبیوں کو شرف خلوت اور

شرف کلامی کے ساتھ بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم داؤد علیہ السلام کو زبور دے چکے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل اور رسول اکرم ﷺ کو قرآن کریم دیا ہے۔

(۵۶) محمد ﷺ آپ خزانہ سے فرمادیجیے جو کہ جنوں کی پوجا کرتے ہیں اور ان کو فرشتے سمجھتے ہیں کہ ذرا اپنے ان معبودوں کو جن کی تم اللہ کے علاوہ پوجا کرتے ہو شدت اور سختی کے وقت پکارو تو سہی وہ نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل ڈالنے کا ان کو اختیار ہے۔

نشان نزول: قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ (النح)

امام بخاریؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ جنوں کی پوجا کیا کرتے تھے وہ جن مشرف باسلام ہو گئے مگر یہ بد بخت پجاری ان ہی کی عبادت کرتے رہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی آپ فرمادیجیے کہ جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا رہے ہو، ذرا ان کو پکارو تو سہی، وہ نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں، نہ اس کے بدل ڈالنے کا۔

(۵۷) اور یہ فرشتے جن کی یہ کفار عبادت کر رہے ہیں، وہ خود اپنے رب کی عبادت کر کے اس کے دربار میں قربت اور فضیلت حاصل کرنا چاہ رہے ہوتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب بنتا ہے اور وہ خود اس کی جنت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں واقعی آپ کے رب کے عذاب نازل ہونے پر ان کو پھر کوئی پناہ نہیں۔

(۵۸) کوئی بستی ایسی نہیں جس کے رہنے والوں کو ہم ہلاک نہ کر دیں یا ان کو تلوار اور دیگر بیماریوں کا سخت ترین عذاب نہ دیں ان کی ہلاکت اور ان پر عذاب کا نازل ہونا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔

(۵۹) اور ہمیں خاص فرمائی معجزات بھیجنے سے یہی امر مانع ہوا کہ پہلے لوگ ان معجزات کو جھٹلا چکے ہیں اور اس جھٹلانے پر ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ہے تو اسی طرح اگر یہ تکذیب کریں گے تو یہ بھی ہلاک کر دیے جائیں گے۔

اور ہم نے حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی نبوت پر معجزہ کے طور پر ان کی قوم کی فرمائش پر ایک اونٹنی دی تھی جو کہ عجیب طور پر پیدا ہوئی تھی سو ان لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور اس کے پیر کاٹ ڈالے اور ہم ایسے معجزات کو صرف عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجا کرتے ہیں یعنی اگر یہ اس پر ایمان نہ لائیں تو ہم ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔

نشان نزول: وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ (النح)

امام حاکمؒ اور طبرانیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مکہ والوں نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ ان کے لیے صفا پہاڑی کو سونے کا کر دیا جائے اور ان سے پہاڑوں کو دور کر دیا جائے تاکہ یہ کھیتی باڑی



کر سکیں تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ چاہیں تو ان کے اس سوال کا جواب ان سے ٹال دیں اور اگر آپ چاہیں تو ان کی اس درخواست کو پورا کر دیا جائے مگر اس کے بعد اگر انھوں نے کفر کیا تو جیسا کہ ان کے پہلے ہلاک کر دیے گئے اسی طرح ان کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں ان کی اس درخواست کو ٹال دیتا ہوں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ہمیں خاص معجزات بھیجنے سے صرف یہ امر مانع ہوا کہ پہلے لوگ ان کو جھٹلا چکے ہیں۔ نیز طبرانی اور ابن مردویہ نے بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مگر اس سے مفصل روایت نقل کی ہے۔

(۶۰) اور آپ وہ وقت یاد کیجیے، جب کہ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کا رب تمام مکہ والوں سے بخوبی واقف ہے کہ کون ان میں سے ایمان لایا اور کون ایمان نہیں لائے گا۔

اور ہم نے واقعہ معراج میں جو تماشا حالت بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا تھا، اور شجرۂ زقوم جس کی قرآن کریم میں مذمت کی گئی ہے، ان دونوں چیزوں کو ان مکہ والوں کے لیے موجب گمراہی کر دیا۔ اور ہم ان کو شجرۂ زقوم سے جو کہ طعام کفار ہے ڈراتے رہتے ہیں مگر اس وعید سے ان کی بڑی سرکشی بڑھی چلی جاتی ہے۔

**تَنْزِيلُ: وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ (النح)**

ابو یعلیٰ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب رات کے وقت معراج کرائی گئی تو آپ نے صبح کو معراج کا واقعہ کفار کی ایک جماعت کے سامنے بیان کیا تو وہ مذاق اڑانے لگے اور آپ سے نشانیاں پوچھنے لگے چنانچہ آپ نے ان سے بیت المقدس کی کیفیت بیان کی اور غیر پہاڑ کا واقعہ بیان کیا، اس پر ولید بن مغیرہ نے کہا، نعوذ باللہ یہ جادوگر ہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم نے جو تماشا آپ کو دکھایا تھا اور جس درخت کی قرآن کریم میں مذمت کی گئی ہے ہم نے تو ان دونوں چیزوں کو ان لوگوں کے لیے موجب گمراہی کر دیا اور ابن منذر نے حسن رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور ابن مردویہ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو متفکر تھے تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ آپ کیوں فکر فرما رہے ہیں یہ معراج کا واقعہ جو آپ کو دکھایا گیا یہ تو ان کے لیے موجب گمراہی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، نیز ابن جریر نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حدیث عمرو بن العاص اور حدیث یعلیٰ بن مرہ اور مرسل سعید بن المسیب سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر ان سب کی سندیں ضعیف ہیں۔

## نہان نزول : وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ( النح )

ابن ابی حاتمؒ نے اور امام بیہقیؒ نے کتاب بعث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شجرہ زقوم کا ذکر فرمایا تو اس سے قریش کا یہ قبیلہ ڈرا تو ابو جہل بد بخت کہنے لگا کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ شجرہ زقوم جس سے محمدؐ تمہیں ڈرا رہے ہیں کیا ہے، قریش نے کہا نہیں، ابو جہل نے کہا کہ وہ شریذ پر ٹھکن لگا ہوا ہے کہ جس سے ہم اپنے پیٹ بھریں گے اور اس کو چبا چبا کر کھائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ بولا بھلا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا (۶۱)۔ (اور ازراہ طنز) کہنے لگا دیکھ تو کہ یہی وہ ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے شخصوں کے ہوا اس کی (تمام) اولاد کی جڑ کاٹا رہوں گا (۶۲)۔ خدا نے فرمایا (یہاں سے) چلا جا جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی جزا جہنم ہے (اور وہ) پوری سزا (ہے) (۶۳)۔ اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکا تارہ۔ اور اُن پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ اور اُن کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور اُن سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان جو وعدے اُن سے کرتا ہے سب دھوکا ہے (۶۴)۔ جو میرے قلعے بندے ہیں اُن پر تیرا کچھ زور نہیں۔ اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار کار ساز کافی ہے (۶۵)۔ تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اُس کے فضل سے (روزی) تلاش کرو۔ بے شک وہ تم پر مہربان ہے (۶۶)۔ اور جب تم کو دریا میں تکلیف پہنچتی ہے (یعنی ڈوبنے کا خوف ہوتا ہے) تو جن کو تم پکارا کرتے ہو سب اُس (پروردگار) کے ہوا گم ہو جاتے ہیں پھر جب وہ تم کو (ڈوبنے سے) بچا کر خشکی کی طرف لے جاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبٰلٰسَ قَالَ ؕ اَسْجُدْ لِّمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًاۙ قَالَ اَنْۢ اَرٰى نَسْتَكُفُّۙ هٰذَا الَّذِیْ كُنتَ عَلٰی لَیْنٍ اَخُوْرًاۙ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا تَخْتِیْکُنَّ ذُرِّیَّتَهُۥ اِلَّا قَلِيْلًاۙ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْۙ جَزَآءً مُّوَفُوْرًاۙ وَاسْتَغْفِرْۤ لِمَنْ اَسْتَغْفِرُ مِنْهُمْ بِصَوْتِکَ وَاجْلِبْ عَلٰیہُمْ بِخِیْلِکَ وَرَجْلِکَ وَاَسَارِکُہُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْہُمْ وَاَعِدْ ہُمْ هُمُ الشَّیْطٰنُ الْاَعْوَدُۙ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیہُمْ سُلْطٰنٌ وَّکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًاۙ رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزِجُ لَکُمُ الْفَلَکَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّہٗ كَانَ بِکُمْ رَحِيْمًاۙ وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّا اِلَآہًاۙ قُلْنَا نَجِّیْکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًاۙ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبُ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًاۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًاۙ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعٰیذَکُمْ فِیْہِ تَارَةً اٰخَرٰی فِیْ رُسُلٍ عَلَیْکُمْ قَاصِفًاۙ فَمِنْ الرِّیْجِ فِیَغْرِقْکُمْۙ ہَا کُفِّرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلٰی سَآئِغَہٗ نَجِيْۤیًاۙ وَّلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰہُمْ فِی الْہَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰہُمْ مِنْ ثَمَرِ النَّٰطِیْتِ وَفَضَّلْنٰہُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا لَقَضِیْرًاۙ

یٰٰ ناصرا (۶۷)۔ کیا تم (اس سے) بے خوف ہو کہ خدا تمہیں خشکی کی طرف (سے جا کر زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں کی بھری ہوئی آدمھی چلا دے۔ پھر تم اپنا کوئی نگہبان نہ پاؤ (۶۸)۔ یا (اس سے) بے خوف ہو کہ تم کو دوسری دفعہ دریا میں لے جائے پھر تم

پر تیز ہوا چلائے اور تمہارے کفر کے سبب تمہیں ڈبو دے۔ پھر تم اُس فرق کے سبب اپنے لیے کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ (۶۹)۔ اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور اُن کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی (۷۰)

### تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۶۱) تا (۷۰)

(۶۱) وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ ہم نے ان فرشتوں سے بھی کہا جو کہ زمین پر تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیت کرو، ابلیس کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے بنایا۔

(۶۲) کہنے لگا کہ ان کو جو مجھ پر سجدہ کرا کے فضیلت دی ہے تو اگر آپ نے میری درخواست کے مطابق مجھے مہلت دی ہے تو میں سوائے ان تھوڑے آدمیوں کے جو مجھ سے محفوظ ہیں، سب کو راہ حق سے پھسلاؤں گا اور گمراہ کروں گا اور اپنے قبضہ میں کر لوں گا۔

(۶۳) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا یہ بات کان کھول کر سن لے جو ان میں سے تیرے طریقہ پر چلے گا تو تم سب کی پوری سزا جہنم ہے۔

(۶۴) اور جان میں سے جس پر تیرا بس چلے، اپنی تبلیغ سے اس کے قدم پھسلا دینا یا یہ کہ امیر اور تمام گانوں کی آوازوں اور ہر قسم کی برائیوں سے ان کو گمراہ کر دینا۔

اور ان پر اپنے سوار مشرکین اور پیادہ مشرکین چڑھالانا اور ان کے خلاف مشرکین کے لشکر سے مدد حاصل کرنا اور ان کو اموال حرام اور اولاد حرام میں گرفتار کر دینا اور ان سے وعدے کرنا کہ جنت اور دوزخ کچھ نہیں اور شیطان ان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدے کرتا ہے۔

(۶۵) میرے ان بندوں پر جو تجھ سے محفوظ ہیں تیرا بالکل قابو اور بس نہیں چلے گا اور آپ کے رب نے جو وعدے فرمائے ہیں وہ ان کا ذمہ دار اور کافی کار ساز ہے۔

(۶۶) وہ ایسا غنی ہے کہ تمہارے نفع کے لیے کشتیوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کے رزق کی یا یہ کہ اس کے علم کی تلاش کرو اور وہ عذاب کے مؤخر کرنے یا یہ کہ تم میں سے جو توبہ کرے اس کے حال پر بہت مہربان ہے۔

(۶۷) اور جس وقت دریا میں تمہیں کوئی تکلیف یا غرق ہونے کا ڈر ہوتا ہے تو جن بتوں کو تم پوجتے ہو، سب کو چھوڑ دیتے ہو ان میں سے کسی سے بھی نجات کی درخواست نہیں کرتے، سوائے خدائے وحدہ لا شریک کے اسی کے سامنے نجات کی درخواست کرتے ہو۔

پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو پھر شکر خداوندی اور توحید خداوندی سے پھر جاتے ہو۔ واقعی کافر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا بڑا ناشکرا ہے۔

(۶۸) مکہ والو تو کیا تم اس بات سے مطمئن بیٹھے ہو کہ وہ تمہیں قارون کی طرح خشکی کی طرف لا کر دھنسا دے یا تم پر قوم لوط علیہم السلام کی طرح پتھر برسا دیے جائیں پھر تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔

(۶۹) یا اے مکہ والو اس سے بے فکر ہو گئے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں پھر دریا ہی میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے اور پھر تمہیں دریا میں تمہارے کفر کے سبب جو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے اور اس کا کفران نعمت کیا ہے، غرق کر دے اور پھر اس غرق کرنے پر تمہیں کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا اور بدلہ لینے والا نہ ملے۔

(۷۰) اور ہم نے آدم کی اولاد کو ہاتھ اور پیر عطا کر کے عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی میں جانوروں پر اور دریا میں کشتیوں پر سوار کیا اور ان کو جانوروں کی روزی کی بہ نسبت بہتر اور پاکیزہ روزی عطا کی۔ اور ہم نے ان کو جانوروں پر شکل و صورت اور ہاتھ پیروں کے اعتبار سے فوقیت دی۔

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ نکالیں گے۔ تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے واسطے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا (۷۱)۔ اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (۷۲)۔ اور اے پیغمبر جو وحی ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے قریب تھا کہ یہ (کافر) لوگ تم کو اس سے بچلا دیں تاکہ تم اس کے بوا اور باتیں ہماری نسبت بنالو۔ اور اس وقت وہ تم کو دوست بنا لیتے (۷۳)۔ اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رہنے دیتے تو تم کسی قدر ان کی طرف مائل ہونے ہی لگے تھے (۷۴)۔ اس وقت ہم تم کو زندگی میں بھی (عذاب کا) دونا اور مرنے پر بھی دونا مزا چکھاتے۔ پھر تم ہمارے مقابلے میں کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتے (۷۵)۔ اور قریب تھا کہ یہ لوگ تمہیں زمین (مکہ) سے بھسلا دیں تاکہ تمہیں وہاں سے جلا وطن کر دیں۔ اور اس وقت تمہارے پیچھے یہ بھی نہ رہتے مگر کم (۷۶)۔ جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان کا (اور ان کے بارے میں ہمارا یہی) طریق رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے (۷۷)۔ (اے محمد ﷺ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے (۷۸)۔ اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو یہ شب خیزی) تمہارے لئے (سبب)

يَوْمَ نَذَعُ عَوَاسِئَ اَنْاسٍ بِاَمْرِ مِمْلِكٍ فَمَنْ اَوْفَىٰ كِتَابُهُ سَيِّئًا فَاُولَٰئِكَ  
يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ وَلَا يَخْلُفُوْنَ فِيْهَا وَلَٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ  
اَعْلٰى فَلَوْ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْلٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا وَاِنْ كَاذُوْا  
لَيَفْتَنُوْنَكُمْ عَنْ اٰمِرٍ اَوْ نَهْيٍ اَلَيْسَ بِتَفْقِيْرٍ عَلَيْنَا غِيْرَةٌ وَّاِذَا  
لَا تَخَذُوْنَ خَلِيْلًا وَّلَوْ اَنَّ شَيْئًا لَّقَدْ كُنتُمْ تَرَكَوْنَ اَلَيْسَ  
بَشَيْءٍ قَلِيْلًا وَّاِذَا اَرَادْتُمْ خُصْفَ الْحَيٰوةِ وَخُصْفَ الْمَاٰتِ ثُمَّ لَا  
تَجِدُ لَكُمْ عَلَيْنَا نَصِيْرًا وَاِنْ كَاذُوْا لَيَسْتَفْزِزُوْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ  
لِيُخْرِجُوْكُمْ مِنْهَا وَاِذَا لَا يَلْبَثُوْنَ خَلْفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا سَنَةً مِّنْ  
بَٰعٍ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَاَلَّا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَغْيِيْرًا قِيَمَ  
الصَّلٰوةِ لِيْلَ الْوَكْرِ الشَّمْسِ اِلَى غَسَقِ الْيَلِّ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ  
قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا وَّمِنْ نَّيْلٍ فَتَجِدُ اِيْنًا فَاِنَّكَ  
عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَدَّرًا فَجَنُوْا وَاَقْلِبْ اِلٰى اَنْتُمْ لِيَدْخُلَ  
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاَجْعَلْ لِّمَنْ اَذِنْتُ لِمَا تُعْبَدُ  
وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا  
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ  
الظَّالِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلٰى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ  
وَاِذَا بَخِلَ عَلَيْهِ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اَنَّىٰ يُّؤْسَا قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى  
شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا وَيَسْأَلُوْنَكَ  
عَنِ الزُّوْجِ قُلِ الزُّوْجُ مِنْ اَمْرِ بَٰرِئٍ وَاَوْثَقُكُمْ مِنَ الْعِلْمِ  
اِلَّا قَلِيْلًا

زیادت ہے۔ قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے (۷۹)۔ اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیو اور (ملنے سے) اچھی طرح نکالو۔ اور اپنے ہاں سے زور و قوت کو میرا مددگار بنائیو (۸۰)۔ اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل نابود ہونے والا ہے (۸۱)۔ اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے (۸۲)۔ اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں تو روگرداں ہو جاتا ہے اور پہلو پھیر لیتا ہے۔ اور جب اُسے سختی پہنچتی ہے تو نا اُمید ہو جاتا ہے (۸۳)۔ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے طریق کے مطابق عمل کرتا ہے۔ سو تمہارا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو سب سے زیادہ سیدھے رستے پر ہے (۸۴)۔ اور تم سے رُوح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ میرے پروردگار کی ایک شان ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے (۸۵)

### تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۷۱) تا (۸۵)

(۷۱) قیامت کے دن جب کہ ہم تمام انسانوں کو ان کے انبیاء کرام کے ساتھ یا یہ کہ ان کے نامہ اعمال سمیت یا یہ کہ ان کے دعوت ہدایت دینے والے یا دعوت گمراہی دینے والے کے ساتھ ملا دیں گے۔ پھر جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو ایسے حضرات اپنی نیکیوں کو خوش ہو کر پڑھیں گے اور ان کی نیکیوں میں ذرا کمی نہ کی جائے گی اور نہ ان کی برائیوں میں ذرا اضافہ کیا جائے گا۔ کھجور کی گٹھلی کے درمیان جو لکیر ہوتی ہے اس میں جو چیز ہو اس کو فیتل کہتے ہیں اور انگلیوں کی جڑوں میں جو معمولی سا میل کچیل ہو، اس معنی میں بھی لفظ فیتل کا استعمال کیا گیا ہے۔

(۷۲) اور جو شخص دنیا میں ان نعمتوں کے شکر کی بجا آوری سے اندھا رہے گا وہ جنت کی نعمتوں سے بھی اندھا رہے گا اور زیادہ گمراہ ہو گا یا یہ کہ جو شخص اس دنیا میں راہ نجات اور حجت و بیان کے دیکھنے سے اندھا رہے گا تو وہ آخرت میں بھی حجت اور منزل نجات کے دیکھنے سے بہت زیادہ اندھا رہے گا اور زیادہ گمراہ ہو گا۔

(۷۳) اور یہ کافر لوگ آپ کو ان کے بتوں کے توڑنے سے بچلانے اور ہٹانے ہی لگے تھے تاکہ آپ اس حکم وحی کے علاوہ ہماری طرف غلط بات کی نسبت کر دیں اور اس صورت میں کہ آپ ان کی بات مانتے وہ آپ کو اپنا گہرا دوست بنا لیتے، یہ آیت قبیلہ ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

### شان نزول: وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُوكَ (النح)

ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے ابن اسحاق، محمد بن ابی محمد، عکرمہ کے ذریعے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ امیہ بن خلف، ابو جہل اور کچھ قریشی چلے اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد چلو اور نعوذ باللہ ہمارے بتوں کو چھو لو، ہم آپ کے ساتھ آپ کے دین میں داخل ہو جائیں گے۔

اور آپ ﷺ اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے کے خواہاں رہتے تھے، چنانچہ ان کے لیے نرم ہو گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جتنی روایات اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مروی ہیں، یہ روایت سب سے زیادہ صحیح ہے، اس کی سند جید ہے اور اس کا شاہد بھی موجود ہے۔

چنانچہ ابوالشیخؒ نے سعید بن جبیرؒ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے تو کافروں نے کہا ہم آپ کو اس وقت تک حجر اسود کا استلام نہیں کرنے دیں گے، تا وقتیکہ آپ ہمارے بتوں کا استلام نہ کریں تو رسول اکرم ﷺ فرمانے لگے اگر میں ایسا کر لوں تو کیا حرج ہے جب کہ اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ میں ان بتوں کے مخالف ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی طرح ابن شہاب سے روایت کیا گیا ہے۔

نیز جبیر بن نفیرؒ سے روایت کیا ہے کہ قریش رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ اگر آپ ہماری طرف رسول ہو کر آئے ہیں تو ان غرباء اور غلاموں کو جو آپ کے پیرو ہیں اپنے پاس سے بالکل ہٹا دیجیے تاکہ ہم آپ کے تابع اور اصحاب ہو جائیں یہ سن کر آپ کچھ ان کی طرف متوجہ سے ہوئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور محمد بن کعب قرظیؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے سورہ نجم کی اَفْرَ اَنْتُمْ اَلَلَاتِ وَالْعُزَّىٰ تک تلاوت فرمائی تو شیطان نے یہ الفاظ آپ پر القاء کر دیے تِلْكَ الْغَرَائِیْقُ الْعُلَىٰ وَاِنْ شَفَاعَتُهُمْ لَتَرْجَبٰی۔

چنانچہ فوراً یہ آیت نازل ہوئی، اس کے نزول کے بعد آپ برابر مغموم رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ وَلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنَّی الْشیطَانُ فِیْ اُمْنِیَّةٍ یہ روایات اس بات پر دال ہیں کہ یہ آیات مکی ہیں۔

اور جن حضرات نے ان روایتوں کو مدنی شمار کیا ہے، انھوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جس کو ابن مردویہؒ نے عوفی کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک قبیلہ نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں ایک سال کی مہلت دیجیے تاکہ ہمارے بتوں کے چڑھاوے آجائیں، پھر ہم اپنے بتوں کے چڑھاوے وصول کر کے اسلام لے آئیں گے، رسول اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مہلت دینے کا ارادہ کر لیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی مگر اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

ابن ابی حاتمؒ اور امام بیہقیؒ نے داکل میں شہر بن حوشب کے واسطے سے عبدالرحمن بن غنم سے روایت کیا ہے کہ یہودی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے اگر آپ نبی ہیں تو شام جائیے کیوں کہ وہ ارض محشر اور سرزمین انبیاء کرام ہے ان کی یہ بات سن کر رسول اکرم ﷺ کو بھی اس چیز کا خیال ہو گیا چنانچہ آپ نے ملک شام کے



ارادہ سے غزوہ تبوک کیا، جب آپ تبوک پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کی تکمیل کے بعد سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیات نازل فرمائیں **وَإِنْ كُنَّا ذُوْ**۔ یعنی لوگ اس سرزمین سے آپ کے قدم بھی اکھاڑنے لگے تھے تاکہ آپ کو اس سے نکال دیں۔ اور اگر یہ آپ کو مدینہ منورہ سے نکال دیتے تو یہ بھی بہت کم ٹھہر پاتے، یہاں تک کہ ہم ان کو ہلاک کر دیتے۔

(۷۴) اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا اور آپ کی حفاظت نہ کی ہوتی تو آپ ان کے مطالبہ کے مطابق ان کی طرف کچھ کچھ جھکنے کے قریب جا پہنچتے۔

(۷۵) اور اگر آپ کو ان کے مطالبہ کے موافق ان کی طرف میلان اور رجحان ہو جاتا تو ہم آپ کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دو ہر عذاب چکھاتے، پھر آپ کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔

(۷۶) اور نیز یہ یہودی اس سرزمین مدینہ منورہ سے آپ کے قدم ہی اکھاڑنے لگے تھے تاکہ آپ کو شام کی طرف نکال دیں۔

(۷۷) جیسا کہ ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کی قوموں کو ہلاک کیا جب کہ اپنے رسولوں کو انھوں نے اپنے درمیان سے نکال دیا اور آپ ہمارے اس عذاب میں کوئی تبدیلی نہ پاتے۔

(۷۸) اے محمد ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد نماز ظہر اور عصر اور رات آنے پر مغرب و عشاء کی نماز ادا کیجیے اور صبح کی نماز بھی ادا کیجیے، بے شک صبح کی نماز رات اور دن کے فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔

(۷۹) اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی قرأت قرآن کریم کیا کیجیے اور سوکراٹھنے کے بعد تہجد پڑھا کیجیے یہ آپ کے لیے فضیلت کی چیز ہے یا یہ کہ خاص آپ کے لیے ہے۔

(۸۰) اور آپ یوں دعا کیا کیجیے کہ اے میرے پروردگار مجھے مدینہ منورہ میں اچھے طریقے سے داخل کیجیے، اس وقت آپ مدینہ منورہ میں نہیں تھے اور جب میں مدینہ منورہ میں ہوں تو مجھے وہاں سے اچھے طریقے سے لے جائیے اور مکہ مکرمہ میں داخل کیجیے یا یہ کہ مجھے قبر میں خوبی اور راحت کے ساتھ پہنچائیے اور قیامت کے دن قبر سے خوبی و راحت کے ساتھ نکال لے اور مجھے اپنے پاس سے ایسا غلبہ اور قوت عطا کیجیے۔ جس میں کسی قسم کی کوئی کمی اور نہ کسی کے قول کی تردید ہو۔

**ثَانِ نَزْوِل: وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ (الخ)**

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا، تب آپ پر یہ آیتیں نازل ہوئیں، یعنی اور آپ یوں دعا کیجیے کہ اے رب مجھے اچھے طریقے سے پہنچائیے اور مجھے اچھے طریقے سے لے جائیے اور مجھے اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیے جس کے ساتھ نصرت ہو یہ روایت

اس چیز کے بیان کرنے میں صاف ہے کہ یہ آیت کریمہ مکی ہے اور ابن مردویہ نے اس سے زیادہ واضح الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

(۸۱) اور کہہ دیجیے کہ اب رسول اکرم ﷺ قرآن کریم کے ساتھ تشریف لے آئے ہیں یا یہ کہ اب اسلام کا غلبہ ہو گیا ہے اور مسلمانوں کی کثرت ہو گئی ہے اور شیطان اور شرک اور مشرکین سب ہلاک ہوئے اور واقعی یہ باطل چیزیں تو یوں ہی آتی جاتی رہتی ہیں۔

(۸۲) اور ہم قرآن کریم میں ایسی چیزیں بیان کرتے رہتے ہیں جو ایسے حضرات کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے ہیں گمراہی اور کفر و شرک اور نفاق سے شفاء اور بیان اور عذاب سے رحمت ہے۔ اور مشرکین کا ان نازل شدہ احکامات سے الٹا نقصان بڑھتا ہے۔

(۸۳) اور کافر کو جب ہم مال اور عیش و عشرت عطا کرتے ہیں تو دعا کرنے اور شکر خداوندی سے منہ موڑ لیتا ہے اور ایمان سے دور بھاگتا ہے اور جب اس کو تکلیف اور فقر و فاقہ پہنچتا ہے تو بالکل رحمت خداوندی سے ناامید ہو جاتا ہے یہ آیت عقبہ بن ربیعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۸۴) اے پیغمبر آپ کہہ دیجیے کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر کام کرتا ہے سو تمہارا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو سب سے زیادہ سیدھے رستے پر ہے۔

(۸۵) اے محمد ﷺ یہ لوگ آپ سے روح کی حقیقت کو پوچھتے ہیں، اہل مکہ یعنی ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے روح کے متعلق آپ سے دریافت کیا تھا، آپ فرما دیجیے کہ وہ میرے پروردگار کے عجائبات میں سے یا یہ اس کے علم اور حکم سے بنی ہے اور علوم خداوندی میں سے تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

نَسَانُ نَزُولِ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ( النبی )

امام بخاریؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں جا رہا تھا، آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک دیے ہوئے تھے، آپ کا گزر کچھ یہودیوں کے پاس سے ہوا، وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان سے کچھ پوچھو، چنانچہ وہ بولے کہ ہم سے روح کے بارے میں بیان کیجیے، آپ یہ سن کر کچھ دیر کھڑے ہوئے اور اپنا سر مبارک اوپر کواٹھایا، میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے یہاں تک کہ وحی بند ہو گئی تو آپ نے ان سے فرمایا الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اور امام ترمذیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتاؤ، جو ہم اس شخص یعنی رسول اکرم ﷺ سے پوچھیں، یہودیوں نے کہا کہ آپ روح کے بارے میں دریافت کرو، چنانچہ قریش نے آپ سے دریافت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی اور یہ لوگ آپ سے روح کو پوچھتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ

روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے، حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں متعدد نزول کی توجیہ سے مطابقت پیدا کی جائے گی یہی قول حافظ ابن حجر عسقلانی نے اختیار کیا ہے۔ یا یہ کہ یہود کے سوال کرنے پر جو آپ نے سکوت اختیار کیا اسے اس چیز پر محمول کیا جائے گا کہ آپ نے اس توقع میں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اور مزید تفصیل بتا دے، اس لیے سکوت اختیار فرمایا ہو ورنہ تو پھر صحیح بخاری کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کی روایت کو اس حیثیت سے بھی ترجیح حاصل ہے کہ اس روایت کے راوی واقعہ کے وقت موجود ہیں، برخلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے وہ واقعہ کے وقت موجود نہیں۔

اور اگر ہم چاہیں تو جو (کتاب) ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اُسے (دلوں سے) محو کر دیں۔ پھر تم اُس کے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاؤ (۸۶)۔ مگر (اس کا قائم رہنا) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ کچھ شک نہیں کہ تم پر اس کا بڑا فضل ہے (۸۷)۔ کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا ہوتا لائیں تو اس جیسا نہ لائیں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں (۸۸)۔ اور ہم نے اس قرآن میں سب باتیں طرح طرح سے بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار کرنے کے سوا قبول نہ کیا (۸۹)۔ اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ (عجیب و غریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کر دو (۹۰)۔ یا تمہارا سمجوروں کا اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اسکے بیچ میں نہریں بہا نکالو (۹۱)۔ یا جیسا تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا کر آؤ یا خدا اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ (۹۲)۔ یا تمہارا سونے کا گھر ہو۔ یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں کہہ دو کہ میرا پروردگار پاک ہے۔ میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں (۹۳)۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو اُن کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے (۹۴)۔ کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم اُن کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے (۹۵)۔ کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے وہی اپنے بندوں سے خبردار (اور اُن کو) دیکھنے والا

وَلَیِّنْ شِئْنَا لَنُدْهِبَنَّ بِالَّذِیْ اَوْحٰنَا اِلَیْكَ لَعَلَّآ تَتَّخِذَ لَیِّنْ عَلَیْنَا وَكِنْدًا ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ اِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَیْنًا كَبِیْرًا ۙ قُلْ لَیِّنْ اجْتَمَعَتِ الْاَنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَأْتُوْنَ بِشَیْءٍ وَّلَوْ كَانَتْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۙ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا الْاِنْسَانِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَبِیْ اَكْثَرِ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۙ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوءُ عَلٰۤا اَوْ تَكُوْنُ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّجِیْلٍ وَّعَنْبٌ فَتَفْجُرَ الْاَرْضُ فَنَلْبِسْهَا ثَفَیْرًا ۙ اَوْ تَنْسِقَطَ السَّمَاءُ كَمَا زَعَمَتْ عَلَیْكَ اَوْ تَاْتٰی بِالْبَلَدِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِیْلًا ۙ اَوْ یَكُوْنُ لَكَ بَیْتُ مِّنْ زُخْرٍ اَوْ تَرْقٰ فِیْ سَمٰۤءٍ وَّلٰنْ نُّؤْمِنُ ۙ لِرَبِّكَ حَتّٰی تُنْزَلَ عَلَیْنَا كِتٰبٌ اَنْقَرُوْهُ قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّیْ ۙ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ ۙ وَكَاٰفٌ لِّلنَّاسِ اَنْ یُّؤْمِنُوْا اِذْ جَاۤءَهُمُ الْهُدٰی ۙ اِلَّا اَنْ قَالُوْا اَبْعَثْ اِلٰهًا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ ۙ قُلْ لَّوْ كَانَتْ فِی الْاَرْضِ نَلٰیكَةٌ یَّتَشَكُّوْنَ مُطَهَّرِیْنَ لَنَرْسَلَنَّ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَمْنًا مَّلَكًا مِّنْ سُلٰٓٔ ۙ قُلْ كَلٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ۙ وَمَنْ یَّدْبِ اِلٰهًا فَبِوَالِهَتِہٖ ۙ وَمَنْ یُّضِلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَیْمًا اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِہٖ ۙ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَلٰی وُجُوْهِہُمْ عٰیۡۤا وَبَنَآۤا وَصَنَآۤا وَاٰلِہٖ جَہَنَّمَ کُلَّمَا لَمْ خَبَتْ زِدْنٰہُمْ سَعِیْرًا ۙ ذٰلِکَ جَزَاؤُہُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِآیٰتِہٖ وَوَقَّوْا عٰدَ کُنَا عِظًا ۙ وَرَفُقًا ۙ اَنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۙ

ہے (۹۶)۔ اور جس شخص کو خدا ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے۔ اور جن کو گمراہ کرے تو تم خدا کے سوا اُن کے رفیق نہیں پاؤ گے۔ اور ہم اُن کو قیامت کے دن اوندھے منہ اوندھے گونگے اور بہرے (بنا کر) اٹھائیں گے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب (اس کی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم اُن کو (عذاب دینے کے لیے) اور بھڑکا دیں گے (۹۷)۔ یہ انکی سزا ہے اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں سے کفر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا کیے جائیں گے؟ (۹۸)

### تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۸۶) تا (۹۸)

(۸۶) اور اگر ہم چاہیں تو جس قدر بذریعہ جبریل امین آپ پر وحی بھیجی ہے اور آپ نے اس کو محفوظ کیا ہے، سب سلب کر لیں۔

پھر آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی اور اس چیز کو روکنے والا بھی نہ ملے۔

(۸۷) یہ آپ کے رب ہی کا انعام ہے کہ اس نے قرآن کریم کو آپ کے قلب مبارک میں محفوظ کر دیا ہے، بے شک آپ پر نبوت اور اسلام کے ذریعے اس نے بڑا فضل فرمایا ہے۔

(۸۸) اے محمد ﷺ آپ مکہ والوں سے فرمادیجیے کہ اگر تمام انسان اور جنات اس بات کے لیے جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کریم جیسا فصیح و بلیغ قرآن بنادیں جس میں اوامر و نواہی، وعدے و وعید، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ اور جو امور ہو چکے اور جو ہونے والے ہیں سب ہی کا بیان ہو، تب بھی ایسا نہ لاسکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

### تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ (النخ)

ابن اسحاق اور ابن جریر نے سعید یا عکرمہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے رسول اکرم ﷺ یہودیوں کی ایک جماعت میں آئے تو وہ (یہودی) لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا اتباع کیسے کریں، حالاں کہ آپ نے ہمارا قبلہ بھی چھوڑ دیا ہے اور یہ جو قرآن کریم آپ لے کر آئے ہیں اس میں ہم تو ریت کی طرح اتصال نہیں دیکھتے تو ہمارے لیے ایسی کتاب نازل کروائیے جسے ہم پہچانتے ہوں ورنہ ہم آپ کے پاس جیسی آپ کتاب لے کر آئے ہیں، ویسی کتاب لے کر آتے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی آپ فرمادیجیے کہ اگر تمام انسان اور جنات سب اس بات کے لیے جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا لائیں تب بھی ایسا نہ لاسکیں گے۔

(۸۹) اور ہم نے اس قرآن کریم میں مکہ والوں کے لیے وعدے و وعید اور ہر قسم کے مضامین بیان کیے ہیں مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے قبول نہ کیا اور کفر ہی پر جسے رہے۔

(۹۰) اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی اور اس کے ساتھی یوں کہتے ہیں کہ ہم آپ کی ہرگز تصدیق نہیں کریں گے جب

تک کہ آپ ہمارے لیے سرزمین مکہ میں چشمے اور نہریں نہ جاری کر دیں۔

شان نزول: وَقَالُوا لَنْ تُؤْمِنَ لَكَ (النح)

ابن جریر نے بواسطہ ابن اسحاق، مصری شیخ، عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ عتبہ، شیبہ، ابوسفیان اور بنی عبدالدار کا ایک شخص اور ابوالختری، اسود بن مطلب، ربیعہ بن اسود، ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عبداللہ بن امیہ، امیہ بن خلف، عاص بن وائل، منبیہ بن حجاج، مدبہ بن الحجاج۔ ان سب نے باہم جمع ہو کر رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ اپنی قوم میں جو بات لے کر آئے ہیں، ہمارے علم میں عرب میں سے کوئی بھی ایسی بات لے کر نہیں آیا۔ تم نے آباؤ اجداد کو برا کہا دین کو عیب لگایا اور نو عمروں کو بے وقوف بنایا، بتوں کو گالیاں دیں اور جماعت میں تفرقہ ڈالا، سو کوئی برائی ایسی نہیں ہے جو تم نے ہمارے اور اپنے درمیان نہ کی ہو۔ اگر تم یہ باتیں مال حاصل کرنے کے لیے کرتے ہو تو ہم اپنے مال تمہارے لیے جمع کر دیتے ہیں تاکہ تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ، اور اگر تم ہمارے اندر عزت اور شرافت چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا دیتے ہیں اور اگر تمہارے پاس یہ لانے والا جو کچھ لے کر آتا ہے کوئی جن ہے کہ جس کا تم پر غلبہ ہو گیا تو ہم آپ کا علاج کرائیں اور اس سے آپ کو چھٹکارا دلانے کے لیے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تم کہہ رہے ہو ان میں سے میرے اندر کوئی بھی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور میرے اوپر کتاب نازل کی ہے اور مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ میں تمہیں خوشخبری سناؤں اور ڈراؤں یہ سن کر یہ لوگ بولے کہ اگر آپ ہماری پیشکش کو نہیں قبول کرتے تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ تمام شہروں میں ہمارے شہر سے زیادہ تنگ اور کوئی شہر نہیں اور نہ ہم سے کم مال والا اور تنگ معیشت والا اور کوئی ہے تو آپ ہمارے لیے اپنے اس پروردگار سے دعا کیجیے کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے کہ وہ ہم سے ان پہاڑوں کو چلا کر دور کر دے جن سے ہم پر تنگی ہو رہی ہے اور ہمارے لیے ہمارے شہروں کو کشادہ کر دے۔ اور اس میں شام اور عراق کی طرح نہریں جاری کر دے اور ہمارے جو آباؤ اجداد مر چکے ہیں، ان کو ہمارے لیے زندہ کر دے اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو اپنی باتوں کی تصدیق کرانے کے لیے اپنے پروردگار سے ایک فرشتہ کی درخواست کراؤ جو آکر تمہاری تصدیق کرے اور ہمارے باغات اور خزانے اور سونے چاندی کے محلات تعمیر کر دے تاکہ جس چیز کی تلاش میں ہم آپ کو دیکھیں اس پر آپ کی مدد کر سکیں کیوں کہ ہم آپ کو بازاروں میں کھڑا ہوا اور روزی کی تلاش کرتا ہوا دیکھتے ہیں اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے جیسا کہ آپ کہا کرتے ہیں تو آسمان کے ٹکڑے ہم پر گرا دیجیے کہ آپ کا پروردگار اگر چاہے تو ایسا کر سکتا ہے کیوں کہ ہم تو جب تک کہ آپ ان باتوں میں سے کوئی بات نہ

پوری کریں ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ ان لوگوں کے درمیان سے اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ عبداللہ بن ابی امیہ بھی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ آپ کی قوم نے آپ کے سامنے کئی باتیں رکھیں، مگر آپ نے ان میں سے ایک بھی قبول نہیں کی پھر انھوں نے اپنی ذات کے لیے کچھ باتوں کی درخواست کی تاکہ ان کے ذریعے سے آپ کا اللہ تعالیٰ کے یہاں جو مقام ہے اس کو پہچان لیں اگر آپ نے ایسا بھی نہیں کیا پھر جس عذاب سے آپ ان کو ڈراتے ہیں، اس عذاب کے جلدی نازل ہونے کی انھوں نے درخواست کی۔ اللہ کی قسم میں تو ہرگز آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا جب تک کہ آپ آسمان پر چڑھنے کے لیے ایک سیڑھی نہ بنائیں پھر آپ اس پر چڑھیں اور میں آپ کو خود دیکھوں اور جب آپ وہاں سے آئیں اور آپ کے ساتھ ایک تحریر ہو اور مزید یہ کہ آپ کے ساتھ چار فرشتے ہوں جو آپ کے دعوے کی گواہی دیں کہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔

یہ سن کر رسول اکرم ﷺ وہاں سے غمگین ہو کر چل دیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو عبداللہ بن ابی امیہ نے آپ سے کہا تھا، اسی کے قول کو براہِ تردید آپ پر نازل کر دیا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر کا قول روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ عبداللہ بن ابی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، امام سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ مرسل صحیح اور اس سے پہلے والی روایت کے لیے شاہد ہے، اس کی سند میں جوابہام ہے اس کا اس مرسل سے انجبار ہو گیا۔

(۹۱) یا خاص آپ کے لیے انگورو وغیرہ کا کوئی باغ ہو اور پھر اس باغ کے درمیان جگہ جگہ آپ بہت سی نہریں جاری کر دیں۔  
(۹۲) یا آپ ہم پر آسمان سے عذاب کا کوئی ٹکڑا گر ادیں یا آپ اپنے دعوے پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو گواہ کر کے ہمارے سامنے لا کر نہ کھڑا کر دیں۔

(۹۳) یا آپ کے پاس کوئی سونے، چاندی کا بنا ہوا گھر نہ ہو یا آپ آسمان پر نہ چڑھ جائیں اور پھر وہاں سے ہمارے پاس فرشتے لے کر نہ آئیں جو اس بات کی آکر گواہی دیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور ہم تو آپ کے آسمان پر چڑھنے کا بھی کبھی باور نہ کریں جب تک کہ آپ ہمارے پاس اللہ کی طرف سے ایک تحریر نہ لائیں جس کو ہم پڑھ بھی لیں کہ اس میں آپ کی رسالت کے متعلق لکھا ہو، اے محمد ﷺ آپ ان سے فرما دیجیے کہ میرا پروردگار تو اولاد اور شریک سب چیزوں سے پاک ہے میں بجائے اس کے آدمی ہوں اور تمام رسولوں کی طرح رسول ہوں اور کیا ہوں۔

(۹۴) اور جس وقت ان مکہ والوں کے پاس رسول اکرم ﷺ قرآن کریم لے کر آچکے ہیں، اس وقت ان کو اللہ تعالیٰ



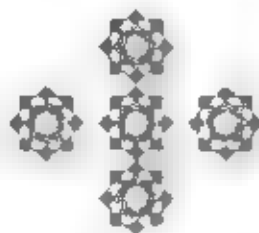
پر ایمان لانے سے سوائے اس کے اور کیا امر مانع ہوا کہ انھوں نے کہا کہ کیا ہماری طرف آزمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(۹۵) آپ ان مکہ والوں سے کہہ دیجیے کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے بستے ہوتے تو ہم فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے، کیوں کہ ہم فرشتوں میں فرشتہ کو اور انسانوں کی طرف انسان ہی کو رسول بنا کر بھیجتے ہیں۔

(۹۶) اور آپ ان مکہ والوں سے آخری بات فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے، اس بات پر اس نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور وہ جو اپنے بندوں کی طرف رسول بھیجتا ہے، خوب جانتا اور خوب دیکھتا ہے کہ کون اس پر ایمان لائے گا اور کون ایمان نہیں لائے گا۔

(۹۷) اور اللہ تعالیٰ جس کو اپنے دین کی ہدایت فرمائے، وہی سیدھے راستے پر آتا ہے اور جسے وہ اپنے دین سے گمراہ کر دے تو اللہ کے سوا ان مکہ والوں کے لیے آپ کسی کو بھی ایسا نہ پائیں گے جو ان کو ہدایت کی طرف رہنمائی کرے اور ہمیں قیامت کے دن ان کو اندھا، گونگا، بہرہ کر کے منہ کے بل دوزخ کی طرف چلائیں گے اور ان میں کسی چیز کے دیکھنے، سننے اور بولنے کی قطعاً طاقت نہ ہوگی، پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور دوزخ کی لپٹیں جب ذرا دھیمی ہونے لگیں گی، تب ہی ہم ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔

(۹۸) یہ عذاب ان کو اس سبب سے ملے گا کہ انھوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کیا تھا اور ان کفار مکہ نے یوں کہا تھا کہ جب ہم پرانی ہڈیاں اور وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا ہمیں پھر زندہ کیا جائے گا اور دوبارہ ہمارے اندر روح پھونکی جائے گی، ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔



أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِنْهُمْ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ قُلْ الْغَافِلُونَ أَلَا كَفُورًا ۝ قُلْ لَوِ اتَّخَذَ اللَّهُ حُزْنَ لَخَافُكُمْ فَخُذُوا حِذْرًا ۝ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّاسِ عَاقِبَتَهُمُ الْيَوْمَ وَلَئِنْ لَمْ يَدْرُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُنَّا بِأَسْرَارٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّيَ إِذْ جَاءَهُ فَطَّلَعَ الْفِرْعَوْنُ لَأَيُّكُمْ لَاطِظٌ لِي لَوْ لَاطِظٌ لِمُوسَى مَسْعُورًا ۝ قُلْ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّا نَزَّلْنَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِصَافٍ وَإِنِّي لَاطِظٌ لِمُفْرَعُونَ مَثُورًا ۝ فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَقِظَهُمُ مِنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ جَمِيعًا ۝ وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْرَءِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لَنَسْفَعُنَّكَ بِالْحَقِّ وَبِالْحَقِّ نَزَّلْنَا وَنَزَّلْنَا الْأَمْثِلَ وَأَوْدَيْنَا قُلُوبَنَا فَفَرَقْنَاهُ بِتَفْرَاقٍ عَلَى النَّاسِ عَلَى لُكُفٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُخَوِّفُونَ الْبُزْغَانِ سُبْحَانَ رَبِّيَ إِنَّ كَانُ وَعْدُ رَبِّي لَفَعُولًا ۝ وَيَخَوِّفُونَ الْبُزْغَانِ يَكُونُ وَيَزِيدُ هُمْ خَشْيَةَ اللَّهِ ۝ قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرِّحْلَيْنِ إِنَّمَا لَهُ الْغَوْفَةُ الْأَخْصَىٰ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَفِّفْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَهُ يُكْنِ الْأَشْيَاءُ فِي السُّكُوتِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكُنْزُ الْكِبَرِ ۝

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر ہے کہ اُن جیسے (لوگ) پیدا کر دے۔ اور اس نے ان کے لیے ایک وقت مقرر کر دیا ہے جس میں کچھ بھی شک نہیں۔ تو ظالموں نے انکار کرنے کے یو (اُسے) قبول نہ کیا (۹۹)۔ کہہ دو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے (اُن کو) بند کر کے رکھتے اور انسان دل کا جہت تک ہے (۱۰۰)۔ اور ہم نے موسیٰ کو نوکھلی نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے دریافت کر لو کہ جب وہ اُن کے پاس آئے تو فرعون نے اُن سے کہا کہ موسیٰ میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کیا گیا ہے (۱۰۱)۔ انہوں نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے یو اس کو کسی نے نازل نہیں کیا۔ (اور وہ بھی تم لوگوں کے) سمجھانے کو اور اے فرعون میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے (۱۰۲)۔ تو اُس نے چاہا کہ ان کو سر زمین (مصر) سے نکال دے تو ہم نے اُس کو اور جو اُس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو دیا (۱۰۳)۔ اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس ملک میں رہو سہو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے (۱۰۴) اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے (۱۰۵)۔ اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو اہستہ آہستہ اُتارا ہے (۱۰۶)۔ کہہ دو کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ہم

نے اس کو (یہ فی نفس حق ہے) جن لوگوں کو اس سے پہلے علم (کتاب) دیا گیا ہے جب وہ ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں (۱۰۷)۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہا (۱۰۸)۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (اور) روتے جاتے ہیں اور اس سے اُن کو اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے (۱۰۹)۔ کہہ دو کہ تم (خدا کو) اللہ کے نام سے پکارو یا رحمن (کے نام سے) جس نام سے پکارو اُس کے سب نام اچھے ہیں۔ اور نماز بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو (۱۱۰)۔ اور کہو کہ سب تعریف خدا ہی کو ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے۔ اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اُس کی بڑائی کرتے

## تفسیر سورۃ بنی اسرائیل آیات (۹۹) تا (۱۱۱)

(۹۹) کیا ان کفار مکہ کو اتنا معلوم ہے کہ جو تمام آسمان وزمین کا خالق ہے وہ اس بات پر پہلے ہی کی طرح قادر ہے کہ ان جیسے آدمی دوبارہ پیدا کر دے، اور اس کے لیے اس نے ایک وقت مقرر کر رکھا کہ مومنین کو اس میں ذرا بھی شک نہیں، اس کے باوجود بھی مشرکین نے اس چیز کو قبول نہیں کیا اور کفر ہی پر قائم رہے۔

(۱۰۰) آپ ان مکہ والوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے ہاتھ میں میرے پروردگار کے رزق کے خزانوں کی کنجیاں ہوتیں تو اس صورت میں تم فاقہ کے ڈر سے ان کے خرچ کرنے سے ضرور ہاتھ روک لیتے اور کافر بڑا تنگ دل بخیل اور لالچی ہے۔

(۱۰۱) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھلے ہوئے نو معجزے یعنی ید بیضا، عصا، طوفان، مڑیاں، گھن کے کیڑے، مینڈک، خون، قحط سالی اور مالوں کی کمی و بربادی دیے جب کہ وہ بنی اسرائیل کے پاس آئے تھے۔  
آپ مثلاً حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں سے بھی پوچھ کر دیکھ لیجیے تو فرعون نے ان سے کہا کہ موسیٰ تم ضرور مغلوب العقل ہو۔

(۱۰۲) حضرت موسیٰ نے اس سے فرمایا اے فرعون تو اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ موسیٰ پر یہ عجائبات خاص رب العالمین نے نازل کیے ہیں جو کہ میری نبوت کی دلیل اور اس کی تصدیق کے لیے کافی ہیں۔  
اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کفر کی حالت میں تو برے طریقہ سے تباہ ہوگا۔

(۱۰۳) یہ دیکھ کر فرعون نے چاہا کہ سرزمین اردن یا فلسطین سے بنی اسرائیل کے قدم اکھاڑ دے نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اس سے پہلے ہی اس کو اور اس کے ساتھیوں کو دریا میں غرق کر دیا۔

(۱۰۴) اور اس کی ہلاکت کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ تم سرزمین اردن یا فلسطین میں رہو سہو، پھر جس وقت قبروں سے مردوں کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا یہ کہ نزول حضرت عیسیٰ ہو چکا ہوگا تو ہم سب کو جمع کریں گے۔

(۱۰۵) اور اسی طرح اس قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر ہم نے ہدایت ہی کے ساتھ تو نازل کیا ہے اور وہ ہدایت ہی کے ساتھ آپ پر نازل ہو گیا اور اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو بھی جنت کی خوشخبری سنانے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۱۰۶) اور ہم نے قرآن کریم بذریعہ جبریل امین آپ پر نازل کیا اور اس میں حلال و حرام و امر و نواہی کو بیان کیا تاکہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر اور اطمینان کے ساتھ پڑھیں۔

اور ہم نے اس میں مضامین کو خوب کھول کھول کر بیان کیا ہے یا یہ کہ ہم نے قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین تھوڑا تھوڑا ایک ایک، دودو، تین تین آیات کر کے اور جا بجا تفصیل کے ساتھ مختلف اوقات میں نازل کیا ہے۔

(۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمادیجیے کہ تم اس قرآن کریم پر خواہ ایمان لاؤ یا نہ ایمان لاؤ یہ ان لوگوں کے لیے وعید ہے مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

چنانچہ جن حضرات کو قرآن کے نزول سے قبل رسول اکرم ﷺ کی نعت و صفت کا بذریعہ تورات علم دیا گیا تھا یہ قرآن کریم جب ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اولاد اور شریف سے پاک ہے اور ہمارے پروردگار نے جو رسول اکرم ﷺ کی بعثت کا وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گرے ہیں وہ سجدے میں روتے ہوئے گرتے ہیں اور اس قرآن کریم کا سننا ان کا خشوع اور تواضع اور بڑھادیتا ہے یہ آیت کریمہ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۰) اور اے محمد ﷺ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اچھے اچھے نام اور بہت ہی بلند صفات ہیں، خواہ اللہ، اللہ پکارو یا رحمن جس نام اور جس صفت کے ساتھ اس کو پکارو، سو بہتر ہے اور آپ اپنی نمازوں میں نہ تو بہت پکارے قرآن کریم پڑھیے کہ مشرکین اس کو سن کر اول فول بکیں اور وہ حسد کریں اور نہ قرآن کریم کو اتنا آہستہ پڑھیے کہ آپ کے اصحاب بھی نہ سن سکیں اور دونوں کے درمیان ایک متوسط طریقہ اختیار کر لیجیے۔

شان نزول: قُلْ ادْعُوا اللّٰهَ وَاَدْعُوا الرَّحْمٰنَ (النح)

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر دعا کی اور اپنی دعا میں فرمایا یا اللہ، یا رحمن یہ سن کر مشرکین بولے کہ اس بے دین کو دیکھو ہمیں تو دو خداؤں کے پکارنے سے روکتا ہے اور خود دو خداؤں کو پکار رہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی یعنی آپ فرمادیجیے، خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو گے اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں۔

شان نزول: وَلَا تُجْهَرُ بِصَلَاتِكَ (النح)

امام بخاری نے حضرت ابن عباس ؓ سے فرمان خداوندی وَلَا تُجْهَرُ بِصَلَاتِكَ (النح) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی ہے جب کہ رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں کفار کے ذریعے سے چھپے رہتے، آپ جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے، مشرکین جب قرآن کریم سنتے تو خود قرآن کریم کو اور جس نے قرآن کریم نازل کیا ہے اور جو قرآن کریم لے لے آیا ہے سب کو برا کہتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

نیز امام بخاریؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ابن جریر نے بھی حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے مگر پھر پہلی روایت کو ترجیح دی ہے کیوں کہ وہ سند کے اعتبار سے بھی زیادہ صحیح ہے اور اسی طرح امام نوویؒ نے بھی پہلی روایت ہی کو ترجیح دی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں ان دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے کہ یہ آیت کریمہ اس دعا کے بارے میں بھی نازل ہوئی جو نماز کے اندر ہوتی ہے۔ اور ابن مردویہؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جس وقت بیت اللہ کے قریب نماز پڑھتے تو بلند آواز سے دعا فرماتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور ابن حجرؒ اور امام حاکمؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ تشہد کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یہ روایت حضرت عائشہؓ کی سابقہ روایت کی تشریح کر رہی ہے۔ نیز ابن مدیعہؒ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباسؓ سے کہ صحابہ کرامؓ یہ دعا زور سے مانگا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِزْخُمْنِي (الخ)۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس بات کا حکم دیا گیا کہ نہ بہت زور سے دعا مانگیں اور نہ بہت آہستہ۔

(۱۱) اور فرمادیتے ہیں کہ تمام خوبیاں اور شکر اور خدائی اسی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جو نہ فرشتوں اور نہ انسانوں میں سے کوئی اولاد رکھتا ہے کہ اس کی بادشاہت کا نعوذ باللہ وہ مالک بنے اور نہ اس کا سلطنت میں کوئی شریک ہے کہ اس کی معاذ اللہ مخالفت کر سکے اور نہ ان ذلیلوں یعنی یہود و نصاریٰ میں سے کوئی اس کا مددگار ہے کیوں کہ یہ ذلیل ترین لوگ ہیں یا یہ کہ نہ کمزوری کی وجہ سے ان یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ میں سے کوئی اس کا مددگار ہے اور یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کی جو کہ احکم الحاکمین کے شریک اور اس کے دربار میں سفارشی تجویز کرتے ہیں، علیحدگی اختیار کیجیے اور اس ذات کی خوب بڑائیاں بیان کیجیے۔

### شان نزول: وَقُلِ النَّمِدُ لِلّٰهِ الَّذِي ( الخ )

ابن جریرؒ نے محمد بن کعب قرظیؒ سے روایت کیا ہے کہ یہود اور عیسائی اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد تجویز کرتے تھے عرب حج میں یہ کہتے تھے لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ إِلَّا شَرِيكَاهُ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلِكُ (الخ)۔ یعنی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا ایک شریک ٹھہراتے تھے اور ستاروں کے پجاری اور آتش پرست کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے مددگار نہ ہوتے تو معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کمزور ہو جاتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اور کہہ دیجیے کہ تمام خوبیاں اسی اللہ کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے۔



سُورَةُ الْكَافِرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ  
لَهُ عِوَجًا ۖ قَيِّمًا لِنُذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا لِقَوْمٍ أَكْفَرُ لَدُنْهُ وَيُنذِرَ  
الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الصَّادِقَاتِ أَنْ لَهُمْ أَجْرٌ غَنِيٌّ  
مَا كَثُرْنَ فِيهِ أَبَدًا وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۚ  
مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِابَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ  
مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ أَنْ يَقُولُوا إِلَّا كَذِبًا ۚ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ  
نَفْسًا عَلَى آثَرِهِمْ ۚ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ  
أَسَفًا ۚ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ  
أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا  
جَوْزًا ۚ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَافَرِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا  
مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۚ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَافِرِ فَقَالُوا  
رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحِمَةٌ وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا  
فَضَرْبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَافِرِ سِنِينَ ۚ عَدَدًا  
ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْجَرْيِينَ أَحْسَنُ لِمَالِهِمْ ۚ أَفَدَّ

سُورَةُ الْكَافِرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کو ہے جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر (یہ) کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی (اور بچیدگی) نہ رکھی (۱)۔ (بلکہ) سیدھی (اور سلیس) اتاری تاکہ (لوگوں کو) عذاب سخت سے جو اس کی طرف سے (آنے والا ہے) بے ڈرائے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کے لئے (ان کے کاموں کا) نیک بدلہ (یعنی بہشت) ہے (۲)۔ جس میں وہ ابد الا باور ہیں گے (۳)۔ اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا نے (کسی کو) بیٹا بنالیا ہے (۴)۔ ان کو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا ہی کو تھا۔ (یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (اور کچھ شک نہیں کہ) یہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے (۵)۔ (اے پیغمبر) اگر یہ اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو شاید تم ان کے پیچھے رنج کر کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے (۶)۔ جو چیز زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کیسے آرائش بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے (۷)۔ اور جو چیز زمین

پر ہے ہم اس کو (نابود کر کے) بخر میدان کر دیں گے (۸)۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے (۹)۔ جب وہ جوان غار میں جا رہے تو کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر دیے (۱۰)۔ تو ہم نے کئی سال تک ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈالے (یعنی ان کو سلائے) رکھا (۱۱)۔ پھر ان کو جگا اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ جتنی مدت وہ (غار میں) رہے دونوں جماعتوں میں سے اس کی مقدار کس کو خوب یاد ہے (۱۲)

### تفسیر سورۃ الکافر آیات (۱) تا (۱۲)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے ان دو آیات کے کہ جن میں عیینہ بن حصن فزاری کا تذکرہ ہے کہ وہ مدنی ہیں،

اس سورت میں ایک سو دس آیات اور پندرہ سو ستر سٹھ کلمات اور چھ ہزار چار سو ساٹھ حروف ہیں۔

(۱) تمام خوبیاں اور شکر والوہیت اس اللہ کے لیے ثابت ہیں جس نے رسول اکرم ﷺ کو بذریعہ جبریل امین



قرآن کریم نازل فرمایا تو حید اور رسول اکرم ﷺ کی نعت و صفت کے بیان میں توریت و انجیل اور تمام آسمانی کتب کے بیان سے اس قرآن کریم میں کوئی مخالفت نہیں کی، یہ آیت مبارکہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ انھوں نے کہا تھا کہ قرآن کریم تمام آسمانی کتب کے مخالف ہے تمام کتابوں پر اس کو غالب بنایا۔

(۲-۳) اور بالکل استقامت کے ساتھ موصوف بنایا تاکہ رسول اکرم ﷺ قرآن کریم کے ذریعے سے ایک سخت عذاب سے ڈرائیں جو کہ اللہ کی طرف سے ہوگا اور بذریعہ قرآن کریم آپ ان اہل ایمان کو جو کہ مخلص ہیں اور نیک کام کرتے ہیں یہ خوشخبری سنائیں کہ ان کو جنت میں اچھا اجر ملے گا کہ جس اجر و ثواب میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۴) اور آپ بالخصوص بذریعہ قرآن کریم یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکین کو بھی ڈرائیے جو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں۔

(۵) نہ تو ان کے اس دعویٰ کی کوئی دلیل و حجت ان کے پاس ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی اور یہ شرک کی بڑی بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

(۶) شاید آپ تو ان لوگوں کی وجہ سے اگر یہ لوگ اس قرآن کریم پر ایمان نہ لائے غم سے اپنی جان دے دیں گے۔

### تہان نزول : سورہ کسرف

ابن جریر نے بواسطہ ابن اسحاق، شیخ اہل مصر، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش نے نصر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو یہودی علماء کے پاس مدینہ منورہ بھیجا اور ان سے کہا کہ ان سے جا کر محمد ﷺ کے بارے میں اور آپ کی صفات ان سے بیان کرو اور ان کو آپ کی اطلاع دو۔ کیوں کہ وہ کتاب اول کے عالم ہیں اور وہ علوم انبیاء سے واقف ہیں ہم ان علوم سے واقف نہیں چنانچہ یہ دونوں مدینہ منورہ آئے اور علماء یہود کو رسول اکرم ﷺ کی اطلاع دی اور آپ کے بعض امور ان سے بیان کیے علماء یہود نے کہا کہ ان سے تین باتوں کے متعلق دریافت کرو اگر وہ ان کو بیان کر دے تو وہ نبی مرسل ہیں ورنہ محض غلط دعوے دار ہیں۔

۱۔ ان سے ان چند نو جوانوں کے بارے میں دریافت کرو جو زمانہ اول میں مانع ہو گئے تھے کہ ان کا واقعہ کیا ہے کیوں کہ یہ ان کا بڑا عجیب واقعہ تھا۔

۲۔ ان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کرو جو فتوحات اور سفر کرتا ہوا منہائے مشرق و مغرب کو پہنچ گیا تھا

کہ اس کا کیا واقعہ ہے۔

۳۔ اور ان سے روح کی حقیقت دریافت کرو، چنانچہ یہ دونوں وہاں سے روانہ ہو کر قریش کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارے پاس ایک ایسی فیصلہ کن چیز لے کر آئے ہیں جو تمہارے اور محمد ﷺ کے درمیان فیصلہ کر دے گی۔

غرض کہ یہ سب جمع ہو کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ان چیزوں کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری باتوں کا کل جواب دے دوں گا اور انشاء اللہ نہیں کہا، چنانچہ کفار آپ کے پاس سے چلے گئے اور رسول اکرم ﷺ پندرہ راتوں تک رکے رہے، اس دوران میں نہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اور نہ جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ اہل مکہ نے باتیں بنانا شروع کر دیں اور وحی کے رکنے سے رسول اکرم ﷺ مغموم ہو گئے اور کفار جو چہ میگوئیاں کر رہے تھے اس کی جواب دہی آپ پر شاق گزری، پھر جبریل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورہ کہف لے کر تشریف لائے، جس میں اصحاب کہف کا بھی واقعہ تھا اور اس بادشاہ کا بھی ذکر تھا اور روح کے بارے میں یہ آیتیں لے کر آئے وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ۔

اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام، نضر بن حارث، امیہ بن ابی خلف، عاص بن وائل، اسود بن مطلب، ابوالنضر ی، یہ سب قریش کی ایک جماعت میں جمع ہوئے اور رسول اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی مخالفت بہت شاق گزرتی تھی اسی طرح جو آپ ان کو نصیحت کرتے، اس پر ان کا انکار گراں گزرتا تھا غرض کہ اس مجلس کو دیکھ کر آپ بہت غمگین ہوئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فَلَمَّا لَكَ بِأَخِي نَفْسِكَ (الخ) یعنی کیا آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان دے دیں گے۔

(۷) ہم نے مردوں اور عورتوں وغیرہ کو زمین کے لیے بارونق بنایا ہے تاکہ ہم اس کے ذریعے سے لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے یا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین پر جو نباتات اور درخت اور جانور اور دیگر قسم قسم کی جو نعمتیں ہیں ہم نے ان کو زمین کے لیے باعث رونق بنایا ہے تاکہ ہم اس کے ذریعے سے آزمائش کریں کہ سب سے زیادہ زہد کون کرنے والا اور تارک الدنیا کون ہے۔

(۸) اور ہم اس زمین کی تمام چیزوں کو اور اس رونق کو ایک صاف چٹیل میدان کر دیں گے اور کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

(۹) اے محمد ﷺ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور پہاڑ والے ہماری عجائبات قدرت چاند، سورج

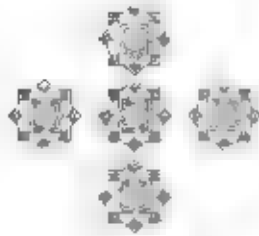
آسمان وزمین، ستارے اور سمندر وغیرہ میں سے کوئی تعجب کی چیز ہیں۔

کہف اس پہاڑ کا نام ہے جس میں وہ غار تھا اور رقیم وہ پیتل کی تختی ہے جس پر ان نوجوانوں کے نام اور ان کا واقعہ مرقوم تھا یا یہ کہ اس وادی کا نام ہے جس میں کہف پہاڑ تھا یا یہ کہ رقیم ایک شہر کا نام ہے۔

(۱۰) چنانچہ اب اللہ تعالیٰ اجمالی طور پر یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ وقت قابل ذکر ہے جب کہ ان نوجوانوں نے اس غار میں جا کر پناہ لی اور داخل ہونے کے وقت دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے اور اس سے چھٹکارے کا کوئی رستہ نکالے۔

(۱۱) چنانچہ ہم نے اس غار میں ان کو تین سو نو سال تک کے لیے سلا دیا۔

(۱۲) پھر جس حالت پر وہ سوئے تھے اسی طرح ہم نے ان کو بیدار کیا تا کہ ہم ظاہری طور پر بھی معلوم کر لیں کہ مومنین اور کافروں میں سے کس نے ان لوگوں کی غار میں ٹھہرنے کی مدت کو زیادہ محفوظ رکھا ہے۔



نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْنَةٌ آمَنُوا بِإِلَهِهِمْ  
وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبُّنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَذِقُوا مَوَاقِفَ آلِ  
رَبِّكَ إِنَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنُدَّ عَوَامِنَ دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ  
قُلْنَا إِذْ أَشْطَطَا هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ لُؤْلُؤًا  
لَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى  
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ وَإِذْ نَسُوا اللَّهَ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ  
فَإِوَاءَ إِلَى الْكَافِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُنَبِّئُ لَكُمْ  
مَنْ أَمَرَكُمْ مَرْفَقًا ۖ وَتَرَى السُّنُسَ إِذَا طَلَعَتْ تَرُورُ عَنْ  
كَفِّهِمْ ذَاتِ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقَرَّبَتْهُمْ ذَاتِ الشِّمَالِ  
وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَالِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ  
الْأُفُوقَ وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُجِدَ لَهُ وَايَةً مُّرْشَدًا ۖ وَنَحْسِبُهُمْ  
إِن يَخَافُواهُمْ رُقُودًا ۖ وَنَقْلِبُهُمْ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ  
الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَيْدِ لَوِ تَلَفَتْ  
عَلَيْهِمْ لَوِ لَيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَلَّيْتُ مِنْهُمْ رُعْبًا ۖ  
وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ  
كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ  
أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى  
الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ  
مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۖ  
إِنَّهُمْ إِذَا يَنْظُرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ  
فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۖ

ہم اُن کے حالات تم سے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں۔ وہ کئی جوان تھے جو  
اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے۔ اور ہم نے اُن کو زیادہ ہدایت دی  
تھی (۱۳)۔ اور اُن کے دلوں کو مضبوط (یعنی مضبوط) کر دیا۔ جب  
وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار آسمانوں اور  
زمین کا مالک ہے۔ ہم اُس کے سوا کسی کو معبود (سمجھ کر) نہ پکاریں  
گے (اگر ایسا کیا) تو اس وقت ہم نے بعید از عقل بات کہی (۱۴)۔  
ان ہماری قوم کے لوگوں نے اس کے سوا اور معبود دیکھے ہیں۔ بھلا  
یہ اُن (کے خدا ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے۔ تو اس سے  
زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر تھوٹ افترا کرے (۱۵)۔ اور جب تم  
نے ان (مشرکوں) سے اور جن کی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں  
ان سے کنارہ کر لیا ہے تو غار میں چل رہو۔ تمہارا پروردگار تمہارے  
لئے اپنی رحمت وسیع کر دے گا اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے  
سامان) منہا کرے گا (۱۶)۔ اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ  
(دھوپ) ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو  
تو اُن کے بائیں طرف کترا جائے اور وہ اُس کے میدان میں تھے۔  
یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس کو خدا ہدایت دے وہ ہدایت  
یاب ہے۔ اور جس کو گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی دوست راہ  
بتانے والا نہ پاؤ گے (۱۷)۔ اور تم اُن کو خیال کرو کہ جاگ رہے  
ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں۔ اور ہم اُن کو دائیں اور بائیں کروٹ  
بدلاتے تھے۔ اور اُن کا مٹا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے  
تھا۔ اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور اُن  
سے دہشت میں آ جاتے (۱۸)۔ اور اسی طرح ہم نے اُن کو اٹھایا  
تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں۔ ایک کہنے والے  
نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی مدت رہے انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس  
سے بھی کم۔ انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا پروردگار ہی  
اس کو خوب جانتا ہے۔ تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر بھیج دو  
دیکھے کہ نفیس کھانا کون سا ہے۔ تو اُس میں سے کھانا لے آئے اور  
آہستہ آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے (۱۹)۔ اگر وہ تم پر دسترس پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ یا پھر اپنے مذہب  
میں داخل کر لیں گے اور اُس وقت تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے (۲۰)

### تفسیر سورۃ الکہف آیات (۱۳) تا (۲۰)

(۱۳) ہم بذریعہ قرآن کریم آپ سے ان کا واقعہ بیان کرتے ہیں، یہ چند نو جوان تھے ہم نے ان کو دین کے معاملہ

میں بصیرت عطا کی تھی یا یہ کہ اس چیز میں ان کو ثابت قدمی عطا کی تھی یا یہ کہ ان کو ایمان پر ثابت قدمی عطا کی تھی۔

(۱۴) اور ہم نے ان کے دلوں کو ایمان کے ساتھ مضبوط کر دیا تھا یا یہ کہ ہم نے ان کو صبر و ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائی تھی وہ دقیانوس کا فربادشاہ کے پاس سے کھڑے ہوتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم تو اللہ کو چھوڑ کر کسی معبود کی عبادت نہیں کریں گے ایسی صورت میں ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(۱۵) ہماری اس قوم نے تو اللہ کے علاوہ بتوں کو معبود قرار دے رکھا ہے، یہ لوگ اپنی اس پرستش پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس چیز کا حکم دے رکھا ہے اور اس شخص سے زیادہ کون غضب ڈھانے والا ہوگا کہ جو اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائے اور اس کے لیے شریک تجویز کرے۔

(۱۶) جب تم نے ان کو اور ان کے دین کو اور ان کے بتوں کو جن کی یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں الگ کر دیا ہے سو تم خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اس غار میں چل کر پناہ لو تم پر تمہارا رب اپنی رحمت پھیلانے لگا اور تمہارے لیے کل کو کامیابی کا سامان درست فرمائے گا یعنی آخر الامر کامیابی ہوگی یہ نو جوانوں کی آپس میں گفتگو تھی۔

(۱۷) اور وہ غار ایسی وضع پر ہے کہ دھوپ نکلنے کے وقت تو غار کے دہنی جانب کو نکھی رہتی ہے اور ڈوبنے کے وقت بائیں طرف کو ہٹی رہتی ہے اور وہ لوگ اس غار کے ایک کونہ میں تھے یا یہ کہ وہ لوگ اس غار کے ایک کشادہ روشن موقع میں تھے اصحاب کہف کا جو واقعہ بیان کیا جا رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ہدایت عطا فرمائے، وہ ہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ اپنے دین سے گمراہ کر دے تو آپ اس کے لیے کوئی مددگار اور ہدایت کا راستہ بتانے والا نہ پائیں گے۔

(۱۸) اور اے محمد ﷺ جب آپ ان کو غار میں دیکھتے تو جاگتا ہوا خیال کرتے حالاں کہ وہ سوتے تھے اور اس سونے کی حالت میں ایک سال میں ایک مرتبہ ان کی کروٹیں تبدیل کرتے رہتے تاکہ زمین ان کے گوشت پوست نہ کھالے۔

اور قطمیر نامی ان کا کتا غار کی دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے۔ اے مخاطب اگر اس حالت میں تو ان کو جھانک کر دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور تو دہشت زدہ ہو جاتا۔

(۱۹) اور اسی طرح تین سو نو سال گزر جانے کے بعد ہم نے ان کو جگایا تاکہ آپس میں بات کریں چنانچہ مکسلیمینا نامی نے جو ان کا سردار اور ان سب سے بڑا تھا کہا کہ تم حالت نیند میں اس غار کے اندر کس قدر رہے ہو گے بعض بولے غالباً ایک دن رہے ہوں گے مگر جب غار سے باہر نکل کر سورج دیکھا کہ وہ ابھی غروب ہونے کے قریب ہے تو بولے ایک دن سے بھی کچھ کم رہے ہوں گے مکسلیمینا سردار کہنے لگا یہ تو صحیح خبر تمہارے اللہ ہی کو ہے کہ تم کس قدر رہے ہو۔

اب تملیخا کو افسوس شہر کی طرف یہ روپیہ دے کر بھیجودہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ آئے گا اور کون سا کھانا پاکیزہ اور حلال ہے تاکہ وہ اس میں سے تمہارے لیے کچھ کھانا لے آئے اور سب کام خوش اسلوبی سے کرے تاکہ کسی کو ان مجوسیوں میں سے تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

(۲۰) اگر یہ مجوس تمہاری خبر پا جائیں تو تمہیں قتل کر ڈالیں گے یا پھر تمہیں اپنے مجوسیت کے طریقہ پر کر لیں گے اب اگر تم ان کے دین کو اختیار کر لو گے تو پھر کبھی عذاب خداوندی سے نجات نہیں ملے گی۔

### وَكَذَلِكَ أَغْتَرْنَا

عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُيُوتًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامَتُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ بِعَدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا وَلَا تَقُولَنَّ لِيْ شَيْءٌ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَذِكْرُكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِّي رَبِّيَ إِلَىٰ قَرَبٍ مِنْ هَٰذَا رَشْدًا وَلَبِثُوا فِي كَيْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تَسَعًا قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مَبْدَلَ لِكُتُبِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَفْشِ يَرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلُ قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

اور اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) ان (کے حال) سے خبردار کر دیا تاکہ وہ جانیں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (جس کا وعدہ کیا جاتا ہے) اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ان (کے غار) پر عمارت بنادو۔ اُن کا پروردگار اُن (کے حال) سے خوب واقف ہے۔ جو لوگ اُن کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے (۲۱)۔ (بعض لوگ) انکل بچو کہیں گے کہ وہ تین تھے (اور) چوتھا ان کا سگ تھا اور (بعض) کہیں گے کہ وہ پانچ تھے (اور) چھٹا ان کا سگ تھا۔ اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا سگ تھا۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار ہی اُن کے شمار سے خوب واقف ہے اُن کو جانتے بھی ہیں تو تھوڑے ہی لوگ (جانتے ہیں) تو تم اُن (کے معاملے) میں گفتگو نہ کرنا مگر سرسری ہی گفتگو۔ اور نہ اُن کے بارے میں اُن میں سے کسی سے کچھ دریافت ہی کرنا (۲۲)۔ اور کسی کام کی نسبت نہ کہن کہ میں اسے کل کروں گا (۲۳)۔ مگر (انشاء اللہ کہہ کر یعنی اگر) خدا چاہے تو (کروں گا) اور جب خدا کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر لے لو اور کہہ دو کہ اُمید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے (۲۴)۔ اور اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے (۲۵)۔ کہہ دو کہ جتنی مدت وہ رہے اُسے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اُسی کو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں (معلوم) ہیں۔ وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔ اُس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے (۲۶)۔ اور اپنے پروردگار کی کتاب کو جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اُس کی باتوں کو کوئی



بدنے والا نہیں۔ اور اُس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ نہ پاؤ گے (۲۷)۔ اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں اُن کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں۔ کہ تم آرائش زندگی دُنیا کے خواستگار ہو جاؤ۔ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غفل کر دیا ہے وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہنا نہ ماننا (۲۸)

### تفسیر سورۃ الکہف آیات (۲۱) تا (۲۸)

(۲۱) اور اسی طرح ہم نے اپنی قدرت و حکمت سے افسوس شہر کے مسلمانوں اور کافروں کو ان کی حالت سے مطلع کر دیا اور اس وقت ان شہر والوں کا بادشاہ استفاد نامی مسلمان شخص تھا اور دقیا نوس مجوسی بادشاہ اس سے قبل مرچکا تھا مگر اس کو بعث بعد الموت میں تسلی نہیں ہوئی تھی تا کہ اب اس شہر کے مسلمان اور کافر بھی اس بات کا یقین کر لیں کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ ہونا یقینی ہے اور یہ کہ قیامت کے قائم ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اس زمانہ کے لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑ رہے تھے کافر کہنے لگے کہ ان کے پاس کوئی گرجا یا عمارت بنا دو کیوں کہ یہ ہمارے دین پر تھے بالآخر جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے یعنی کہ مسلمان (اہل حکومت) انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنائیں گے کیوں کہ یہ ہمارے دین پر تھے۔

(۲۲) اور یہ لوگ ان کی تعداد میں بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے۔ چنانچہ نجران کے عیسائیوں میں سید اور اس کے ساتھی یعنی نسطور یہ کہہ رہے تھے کہ وہ تین ہیں اور چوتھا ان کا کتا ہے اور عاقب اور اس کے ساتھی یعنی مار یعقوب یہ کہہ رہے تھے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ یہ لوگ بے تحقیق باتیں کر رہے تھے اور اصحاب ملک یعنی مکانیہ کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ سات تھے آٹھواں ان کا قطمیر کتا تھا۔

اے محمد ﷺ آپ ان مخاطبین سے فرما دیجیے کہ میرا پروردگار ان کا شمار خوب صحیح جانتا ہے اور ان کے شمار کو صحیح طور پر بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں جو کہ ان میں مسلمان تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی ان تھوڑے لوگوں میں سے ہوں وہ کتے سمیت آٹھ تھے۔ لہذا آپ ان مخاطبین سے بھی اصحاب کہف کی تعداد کے بارے میں کوئی بحث نہ کیجیے، بس ان کو آیات قرآنیہ پڑھ کر سنا دیجیے اور ان کی تعداد کے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے بھی کچھ نہ پوچھیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے بیان فرمادیا وہ ہی آپ کے لیے کافی ہے۔

(۲۳-۲۴) آپ کسی کام کے متعلق یوں نہ کہا کیجیے کہ مثلاً میں کل کروں گا یا کل ایسا کہوں گا مگر مشیت خداوندی کو اس کے ساتھ ملا دیا کیجیے اور جب آپ اتفاقاً انشاء اللہ کہنا بھول جائیں تو بعد میں یاد آنے پر کہہ لیا کیجیے اور ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دیجیے کہ مجھے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ صحیح اور یقینی بات بتا دے گا۔

یہ آیت کریمہ رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب کہ آپ سے مشرکین مکہ نے روح

اور اصحاب کہف کے بارے میں دریافت کیا تھا، آپ نے فرمایا کل بتادوں گا اور آپ انشاء اللہ کہن بھول گئے۔

شان نزول: اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ اللّٰهُ (الغ)

اور ابن جریر نے ضحاکؒ اور ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں قسم کھائی پھر اس قسم پر چالیس راتیں گزر گئیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اور آپ کسی کام کے متعلق یوں نہ کہا کیجیے کہ میں اس کو کل کروں گا مگر اللہ کے چاہنے کو ملا دیا کیجیے۔

(۲۵) اور وہ غار میں بیدار ہونے سے پہلے تین سو نو سال تک رہے ہیں۔

شان نزول: وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ (الغ)

ابن مردویہؒ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ تَوَّابٍ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس سے تین سو سال مراد ہیں یا تین سو مہینے پھر اس پر یہ جملہ نازل ہوا سِتِّينَ وَاَزْدًا ثَلَاثًا، یعنی تین سو برس تک رہے اور نو برس اوپر اور رہے۔

(۲۶) آپ ان سے فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے غار میں رہنے کی مدت کو تم سے زیادہ جانتا ہے کہ اس بیداری کے بعد سے پھر کتنا زمانہ ہو گیا تمام آسمانوں و زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم اسی کو ہے وہ کیا کچھ دیکھنے والا ہے اور کیا کچھ سننے والا ہے اور ان کا اللہ کے علاوہ کوئی محافظ نہیں یا یہ کہ اہل مکہ کو اللہ کے علاوہ اور کوئی عذاب خداوندی سے چھڑانیوالا مددگار اور رشتہ دار نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے حکم غیب میں شریک کیا کرتا ہے۔

(۲۷) اور آپ کا کام صرف اتنا ہے کہ آپ ان کو قرآن کریم پڑھ کر سنا دیا کیجیے اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کیا کیجیے اور اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور آپ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی پناہ بھی نہ پائیں گے۔

(۲۸) اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجیے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا اور خوشنودی کے لیے کرتے ہیں جیسا کہ حضرت سلمان فارسیؓ اور دنیوی زندگی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ اور ایسے شخص کی بات نہ مانے جس کے قلب کو ہم نے اپنی توحید سے غافل کر دیا ہے اور وہ بتوں کی پوجا میں مصروف ہے اور اس کی یہ باتیں سب اکارت اور برباد ہیں یہ آیت کریمہ عیینہ بن حصن فزاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

شان نزول: وَلَا تَطْعَمُ مَنْ اَعْقَلْنَا (الغ)

ابن مردویہؒ نے جریرؒ اور ضحاکؒ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت کیا ہے۔ کہ یہ آیت امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ اس نے رسول اکرم ﷺ سے ایک ایسی چیز کی

درخواست کی تھی جو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمائی وہ یہ کہ مسلمان مساکین کو اپنے پاس سے ہٹا دیجیے اور مکہ کے رؤساء کو اپنے پاس بٹھائیے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے امیہ بن خلف کی بات کا اثر لیا تھا اور آپ سے جو کہا گیا تھا آپ اس سے بے خبر اور غافل تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عیینہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے پاس حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے تو عیینہ کہنے لگا جس وقت ہم آپ کے پاس آیا کریں تو انھیں اپنے پاس سے ہٹا دیا کیجیے اور ہمیں بٹھالیا کیجیے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اور کہہ دو کہ (لوگو) یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے ہم نے ظالموں کے لیے (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قاطین اُن کو گھیر رہی ہوگی۔ اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے اُن کی داد رسی کی جائے گی جو پچھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور جو) مونہوں کو ٹھون ڈالے گا (اُن کے پینے کا) پانی بھی بُرا اور آرام گاہ بھی بُری (۲۹)۔ (اور) جو ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے (۳۰)۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں اُن کے (مخلوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اُن کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے۔ (اور) تختوں پر بٹیکے لگا کر بیٹھا کریں گے (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب آرام گاہ ہے (۳۱)۔ اور ان سے دو مخصوص کا حال بیان کرو جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ (عنایت) کیے تھے اور اُن کے گرد گرد بھجوروں کے درخت لگا دیے تھے اور اُن کے درمیان کھیتی پیدا کر دی تھی (۳۲)۔ دونوں باغ (کثرت سے) پھل لاتے۔ اور اس (کی پیداوار) میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی اور دونوں میں ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی (۳۳)۔ اور (اس طرح اُس (مفخص) کو (اُن کی) پیداوار (ملتی رہتی) تھی تو (ایک دن) جبکہ وہ اپنے دوست سے باتیں کر رہا

وَقِيلَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ قَسْنُ شَاءَ فَلْيُؤْمِنُوا  
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا اَحَاطَ  
بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَسْتَوِيْنُوْا يَغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ  
يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا  
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيعُ اَجْرَ مَنْ  
اَحْسَنَ عَمَلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ يُخْرَجُوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ  
وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَّاسْتَبْرَقٍ مُّكَيَّنَ  
لَهَا فِيْهَا عَلٰى الْاَرَاكِ نَعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا وَاَضْرَبَ  
لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ  
وَحَفَفْنَاهُمَا بِخَمَلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زُرْعًا كَلْتَا الْجَنَّتَيْنِ  
اَمْتٌ اَكْلَاهَا وَلَمْ تَنْظِلْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلْفَهُمَا نَهْرًا  
وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ اَنَا  
اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَاَعْرَضْنَا فَرًّا وَاَدْخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ  
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهِ اَبَدًا  
وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَابِئَةً وَاَلَيْنَ رُدُّنَا اِلٰى رَبِّنَا لَعْنَةُ  
خَيْرٍ اَمْنَاهَا مُنْقَلَبًا قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ  
اَكْفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ  
سَوَّاهُ رَجُلًا لِّكُنَّا هُوَ اِلٰهُ رَبِّنَا وَلَا اَشْرَكَ بِرَبِّنَا اَعْدَا  
وَلَوْ لَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اِلٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
اِنْ تُرَبُّ اَنَا اَقَلُّ مِنْكَ مَالًا وَاَوْلَدًا

فَنَسِيَ لَبِّيَ أَنْ

يُؤْتِيَنَّ خَيْرًا مِنْ بَخِيلِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنْ  
السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ صَعِيدًا زَلَقًا ۖ أَوْ يُصْبِحَ مِنْهَا غَوْرًا فَلَنْ  
تَسْتَطِيعَ لَدَّ طَلَبٍ ۚ وَأُحِيطْ بِشَرِّهِ ۖ أَصْبَحَ يَقْلَبُ كَفْبَهُ عَلَى  
مَا ابْتِغَىٰ قَبْلَ وَهِيَ خَاطِوَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا يَقُولُ يَلَيِّنُنِي  
لَمْ أَشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِتْنَةٌ يَنْخَرُونَ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَجِرًا ۚ

تھا کہنے لگا کہ میں تم سے مال (ودولت) میں بھی زیادہ ہوں اور  
جتنے (اور جماعت) کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں  
(۳۳)۔ اور ایسی شیخیوں سے اپنے حق میں قلم کرتا ہوا۔ اپنے باغ  
میں داخل ہوا کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو  
(۳۵)۔ اور نہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو۔ اور اگر میں اپنے  
پروردگار کی طرف لوٹا یا بھی جاؤں تو (وہاں) ضرور اس سے اچھی  
جگہ پاؤں گا (۳۶)۔ تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا کہنے لگا  
کہ کیا تم اس (خدا) سے کفر کرتے ہو جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

پھر نطفے سے پھر تمہیں پُر امر دہنایا (۳۷)۔ مگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ خدا ہی میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک  
نہیں کرتا (۳۸)۔ اور (بھلا) جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیوں نہ کہا اگر تم مجھے مال و اولاد میں  
اپنے سے کمتر دیکھتے ہو (۳۹) تو عجب نہیں کہ میرا پروردگار مجھے تمہارے باغ سے بہتر عطا فرمائے۔ اور اس (تمہارے باغ) پر آسمان  
سے آفت بھیج دے تو وہ صاف میدان ہو جائے (۴۰)۔ یا اس (کی نہر) کا پانی گہرا ہو جائے تو پھر تم اُسے نہ لاسکو (۴۱)۔ اور اُس کے  
میوؤں کو عذاب نے آگھیرا اور وہ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا۔ تو جو مال اُس نے اُس پر خرچ کیا تھا۔ اُس پر (حسرت سے) ہاتھ ملنے  
لگا۔ اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا (۴۲)۔ (اس وقت) خدا کے سوا کوئی جماعت اُس کی مددگار نہ  
ہوئی اور نہ وہ بدلہ لے گا (۴۳)

### تفسیر سورۃ الکافِر آیات (۲۹) تا (۴۳)

(۲۹) اور آپ عینہ سے فرمادیجیے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی دعوت تمہارے رب کی طرف سے ہے سو جس کا دل  
چاہے ایمان لے آئے اور جس کا دل چاہے کافر رہے یا یہ کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس کے متعلق مشیت خداوندی  
ایمان لانے کے بارے میں ہوتی ہے وہ ایمان لے آتا ہے اور جس کے کافر رہنے کے بارے میں ہوتی ہے وہ کفر پر  
رہتا ہے، بے شک ہم نے عینہ اور اس کے ساتھیوں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس کی قاتیں ان کو گھیرے  
ہوں گی اور اگر وہ پانی کی فریادیں کریں گے تو ایسے پانی سے فریاد پوری کی جائے گی جو زیون کے تیل کی تلچھٹ کی  
طرح یا پکھلی ہوئی گرم چاندی کی طرح ہوگا کہ وہ پاس آتے ہی منہ کو بھون ڈالے گا کیا ہی برا پانی ہوگا اور وہ دوزخ کیا  
ہی بری جگہ ہوگی یعنی بدترین ٹھکانا اور ان کے ساتھیوں یعنی شیاطین اور کافروں کا ہے۔

(۳۰-۳۱) البتہ جو حضرات رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انھوں نے خداوندی کی بجا آوری کی  
تو جو خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرے ہم ایسے لوگوں کے اجر و ثواب کو ضائع نہ کریں گے ایسے حضرات کے لیے رحمن

کی طرف سے محلات ہیں کہ ان محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی، ان لوگوں کو جنت میں سونے کے ہار پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے کپڑے۔ باریک اور موٹے ریشم کے پہنیں گے اور جنت میں مسبریوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جنت کیا ہی اچھا سلسلہ ہے اور کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے یعنی بہترین جگہ ان کے رفقاء یعنی انبیاء اور صالحین کی جگہ ہے۔

(۳۳ تا ۳۲) آپ اہل مکہ کے سامنے دو شخصوں کا حال بیان کیجیے کہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے ایک مومن جس کا نام یہود اور دوسرا کافر جس کا نام ابوفطرس تھا۔

کافر کو دو باغ ہم نے انگوروں کے دے رکھے تھے اور ان دونوں باغوں کا کھجور کے درختوں سے احاطہ بنا رکھا تھا اور ان دونوں باغوں کے درمیان میں کھیتی بھی لگا رکھی تھی۔

دونوں باغ ہر سال اپنا پورا پھل دیتے تھے اور کسی کے پھل میں ذرا بھی کمی نہ رہتی تھی اور ان دونوں باغوں کے درمیان میں نہر چلا رکھی تھی اور اس کے پاس باغ کا پھل تھا اور بھی تمول کا سامان تھا چنانچہ ایک دن وہ اپنے مسلمان ساتھی سے اپنے مال پر فخر کرتا ہوا کہنے لگا کہ میرا مال بھی تجھ سے زیادہ ہے اور میرے خدم و حشم بھی بکثرت ہیں۔

اور پھر وہ اتفاق سے اپنے اوپر کفر کا جرم قائم کرتا ہوا اپنے باغ میں پہنچا اور کہنے لگا کہ میرا تو خیال نہیں ہے کہ یہ باغ کبھی بھی برباد ہو اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ قیامت آئے گی اور اگر میں اپنے رب کے پاس پہنچا یا گیا جیسا کہ تو کہا کرتا ہے تو اس باغ سے بہت زیادہ اچھی جگہ مجھے کو ملے گی۔ یہ سن کر اس کے مومن ساتھی نے اس کے کفر سے اعراض کرتے ہوئے کہا کیا تو اس ذات پاک کا انکار کرتا ہے جس نے تمہیں آدم کی اولاد سے پیدا کیا اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا پھر تجھے تیرے باپ کے نطفہ سے پیدا کیا پھر تجھے صحیح و سالم انسان بنایا لیکن میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا رب حقیقی اور میرا خالق و رازق ہے اور میں ان بتوں میں سے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور جس وقت تو باغ میں داخل ہوا تھا تو نے یوں کیوں نہیں کہا، یہ سب اللہ تعالیٰ کا انعام ہے میری کیا حیثیت اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے میری کیا طاقت ہے۔

اور اگر تو مجھ کو خدم و حشم میں کم تر سمجھتا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ مجھے آخرت میں تیرے اس دنیاوی باغ سے بہتر باغ دے دے اور تیرے اس باغ پر آگ بھیج دے کہ یہ اچانک چھیل میدان ہو کر رہ جائے یا اس کا پانی بالکل اندر زمین میں اتر کر خشک ہو جائے اور پھر تو اس کے نکالنے کی کوئی کوشش بھی نہ کرے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے پھل اور سامان تمول کو آفت نے ہلاک کر دیا پس اس نے جو کچھ اس باغ پر خرچ کیا تھا اور جو اس کی آمدنی تھی اس پر حسرت و ندامت میں ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور وہ قیامت کے دن بھی کہے گا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں اپنے رب کے ساتھ ان بتوں کو شریک نہ ٹھہراتا۔

اور اس کے پاس کوئی ایسی طاقت نہ آئی کہ عذاب الہی سے اس کی حفاظت کرتی اور نہ وہ خود اپنے سے عذاب الہی کو ٹال سکا۔

### هٰذَاكَ الْوَلَايَةُ

بِئْسَ الْحَقُّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاَخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ رِيْحٌ وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اَلَسَالُ وَابْنُوْنَ زَيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيَةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا وَيَوْمَ تُنْشَرُ الْاُجْبَالُ وَتَرٰى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَ نَفُوْهُمْ فَمِنْ نُّفُوْهُمْ اَحَدًا وَغَرَضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا وَوَضَعُ الْكِتٰبُ فِتْرَةً لِّلْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مَتٰ فِیْہِمْ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتْنَا مَا لَہٰذَا الْكِتٰبُ لَا یَنْدَادُ رُصْفِیْرَةً وَلَا کَیْدَةً اِلَّا اَحْصٰی وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حٰضِرًا ۙ وَلَا یُظْلَمُ رَبُّنَا اَحَدًا ۙ

یہاں (سے ثابت ہوا کہ) حکومت سب خدائے برحق کی ہے، اُسی کا صلہ بہتر اور (اُسی کا) بدلہ اچھا ہے (۳۴)۔ اور اُن سے دُنیا کی زندگی کی بھی مثال بیان کر دو (وہ ایسی ہے) جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا۔ تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی پھر وہ پُورا پُورا ہو گئی کہ ہوائیں اُسے اُڑاتی پھرتی ہیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۳۵)۔ مال اور بیٹے تو دُنیا کی (رونق و) زینت ہیں۔ اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور اُمید کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں (۳۶)۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تم صاف میدان دیکھو گے اور ان (لوگوں) کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے (۳۷)۔ اور سب تمہارے پروردگار کے سامنے صف باندھ کر لائے جائیں گے (تو ہم اُن سے کہیں گے کہ) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح آج) تم ہمارے سامنے آئے لیکن تم نے تو یہ خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (قیامت) کا کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا

(۳۸)۔ اور (عملوں کی) کتاب (کھول کر) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا اُس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے اور نہ بڑی کو (کوئی بات بھی نہیں) مگر اسے لکھ رکھا ہے۔ اور جو عمل کیے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا (۳۹)

### تفسیر سورۃ الکہف آیات (۴۴) تا (۴۹)

(۳۴) قیامت کے دن تمام بادشاہت اور سلطنت اللہ برحق ہی کے لیے ہوگی اور اسی کا ثواب سب سے اچھا ہے جس کو وہ ثواب دے اور اسی کا نتیجہ سب سے اچھا ہے۔



(۳۵) آپ اہل مکہ سے دنیوی زندگی کی بقاء اور فنا کی حالت بیان کیجیے جیسا کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا ہو پھر اس پانی کے ذریعے سے زمین کے نباتات خوب گنجان ہو گئے ہوں پھر وہ خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اسے ہوا میں اڑائے پھرے اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے، یہی حالت اس دنیوی زندگی کی ہے کہ نیست و نابود ہو جائے گی اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اور اللہ تعالیٰ کو دنیا کے فنا اور آخرت کی بقاء پر پوری قدرت حاصل ہے۔

(۳۶) اس کے بعد دنیا کے ساز و سامان کا تذکرہ فرماتا ہے کہ مال و اولاد یہ سب حیات دنیا کی ایک رونق ہے جیسا کہ گھاس پھوس میں سے کچھ باقی نہیں رہتا اسی طرح ان میں سے بھی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔  
اور پانچوں نمازیں اور باقیات سے مراد وہ نیکیاں ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور صالحات سے مراد سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہے۔ یہ چیزیں آپ کے پروردگار کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی یعنی اعمال صالحہ مثلاً نماز پر جو بندوں کو امیدیں ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی۔

(۳۷) اور جس دن ہم پہاڑوں کو زمین پر سے ہٹا دیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ پہاڑوں کے نیچے سے کھلا میدان ہے اور ہم سب کو قبروں سے اٹھا کر میدان حشر میں جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔  
(۳۸) اور سب کے سب آپ کے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آخر تم ہمارے پاس آئے جیسا کہ پہلی مرتبہ بغیر مال و اولاد کے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا بلکہ تم دنیا میں کہتے تھے کہ ہم تمہارے دوبارہ پیدا کرنے کے لیے کوئی وقت موعود نہیں لائیں گے۔

(۳۹) اور نامہ اعمال مخلوقات کے دائیں اور بائیں ہاتھوں میں برف کی طرح پھسل کر کھلا رکھ دیا جائے گا پھر آپ مشرکین اور منافقین کو دیکھیں گے کہ اس نامہ اعمال میں جو کچھ لکھا ہوگا اس سے ڈرتے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی اس نامہ اعمال نے تو بغیر قلم بند کیے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ کوئی بڑا گناہ اور کہا گیا کہ صغیرہ سے مراد تبسم اور کبیرہ سے مراد (دینی امور پر) تہقہہ ہے۔

اور جو کچھ انھوں نے نیکی اور برائی کی ہوگی سب لکھا ہوا موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا کسی کی نیکیوں میں کمی نہیں کرے گا اور نہ کسی کی برائیوں میں اضافہ کرے گا اور مومن کی نیکی میں کمی نہیں کرے گا اور کافر کا گناہ نہیں چھوڑے گا۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلٰسَ كَانَ مِنَ الْبٰغِيْنَ فَفَسَقَ  
عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ فَتَتَّخِذُوْهُ وَدًّا ۚ اُوْلٰٓئِكَ اُولٰٓئِیْمٌ مِّنْ دُوْنِیْ وَهُمْ  
لَكُمْ عَدُوٌّ وَبٰٓئِسُ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۚ نَّآ اَشْهَدُ لَكُمْ خَلَقَ  
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا خَلَقَ اَنْفُسَهُمْ وَمَا كُنْتُ مُشْخِذَ  
الْمُضِلِّیْنَ عَصٰدًا ۚ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءَیْ  
الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَاَدْعُوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ  
مَوْبِقًا ۚ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَلَهُمْ مَّوَاقِعُهَا  
ۚ وَلَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرُوْفًا ۚ وَلَقَدْ صَرَفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ  
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَلْكَرٰثِیْنَ جَدًّا ۚ  
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰی وَیَسْتَغْفِرُوْا  
رَبَّهُمْ اِلَّا اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةٌ اَوْ لَیْنٌ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ  
قُبُلًا ۚ وَمَا تُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَنَذِیْرِیْنَ  
وَيُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لَیُّدٍ حُضُوْبِهِ الْحَقُّ  
وَاتَّخَذُوا لِبَیِّتِیْ وَمَا اَنْذَرُوْا هٰزُوا ۚ وَمَنْ اَظْلَمُ  
مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدْ مَتَّ  
یَدًا ۚ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْۤا وَفِیْ  
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْا  
اِذَا اَبَدْنَا ۚ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرِّحْمَةِ ۚ تَوَّیُوْا خِذْهُمْ بِمَا  
كَسَبُوا الْعَجَلَ لَهُمُ الْعَذَابُ بَلْ لَهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا  
مِنْ دُوْنِهِ مَوْبِقًا ۚ وَتِلْكَ الْقُرٰی اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا  
لِبٰٓئِلِهِمْ مَّوْعِدًا ۚ

ۚ

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ  
کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا) وہ جنات میں سے تھا تو اپنے پروردگار  
کے حکم سے باہر ہو گیا۔ کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا  
دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ اور (شیطان کی  
دوستی) ظالموں کے لئے (خدا کی دوستی کا) بڑا بدل ہے (۵۰)۔  
میں نے ان کو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت بنایا  
تھا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت۔ اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ  
کرنے والوں کو مددگار بناتا (۵۱)۔ اور جس دن خدا فرمائے گا کہ  
(اب) میرے شریکوں کو جن کی نسبت تم گمان (الوہیت) رکھتے  
تھے بلاؤ تو وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو کچھ جواب نہ دیں گے۔  
اور ہم ان کے بیچ میں ایک ہلاکت کی جگہ بنادیں گے (۵۲)۔ اور  
گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کر لیں گے کہ وہ اس میں  
پڑنے والے ہیں۔ اور اس سے بچنے کا کوئی رستہ نہ پائیں گے  
(۵۳)۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے  
لئے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن انسان سب  
چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (۵۴)۔ اور لوگوں کے پاس جب  
ہدایت آگئی تو ان کو کس چیز نے منع کیا کہ ایمان لائیں اور اپنے  
پروردگار سے بخشش مانگیں بجز اس کے کہ (اس بات کے منتظر ہوں  
کہ) انہیں بھی پہلوں کا سا معاملہ پیش آئے۔ یا ان پر عذاب  
سامنے آ موجود ہو (۵۵)۔ اور ہم جو پیغمبروں کو بھیجا کرتے ہیں تو  
صرف اس لئے کہ (لوگوں کو خدا کی نعمتوں کی) خوشخبریاں سنائیں  
اور (عذاب سے) ڈرائیں، اور جو کافر ہیں وہ باطل (کی سند)  
سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس سے حق کو پھسلا دیں اور انہوں نے  
ہماری آیتوں کو اور جس چیز سے انہیں ڈرایا جاتا ہے ہنسی بنالیا

(۵۶)۔ اور اس سے ظالم کون جس کو اسکے پروردگار کے کلام سے سمجھایا گیا تو اس نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور جو اعمال وہ آگے کر چکا  
اس کو بھول گیا۔ ہم نے انکے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں۔ اور کانوں میں ثقل (پیدا کر دیا ہے کہ سن نہ سکیں) اور  
انہیں ان رستے کی طرف بلاؤ تو کبھی رستے کی طرف نہ آئیں گے (۵۷)۔ اور تمہارا پروردگار بخشنے والا صاحب رحمت ہے اور اگر وہ  
ان سے کڑوتوں پر ان کو پکڑنے لگے تو ان پر جھٹ عذاب بھیج دے مگر ان کے لئے ایک وقت (مقرر کر رکھا) ہے کہ اس کے عذاب

سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے (۵۸)۔ اور یہ بستیوں جو (ویران پڑی ہیں) جب انہوں نے (کفر سے) ظلم کیا تو ہم نے ان کو تباہ کر دیا۔ اور انکی تباہی کے لیے ایک وقت مقرر کر دیا تھا (۵۹)

### تفسیر سورۃ الکافرات آیات (۵۰) تا (۵۹)

(۵۰) اور جب ہم نے ان فرشتوں کو بھی حکم دیا جو کہ زمین پر تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیت کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو کہ سردار تھا اور جنات میں سے تھا اس لیے اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور اپنے پروردگار کی اطاعت سے سرکشی کی اور حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

کیا تم پھر بھی شیطان کی اور اس کے چیلوں کی اللہ تعالیٰ کے علاوہ پرستش کرتے ہو حالاں کہ وہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں، مشرکین نے اطاعت کے لیے میرے علاوہ براہِ بدل اختیار کیا ہے۔

یہ کہ عبادت خداوندی کے بدلہ میں شیطان کی عبادت کو اختیار کر لیا یہ کہ ولایت خداوندی کے عوض شیطان کو ولی اور دوست بنالیا۔

(۵۱) حالاں کہ ان فرشتوں اور شیطان کو میں نے نہ تو آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے وقت بلایا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت ان کو بلایا، یا یہ کہ نہ تو میں نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ان سے مدد طلب کی اور نہ خود ان ہی کے پیدا کرنے کے موقع پر ان سے مدد چاہی اور میں ایسا عاجز نہیں کہ ان کافروں اور ان یہود و نصاریٰ اور ان بتوں کے پجاریوں کو اپنا دست و بازو بناتا۔

(۵۲) اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان بتوں کے پجاریوں سے کہے گا کہ اپنے ان معبودوں کو یاد کرو جن کی تم عبادت کرتے اور میرا شریک ٹھہراتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ تمہیں میرے عذاب سے نجات دلا دیں گے سو وہ ان معبودوں کو پکاریں مگر یہ ان کو جواب نہ دیں گے اور ہم ان عابد و معبود کے درمیان دوزخ میں وادی حائل کر دیں گے۔ یا یہ کہ ان کے درمیان جو دنیا میں محبت و دوستی تھی ہم اس کو آخرت میں ہلاکت اور تباہی سے تبدیل کر دیں گے۔

(۵۳) اور مشرکین دوزخ کو دیکھیں گے اور یقین کر لیں گے کہ ضرور ہم اس میں داخل ہوں گے اور اس سے بچنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

(۵۴) اور ہم نے مکہ والوں کے لیے اس قرآن کریم میں وعدے و وعید کے عمدہ مضامین طرح طرح سے بیان کیے ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کر کے ایمان لائیں اور ابی بن خلف بھی باطل پر جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہے یا یہ آدمی جھگڑنے میں سب سے بڑھ کر ہے۔

(۵۵) اور اہل مکہ کو جو کہ بدر کے دن مارے گئے بعد اس کے کہ رسول اکرم ﷺ ان کے پاس قرآن کریم لے کر پہنچ

چکے ہیں آپ پر اور قرآن کریم پر ایمان لانے اور کفر و شرک سے توبہ کرنے سے اور کوئی امر مانع نہیں رہا، سوائے اس کے کہ ان کو اس کا انتظار رہا کہ اگلوں کے ساتھ ہلاکت و بربادی کا جیسا معاملہ کیا گیا ہے وہی ان کے ساتھ بھی کیا جائے یا یہ کہ بدر کے دن صحابہ کرام کی تکواریں ان کے سامنے نکل پڑیں۔

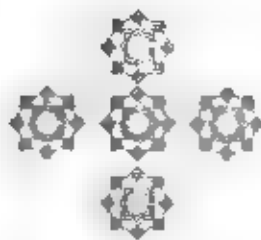
(۵۶) اور رسولوں کو تو ہم صرف مسلمانوں کو جنت کی بشارت دینے اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔

اور رسولوں اور کتابوں کے منکر شرکیہ باتیں تراش کر جھگڑے نکالتے ہیں تاکہ اس باطل کے ذریعے حق اور ہدایت کو بچلا دیں اور انھوں نے میری کتاب اور میرے رسول کو اور جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے محض دل لگی اور مذاق بنارکھا ہے۔

(۵۷) اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے اور پھر اس سے انکار کے ساتھ روگردانی کرے اور جو کچھ اپنے ہاتھوں گناہ سمیٹ رہا ہے اس کے نتیجہ کو بھول جائے۔ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ یہ حق اور ہدایت کی بات ہی نہ سمجھ سکیں اور ان باتوں کے سمجھنے سے ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر آپ ان کو توحید کی طرف بلائیں تو یہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

(۵۸) اور آپ کا پروردگار بڑا مغفرت کرنے والا اور بڑی رحمت والا ہے کہ ان سے عذاب کو ٹال رکھا ہے۔ اگر ان سے ان کے شرک پر پکڑ کرنے لگتا تو ان پر دنیا ہی میں فوری عذاب نازل کر دیتا بلکہ ان کی ہلاکت کے لیے ایک مقرر وقت ہے کہ اس عذاب الہی سے یہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاسکتے۔

(۵۹) اور یہ بستیوں والے گزشتہ لوگ جن کی ہلاکت کے قصے مشہور ہیں جب انھوں نے شرک کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کے ہلاک ہونے کے لیے وقت مقرر کیا تھا۔



وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَتْلِهِ لَا بَرَحَ حَتَّى

أَتِلَاجَ مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْضَى حَقْبًا فَمَتَابَلَا مَجْمَعِ  
بَيْنَهُمَا نَيْسًا حَوْتَهُمَا فَنَحَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَمَتَابَلَا وَزَا  
قَالَ لِقَتْلِهِ إِنَّمَا عَدَاؤُنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا  
قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ  
وَمَا أَنَسِينِي إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي  
الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّ عَلَى أَثَرِهِمَا  
قَصَصًا فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آمِنًا بَعَثْنَاهُ مِنْ  
عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَيْتَ  
عَلَى أَنْ تَعْلِمَ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ  
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا أَلَمْ تُحِطْ بِهِ  
خُبْرًا قَالَ سَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي  
لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ ابْتِغَيْنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى  
أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَقَا حَتَّى إِذَا كُنَا فِي السَّفِينَةِ  
خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا  
إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ  
لَا تُؤْخِذْنِي بِمَا نَسِيتَ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا  
فَانْطَقَا حَتَّى إِذَا الْبَقِيَ غُلَامٌ فَقَتَلَهُ قَالَ أَقْتَتَ نَفْسًا  
رَزِيقَةً لِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَكْرًا

قَالَ الْمُرْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا  
قَالَ إِنْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا تُصِغْنِي قَدْ  
بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَقَا حَتَّى إِذَا الْبَقِيَ أَهْلُ قَرْيَةٍ  
اسْتَضَعْنَا أَهْلَهَا وَابْيَاحُوا أَنْ يُضَيِّقُوهُمْ فَوَجَدَا فِيهَا جَدَارًا مَبْنُوعًا  
أَنْ يَنْقُصَ وَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَتَخَذْتُ عَلَيْهِ جَزَاءً  
قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِمَا يُوَیْلُ لَمْ تَسْتَطِيعَ  
عَلَيْهِ صَبْرًا إِنَّا السَّفِينَةَ كُنَّا نَسْكُنُ فِيهَا نَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ  
فَارْتَدُّوا أَنْ أَعْيَبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ فَلَمْ يَأْخُذْ كُلُّ سَفِينَةٍ

اور جب موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جب تک میں دو دریاؤں  
کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں بیٹھے کا نہیں خواہ برسوں چتا رہوں  
(۶۰)۔ جب اُن کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو اپنی پھلی بھول گئے  
۔ تو اُس نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا رستہ بنالیا (۶۱)۔ جب  
آگے چلے تو (موسیٰ نے) اپنے شاگرد سے کہا کہ ہمارا کھانا لاؤ۔  
اس سفر سے ہم کو بہت تھکان ہو گئی ہے (۶۲)۔ (اس نے) کہا کہ  
بھلا آپ نے دیکھا کہ جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو  
میں پھلی (وہیں) بھول گیا۔ اور مجھے (آپ سے) اُس کا ذکر کرنا  
شیطان نے بھلا دیا۔ اور اُس نے عجب طرح سے دریا میں اپنا رستہ  
لیا (۶۳)۔ (موسیٰ نے) کہا یہی تو (وہ مقام) ہے جسے ہم تلاش  
کرتے تھے تو وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے ٹوٹ گئے  
(۶۴)۔ (وہاں) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ  
دیکھا جس کو ہم نے اپنے ہاں سے رحمت (یعنی نبوت یا نعمت  
ولایت) دی تھی اور اپنے پاس سے علم بخشا تھا (۶۵)۔ موسیٰ نے  
اُن سے (جن کا نام خضر تھا) کہا کہ جو علم (خدا کی طرف سے)  
آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اُس میں سے مجھے کچھ بھلائی (کی  
باتیں) سکھائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں (۶۶)۔ (خضر نے  
کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے (۶۷)۔ اور جس  
بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اُس پر صبر کر بھی کیونکر کر سکتے ہو (۶۸)۔  
موسیٰ نے کہا خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیے گا۔ اور میں آپ  
کے ارشاد کے خلاف نہیں کروں گا (۶۹)۔ (خضر نے) کہا کہ اگر تم  
میرے ساتھ رہنا چاہو تو (شرط یہ ہے) مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا  
جب تک میں خود اُس کا ذکر تم سے نہ کروں (۷۰)۔ تو دونوں چل  
پڑے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو (خضر نے) کشتی کو  
پھاڑ ڈالا۔ (موسیٰ نے) کہا کیا آپ نے اسے اس لیے پھاڑا ہے  
کہ سواروں کو غرق کر دیں۔ یہ تو آپ نے بڑی (عجیب) بات  
کی (۷۱)۔ (خضر نے) کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے  
ساتھ صبر نہ کر سکو گے (۷۲)۔ (موسیٰ نے) کہا کہ جو بھول مجھ

غَضَبًا ۚ وَاَمَّا الْعُلَمَاءُ فَاَنَّ اَبُوهُ مُؤْمِنٌ فَخَشِنَا اَنْ يُّرَفِّقَهَا  
طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ فَاَرَدْنَا اَنْ يُبَدِّلَ لَهَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَوَةً  
وَاَقْرَبَ رَحْمًا ۚ وَاَمَّا الْيَهُودُ فَكَانَ لِعُلَمَائِهِمْ يَتَّبِعُونَ فِي  
الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمْ وَكَانَ اَبُوهُمْ صَالِحًا ۚ وَاَرَادَ  
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَسْذٰهُمَا وَيُخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ  
وَوَافَقْتُهُ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاٰوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۚ

سے ہوئی اس پر مواخذہ نہ کیجئے۔ اور میرے معاملے میں مجھ پر  
مشکل نہ ڈالے (۷۳)۔ پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ (رستے  
میں) ایک لڑکا ملا (تو خضر نے) اُسے مار ڈالا۔ (موسیٰ نے) کہا  
کہ آپ نے ایک بے گناہ شخص کو (ناحق) بغیر قصاص کے مار  
ڈالا۔ (یہ تو) آپ نے بُری بات کی (۷۴)۔ (خضر نے) کہا کیا  
میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے (۷۵)۔  
انہوں نے کہا کہ اگر میں اس کے بعد (پھر) کوئی بات پوچھوں

(یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت) کو پہنچ گئے (۷۶)۔ پھر  
دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے اور اُن سے کھانا طلب کیا۔ انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔  
پھر انہوں نے وہاں پر ایک دیوار دیکھی جو (جھک کر) گرا چاہتی تھی خضر نے اُس کو سیدھا کر دیا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ اگر آپ چاہتے تو  
اُن سے (اس کا) معاوضہ لیتے (تاکہ کھانے کا کام چلتا) (۷۷)۔ (خضر نے) کہا کہ اب مجھ میں اور تجھ میں عیحدگی (مگر) جن  
باتوں پر تم صبر نہ کر سکے میں اُن کا تمہیں بھی بتائے دیتا ہوں (۷۸)۔ (کہ وہ جو) کشتی (تھی) غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت  
(کر کے یعنی کشتیاں چلا کر گزارہ) کرتے تھے۔ اور اُن کے سامنے (کی طرف) ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا تو  
میں نے چاہا کہ اُسے عیب دار کر دوں (تاکہ وہ اُسے غصب نہ کر سکے) (۷۹)۔ اور وہ جو لڑکا تھا اُس کے ماں باپ دونوں مومن تھے  
ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ (بڑا ہو کر جو بد کردار ہوتا کہیں) اُن کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسا دے (۸۰)۔ تو ہم نے چاہا کہ اُن کا پروردگار اس  
کی جگہ اُن کو اور (بچہ) عطا فرمائے جو پاک طینتی اور محبت میں سے اس سے بہتر ہو (۸۱)۔ اور وہ جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی (جو)  
شہر میں (رہتے تھے) اور اُس کے نیچے اُن کا خزانہ (دفن) تھا اور اُن کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ  
اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور (پھر) اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے۔ اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیے۔ یہ  
ان باتوں کی کاراز ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے (۸۲)

### تفسیر سورۃ الکہف آیات (۶۰) تا (۸۲)

(۸۲ تا ۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل  
میں یہ بات آئی کہ روئے زمین پر میرے سے بڑا کوئی عالم نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام آپ سے بڑھ کر  
عابد اور عالم میرا ایک بندہ خضر علیہ السلام موجود ہے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پروردگار میری ان سے ملاقات کروائیے، اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا ایک نمکین مچھلی اپنے زادراہ کے طور پر لے کر سمندر کے کنارہ پر چل دو، ایک چٹان کے پاس جہاں میں  
حیات ہے اس مقام پر جا کر مچھلی زندہ ہو جائے گی اور وہیں تمہیں خضر علیہ السلام ملیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ  
وقت یاد کرو جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون سے فرمایا یہ بنی اسرائیل کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام



کی خدمت اور ان کی اتباع کیا کرتے تھے کہ میں مسلسل چلتا جاؤں گا یہاں تک کہ اس جگہ پر پہنچ جاؤں، جہاں دو دریا شیریں اور نمکین بحر فارس اور روم آپس میں ملتے ہیں، چنانچہ جب چلتے چلتے دونوں دریاؤں کے جمع ہونے کے جگہ پر پہنچے اور کسی پتھر کے ساتھ لگ کر سو گئے اور اٹھنے کے بعد اس اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے مچھلی نے دریا میں اپنی ایک لکیر کی طرح راہ لی اور چل دی پھر جب دونوں اس پتھر سے آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شاردہ یعنی یوشع بن نون سے فرمایا ہمارا ناشتہ تولاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تکلیف اور تھکان ہوئی ہے یوشع بن نون نے کہا موسیٰ علیہ السلام لیجیے دیکھیے جب ہم اس پتھر کے قریب ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کا عجیب واقعہ ذکر کرنا ہی آپ سے بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا مچھلی نے تو اس مقام پر دریا میں عجیب راہ لی۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی موقع کی تو ہمیں تلاش تھی کیوں کہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کی اللہ کی طرف سے یہی نشانی بیان کی گئی تھی، سو دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے اور واپس ہوئے اور اس پتھر کے پاس خضر علیہ السلام کو پایا جن کو ہم نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا تھا اور ان کو علم اسرار کو نبیہ عطا کیا تھا حضرت موسیٰ نے خضر علیہ السلام سے فرمایا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ جو علم مفید آپ کو اللہ کی جانب سے سکھایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو بھی سکھلا دیں۔

انھوں نے جواب دیا کہ موسیٰ علیہ السلام آپ سے میرے ساتھ رہ کر میرے افعال پر صبر نہیں ہو سکے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں صبر کروں گا خضر علیہ السلام نے فرمایا موسیٰ آپ بھلا ایسے امور پر کیسے صبر کریں گے جو آپ کے احاطہ علم سے باہر ہیں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا انشاء اللہ آپ سے جو افعال ظہور پذیر ہوں گے آپ مجھے ان پر صابر پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کے حکم سے اختلاف نہیں کروں گا۔

خضر علیہ السلام نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کی نسبت کچھ سوال نہ کرنا جب تک کہ میں اس کے متعلق خود ہی آپ سے ذکر نہ کروں۔ غرض کہ حضرت موسیٰ اور خضر دونوں ایک طرف چل دیے، جب عبر کے قریب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو خضر علیہ السلام نے کشتی کا ایک تختہ نکال دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کشتی والوں کو غرق کرنے کے لیے ایسا کیا ہے یہ قوم کو بہت ہی مشکل میں ڈال دیا ہے، خضر علیہ السلام نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ کے قول و قرار میں جو مجھ سے بھول چوک ہو اس پر گرفت نہ کیجیے اور نہ میرے معاملہ میں زیادہ سختی کیجیے۔ پھر دونوں کشتی سے اتر کر آگے چلے دو بستیوں کے درمیان ایک کمسن لڑکا ملا، خضر علیہ السلام نے اس کو مار ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام گھبرا کر کہنے لگے کہ آپ نے ایک بے گناہ معصوم بچے کو مار ڈالا اور وہ بھی کسی جان کے بدلے نہیں بے شک آپ نے یہ تو بڑی بے جا حرکت کی۔

خضر علیہ السلام نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ سے میری باتیں دیکھ کر صبر نہ ہو سکے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر اس مرتبہ کے بعد میں آپ پر کسی بات کے متعلق دریافت کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے کیوں کہ اس کے بارے میں آپ میری طرف سے عذر کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں، پھر دونوں آگے چلے، یہاں تک کہ جب انطاکیہ شہر پر سے گزر رہا تھا وہاں کے رہنے والوں سے کھانے کو مانگا، سوانھوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، اتنے میں ان کو ایک جھکی ہوئی دیوار ملی جو گرنے والی تھی تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کر دیا۔

حضرت موسیٰؑ بولے خضرؑ اگر آپ چاہتے تو اس پر کچھ اجرت لے لیتے کہ اس کا کھانا لے کر کھا لیتے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا یہ وقت ہماری اور آپ کی علیحدگی کا ہے، باقی میں ان چیزوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

وہ کشتی جس کا میں نے تختہ نکالا تھا وہ چند غریب آدمیوں کی تھی کہ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو کرایہ پر دریا سے پار کرتے تھے سو میں نے اس لیے عیب ڈالا کیوں کہ ان کے آگے ظالم جلندی نامی بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو زبردستی پکڑ رہا تھا اور رہا وہ لڑکا اس کے والدین ایماندار اور اس بستی کے شرفاء میں سے تھے اور آپ کے پروردگار کو معلوم تھا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی و کفر اور جھوٹی قسموں سے اپنے والدین کو بڑے ہو کر تکلیف پہنچائے گا اس بنا پر میں نے اس کو مار ڈالا۔

سو ہمیں یہ منظور ہوا کہ بجائے اس کے ان کا پروردگار ان کو ایسی اولاد دے جو اس سے زیادہ نیکوکار اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والی ہو۔

چنانچہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان والدین کو لڑکی عطا کی اور پھر اس لڑکی سے انبیاء کرام میں سے ایک نبی نے شادی فرمائی اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک نبی پیدا فرمایا جس کے ذریعے سے بہت لوگوں کو ہدایت فرمائی۔ اور اس لڑکے کا نام جیسود تھا اور یہ کافر اور بڑا ڈاکو تھا اس واسطے خضر علیہ السلام نے بحکم خداوندی اس کو قتل کیا۔

اور جہاں تک دیوار کا تعلق ہے تو وہ احرم، صریم دو یتیم لڑکوں کی تھی جو انطاکیہ شہر میں رہتے تھے اس دیوار کے نیچے ایک سونے کی تختی تھی جس میں علم اور حکمت کی باتیں مکتوب تھیں اور اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تعجب ہے ایسے شخص پر جو موت کے یقین کے بعد پھر کیسے خوش رہتا ہے اور تعجب ہے

ایسے شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھنے کے بعد کیسے غمگین رہتا ہے اور تعجب کے قابل ہے وہ شخص جو دنیا کے زوال اور دنیا والوں کے تبدل احوال پر یقین کرتے ہوئے پھر کیسے اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کا باپ کا شیخ ایک امانت دار آدمی تھا سو آپ کے رب نے

اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں بالغ ہو۔ اپنی اس سختی کو نکال لیں اور آپ کے پروردگار کی وحی کے مطابق میں نے ایسا کیا ہے اور ان میں سے کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا یہ حقیقت ہے ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

وَسُئِلْنَا عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا  
اِذَا مَكْنَا لَهُ فِي الْاَرْضِ وَاتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۚ وَاتَّبَعَ  
سَبَبًا ۚ حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي  
عَيْنٍ حَاسَةٍ ۚ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا نَقُذِرُ اِلَيْهِ الْقُرْنَيْنِ اِمَّا اَنْ  
تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَنْصِلَ ۚ فَبَيَّنَّا لَهُمْ يَوْمَ ذَلِكَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ  
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نَّكَرًا ۚ وَاَمَّا مَنْ  
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ اَحْسَنُ ۚ وَنَسْتَقُولُ لَهُ مِنْ اَمْرِنَا  
يُسْرًا ۚ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۚ حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَصْغُرُ  
عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ يَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ۚ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحْطٰنَا  
بِمَا كَذَّبَ بِهِ خُبْرًا ۚ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۚ حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ  
وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۚ قَوْلًا ثَلٰثِيْنَ  
اِنْ يَّاجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَهَلْ نَجْعَلُ  
لَكَ خُرْجًا عَلٰى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۚ قَالَ اَلَا كُنْتُ  
فِيْهِ رَقِيْ خَيْرًا ۚ اَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ ۚ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۚ  
اَتُوْنِيْ زُبْرًا ۚ حَتَّىٰ اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ  
اَنْفَعُوْا حَتَّىٰ اِذَا جَعَلَهُ نَارًا ۚ قَالَ اَتُوْنِيْ اَفْرِغْ عَلَيْهِ قَطْرًا ۚ  
فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يُّظْهِرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ نَقْمًا ۚ قَالَ  
هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّيْ ۚ اِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۚ وَكَانَ  
وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۚ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٍ فِيْ بَعْضٍ  
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ فَجَعَلْنٰهُمْ جَنْعًا ۚ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ  
لِّلْكَافِرِيْنَ عَرْضًا ۚ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غَطَاٍ۬ عَنْ ذِكْرِيْ  
وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيعُوْنَ سَمْعًا ۚ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ يُتَخَذُوْا  
عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِ اَوْلِيَآءٍ ۚ اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِّلْكَافِرِيْنَ نَارًا ۚ

اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ میں اس کا کسی قدر حال تم کو پڑھ کر سنا تا ہوں (۸۳)۔ ہم نے اُس کو زمین میں بڑی دسترس دی تھی اور ہر طرح کا سامان عطا کیا تھا (۸۴)۔ تو اُس نے (سفر کا) ایک سامان کیا (۸۵)۔ یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو اُسے ایسا پایا کہ ایک کچھڑ کی ندی میں ڈوب رہا ہے اور اُس (ندی) کے پاس ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا ذوالقرنین اتم ان کو خواہ تکلیف دو خواہ اُن (کے بارے) میں بھلائی اختیار کرو (دونوں باتوں کی تمہیں قدرت ہے) (۸۶)۔ (ذوالقرنین نے) کہا کہ جو (کفر و بد کرداری سے) ظلم کرے گا اُسے ہم عذاب دینگے پھر (جب) وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹا یا جائے گا تو وہ بھی اُسے اُردا عذاب دیگا (۸۷)۔ اور جو ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا اُس کے لئے بہت اچھا بدلہ ہے۔ اور ہم اپنے معاملے میں (اس پر کسی طرح کی سختی نہیں کریں گے بلکہ) اُس سے نرم بات کہیں گے (۸۸)۔ پھر اُس نے ایک اور سامان (سفر کا) کیا (۸۹)۔ یہاں تک کہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایسے لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کے لئے ہم نے سورج کے اس طرف کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی (۹۰)۔ (حقیقت حال) یوں (تھی) اور جو کچھ اُسکے پاس تھا ہم کو سب کی خبر تھی (۹۱)۔ پھر اُس نے ایک اور سامان کیا (۹۲)۔ یہاں تک کہ دود یواروں کے درمیان پہنچا۔ تو دیکھا کہ اُن کے اس طرف کچھ لوگ ہیں کہ بات کو سمجھ نہیں سکتے (۹۳)۔ اُن لوگوں نے کہا کہ ذوالقرنین! یا جوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے رہتے ہیں۔ بھلا ہم آپ کے لئے خرچ (کا انتظام) کر دیں کہ آپ ہمارے اور اُن کے درمیان ایک دیوار کھینچ دیں (۹۴)۔

(ذوالقرنین نے) کہا کہ خرچ کا جو مقدور خدا نے مجھے بخشا ہے وہ بہت اچھا ہے۔ تم مجھے قوت (بازو) سے مدد دو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط اوٹ بنا دوں گا (۹۵)۔ تو تم لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لاؤ (چنانچہ کام جاری کر دیا گیا) یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان (کاھنہ) برابر کر دیا (اور) کہا کہ (اب اسے) دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو (دھونک دھونک کر) آگ کر دیا تو کہا کہ (اب) میرے پاس تانبہ لاؤ کہ اس پر پکھڑا کر ڈال دوں (۹۶)۔ پھر ان میں یہ قدرت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگاسکیں (۹۷)۔ بولا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے۔ جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہنچے گا تو اس کو (ڈھا) کر ہموار کر دے گا۔ اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے (۹۸)۔ (اس روز) ہم ان کو چھوڑ دیں گے کہ (روئے زمین پر پھیل کر) ایک دوسرے میں ٹھس جائیں گے اور ضرور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو جمع کر لیں گے (۹۹)۔ اور اس روز جہنم کو کافروں کے سامنے لائیں گے (۱۰۰)۔ جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے (۱۰۱)۔ کیا کافریہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے ہوا (اپنا) کارساز بنائیں گے (تو ہم خفا نہیں ہوں گے) ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے (۱۰۲)

### تفسیر سورۃ الکہف آیات (۸۳) تا (۱۰۲)

(۹۸ تا ۸۳) اے محمد ﷺ والے آپ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں، آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں اس کا ذکر ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے ان کو روئے زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو راستوں اور منزلوں کی معرفت عطا کی تھی۔

چنانچہ انھوں نے سفر کے لیے ایک راستہ اختیار کر لیا یہاں تک کہ جب غروب آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب ان کو سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا اور اس موقع پر انھوں نے ایک کافر قوم دیکھی۔ ہم نے بطور الہام کے کہا کہ ذوالقرنین یا تو ان کو قتل کرو یہاں تک کہ یہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں یا ان کے ساتھ پہلے نرمی کا معاملہ کرو کہ ان کو معاف کر دو اور چھوڑ دو۔

ذوالقرنین نے عرض کیا بالکل ٹھیک لیکن جس نے ان میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا تو ہم اسے دنیا میں قتل کریں گے اور پھر وہ آخرت میں اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچایا جائے گا اور وہ اسے دوزخ کی سخت سزا دے گا۔ اور جو شخص ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا تو اسے آخرت میں بھی جنت ملے گی اور ہم بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں گے۔

پھر ذوالقرنین نے ممالک مشرقیہ کے فتح کرنے کے ارادہ سے مشرق کی طرف راہ لی تو طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچ کر انھوں نے آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے ہوئے دیکھا کہ جن کے لیے ہم نے آفتاب سے اوپر پہاڑ درخت کپڑے وغیرہ کی کوئی آڑ نہیں رکھی تھی کہ حق بات سے بالکل عاری قوم تھی اور اس قوم کو تاراج و تاول اور

منک کہا جاتا تھا۔

غرض کہ ذوالقرنین جیسا کہ منجہائے مغرب تک پہنچے تھے، اسی طرح سفر کرتے منجہائے مشرق تک پہنچے اور اُن کو جو کچھ واقعات وغیرہ کی خبر تھی۔ ہمیں اس کی پوری خبر ہے، پھر ذوالقرنین فتوحات کرتے ہوئے مشرق کی سمت میں روم کی طرف ہوئے۔

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو ان پہاڑوں سے اس طرف ایک قوم کو دیکھا جو دوسروں کی بات نہیں سمجھتے تھے۔ انھوں نے بذریعہ ترجمان کہا کہ اے ذوالقرنین! قوم یا جوج اس سرزمین میں بڑا فساد مچاتے ہیں، یعنی ہمارے تروتازہ میوؤں کو کھا جاتے ہیں اور خشک کو لے جاتے ہیں اور ہماری اولاد کو قتل کر ڈالتے ہیں اور ہمارے آدمیوں کو کھا جاتے ہیں۔

یا جوج بھی ایک آدمی کا نام تھا اور ماجوج بھی ایک شخص کا اور یہ دونوں یافث بن نوح کی اولاد میں سے تھے اور کہا گیا ہے کہ اس قوم کی کثرت کی وجہ سے یہ اس کا نام پڑ گیا۔

تو کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کے لیے کچھ ضروری چیزیں جمع کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کچھ رکاوٹ بنادیں۔

ذوالقرنین نے جواب دیا کہ جس بادشاہت اور مال میں میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے اور عطا کی ہے وہ اس مزدوری سے بہت زیادہ ہے، انھوں نے عرض کیا سو آپ کس قسم کی حمایت چاہتے ہیں، ذوالقرنین نے جواب دیا ہاتھ پیروں اور اوزاروں سے میری مدد کرو۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنائے دیتا ہوں تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ، یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے دونوں سروں کے خلاء کو پر کر دیا تو ان کو حکم دیا دھونکو، چنانچہ انھوں نے آگ جلا کر ان کو دھونکنا شروع کیا، یہاں تک کہ جب ان لوہے کی چادروں کو دھونکتے دھونکتے لال انگارا کر دیا تو اس وقت حکم دیا کہ اب میرے پاس پکھلا ہوا تانبا لاؤ تاکہ اس پر ڈال دوں، چنانچہ وہ تانبا اس پر ڈال دیا گیا۔

تو پھر یا جوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نیچے کی طرف سے لگا سکتے تھے تب ذوالقرنین نے فرمایا کہ یہ دیوار کی تیاری میرے پروردگار کی ایک خاص رحمت ہے جس وقت یا جوج ماجوج کے نکلنے کا وقت آئے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر دے گا اور میرے رب کا وعدہ یا جوج ماجوج کے نکلنے کے بارے میں برحق ہے۔

(۹۹) اور اُن کے نکلنے کے دن یا روم سے واپسی کے دن جب کہ یا جوج ماجوج اس سے نہیں نکل سکیں گے ہم ان کی یہ حالت کر دیں گے کہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جائیں گے اور صورت پھونکے جانے کے بعد ہم سب کو جمع کر لیں گے۔

(۱۰۰-۱۰۱) اور قیامت کے دن دوزخ کو کافروں کے سامنے ان کے داخل کرنے سے پہلے پیش کر دیں گے جو ہماری

توحید اور ہماری کتاب قرآن سے اندھے تھے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے دشمنی کی وجہ سے قرآن کریم سن بھی نہیں سکتے تھے۔

(۱۰۲) کیا پھر بھی ان لوگوں کو جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکر ہیں خیال ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کی عبادت کریں اور دنیوی و اخروی نفع میں ان کو اپنا کارساز سمجھیں یا یہ مطلب ہے کہ کیا ان کافروں کو میری اطاعت و فرمانبرداری کے علاوہ میرے بندوں کی عبادت اور ان کو کارساز سمجھنا کفایت کر جائے گا۔ ہم نے ان کی دعوت اور ٹھکانے کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں کہ جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں (۱۰۲)۔ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی۔ اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں (۱۰۳)۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لیے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے (۱۰۵)۔ یہ ان کی سزا ہے (یعنی) جہنم اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور ہمارے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی (۱۰۶)۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے ان کے لئے بہشت کے باغ مہمانی ہوں گے (۱۰۷)۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے (۱۰۸)۔ کہہ دو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَبِيلُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يُحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا ۚ أُولَٰئِكَ جِزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۖ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۚ قُلْ لَّوْكَانَ الْبَحْرُ مَدَدًا وَإِلِكُمُ الْمُنَى لَنُقَدِّمُ بَعْضُ قَبْلِ أَنْ تَنْفَذَ كَلِمَتُ رَبِّي ۖ وَلَوْ جُنَّاتُ بَيْتِلَٰهٖ نَدَادًا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مُّثَلُّكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ إِلَهُ ۖ وَاحِدٌ ۚ فَنَ كَانُ يَرْجُوٓا ۖ فِي لِقَاءِ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُفِرُّ دُونَ رَبِّهِ خَلَاءًا

کے) لئے سیاحی ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور (سمندر) اس کی مدد کو لائیں (۱۰۹)۔ کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک معبود ہے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے (۱۱۰)

### تفسیر سورۃ الکہف آیات (۱۰۳) تا (۱۱۰)

(۱۰۳-۱۰۴) اے نبی کریم آپ ان سے فرمائیے کہ کیا ہم آپ کو ایسے لوگوں کے بارے میں بتائیں جو آخرت میں خسارہ میں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں تمام محنت سب اکارت گئی جیسا کہ خوارج اور گرجاؤں والے اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

(۱۰۵) یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم اور مرنے کے بعد جی اٹھنے کا انکار کر رہے ہیں ان کے سارے نیک کام غارت گئے تو قیامت کے دن مع ان کے نیک اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے یعنی قیامت



کے دن ان کے نیک اعمال کا ذرہ برابر بھی وزن قائم نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۶) ان کی سزا جہنم ہوگی اس وجہ سے کہ انھوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کیا تھا اور میری کتاب اور میرے رسول محمد ﷺ کا مذاق اڑایا تھا۔

(۱۰۷-۱۰۸) بے شک جو حضرات رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کی رہائش کے لیے فردوس کے باغات ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور نہ وہ وہاں سے کہیں اور جانا چاہیں گے۔

(۱۰۹) اور اے محمد ﷺ آپ خصوصاً یہود سے بھی فرمادیجیے کہ اگر میرے پروردگار کی باتیں اور اس کے علم و کمالات لکھنے کے لیے سمندر کا پانی روشنائی کی جگہ ہو تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے اس جیسا دوسرا سمندر بھی ختم ہو جائے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (النخ)

امام حاکمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کہ ہمیں کچھ چیز بتاؤ جس کو ہم اس رسول سے پوچھیں، یہود نے کہا روح کے بارے میں سوال کرو، چنانچہ قریش نے آپ سے روح کے بارے میں سوال کیا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (النخ) اس پر یہود کہنے لگے کہ ہمیں بہت علم دیا گیا ہے ہمیں تو ریت دی گئی ہے اور جن کو تو ریت دی گئی ہو انھیں خیر کثیر دی گئی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر روشنائی ہو تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے۔

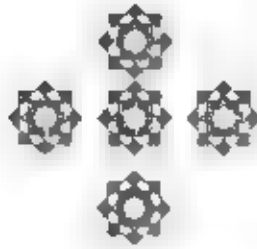
(۱۱۰) اور آپ ان سے فرمادیجیے کہ میں تم ہی جیسا آدمی ہوں میرے پاس بذریعہ جبریل امین یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں سو جس شخص کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانے کا ذرہ ہو وہ خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی اطاعت میں کسی کو شریک نہ کرے یہ آیت کریمہ جناب بن زہیر عامری کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (النخ)

ابن ابی حاتمؒ اور ابن ابی الدنیاؒ نے ”کتاب الاخلاص“ میں طاؤس سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اعمال کرتا ہوں اور مجھے اس بات کی تمنا ہے کہ میرا ٹھکانا دکھا دیا جائے، آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یعنی سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے، وہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے یہ روایت مرسل ہے اور

امام حاکم نے اسی روایت کو متدرک میں بواسطہ طاؤس حضرت ابن عباس ؓ سے موصولاً شرطِ شیعین پر روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتمؒ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ مسلمانوں میں ایک شخص جہاد کرتا تھا اور اسے اس بات کی خواہش تھی کہ اس کا ٹھکانا دکھا دیا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابو نعیمؒ اور ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں بواسطہ سدی صغیرؒ، کلبیؒ، ابو صالحؒ، ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب بن زبیر نے کہا کہ جب آدمی نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا کوئی صدقہ و خیرات کرے اور اس پر اس کی تعریف کی جائے اور پھر وہ لوگوں کی اس تعریف سے اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے وہ نیک کام کرتا رہے۔



سُوْرَةُ اَلْمَرْيَمِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً اَمَّا اَوَّلُهَا فَهُوَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كَلٰهِنَعَصَّ نَحْوَ ذِكْرٍ رَّحِمْتَ رَبِّكَ عَبْدًا ذَكِيًّا اَلَمْ نَدْعُ رَبَّنَا  
بِذَا اَوْ خَفِیَّا قَالَ رَبُّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاسْتَعَلَ الرَّاسُ  
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَاؤِكَ رَبِّ شَقِیًّا وَاِنِّ خِفْتُ اَلِاِنَّا مِنُ  
وَرَّامِیْ وَكَانَتْ اُمْرَاقِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا  
یٰرَبِّیْ وَیَرِّثْ مِنِّیْ اِلٰی یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا یٰرَبِّیْ اِنَّا  
لَنَبِّئُكَ بِمَا یَعْمَلُ اِسْمٰهُ یَعْنِیْ لَمْ نَجْعَلْ لَّهِ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا قَالَ  
رَبُّ لِّیْ یَكُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ وَكَانَتْ اُمْرَاقِیْ عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتَ مِنَ الْكِبَرِ  
عِتِیًّا قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلٰی هٰذِیْهِ وَقَدْ خَلَقْتَنِكَ  
مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْئًا قَالَ رَبُّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً قَالَ  
اِنَّكَ اِلَّا نَكْمَةُ النَّاسِ ثَلَاثٌ لِّیَالٍ سَوِیًّا فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهِ  
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بِكُرْبَا وَعَشِیًّا  
یٰیْحٰییْ خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتِیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا وَحَنَّا نَا  
مَنْ لَّدُنَّا وَرَكُوْةً وَكَانَ تَقِیًّا وَبَرَّ اَبُو الْبَدِیْهِ وَلَمْ یَكُنْ  
جَبَّارًا عَصِیًّا وَسَلَّمْ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ  
یُبْعَثُ حَیًّا وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذَا انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا  
مَكَاَنًا شَرْقِیًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَارْسَلْنَا  
اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَسَمِعَتْ لَهَا بَشْرًا سَوِیًّا قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ  
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتُ تَقِیًّا قَالَ اَلَمْ اَنَا رَسُوْلُ  
رَبِّكَ لَا هَبْ لَكَ عِلْمًا اَزْكِیًّا قَالَتْ اِنِّیْ یَكُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ وَلَمْ  
یَنْسَیْنِیْ بَشْرًا وَّلَمْ اَلُكُ بَغِیًّا

سُوْرَةُ الْمَرْيَمِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً اَمَّا اَوَّلُهَا فَهُوَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کَلٰهِنَعَصَّ (۱)۔ (یہ) تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان (ہے جو اُس نے) اپنے بندے زکریا پر (کی تھی) (۲)۔ جب اُنہوں نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا (۳)۔ (اور) کہا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں بڑھاپے کے سبب کمزور ہو گئی ہیں اور سر (ہے کہ) بڑھاپے (کی وجہ سے) شعلہ مارنے لگا ہے اور میرے پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا (۴)۔ اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما (۵)۔ جو میری اور اولاد یعقوب کی میراث کا مالک ہو۔ اور (اے) میرے رب اُس کو خوش اطوار بنائیو (۶)۔ اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے۔ اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا (۷)۔ اُنہوں نے کہا پروردگار میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا۔ جس حال میں میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں (۸)۔ حکم ہوا کہ اسی طرح (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے یہ آسان ہے اور میں پہلے تم کو بھی تو پیدا کر چکا ہوں اور تم کچھ چیز نہ تھے (۹)۔ کہا کہ پروردگار میرے لیے کچھ نشانی مقرر فرما۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم صحیح دسالم ہو کر تین (رات اور دن) لوگوں سے بات نہ کر سکو گے (۱۰)۔ پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو اُن سے اشارے سے کہا کہ صبح و شام (خدا کو) یاد کرتے رہو (۱۱)۔ اے یحییٰ (ہماری) کتاب کو زور سے پڑھ رہو۔

اور ہم نے اُن کو لڑکپن ہی میں ذاتی عطا فرمائی تھی (۱۲)۔ اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیزگار تھے (۱۳)۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش (اور) نافرمان نہیں تھے (۱۴)۔ اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے اُن پر سلام اور رحمت (ہے) (۱۵)۔ اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی مذکور کرو۔ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں (۱۶)۔ تو اُنہوں نے اُن کی طرف سے پردہ کر لیا (اُس وقت) ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ اُن کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا (۱۷)۔ (مریم) بولیں کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (۱۸)۔ اُنہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں (۱۹)۔ (مریم نے کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیوں کر ہوگا۔ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں۔ اور میں بدکردار بھی نہیں ہوں) (۲۰)

## تفسیر سورۃ مریم آیات (۱) تا (۲۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں اٹھانوے آیات اور نو سو باسٹھ کلمات اور تین ہزار تین سو دو حروف ہیں۔

(۱) کہیں بعض۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد و ثنا فرمائی ہے یعنی وہ کافی ہے ہدایت عطا فرمانے والا ہے اور عالم ہے، صادق ہے یا یہ کہ کاف کا مطلب وہ اپنی مخلوق کو کافی ہے اور ہاء سے مراد ہدایت فرمانے والا ہے اور یا سے مراد ہے کہ اس کا تسلط اور غلبہ تمام مخلوق پر ہے اور عین سے مراد کہ وہ تمام مخلوق کے احوال جاننے والا ہے اور صاد یعنی کہ اپنے وعدے میں سچا ہے یا یہ کہ کاف سے کریم اور لفظ ہا سے ہادی یا حلیم اور عین سے علیم اور صاد سے صادق کنایہ ہے یا یہ کہ صدوق سے کنایہ ہے یعنی کہ بہت ہی زیادہ سچا اور یا یہ کہ ایک قسم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے۔

(۲-۳) یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کے مہربانی فرمانے کا اپنے بندہ زکریا علیہ السلام پر کہ ان کو لڑکا عطا فرمایا جب کہ زکریا علیہ السلام نے محراب میں اپنی قوم سے پوشیدہ طور پر اپنے پروردگار کو پکارا۔

(۴) اے میرے رب میرا جسم کمزور ہو گیا ہے اور میرے بال سفید ہو گئے ہیں اور اے میرے رب میں آپ سے کوئی دعا کرنے میں ناکام نہیں رہا ہوں۔

(۵-۶) اور اپنے بعد اپنے وارثوں کے بارے میں اندیشے میں مبتلا ہوں کہ کہیں میرے علم اور تقویٰ کا میرے بعد کوئی وارث نہ ہو یا یہ کہ میرے ورثہ کم ہیں اور میری بیوی حسنہ ہمشیرہ ام مریم بنت عمران بن ماثان بانجھ ہے لہذا آپ خاص اپنی رحمت سے ایسا فرزند عطا فرمائیے جو کہ میرے خاص علوم میں میرا وارث بنے اور یعقوب علیہ السلام کے خاندان کے موروثی علوم میں ان کا وارث بنے اگر ان میں یہ علوم اور بادشاہت ہوں (حضرت یعقوب علیہ السلام کا خاندان حضرت یحییٰ علیہ السلام کی انضیال تھی) اور اس کو اپنا پسندیدہ اور نیکو کار بنائیے۔

(۷) چنانچہ اللہ کی طرف سے جبریل علیہ السلام نے ان سے فرمایا اے زکریا علیہ السلام ہم تمہیں ایک فرزند کی بشارت دیتے ہیں جن کا نام یحییٰ ہے کہ ان کی وجہ سے ان کی والدہ کا رحم زندہ ہوا اور ہم نے زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام سے پہلے کوئی اولاد نہیں دی تھی یا کہ یحییٰ علیہ السلام سے پہلے یحییٰ نام کا اور کوئی نہیں تھا۔

(۸) زکریا علیہ السلام نے جبریل امین کے ذریعے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے اولاد کس طرح ہوگی جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھا پے کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا ہوں یہ کہ میری عمر بہتر (۷۲) سال کی ہو چکی ہے۔

(۹) جبریل امین نے فرمایا جیسا کہ تم سے کہا گیا موجودہ حالت یوں ہی رہے گی تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ اس کا پیدا کرنا مجھ پر آسان ہے اور اے زکریا یحییٰ سے پہلے میں نے ہی تمہیں پیدا کیا۔

(۱۰) تب زکریا علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری بیوی کے حاملہ ہونے کے لیے کوئی علامت مقرر

فرمادیجیے۔

ارشاد ہوا کہ علامت یہ ہے کہ تین دن تین رات تک تم لوگوں سے بات چیت نہ کر سکو گے حالاں کہ تندرست ہو گے کسی قسم کی کوئی بیماری اور گونگا پن نہیں ہوگا۔

(۱۱) چنانچہ مسجد سے اپنی قوم کے پاس تشریف لائے اور ان کو اشارہ سے یا زمین پر لکھ کر فرمایا کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی عبادت اور پاکی بیان کرنے میں مصروف رہو۔

(۱۲-۱۳-۱۴) پھر یحییٰ علیہ السلام جس وقت بالغ ہوئے اور سن شعور کو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اے یحییٰ کتاب توریت میں جو احکامات ہیں ان کی پوری کوشش اور پابندی کے ساتھ پیروی کرو اور ہم نے یحییٰ علیہ السلام کو لڑکپن ہی میں عقل و علم عطا کیا تھا اور خاص اپنی طرف سے ان کے والدین کے لیے رحمت اور صلہ رحمی یا یہ کہ ان کو دین میں صلاحیت عطا کی تھی۔

اور وہ اپنے رب کے بڑے تابعدار اور اپنے والدین کے بڑے خدمت گزار تھے اور وہ دین میں نافرمانی کر نیوالے اور غصہ میں قتل کرنے والے اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرنے والے نہیں تھے۔

(۱۵) اور یحییٰ علیہ السلام کو ہماری جانب سے سلام مغفرت اور سعادت عطا ہو جس دن کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن کہ انھوں نے انتقال فرمایا اور جس وقت کہ وہ قبر سے اٹھائے جائیں گے۔

(۱۶) اور اے محمد ﷺ قرآن کریم میں سے حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ بھی بیان کیجیے جو وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ ایک ایسے مکان میں گئیں جو مشرق کی طرف تھا۔

(۱۷) پھر انھوں نے گھر والوں کے سامنے پردہ ڈال لیا تاکہ اس کی آڑ میں غسل کر سکیں چنانچہ غسل سے فراغت کے بعد ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتے جبریل امین کو بھیجا وہ ان کے سامنے ایک پورے نوجوان کی صورت میں ظاہر ہوئے۔

(۱۸) یہ دیکھ کر حضرت مریم علیہا السلام کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو اللہ کا فرمانبردار ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ متقی ایک بُرے آدمی کا نام تھا حضرت مریم علیہا السلام گھبراہٹ میں اسی کو سمجھیں اور کہنے لگیں کہ اگر تو متقی ہے تو میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

(۱۹) حضرت جبریل علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ میں تمہارے پروردگار کا فرشتہ ہوں اس لیے آیا ہوں تاکہ تمہیں ایک نیک فرزند دوں۔

(۲۰) حضرت مریم علیہا السلام نے جبریل امین سے فرمایا کہ میرے لڑکا کس طرح ہوگا حالاں کہ ابھی میرا کوئی خاوند نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔

## قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّنَا

هُوَ عَلَى هَيْنٍ وَلَنَجْعَلَ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ  
 أَمْرًا مَقْضِيًّا فَحَسَّتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا  
 فَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جَنْحِ الشَّجَرَةِ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ  
 قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا فَنَادَى لَهَا مِنْ تَحْتِهَا  
 أَلَا تَحْزَنِينَ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّي  
 إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا  
 فَكَلَى وَالشَّارِبِ وَقَرِئِ عَيْنًا فَمَا تَرِينَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا  
 فَقَوْلِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أَكَلِمَ الْيَوْمَ الْنِسَاءَ  
 فَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحِيَّةً قَالُوا أَلَمْ يَرِيكَ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا  
 يَا خُتْلُوْنَ هَلْ رَوْنَا مَا كَانَ أَبُوكَ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّ بَكٍّ  
 فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا  
 قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي  
 مُبْرَكًا كَأَيِّنْ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ  
 حَيًّا وَبَرَّأ إِلَهِدَنِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلَامُ  
 عَلَيَّ يَوْمَ وُيْدْتُ وَيَوْمَ أُمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ذَلِكَ  
 عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ  
 كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَنَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا  
 يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ وَإِنَّ اللَّهَ لَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ  
 هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَخُتِفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ  
 لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْعِرْ  
 يَوْمَ يَأْتُوتَنَّا لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ  
 وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ  
 وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّا نَعْنُ ثَوْتَ الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْكَ وَإِنَّا  
 يَرْجِعُونَ

ہج

(فرشتے نے) کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ یہ  
 مجھے آسان ہے اور (میں اُسے اُسی طریق پر پیدا کروں گا) تاکہ  
 اُس کو لوگوں کے لیے اپنی طرف سے نشانی اور (ذریعہ) رحمت (اور  
 مہربانی) بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے (۲۱)۔ تو وہ اس (بچے) کے  
 ساتھ حامد ہو گئیں اور اُسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں (۲۲)۔ پھر  
 دروازہ اُن کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کہ کاش میں  
 اس سے پہلے مر چکتی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی (۲۳)۔ اس وقت اُن  
 کے بچے کی جانب سے فرشتے نے ان کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو۔  
 تمہارے پروردگار نے تمہارے بچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے  
 (۲۴)۔ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ  
 کھجوریں جھڑ پڑیں گی (۲۵)۔ تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔  
 اگر تم کسی آدمی کو دیکھو تو کہنا کہ میں نے خدا کے لیے روزے کی منت  
 مانی ہے تو آج میں کسی آدمی سے ہرگز کلام نہیں کروں گی (۲۶)۔ پھر  
 وہ اس (بچے) کو اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لے آئیں۔ وہ کہنے لگے کہ  
 مریم یہ تو تو نے بُرا کام کیا (۲۷)۔ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ  
 ہی بد اطوار آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (۲۸)۔ تو مریم نے  
 اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم اس سے کہہ گود کا بچہ ہے  
 کیوں کربات کریں (۲۹)۔ (بچے نے کہا) کہ میں خدا کا بندہ ہوں  
 اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے (۳۰)۔ اور میں جہاں  
 ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب  
 تک زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے اور (مجھے) اپنی  
 ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش و بد بخت  
 نہیں بنایا (۳۱)۔ اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا  
 اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (ورحمت) ہے  
 (۳۲)۔ یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) سچی بات ہے جس  
 میں شک کرتے ہیں (۳۳)۔ خدا کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا  
 بنائے وہ پاک ہے۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو یہی کہتا ہے  
 کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (۳۴)۔ اور بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا  
 پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو کہ یہی سیدھا رستہ ہے (۳۵)۔ پھر  
 (اہل کتاب کے) فرقوں نے باہم اختلاف کیا سو جو لوگ کافر ہوئے  
 اُن کو بڑے دن (یعنی قیامت کے روز) حاضر ہونے سے خرابی ہے (۳۶)۔ وہ جس دن ہمارے سامنے آئیں گے۔ کیسے سننے والے



اور کیسے دیکھنے والے ہوں گے۔ مگر ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں (۳۸)۔ اور اُن کو حسرت (دافسوس) کے دن سے ڈراؤ جب بات فیصلہ کر دی جائے گی اور (ہیہات) وہ غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں اور ایمان نہیں لاتے (۳۹)۔ ہم ہی زمین کے اور جو لوگ اس پر (بستے) ہیں اُن کے وارث ہیں۔ اور ہماری ہی طرف اُن کو لوٹنا ہوگا (۴۰)

### تفسیر سورۃ مريم آیات (۲۱) تا (۴۰)

(۲۱) جبریل امین نے فرمایا بس جس طرح تم سے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا کرنا میرے لیے آسان ہے اور تاکہ ہم اس بغیر باپ کے بیٹے کو بنی اسرائیل کے لیے ایک نشانی بنائیں اور جو ان پر ایمان لائے اس کے لیے باعثِ رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہوگا۔

(۲۲-۲۳) چنانچہ حضرت مریمؑ حاملہ ہو گئیں اور ان کا حمل نو ماہ کا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک دن کا تھا چنانچہ وہ اس کی پیدائش کے وقت دروازہ مقام پر لوگوں سے علیحدہ کسی جگہ پر چلی گئیں اور دروزہ کی شدت کی وجہ سے ایک خشک کھجور کے درخت کی آڑ لی اور گھبرا کر بولیں کہ کاش میں اس بچہ سے پہلے ہی یا اس دن سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔

(۲۴) فوراً حضرت جبریل علیہ السلام نے پائیں مکان سے ان کو پکارا کہ اے مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے تم دکھی مت ہو اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت عطا کی ہے اور یہ کہ تمہارے رب نے تمہارے پائیں مکان میں ایک نہر جاری کر دی ہے۔

(۲۵) اور اس کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، اس سے تم پر تازہ کھجوریں جھریں گی۔

(۲۶) پھر ان پھلوں کو کھاؤ اور نہر سے پانی پیو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر دو اور آج کے بعد اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی دیکھو تو کہہ دینا میں نے تو روزہ کی جس میں بولنے کی پابندی ہے، نذر مان رکھی اور پھر اتنا کہنے کے بعد خاموش ہو جانا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ خود تمہاری طرف سے جواب دے دیں گے۔

(۲۷) حضرت عیسیٰ چالیس دن کے ہوئے تو وہ ان کو گود میں لے کر اپنی قوم کے پاس آئیں قوم بولی بڑے غضب کا کام کیا۔

(۲۸) اے ہارون کی بہن تمہارے باپ کوئی برے آدمی نہ تھے ہارون کی عبادت و پرہیزگاری میں تشبیہ دے کر ان کی بہن کہا کیوں کہ ہارون بہت نیک انسان تھے یا یہ کہ ہارون بڑے آدمی تھے، لہذا ان کے ساتھ تشبیہ دے دی۔

(۲۹) اور کہا گیا کہ ہارون اور حضرت مریمؑ ایک ہی باپ کی اولاد تھے اس لیے ان کی طرف منسوب کیا اور نہ تمہاری ماں بری عورت تھی چنانچہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کر دیا کہ جو کچھ کہنا ہو ان سے کہو، قوم کہنے لگی بھلا ایسے شخص سے کیوں کہ بات کریں جو کہ ابھی گود میں ہے یہ پالنے میں بچہ ہی ہے۔

(۳۰، ۳۱) حضرت عیسیٰ بول اٹھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے ماں کے پیٹ ہی سے مجھے علم توریت و انجیل دیا

ہے (گوا آئندہ دے گا مگر بوجہ یقینی ہونے کے ایسا ہے جیسے دے دی) اور ماں کے پیٹ سے نکلنے کے بعد مجھے نبی بنایا (یعنی بنائے گا) اور میں جس مقام پر بھی ہوں، مجھے نیکوں کی تعلیم دینے والا بنایا ہے اور اس نے مجھے نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے جب تک کہ میں زندہ رہوں۔

(۳۲) اور مجھے میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور مجھے سرکش غصہ میں قتل و غارتگری کرنے والا اور اپنے پروردگار کا نافرمان نہیں بنایا۔

(۳۳) اور جس وقت کہ میں پیدا ہوا، شیطان کے کوچے سے مجھ کو سلامتی ہو اور قبر کی گھبراہٹ سے جب کہ میں مروں گا اور جس وقت کہ قبر سے زندہ کر کے میں اٹھایا جاؤں گا۔

(۳۴) یہ ہے عیسیٰ بن مریم کا واقعہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی بالکل سچی بات جس میں نصاریٰ شک کر رہے ہیں کہ بعض ان کو اللہ اور بعض اللہ کا بیٹا اور بعض اللہ کا شریک کہتے ہیں۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو اولاد کے طور پر اپنائے اس کی ذات اولاد اور شریک سے بالکل ماوراء پاک ہے کیوں کہ اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے مثلاً وہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو پیدا فرمایا تو وہ صرف اتنا فرما دیتے ہیں کہ ”کن“ ہو جا سو وہ کام ہو جاتا ہے۔

(۳۶) غرض کہ جب حضرت عیسیٰ اپنی قوم کو رسالت کی دعوت دینے کے لیے آئے تو فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ میرا بھی رب اور خالق و رازق ہے اور تمہارا بھی رب اور خالق و رازق ہے تو خاص اسی کی توحید کے قائل ہو جاؤ۔

(۳۷) اور جس توحید کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں وہ سیدھا راستہ یعنی دین اسلام ہے تو کافروں نے باہم اختلاف ڈال دیا، بعض کہنے لگے کہ یہی اللہ ہیں بعض کہنے لگے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں بعض بولے کہ اللہ کے شریک ہیں سو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں باہم اختلاف کیا قیامت کے دن کے عذاب سے بہت بڑی خرابی ہے دوزخ میں پیپ اور خون کی ایک وادی ہے، اس کا نام ”وہل“ ہے یا یہ کہ اس سے مراد دوزخ کا ٹرہا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد عذاب کی سختی ہے، اس دن یہ کافر کیسے چھہ شنو اور پینا ہو جائیں۔

(۳۸) قیامت کے دن یہ لوگ ایسے چھہ سننے اور دیکھنے والے ہو جائیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ ہیں اور نہ اللہ کے بیٹے اور اس کے شریک ہیں لیکن مشرکین آج دنیا میں اپنے اس قول کی بنا پر کہ حضرت عیسیٰ اللہ ہیں اور اللہ کے بیٹے اور اس کے شریک ہیں یہی جہنم میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

(۳۹) اور محمد ﷺ آپ ان لوگوں کو پچھتاوے کے دن سے ڈرائیے جب کہ حساب و کتاب سے فراغت ہو جائے گی اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے اور جنت دوزخ کے درمیان موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور وہ لوگ اس چیز سے ناواقف اور غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اور قرآن اور موت کے بعد پھر جتنی انہیں پر ایمان نہیں آتے۔

(۴۰) اور ہم تمام زمین اور اہل زمین کے مالک ہیں یعنی آخر ایک دن سب میں کے اور سب کے ہم ہی وارث ہیں، ہم مارتے اور زندہ کرتے ہیں اور قیامت کے دن یہ سب ہمارے ہی پاس لوٹنے کے ہیں گے، پھر ہم ان کو ان کے اعمال کی جزا دیں گے یعنی نیکی کے بدلے نیکی اور برائی کے بدلے برائی پائیں گے۔

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ بَرَهٗمَ اِبْرٰهٖمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا  
نَبِيًّا اِذْ قَالَ لِاٰبِهٖ يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ  
وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا يٰاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جِئْتُ مِنَ الْغُيُوْبِ  
لَمَّا يٰاَبَتِكَ فَاَلْبَعْنٰی اٰهْدَاكَ صِرَاطًا سَوِيًّا يٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ  
الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ بَرِخًا مِّنْ عَصِيًّا يٰاَبَتِ اِنِّیْ  
اَخَافُ اَنْ یَّسْئَلَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَمُوْنَ بِشَیْءٍ وَّهٖٓ  
قَالَ رَءِیْبٌ اَنْتَ عَنْ اٰیٰتِیْ یٰاَبْرٰهٖمَ نَبِّیُّ اَمْ تَنْتَهٰی لَا رَحْمٰتَکَ  
وَ اٰهْجِرْ فِیْ نَبِیٍّ قَالَ سَمِعَ عِیْسٰی سَاسْتَفِیْذُکَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ  
فِیْ حَفِیِّیٍّ وَ اَعٰیذُ لَکُمْ وَ اَتَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ  
عَسٰی اَلَّا کُوْنُ بِدَعْوِیْ رَبِّیْ شَقِيًّا فَمَدَّ اَعْمٰرُہُمْ وَ یُعْبَدُوْنَ  
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ هَبْنٰہُ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ کَرَّمْنٰ نَبِیًّا  
وَ وَهَبْنٰ لَہُمْ مِّنْ رَّحْمٰتِنَا وَ جَعَلْنٰ لَہُمْ یَسٰیءَ صِدْقٍ عَلَیًّا  
وَ اذْكُرْ فِی الْكِتَابِ مُوْسٰی اِنَّهٗ كَانَ مُنْجٰیًا وَ کَانَ رَسُوْلًا  
وَ تَادِیْنٰہُ مِنْ جَانِبِ الْخُوْرِ الْاَیْمٰنِ وَ قَرَّبْنٰہُ نَجِیًّا  
وَ وَهَبْنٰ لَہُ مِنْ رَّحْمٰتِنَا اَخَا لَہٗ هٰرُوْنَ نَبِیًّا وَ اذْكُرْ فِی  
الْكِتَابِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّهٗ کَانَ صٰدِقَ الْوَعْدِ وَ کَانَ رَسُوْلًا  
نَبِیًّا وَ کَانَ یٰمُرُ اٰھْلَہٗ بِالْصَّلٰوةِ وَ اِذْ کُوْلُوْا وَ کَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ  
مَرْضِیًّا وَ اذْكُرْ فِی الْكِتَابِ اِذْ رِیْسٌ اِنَّهٗ کَانَ صِدِّقًا نَبِیًّا  
وَ رَفَعْنٰہُ مَکًّا عَلَیًّا

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو۔ بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے (۴۱)۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکیں (۴۲)۔ ابا مجھے یہ علم ملتا ہے جو آپ کو نہیں ملتا تو میرے ساتھ ہو بیٹے میں آپ کو سیدھی راہ پر چلا دوں گا (۴۳)۔ ابا شیطان کی پرستش نہ کیجئے بے شک شیطان خدا کا منافق ہے (۴۴)۔ ابا مجھے ہر وقت ہے کہ آپ و خدا کا مذاق اچھا ہے۔ تو آپ شیطان سے ہاتھی ہو جائیں (۴۵)۔ اُس نے کہا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ اور تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جا (۴۶)۔ (ابراہیم نے) سلام علیک کہا (اور کہا کہ) میں آپ کے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا۔ بے شک وہ مجھے نہایت مہربان ہے (۴۷)۔ اور میں آپ کو ہوں۔ اور جن کو آپ خدا کے ہوا پکارا کرتے ہیں اُن سے کنارہ کش ہوں اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہوں کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا (۴۸)۔ اور جب ابراہیم اُن لوگوں سے اور جن کی وہ خدا کے ہوا پرستش کرتے تھے ان سے الگ ہو گئے تو ہم نے اُن کو اسحاق اور (اسحاق کو) یعقوب بخشے۔ اور سب کو پیغمبر بنایا (۴۹)۔ اور اُن کو اپنی رحمت سے (جنت کی چیزیں) عنایت میں۔ اور ان کا جمیل بلند کیا (۵۰)۔ اور کتاب میں موسیٰ کا بھی ذکر کر، بے شک وہ (ہمارے) عزیز اور پیغمبر مرسل تھے (۵۱)۔ اور ہم نے اُن کو تھوڑی دہائی جانب پکارا اور باتیں کرنے سے روک دیا (۵۲)۔ اور اپنی مہربانی سے اُن کو اُن کا جانی مارا پیغمبر مرسل بنا دیا (۵۳)۔ اور

کتاب میں اسمعیل کا بھی ذکر کرو۔ وہ ہمارے سچے اور (ہمارے) پیغمبر ہوئے نبی تھے (۵۴)۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار سے ہاں پسندیدہ (برزیدہ) تھے (۵۵)۔ اور کتاب میں ابراہیم کا بھی ذکر کرو۔ وہ بھی نہایت سچے نبی تھے (۵۶)۔ اور ہم نے اُن کو اونچی جگہ اٹھالیا تھا (۵۷)۔

## تفسیر سورۃ مريم آیات (۴۱) تا (۵۷)

(۴۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیجیے وہ اپنے ایمان کے ساتھ بڑے راست بازی اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔

(۴۲) جب کہ انھوں نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ اے میرے باپ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں اور نہ تمہاری عبادت کو دیکھتے ہیں اور نہ عذاب الہی کے مقابلہ میں تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں۔

(۴۳) میرے باپ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایسا علم آیا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا وہ یہ کہ جو شخص غیر اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کا عذاب دے گا۔

سواللہ کے دین میں میری پیروی کرو میں تمہیں ایک سیدھا دین اسلام کا راستہ بتاؤں گا۔

(۴۴) میرے باپ بتوں کی عبادت کرنے میں شیطان کی بات ہرگز مت مانو، شیطان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

(۴۵) اے میرے باپ اگر آپ ایمان نہ لائے تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذاب نہ نازل ہو پھر تم دوزخ میں شیطان کے ساتھی ہو جاؤ۔

(۴۶) ان کے باپ آزر نے جواب دیا ابراہیم علیہ السلام کیا تم میرے معبودوں کی عبادت سے منکر ہو گئے ہو اگر تم اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو میں تمہیں قید کردوں گا یا یہ کہ مار ڈالوں گا اور جب تک میں زندہ ہوں تم مجھ سے علیحدہ رہو یا یہ کہ مجھ سے اس قسم کی گفتگو مت کرو یا یہ کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے کنار کش ہو جاؤ۔

(۴۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا سلامتی ہو آپ پر اب میں تمہارے لیے اپنے رب سے دعا کروں گا وہ میری باتوں سے کو خوب جانتا ہے، اگر اس کی مرضی ہوگی تو میری دعا قبول فرما لے گا۔

(۴۸) اور میں تم لوگوں سے اور جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو سب سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور بس میں اپنے رب کی عبادت کروں گا کیوں کہ مجھے امید اور یقین ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کر کے محروم نہیں رہوں گا۔

(۴۹) چنانچہ جب حضرت ابراہیم ان لوگوں اور ان بتوں سے علیحدہ ہو گئے تو ہم نے ان کو حضرت (اسحاق علیہ السلام) بیٹا اور (حضرت یعقوب علیہ السلام) پوتا عطا کیا۔

(۵۰) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوب علیہم السلام ان میں سے ہر ایک کو نبوت و اسلام کے ساتھ سرفرازی عطا فرمائی اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اپنی خاص نعمت و رحمت سے نیک اولاد اور رزق حلال عطا کیا اور ہم نے ان کو یہ سرفرازی عطا فرمائی کہ ہر ایک ان کا تعظیم اور تعریف کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔

(۵۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی ذکر کیجیے، وہ کفر و شرک اور تمام بری باتوں سے پاک اور عبادت و توحید کے لیے اللہ تعالیٰ کے خاص کیے ہوئے بندے تھے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا تھا۔

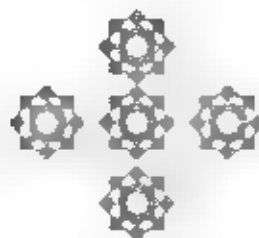
(۵۲) اور ہم نے حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور کے دائیں جانب سے آواز دی اور ہم نے ان کو مصاحب خاص بنایا یہاں تک کہ قلم کی آواز انھوں نے سنی۔

(۵۳) اور ہم نے ان کو راز کی باتیں کرنے کے لیے مصاحب خاص بنایا اور ہم نے اپنی نعمت سے ان کو اور ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر ان کا وزیر اور مددگار بنایا۔

(۵۴) اور حضرت اسمعیلؑ کا بھی ذکر کیجیے، یقیناً وہ وعدے کے بڑے سچے تھے اور اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے رسول بھی تھے اور احکام خداوندی سنانے والے بھی تھے۔

(۵۵) اور وہ اپنی قوم کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ و صدقات دینے کا بھی حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

(۵۶-۵۷) اور قرآن کریم میں حضرت ادریسؑ کا بھی ذکر کیجیے بے شک وہ اپنے ایمان میں بڑے سچے نبی تھے اور ہم نے ان کو جنت میں بلند مرتبہ تک پہنچایا۔



اُولَئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ

اَسْبَغْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَهْرًا وَمِنْ حَسَنَاتِ نُّوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ  
بِرْهِيْمَ وَاٰنَةَ اٰرَافَ وَمِنْ هٰدِيْنَ وَاجْتَبَيْنَا اٰدَمَ اِلٰهَ اٰتَمَلْ عَلَيْهِ اٰتَمَلْ  
اَلْمُحْسِنِ خُذُوا سَبْعًا وَبَكِيًّا فَخَفَّ مِنْ بَعْدِهِمْ خَفْفٌ  
خُضَعُوا الصُّوْرَةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوَفَ يَنْقُوتُ غِيًّا  
لَا مَنْ تَبَ وَاَمِنْ وَعَمِلَ صٰدِقًا وَوَلَّيْتُ يَدَ خُنُوْنٍ  
الْجَنَّةَ وَلَا يَظْمِسُوْنَ شَيْئًا جَنَّتِ عَذْرٰى اِلٰهِيٍّ وَمَدَّ  
الرَّحْمٰنُ عِبَادًا بِاَلْغَيْبِ اَنَّهُ كَانَ وَعْدًا لَّنَا لَا يَسْتَوِيْنَ  
فِيْهَا لَعْنًا اِلَّا سَبْعًا وَلَقَدْ رَزَقْنَاهُمْ فِيْهَا بَكَوْرًا وَعَشِيْرًا  
تَبَتِ الْجَنَّةُ اِلٰتِيْ نُوْرٍ مِنْ عِبَادٍ مَنْ كَانَ تَقِيًّا  
وَمَا نُنَزِّلُ اِلَّا بِمُرُوْرٍ لَّهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ  
وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَاَن كَانَ رَبُّكَ لَسِيًّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ وَبَيْنَهُمَا وَغُبْرًا وَاضْطَرِبَ رِجْلًا دَنِيًّا هَلْ تَنَّهُ  
لَهٗ سَيِّئًا وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ اِذَا اٰتٰهُمُ لَسُوْفٌ اُخْرِجُوْنَا  
اَوْ لَا يَدْرٰى الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلٍ وَحَدِيْثًا شَدِيْدًا  
فَوَرَّهٖ تَخَشَّرَ لَّهُمْ وَاَشْيَاطِيْنُ ثُمَّ نَخَضُّوْنَهُمْ حَوَالِ جَهَنَّمَ  
بَحِيْثًا ثُمَّ لَنَزَعْنٰ عَنْ مَنْ كَلَّ شَيْعَةً اِيْنَهُمْ اَشَدُّ عَلَى  
الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ثُمَّ لَنَحْنُ عَنْهُمْ بِمُذَيِّنٍ هٰذَا وَلٰى يَدْرِيْنَ  
وَاِنِّ فِتْنٰكُمْ اِلَّا الْاَوَّلُ ذٰهًا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَسْبٌ فَتَضَيَّقُ ثُمَّ  
نُنَجِّي الَّذِيْنَ اَتَّقَوْا وَنَذَرُ الْاٰخِلِيْنَ فَيَذَرُ جَنِيْدًا

یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبر میں سے فضل کیا (یعنی) اولاد  
آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے نوح کی ساتھ  
(سستی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور اسماعیل کی اولاد میں سے اور ان  
لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ جب ان  
کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور  
روتے رہتے تھے (۵۸)۔ پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے  
جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا اُسے) کھو دیا۔  
اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ سو عنقریب انکو گمراہی کی  
سزا ملے گی (۵۹)۔ ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک  
کیے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا  
جائے گا۔ (۶۰)۔ (یعنی) بہشت جہنم کی (میں) جس کا خدا نے  
اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے (اور جو ان کی آنکھوں سے) پوشیدہ  
(ہے) بے شک اسکا وعدہ (نیوکاروں کے سامنے) آنے والا ہے  
(۶۱)۔ وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بیہودہ کلام نہ سنیں گے اور ان  
کے لئے صبح و شام کھانا تیار ہوگا (۶۲)۔ یہی وہ جنت ہے جس کا ہم  
اپنے بندوں میں سے ایسے شخص کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا  
(۶۳)۔ اور (فرشتوں نے پیغمبر کو جواب دیا کہ) ہم تمہارے  
پروردگار کے حکم کے سوا اُتر نہیں سکتے جو ہمارے آگے ہے اور جو کچھ  
چاہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار  
بھولنے والا نہیں (۶۴)۔ (یعنی) آسمان اور زمین کا اور جو کچھ ان  
دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اس

کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ بھلا تم کوئی اسم کا ہم نام جانتے ہو (۶۵)۔ اور (۵ فر) انسان جتنا بے ادب میں رہا اس کا تو یہ زندہ  
نہ رہے گا۔ (۶۶)۔ یا (۱۱) انسان یا انسان کہ ہم نے اس کو پہلے جی تو پیدا کیا تھا اور پھر جی چاہے نہ تھا۔ (۶۷)۔  
تمہارا پروردگار کی قسم ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے (اور وہ) گھٹنوں پر گرے  
ہوں گے (۶۸)۔ پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو بھیجیں گے جو خدا سے سرکشی کرتے تھے (۶۹)۔ اور ہم ان  
لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے کے زیادہ اذیت ہیں (۷۰)۔ اور تم میں سے کئی (شخص) نہیں گناہ کرنے والے ہیں  
اور یہ تمہارے پروردگار کے لئے ہے (۷۱)۔ اور ہم نے یہاں سے بہت سی قومیں مٹا دیں گے جن کے بل پڑا  
ہوا چھوڑ دیں گے (۷۲)۔



## تفسیر سورۃ مريم آیات (۵۸) تا (۷۲)

(۵۸) اور جن حضرات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰؑ، حضرت ادریسؑ، اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت اور اسلام کے ساتھ خاص انعام فرمایا ہے یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے اور کچھ ان میں سے ان لوگوں کی نسل میں سے تھے جن کو ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی اولاد میں سے کشتی میں سوار کیا تھا اور بعض ان میں سے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد یعنی حضرت اسماعیلؑ و حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سے تھے اور بعض ان میں سے حضرت یعقوبؑ کی نسل یعنی حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کی اولاد میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ایمان کے ساتھ سرفرازی عطا فرمائی اور اسلام اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی کی توفیق کی بناء پر منتخب کیا وغیرہ جیسا کہ حضرت عبدالسلام وغیرہ جب ان حضرات کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی ذکر ہوتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔

(۵۹) پھر ان انبیاء کرام اور صالحین کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور دنیا میں نفسانی لذتوں اور خواہشات کی پیروی کی اور مٹگی بہنوں سے شادی کرنا شروع کر دی، یہ تالائق یہود ہیں سو یہ لوگ عنقریب غیبتی وادی جہنم میں گریں گے۔

(۶۰) البتہ ان یہودیوں میں سے جس نے توبہ کر لی اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا تو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے کہ ان کی نیکیوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی اور نہ ان کی برائیوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

(۶۱-۶۲) اب اللہ تعالیٰ جس جنت میں یہ لوگ جائیں گے اس کے اوصاف بیان فرما رہا ہے یعنی ان ہمیشہ رہنے والے باغوں میں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہوگا اور یہ لوگ جنت میں فضول جھوٹی قسمیں نہ سننے پائیں گے، سوائے اکرام و اعزاز کے طور پر ایک دوسرے کو سلام کرنے کے اور ان کو جنت میں دنیا کے انداز سے صبح و شام کھانا ملا کرے گا۔

(۶۳) اور یہ جنت ایسا مقام ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو اس میں داخل کریں گے جو کفر و شرک سے بچنے والے ہوں گے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

(۶۴) اور اے محمد ﷺ ہم آسمان سے وقتاً فوقتاً سوائے آپ کے رب کے حکم کے نہیں آسکتے۔ قریش نے جب آپ سے روح، ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے بارے میں دریافت کیا تھا اور وحی اللہ تعالیٰ نے کچھ دنوں کے لیے روک لی تھی تو جب جبریل امین وحی لے کر آئے تب آپ نے ان سے تاخیر کی وجہ دریافت کی اس وقت انھوں نے یہ جواب دیا امور آخرت اور امور دنیا اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہو گا وہ سب چیزیں اسی کی ملکیت میں داخل ہیں اور جب سے آپ کے رب نے وحی کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ آپ کا پروردگار آپ کو بھولنے والا نہیں۔

نَمَانِ نَزْوِل: وَمَا نَسْتَنْزِلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ (النخ)

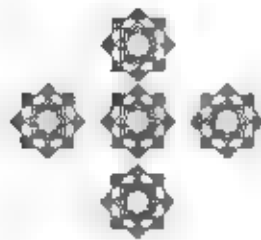
امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت جبریل امین سے درخواست کی کہ آپ ہماری ملاقات کے لیے جلدی جلدی کیوں نہیں آتے، ذرا جلدی جلدی آیا کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم سوائے آپ کے رب کے حکم کے وقتاً فوقتاً نہیں آسکتے۔ اور ابن ابی حاتمؒ نے عکرمہؒ سے روایت کیا ہے کہ جبریل امین چالیس دن تک تشریف نہیں لائے بقیہ روایت حسب سابق ہے اور ابن مردویہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جبریل امین سے دریافت کیا کہ کون سا قطعہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ عزیز ہے اور کون سا اس کی نظر میں زیادہ مرغوب ہے جبریل امین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیے بغیر میں کچھ نہیں جانتا چنانچہ جبریل دوبارہ تشریف لائے مگر دیر سے آئے اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے آنے میں دیر کی جس کی وجہ سے مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھ سے کچھ ناراضگی ہے اس پر جبریل امین نے فرمایا ہم سوائے آپ کے رب کے حکم کے وقتاً فوقتاً نہیں آسکتے۔ اور ابن اسحاقؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش نے جب رسول اکرم ﷺ سے اصحاب کہف کے بارے میں پوچھا تو پندرہ راتوں تک اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کوئی وحی نہیں بھیجی، جب جبریل امین آئے تو آپ نے ان سے فرمایا دیر سے آئے، اس پر انھوں نے یہ فرمایا۔

(۶۵) اور وہ آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان جو مخلوقات اور عجائبات ہیں سب کا خالق ہے سو اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کی عبادت پر قائم رہو۔ بھلا آپ کسی کو اللہ تعالیٰ کے مانند اور اس کا ہم صفت پاتے ہیں۔

(۶۶-۶۷) ابی بن خلفؒ حجی منکر بعث یوں کہتا ہے کہ کیا مرنے کے بعد جب کہ میں کچھ بھی نہیں رہوں گا پھر زندہ کر کے قبر سے نکالا جاؤں گا۔

کیا ابی بن خلف اس چیز سے نصیحت حاصل نہیں کرتا کہ اس سے پہلے ہم اس کو بدبودار نطفہ سے پیدا کر چکے ہیں تو پھر دوبارہ اس کو زندہ کرنے پر تو ہم اس ادنیٰ طریقے پر قادر ہیں۔

- (۶۸) سو قسم ہے آپ کے پروردگار کی ہم قیامت کے دن ابی اور اس کے ساتھیوں کو جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی پھر ان سب کو دوزخ کے گرد اس حالت میں اکٹھا کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔
- (۶۹) پھر ان گناہ گاروں کی ہر ایک جماعت میں سے ان لوگوں کو جدا کر لیں گے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کریم کی نافرمانی اور اس پر دلیری کیا کرتے تھے۔
- (۷۰) اور ہم ان کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔
- (۷۱) اور انبیاء و مرسلین کے علاوہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا دوزخ پر سے گزرنہ ہو (خواہ داخل ہوں یا اس کو یاد کریں) یہ فیصلہ لازم تاکید کیا ہوا ہے جو ضرور ہو کر رہے گا۔
- (۷۲) پھر ہم ان لوگوں کو جو کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والے تھے نجات دے دیں گے اور تمام مشرکین کو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنے دیں گے۔



## وَرِثَتْنِي

عَلَيْهِمْ يَتَذَكَّرُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا يَنْدِينُ امْنُوا امْنُوا  
الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَادٌ وَحَسَنٌ نَدِيًّا وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِنْ  
قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَرًا وَرِثِيًّا قُلْ مَنْ كَانَ فِي الْغُدُوَّةِ  
فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ نَدًّا اُحْثِ اِذَا رَأَوْا تَوَعْدُونَ اِنَّا الْعَذَابُ  
وََاِنَّ السَّاعَةَ فَسَيَعْنُونَ مَنْ هُوَ تَمَكَّنَ وَاَضَعُفُ جُنْدًا ۝  
وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَلْقِيَّتُ اضْلَحَتْ خَيْرٌ  
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ۝ اَقْرَبَيْتُ الَّذِي كَفَرَ بِاَيْتِنَا  
وَقَالَ لَا اُؤْتِيْتَنِي دَالًا وَاُولَئِكَ اِذَا اُخْلِعَ الْقَلْبُ اَوْ اَتَّخَذَ عِنْدَ  
الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا سَكَتُ لَكُمْ لِقَوْلِي وَلَقَدْ لَكُمْ مِنَ الْعَذَابِ  
مَدًّا ۝ وَرِثَةُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ  
اللَّهِ اِلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ  
وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ صُدُوحًا ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ عَلَى  
كَافِرِيْنَ تَوَلَّوْهُمْ اَرَاۤءَ لَا تَجْعَلُ عَلَيْهِمْ لِقَاءَ نَفْسِهِمْ عَذَابًا  
يَوْمَ نَحْشُرُ السَّافِكِيْنَ اِلَى الرَّحْمَنِ وَقَدْ اَلَوْا نَسُوْقَ التَّجْوِيْنِ اِلَى  
جَهَنَّمَ وَرِثَةً ۝ اَلَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اَشْفَاعُهُ اِلَّا مَنْ اَتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ  
عَهْدًا ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِذَا ۝  
تَكْبَرُ السَّمَوَاتُ يَتَخَفَتْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ اَرْضٌ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ  
هَدًّا ۝ اِنَّ دَعْوَةَ الْاِلٰهِ لَكُنْ اِلٰهًا وَاَلَيْتَنَّا لِرَبِّ رَحْمَنٍ اَنْ يَتَّخِذَ  
وَلَدًا ۝ اِنَّ كُلَّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اِلٰهَ الرَّحْمَنِ عَبْدًا ۝  
لَقَدْ اَخْلَصْنَاهُمْ وَقَدْ هَمُّوا اَنَّا نَكَلِّهُمُ تِيَةً يَوْمَ لِقَائِهِ فَرَدًّا ۝  
اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ  
وَرْدًا ۝ قُلْ لَيْسَ رَنَّهُ بِلِسَانِي بِشَرِّهِ سَتَقِيَ وَتُنذِرُ بِهِ  
قَوْمًا لَدًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِشُّ  
مِنْهُمْ مَنْ اَحَدٌ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْرًا ۝

اور جب اُن لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر  
ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے مکان کس  
کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں (۷۳)۔ اور ہم نے ان سے پہلے  
بہت سی اُمتیں ہلاک کر دیں۔ وہ لوگ (ان سے) ٹھاٹھ اور نمود میں  
کہیں اچھے تھے (۷۴)۔ کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا  
اسے آہستہ آہستہ مہلت دے جاتا ہے یہاں تک کہ جب اس چیز کو  
دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب اور خواہ  
قیامت۔ تو (اس وقت) جان لیں گے کہ مکان کس کا بُرا ہے اور لشکر  
کس کا کمزور ہے (۷۵)۔ اور جو لوگ ہدایت یاب ہیں خدا اُن کو اور  
زیادہ ہدایت دیتا ہے اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تمہارے  
پروردگار کے صلے کے لحاظ سے خوب اور انجام کے اعتبار سے بہتر  
ہیں (۷۶)۔ بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے  
کفر کیا اور کہنے لگا کہ (اگر میں از سر نو زندہ ہوا بھی تو یہی) مال اور  
اولاد مجھے (وہاں) ملے گا (۷۷)۔ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا  
خدا کے یہاں (سے) عہد لے لیا ہے (۷۸)۔ ہرگز نہیں۔ یہ جو کہتا  
ہے ہم اس کو لکھتے جاتے اور اس کے لیے آہستہ آہستہ عذاب  
بڑھاتے جاتے ہیں (۷۹)۔ اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے ان کے ہم  
وارث ہوں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئے گا (۸۰)۔ اور ان  
لوگوں نے خدا کے بوا اور معبود بنالے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے  
(موجب عزت و) مدد ہوں (۸۱)۔ ہرگز نہیں۔ وہ (معبودانِ  
باطل) اُن کی پرستش سے انکار کریں گے اور ان کے دشمن (ومخالف)  
ہوں گے (۸۲)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں  
پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ اُن کو برا بھیختہ کرتے رہتے ہیں (۸۳)۔ تو تم  
اُن پر (عذاب کے لیے) جلدی نہ کرو اور ہم تو اُن کے لیے (دن)  
شمار کر رہے ہیں (۸۴)۔ جس روز ہم پر ہیزگاروں کو خدا کے سامنے  
(بطور) مہمان جمع کریں گے (۸۵)۔ اور گنہگاروں کو دوزخ کی  
طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے (۸۶)۔ (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو (۸۷)۔  
اور کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے (۸۸)۔ (ایسا کہنے والو یہ تو) تم بُری بات (زبان پر) لائے ہو (۸۹)۔ قریب ہے کہ اس (افتر) پر

آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں (۹۰)۔ کہ انہوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا (۹۱)۔ اور خدا کو شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے (۹۲)۔ تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے روبرو بندے ہو کر آئیں گے (۹۳)۔ اُس نے ان (سب) کو (اپنے علم سے) گھیر رکھا اور (ایک ایک کو) شمار کر رکھا ہے (۹۴)۔ اور سب قیامت کے دن اس کے سامنے اکیسے اکیسے حاضر ہوں گے (۹۵)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے خدا ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا (۹۶)۔ (اے پیغمبر) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری پہنچا دو اور جھڑالوؤں کو ڈرنا دو (۹۷)۔ اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے روبرو ہوں کو ہلاک کر دیا ہے بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (ہیں) اُن کی محنت سنتے ہو (۹۸)

### تفسیر سورۃ مريم آیات (۷۳) تا (۹۸)

(۷۳) اور جب نظر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہمارے اوامر و نواہی کے بیان میں واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو یہ کافران لوگوں سے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق ؓ اور ان کے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں مکان کس کا زیادہ اچھا ہے اور محفل کس کی اچھی ہے۔ (۷۴) اور ہم نے ان قریش سے پہلے ایسی بہت سی جماعتیں ہلاک کی ہیں جو مال و اولاد اور مجالس و محافل میں ان سے کہیں زیادہ اچھے تھے۔

(۷۵) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمادیجیے کہ جو کفر و شرک میں مبتلا ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے مال و اولاد میں اضافہ کرتا رہتا ہے آپ ان کی حالت کو کہ جب یہ اس عذاب کو دیکھ لیں گے کہ جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے خواہ غزوہ بدر میں تلواروں کو یا قیامت کے دن دوزخ کے عذاب کو، تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں برا اور دنیا میں تنگ مکان کس کا ہے اور کمزور مددگار کس کے ہیں۔

(۷۶) اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ دنیا میں شریعت کے ساتھ ہدایت بڑھاتا رہتا ہے یا یہ کہ جو حضرات ناسخ کے ذریعے سے ہدایت پر ہیں تو منسوخ کے ساتھ ان کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اور پانچوں نمازیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ثواب عطا فرمائے گا وہ ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور آخرت میں انجام کے اعتبار سے بھی افضل ہیں۔

(۷۷) اور کیا آپ نے عاص بن وائل کی حالت کو بھی دیکھا جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ محمد ﷺ آخرت کے بارے میں جو بیان کرتے ہیں اگر وہ ٹھیک ہے تو مجھے وہاں بھی مال و اولاد ملے گا۔

ہَا نَزَّلْنَا آفْرَاءَ يُتُّ الذِّیْ کَفَرَ بَايْتِنَا (النہ)

امام بخاری و مسلم نے حضرت خباب بن ارت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سہمی

کے پاس اپنے قرض کی واپسی کے لیے آیا تو عاص کہنے لگا کہ جب تک تو محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہ کرے گا تیرے قرض نہ ادا کروں گا، حضرت خباب نے فرمایا کہ اگر تو مر کر پھر زندہ ہو جائے گا تب بھی کفر نہ کروں گا اس پر عاص نے کہا کہ میں مروں گا پھر زندہ ہوں گا، حضرت خباب نے فرمایا ہاں تو عاص کہنے لگا تو میرے پاس جب ہی آنا میرے پاس اس وقت بھی مال و اولاد سب کچھ ہوگا، تیرا قرض ادا کروں گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی کیا بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری آیات کے ساتھ کفر کرتا ہے۔

(۷۸) اَللّٰهُ تَعَالٰی اس کی تردید فرما رہا ہے کہ کیا اس نے لوح محفوظ کو دیکھ لیا ہے کہ اس کو مال و اولاد ملے گا، یا اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا یقین کر کے اللہ تعالیٰ سے اس چیز کا وعدہ لے لیا ہے۔

(۷۹) ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا جو یہ کہتا ہے، ہم اس کا یہ جھوٹ بھی لکھے لیتے ہیں اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔

(۸۰) اور جنت میں جن چیزوں کو یہ اپنے لیے کہہ رہا ہے اس کے ہم مالک رہ جائیں گے اور وہ ہم مومنین کو دیں گے اور یہ قیامت کے دن ہمارے پاس مال و اولاد اور دیگر چیزوں سے تنہا ہو کر آئے گا حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا عاص بن وائل پر کچھ قرض تھا جس کے تقاضا پر اس نے ایسا کہا تھا اس کے متعلق یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہے۔

(۸۱) اور یہ کفار مکہ اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہیں تاکہ یہ بت ان کی عذاب الہی سے حفاظت کریں۔

(۸۲) ہرگز یہ بت ان کی عذاب الہی سے حفاظت نہیں کر سکتے بلکہ ان کے وہ معبود تو ان کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے اور ان کے یہ بت ان کفار کے خلاف اور ان کے عذاب کی زیادتی کی حمایت کریں گے۔

(۸۳-۸۴) اے محمد ﷺ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر مسلط کر رکھا ہے وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر خوب اکساتے اور ان کو گمراہ کرتے رہتے ہیں تو آپ ان پر جلدی نزول عذاب کی درخواست نہ کیجیے ہم ان میں سے ایک کو شمار کر رہے ہیں۔

(۸۵-۸۶-۸۷) اور قیامت کے دن جب کہ ہم کفر و شرک اور تمام برائیوں سے بچنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی دار النعم کی طرف اونٹنیوں پر سوار کر کے جمع کریں گے (یعنی اعزاز دیں گے) اور مشرکین کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے اور فرشتے بھی کسی کی سفارش نہیں کریں گے مگر جو کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا ماننے والا ہوگا (اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے سفارش کریں گے)۔

(۸۸-۸۹-۹۰) اور یہود بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو بیٹا بنا لیا یہ ایسی سخت حرکت اور بڑی بھاری بات ہے کہ اس بات کی وجہ سے کوئی بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ جائیں اور



پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیں۔

- (۹۱-۹۲) اس بات سے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد منسوب کرتے ہیں جیسا کہ یہود حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا بناتے ہیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے۔
- (۹۳) کیوں کہ جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہیں، سب اللہ تعالیٰ کے رو برو غلام بن کر حاضر ہوں گے اور کافروں کے علاوہ ہر ایک اس کی عبادت اور اطاعت کا اقرار کر نیوالا ہے۔
- (۹۴) اس نے ان سب کو اپنے احاطہ میں کر رکھا ہے اور اپنے علم سے سب کو جمع کر رکھا ہے۔
- (۹۵) اور قیامت کے دن سب کے سب اس کے پاس بغیر مال و اولاد کے تنہا تنہا حاضر ہوں گے۔
- (۹۶) بے شک جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرمائے گا اور ان کے لیے مومنین کے دلوں میں خاص طور پر محبت پیدا کر دے گا۔

### تِلْكَ اٰیَاتُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ( الن )

- ابن جریر نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کیا ہے کہ جب انھوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو مکہ مکرمہ سے اپنے ساتھیوں کی جدائی کی وجہ سے جن میں سے شیبہ، عتبہ، امیہ بن خلف تھے، افسوس ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا یعنی مسلمانوں کے دلوں میں ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔
- (۹۷) اور ہم نے اس قرآن کریم کی قرأت کو آپ پر اس لیے آسان کیا ہے تاکہ آپ اس سے کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کو خوشخبری سنائیں اور اس کے ذریعے سے جھگڑالو لوگوں کو خوف دلائیں۔
- (۹۸) اور اے محمد ﷺ ہم نے آپ کی قوم سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر دیا تو کیا اس ہلاکت کے بعد آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا ان میں سے کسی کی کوئی ہلکی آواز بھی سنتے ہیں۔



سید کا عہدہ: **مفتی اعظم** **مجلس اعلیٰ اسلامیہ اسلامیہ**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طَه مَا أَكْرَمَكَ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ لِتَشْقَى أَتَدْرِكُونَ  
يَخْشَى تَزِيدُ لَهُمْ خَلْقَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ عَلَى  
الْأَرْضِ عَلَى الْعَرْشِ أَسْوَى لَهُ دَافِيَ لَسَمَوَاتٍ وَدَافِيَ  
الْأَرْضِ وَبَيْنَهُمَا وَتَحْتَ الثَّمَرِ وَإِنْ تَجِدْ بِالْقَوْلِ  
فِيهِ يَعْمَلُونَ لِسَمَوَاتٍ وَخَفَى اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا اسْمَاءُ  
الْحُسْنَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى مَقْدَارَ  
رَأْيِهِ مَكَتُوا إِلَى نَسْتِ دَارِ الْعِلْمِ أَيْتَكُمْ مِنْهَا لَقَبَسَ أَوْ  
جَدَّ عَلَى الدَّارِ هَدَى فَمَدَّ أَيْتَهُ نُورِي يَوْمِي رَأَى  
أَنْ رَبَّكَ فِي خَمْعٍ لَعِينِكَ أَنْتَ بِالْوَدِّ الْمُقَدَّسِ طَوَى  
وَأَنْ أَحْبَبْتَكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْ فِي عَبْدِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

سورة البقرة

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ (۱)۔ (۱۔ محمد ﷺ) ہم نے تم پر قرآن اس سے نہیں نازل کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ (۲)۔ بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کے لیے (نازل کیا ہے) جو خوف رکھتا ہے (۳)۔ یہ اس (ذات برتر) کا آثار ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے (۴)۔ (یعنی خدائے رحمن جس نے عرش پر قرار پکڑا) (۵)۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو چھ ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جو چھ (زمین کی) منی کے نیچے ہے سب اسی کا ہے (۶)۔ اور اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ تو چھپے بھید اور نہایت پوشیدہ بات تک کو جانتا ہے (۷)۔ (وہ) معبود (برحق) ہے (کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کے (سب) نام اچھے ہیں (۸)۔ اور کیا تمہیں موسیٰ کے حال کی خبر ملی ہے (۹)۔ جب انہوں نے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم (یہاں) ٹھیرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے

(میں وہاں جاتا ہوں) شاید اس میں سے میں تمہارے پاس انگاری ماؤں یا آگ (کے مقدم) کا راستہ معلوم کر سکوں (۱۰)۔ جب وہاں پہنچے تو وزارت کی کہنوسی (۱)۔ میں تو تمہارا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دو۔ تم (یہاں) پاک میدان (یعنی) طوی میں ہو (۱۲)۔ اور میں نے تم کو انتخاب کر لیا ہے تو جو قسم دیا جائے اُسے سنو (۱۳)۔ ب شک میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو۔ اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو (۱۴)

تفسير سورة طه آيات (١) تا (١٤)

یہ چوبی سورت مکی ہے، اس میں ایک سو پینتیس آیات اور ایک ہزار تین سو ایک کلمات اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں۔

(۲۱-۳) یہ قرآن کریم آپ پر ہم نے اس لیے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لیے جو کہ مطیع و فرمانبردار ہو۔ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اور اس وقت آپ رات کو تہجد میں اس قدر دیر تک قیام فرماتے تھے کہ قدم مبارک تک ورم آجاتا تھا تو اس آیت مبارکہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ پر آسانی فرمادی۔

یعنی اے محمد ﷺ یہ قرآن کریم آپ پر بذریعہ جبریل امین اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ خود کو تکلیف دیں۔  
 طہ کے معنی مکی اصطلاح میں اے آدمی کے ہیں۔

## شان نزول: مَا أُنْزِلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ (النخ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر جب پہلی بار اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی تو آپ نماز کے لیے جس وقت کھڑے ہوتے تو بہت ہی دیر تک کھڑے ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی یعنی ہم نے قرآن آپ پر اس لیے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں۔

اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں ربیع بن اسید سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے دونوں پیروں میں سے ہر ایک پیر باری باری اٹھاتے رہتے تھے تاکہ نماز میں ایک قدم مبارک پر دیر تک کھڑے رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور نیز ابن مردودیہ نے عوفی کے ذریعے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کفار نے کہا کہ اس شخص کو یعنی رسول اکرم ﷺ کو اس کے رب نے تکلیف میں ڈال دیا ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۴) یہ اس ذات کا نازل کردہ اور اس کا کلام ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا اس طرح ایک آسمان کے اوپر دوسرا آسمان ہے۔

(۵) اور وہ بڑی رحمت والا عرش پر براجمان ہوا یعنی اس کا تخت شاہی سب پر بھاری ہے یا یہ کہ اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔

(۶) آسمان و زمین اس کی ملکیت ہیں اور تمام عجائبات اور تمام مخلوقات اور جو چیزیں تحت اثری ہیں یعنی جو چیزیں ساتویں زمین کے نیچے ہیں کیوں کہ ساتویں زمینیں پانی پر ہیں اور پانی پچھلی پر ہے اور پچھلی صحرا پر ہے۔

(۷) اور صحرا و ہیل کے دونوں سینگوں پر ہے اور ہیل ثری کے اوپر ہے اور ثری اس ترمنی کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کے نیچے جو چیزیں ہیں اس کا بھی علم ہے اور وہ بھی اس کی ملکیت میں شامل ہیں اور اس کے ضمن میں یہ شان ہے کہ اسے مخاطباً اترم کسی بات یا فعل کو ملانیہ طور پر رہے تو وہ چپکے سے کہی ہوئی بات اور کی ہوئی بات کو اور ہند اس سے بھی زیادہ پوشیدہ بات کو جانتا ہے یعنی جو ابھی تک دل میں بات ہے ابھی تک اس کو ظاہر نہیں کیا ہوگا اس کو بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(۸) وہ ذات وحدہ لا شریک ہے اور اس کی صفات اعلیٰ ہیں ان ہی سے اس کو پکارو اور دعا کرو۔

(۹-۱۰) اور اے محمد ﷺ ابھی تک آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کی خبر نہیں پہنچی ہے، اب آپ کو بتاتے ہیں جب کہ انھوں نے (مدین سے واپسی پر) اپنے بائیں طرف ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں یعنی اپنی بیوی سے کہا تم ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں اس میں سے تمہارے پاس کوئی شعلہ لاؤں کیوں کہ اس رات میں سری بھی بہت تھی اور راستہ بھی بھول گئے تھے یا شاید وہاں آگ کے پاس راستہ بتائے والا بھی کوئی مجھے مل جائے۔

(۱۱-۱۲) چنانچہ جب وہاں آئے تو یاد دیکھتے ہیں کہ وہ بنو رکن کا درخت ہے اس میں سے سفید آگ پک رہی ہے، فوراً اللہ کی طرف سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں اپنے جوتے اتارو، اس لیے کہ وہ مردہ ہوئے۔

گدھے کی کمال کے بنے ہوئے تھے کیوں کہ تم ایک پاکیزہ میدان یعنی طویٰ میں یا یہ کہ طویٰ اس لیے کہا گیا کہ اس سے پہلے اور انبیاء کرام کا ادھر سے گزر ہو چکا تھا یا یہ کہ اس وادی میں جس میں یہ درخت تھا ایک کنواں تھا جس کے چاروں طرف پتھر لگا دیے گئے تھے اس بنا پر اس وادی کو طویٰ کہا گیا۔

(۱۳) اور میں نے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجنے کے لیے تمہارا انتخاب کیا ہے، لہذا جو تمہیں حکم دیا جائے، اس پر عمل کرو۔

(۱۴) میں اللہ ہوں میرے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں لہذا میری فرمانبرداری کرو اور اگر کسی وقت نماز پڑھنا بھول جاؤ تو فوراً یاد آتے ہی پڑھ لیا کرو۔

### اِنَّ السَّاعَةَ اَتِيَةٌ

اَكَاذُ اُخْفِيهَا لَتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَى وَرَبُّكَ يَسِينُكَ يَمُوسَى قَالَ هِيَ عَصَى اَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا وَاَهْشَ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيْ فِيْهَا مَدْرَبٌ اُخْرٰى قَالَ اَلْقَاهُ يَمُوسَى فَلَقَاهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَيُعِيْدُهَا سَيِّدُكَ لَهَا الْاُولٰٓئِ وَاصْبِرْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجُ بِيْضًا مِنْ غَيْرِ سُوءٍ اَيَّةٌ اُخْرٰى لَنُرِيَنَّكَ مِنْ اٰيَاتِنَا الْكُبْرٰى اِذَا هَبَّ رَاٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَفٰى قَالَ رَبِّ اَسْرِخْ لِيْ صَدْرِيْ وَلَيُّرِيْ اَمْرِيْ وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِنْ اَهْلِيْ هَرُونَ اَخِيْ اَشْدُدْ يَدَ اِيْمِيْ وَاسْكُرْهُ فِيْ اَمْرِيْ كُنِيْ نَسِيْبَكَ كَثِيْرًا وَنَذُرْكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا قَالَ قَدْ اُوْتِيتَ سُوْلَكَ يَمُوسٰى وَلَقَدْ مَنَّا عَلَيْنِكَ مَرَّةً اُخْرٰى اِذَا وُحِيْنَا اِلٰى اَمِكَ مَا يُوْخٰى اِنَّ اَقْدَقِيْهِ فِيْ التَّالُوْتِ وَقَدْ فِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوْلِيْ وَعَدُوْلُهُ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّمِّيْ فَوَلِّصْنٰ عَلَى عَيْنِيْ اِذْ تَنْشِيْ اُخْتًا فَتَقُوْلُ هَلْ اٰتٰىكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفِيْهِ فَرَجَعْنَا اِلٰى اَمِكَ كُنْ لِقَاءِ عَيْنِهَا وَلَا تَحْزَنْ وَفَقَلْتَ نَفْسًا فَجَعَلْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفُتِنًا فَبَشَّرْتَ سِنِيْنَ فِيْ اَهْلِ مَدْيَنَ ذَلُمْتُ عَلَيْكَ قَدْرًا يَمُوسٰى وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ

قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اسکا بدلہ پائے (۱۵)۔ تو جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے (کہیں) تم کو اس (کے یقین) سے روک نہ دے تو (اس صورت میں) تم ہلاک ہو جاؤ (۱۶)۔ اور موسیٰ یہ تمہارے واسطے ہاتھ میں کیا ہے (۱۷)۔ انہوں نے کہا یہ میری لٹھی ہے۔ اس پر میں سہارا لگاتا ہوں اور اس سے بکریوں کے سنے پتے جھڑتا ہوں اور اس میں میرے لیے اور بھی کئی فائدے ہیں (۱۸)۔ فرمایا کہ موسیٰ اسے ڈال دو (۱۹)۔ تو انہوں نے اس کو ڈال دیا اور وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا (۲۰)۔ خدا نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرنا مت ہم اس کو ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے (۲۱)۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ کسی عیب (وبیماری) کے بغیر سفید (چمکتا دمکتا) نکلا گا۔ (یہ) دوسری نشانی (ہے) (۲۲)۔ تاکہ ہم تمہیں اپنے نشانات عظیم دکھائیں (۲۳)۔ تم فرعون کے پاس جاؤ (کہ) وہ سرکش ہو رہا ہے (۲۴)۔ کہا میرے پروردگار (اس کام کے لیے) میرا سینہ کھول دے (۲۵)۔ اور میرا کام آسان کر دے (۲۶)۔ اور میری زبان کی ترہ جھوں دے (۲۷)۔ تاکہ وہ بات سمجھ لیں (۲۸)۔ اور میرے گھر والوں میں سے (ایک کو) میرا وزیر (یعنی مددگار) مقرر فرما (۲۹)۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون کو (۳۰)۔ اس سے میری قوت کو مضبوط فرما (۳۱)۔ اور اسے میرے کام میں شریک کر (۳۲)۔ تاکہ ہم تیری بہت سی تسبیح کریں

(۳۳)۔ اور تجھے کثرت سے یاد کریں (۳۴)۔ ٹوہم کو (ہر حال میں) دیکھ رہا ہے (۳۵)۔ فرمایا موسیٰ تمہاری دعا قبول کی گئی (۳۶)۔ اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا (۳۷)۔ جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمہیں بتایا جاتا ہے (۳۸)۔ (وہ یہ تھا) کہ اسے (یعنی موسیٰ کو) صندوق میں رکھو پھر اس (صندوق) کو دور یا میں ڈال دو تو دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا (اور) میرا اور اس کا دشمن اُسے اٹھالے گا۔ اور (موسیٰ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی (اس لیے کہ تم پر مہربانی کی جائے) اور اس لیے کہ تم میرے سامنے پرورش پاؤ (۳۹)۔ جب تمہاری بہن (فرعون کے ہاں) گئی اور کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا شخص بتاؤں جو اس کو پالے۔ تو (اس طریق سے) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کریں اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا تو ہم نے تم کو غم سے مخلصی دی اور ہم نے تمہاری (کئی بار) آزمائش کی۔ پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھیرے رہے۔ پھر اے موسیٰ تم (قابلیت رسالت کے) اندازے پر آپہنچے (۴۰)۔ اور میں نے تم کو اپنے کام کے لئے بتایا ہے (۴۱)

### تفسیر سورۃ طہ آیات (۱۵) تا (۴۱)

(۱۵) اور دوسرا یہ کہ قیامت آنیوالی ہے میں اس کے قائم ہونے کے وقت کو مخفی رکھنا چاہتا ہوں یا یہ کہ میں نے اس کا علم خاص اپنی ذات کے لیے مخفی رکھا ہے تو کسی اور سے اس کا اظہار کیوں کروں کہ وہ کب آئے گی تاکہ ہر ایک نیک و بد کو، جو کچھ کسی نے نیک و بد اعمال کیے ہیں ان کو ان کا بدلہ مل جائے۔

(۱۶) تو تمہیں قیامت کے اقرار و یقین سے ایسا شخص روک نہ پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اس کے انکار اور بتوں کی پوجا کر کے اپنی خواہشات پر چلتا ہو کہیں تم اس بے فکری سے تباہ نہ ہو جاؤ۔

(۱۷-۱۸) اور اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ میری لاشی ہے جب تھک جاتا ہوں تو اس پہ ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے درختوں کے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میرے اور بھی کئی کام نکلتے ہیں۔

(۱۹-۲۰) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے زمین پر ڈال دو چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ڈال دیا تو یکایک وہ ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گئی جس سے موسیٰ علیہ السلام ڈر کر بھاگے۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی اس کو پہلی حالت پر لاشی بنا دیں گے۔

(۲۲) اور نیز تم دایاں ہاتھ اپنی بائیں بغل میں دے کر پھر نکالو، وہ بغیر کسی برص بیماری کے روشن ہو کر چمکتا ہوا نکلے گا یہ عصا کے ساتھ دوسری نشانی ہوگی۔

(۲۳-۲۴) تاکہ ہم تمہیں اپنی قدرت کی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھائیں اب یہ نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ، اس نے بہت بڑائی تکبر اور کفر اختیار کر لیا ہے۔

(۲۵-۲۸) نبوت ملنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ میرا حوصلہ بڑھائیے تاکہ میں اس

سے تبلیغ میں نہ ذروں اور فرعون کی طرف تبلیغ رسالت کا جو میرا کام ہے اس کو آسان فرمادیجیے اور میری زبان سے لکنت بنادیجیے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

(۲۹-۳۵) اور ہارون علیہ السلام کو میرا معاون مقرر کردیجیے اور ان کے ذریعے سے میری قوت کو مضبوط کردیجیے اور میرے کام یعنی فرعون کی جانب تبلیغ رسالت میں ان کو میرے ساتھ شامل کردیجیے تاکہ ہم دونوں مل کر تیری خوب تمناؤں زبان و قلب سے پڑھیں اور کثرت سے تیرا ذکر زبان و قلب سے کریں یقیناً آپ ہمارے حال سے واقف ہیں۔

(۳۶) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام تمہاری ہر درخواست منظور کی گئی یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کا حوصلہ بڑھا دیا اور ان کے کام کو آسان کر دیا اور زبان کی لکنت دور کر دی اور حضرت ہارون کو ان کا مددگار اور رسول بنادیا۔

(۳۷-۳۸) اور ہم تو اس احسان کے علاوہ ایک مرتبہ پہلے بھی تم پر احسان کر چکے ہیں جب کہ ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی جو الہام سے بتانے کے قابل تھی۔

(۳۹) کہ موسیٰ علیہ السلام کو ایک بند صندوق میں رکھ دو اور پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو پھر دریا ان کو کنارے تک لے آئے گا آخر کار فرعون ان کو پکڑ لے گا جو کافر ہونے کی وجہ سے میرا بھی دشمن ہے اور قتل کرنے کے ارادہ سے ان کا بھی دشمن ہے۔

اور اسے موسیٰ علیہ السلام میں نے اس وقت تمہارے چہرے پر اپنی طرف سے ایک اثر محبت ڈال دیا تھا تاکہ جو تمہیں دیکھے پیار کرے اور تمہارے ساتھ جو کچھ اس وقت معاملہ ہو رہا تھا وہ میری خاص نگرانی میں ہو رہا تھا۔

(۴۰-۴۱) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ تمہاری بہن تمہاری تلاش میں فرعون کے گھر تک آئیں اور اجنبی بن کر بنے بیٹھیں یا آپ کو ایسی آگیا چاہیے جو اس کی اچھی طرح پرورش کرے چنانچہ اس طریقے سے ہم نے تمہیں تمہاری ماں سے پاس پھر پکڑ لیا تاکہ ان کا دل خوش ہو جائے اور اپنے بیٹے کی بلاست کا خوف نکل جائے۔

اور تم نے غلطی سے ایک قبلی کو مار ڈالا تھا اور پھر قوم کے انتقام کے خوف سے بھی ہم نے تمہیں نجات دی اور بار بار ہم نے تمہیں آزمائشوں میں ڈالا پھر اس کے بعد مدین والوں میں دس سال تک رہے پھر ایک خاص وقت پر جو میرے حکم میں تمہاری رسالت اور تمہارے لیے مقرر تھا تم یہاں آئے اور اسے موسیٰ علیہ السلام یہاں آنے پر میں نے تمہیں کو اپنا رسول بنانے کے لیے منتخب کیا ہے۔



## اِذْهَبْ اَنْتَ وَاُخْوُكَ

بَايْتِي وَلَا تَتَّبِعَانِي ذِكْرِي ۚ اِذْهَبَا اِلَىٰ فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰ ۚ  
 فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰ ۚ ۝۱۶  
 نَخَافُ اَنْ يُفْرِطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يُّطْفِئَ ۚ ۝۱۷  
 قَالَا لَا تَخَافَا الْاَنۡبِيَۤاءُ مَعَكُمَا اَسۡعَ وَاَرٰى ۚ ۝۱۸  
 قَالَتِيۤهٗ فَقُولَا اِنَّا نُرِىٰكَ فَاَرْسِلْ  
 مَعَنَا بَنِيۤنَا اِسْرَءٰءِيْلَ ۚ وَلَا تَعِدۡ بِهِمۡ قَدۡ جِئْنَاكَ بَآيٰتٍ مِّنۡ  
 رَبِّكَ وَاَلَسَلِمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۚ اِنَّا قَدْ اُوْحِیۡ اِلَیۡنَا  
 اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلٰ ۚ ۝۱۹  
 قُلۡ فَنَزَّلْنَا نُوۡسًا ۚ ۝۲۰  
 قَالَا لَیۡسَ عَلٰی شَیْءٍ خَلْقُهٗ ثُمَّ هَدٰى ۚ ۝۲۱  
 قَالَا عَلٰیہَا عُنۡدَ رَبِّیۡ فِیۡ کِتٰبٍ لَا یُضِلُّ رَبِّیۡ وَلَا یَنۡسِیۡ ۚ  
 الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهۡدًا وَاَوۡسَلَ لَکُمۡ فِیۡہَا سُبُلًا وَاَنۡزَلَ  
 مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَخَرَجۡنَاہُۙ اَزۡوَاجًا مِّنۡ ثَبَاتٍ شَجَرٍ ۚ ۝۲۲  
 وَارۡعُوا اَنۡعَآلَکُمۡ ۚ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لَّۤاُولِیۡ الْاَلۡبَاسِ ۚ ۝۲۳  
 خَلَقۡنَاکُمۡ وَفِیۡہَا نَعِیۡدُکُمۡ وَفِیۡہَا نُنۡذِرُکُمۡ تَارَۃً اٰخَرٰی ۚ ثُمَّ قَدَّرۡنَا لَہٗۙ  
 اٰیٰتِنَا کُلَّہَا فَلَکَذِبٌ وَّابِیۡ ۚ ۝۲۴  
 قَالَا اِحۡسِنَا لِنُخْرِجَکَ ۚ ۝۲۵  
 اِیۡسٰرَکَ یٰۤیۡسٰی ۚ ۝۲۶  
 فَلَمَّا تَبٰیۡنَاکَ بِسِحْرِ قُلۡتِلَہٗ ۚ ۝۲۷  
 فَاَجَعَلۡ بَیۡنَا وَبَیۡنَکَ  
 مَوۡعِدًا ۚ لَا نَخۡلِفُہٗ نَحۡنُ وَلَا اَنْتَ مَکَانَ اَسَویۡ ۚ ۝۲۸  
 قَالَا مَوۡعِدُکُمۡ  
 یَوْمَ الزَّیۡنَةِ ۚ وَاَنْ یُّخۡشَرِ النَّاسُ ضُجۡیٰ ۚ ۝۲۹

تو تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا (۳۲)۔ دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو رہا ہے (۳۳)۔ اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے (۳۴)۔ دونوں کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار ہمیں خوف ہے کہ وہ ہم پر تعدی کرنے لگے یا زیادہ سرکش ہو جائے (۳۵)۔ خدا نے فرمایا کہ ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں (اور) سنتا اور دیکھتا ہوں (۳۶)۔ (اچھا) تو اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں۔ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجیے اور انہیں عذاب نہ کیجیے۔ ہم آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور جو ہدایت کی بات مانے اس کو سلامتی ہو (۳۷)۔ ہماری طرف یہ وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے عذاب (ستار) ہے (۳۸)۔ (غرض موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے) اس نے کہا کہ موسیٰ تمہارا پروردگار کون ہے (۳۹)۔ کہا کہ ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی شکل و صورت بخشی پھر راہ دکھائی (۴۰)۔ کہا تو پہلی جماعتوں کا کیا حال؟ (۴۱)۔ کہا کہ اُن کا علم میرے پروردگار کو ہے (جو) کتاب میں (لکھا ہوا ہے) میرا پروردگار نہ چوکتا ہے نہ بھوتا ہے (۴۲)۔ وہ (وہی تو ہے) جس نے تم لوگوں کے لیے زمین کو فرش بنایا۔ اور اس میں تمہارے لیے

رستے جاری کیے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے انواع و اقسام کی مختلف روئیدگیاں پیدا کیں (۴۳)۔ (کہ خود بھی) کھاؤ اور اپنے چار پائیوں کو بھی چراؤ۔ بے شک ان (باتوں) میں عقل والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں (۴۴)۔ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے (۴۵)۔ اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ تکذیب و انکار ہی کرتا رہا (۴۶)۔ کہنے لگا کہ موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ (اپنے جادو کے زور) سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو (۴۷)۔ تو ہم بھی تمہارے مقابل ایسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو کہ نہ تو ہم اُس کے خلاف کریں گے اور نہ تم (اور یہ مقابلہ) ایک ہموار میدان میں (ہوگا) (۴۸)۔ (موسیٰ نے کہا کہ آپ کے لیے یوم زینت کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ اُس دن چاشت کے وقت اکٹھے ہو جائیں (۴۹)

## تفسیر سورۃ طہ آیات (۴۲) تا (۵۹)

(۴۲-۴۳) تم اور ہارون دونوں میری نشانیاں یعنی ید بیضاء اور عصا لے کر جاؤ اور میری عبادت میں سستی مت کرنا یہ کہ فرعون کی طرف تبلیغ رسالت میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہ کرنا۔ لہذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت تکبر اور کفر اختیار کر لیا ہے۔

(۴۴) اس کو نرمی کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ کی تبلیغ کرنا ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت قبول کر کے یا ڈر کر اسلام لے آئے۔

(۴۵-۴۶) دونوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں وہ اس سے پہلے ہم پر ہمیں مارنے کے ساتھ زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ ہمیں قتل ہی کر ڈالے اللہ تعالیٰ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اس کے مارنے اور قتل کرنے کا خوف مت کرو میں تمہارا مددگار ہوں جو تمہیں کو وہ جواب دے گا اس کو میں سنتا ہوں اور جو وہ تمہارے ساتھ کارروائی کرے گا اسے دیکھتا ہوں۔

(۴۷) لہذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو تا کہ ہم انہیں ان کی سرزمین میں لے جائیں۔

اور ان کو مشقتوں میں ڈال کر اور ان کے بیٹوں کو ذبح کر کے اور ان کی عورتوں سے خدمت لے کر ان کو تکلیف میں مت ڈال اس لیے کہ وہ آزاد ہیں اور ہم اس دعویٰ پر معجزہ بھی لے کر آئے ہیں یعنی ید بیضاء اور یہ پہلا نشان تھا جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو دکھایا۔

اور فرمایا کہ ایسے شخص کے لیے سلامتی ہو جو توحید کا قائل ہو۔

(۴۸) اور ہمارے پاس یہ حکم پہنچا ہے کہ دائمی عذاب اس شخص پر ہوگا جو کہ توحید کا منکر ہو اور ایمان سے منہ پھیر لے۔

(۴۹-۵۰) یہ سن کر فرعون کہنے لگا کہ تم دونوں کا رب کون ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مطابق جوڑا عطا فرمایا، یعنی انسان کو انسان اور اونٹ کو اونٹنی اور بکری کو بکرا کہ ہر ایک کا جوڑا بنا دیا، پھر ان کو کھانے پینے اور ضروریات زندگی کی رہنمائی کی۔

(۵۱-۵۲) فرعون نے اس پر حضرت موسیٰ سے یہ شبہ ظاہر کیا کہ اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا وہ کیسے ہلاک کیے گئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ان کی ہلاکت کا علم میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں ہے میرا رب ایسا ہے کہ نہ

غلطی کرتا ہے اور نہ ان کا معاملہ اس سے چوک سکتا ہے اور نہ وہ ان کے معاملہ کو بھول سکتا ہے اور نہ ان کو سزا دینے سے چوک سکتا ہے۔

(۵۳) اور وہ ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہاری آمد و رفت کے لیے راستے بنائے کہ تم ان پر سے آتے جاتے رہتے ہو اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف شکلوں کے نباتات پیدا کیے۔

(۵۴) جن کو اللہ کی اجازت سے تم خود بھی کھاتے ہو اور اپنے مویشی بھی چراتے ہو ان مذکورہ چیزوں میں عقل مندوں کے لیے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

(۵۵) اور اسی طرح اسی زمین سے ہم نے تمہیں کو پیدا کیا یعنی تم سب کو حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعے پیدا کر لیا اور حضرت آدم کو مٹی سے اور وہ مٹی اسی زمین کی تھی اور اسی زمین میں تم دفن کیے جاؤ گے۔ اور مرنے کے بعد پھر قبروں سے قیامت کے دن ہم تمہیں کو دوبارہ نکالیں گے۔

(۵۶) اور ہم نے اس فرعون کو اپنی سب نشانیاں یعنی ید بیضاء، عصا، طوفان، جراد، قمل، ضفادع، دم، قحط سالی اور پھلوں کی کمی دکھلائیں مگر اس نے ان تمام نشانیوں کو جھٹلایا اور اور کہنے لگا کہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں ہیں اور اسلام لانے سے انکار کیا اور ان نشانیوں کو تسلیم نہیں کیا۔

(۵۷) مزید کہنے لگا کہ موسیٰؑ اپنے جادو سے ہمیں مصر سے نکال باہر کرنا چاہتے ہیں۔

(۵۸) تو جیسا تم جادو لے کر آئے ہو ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لے کر آتے ہیں تو موسیٰؑ ہمارے اور اپنے درمیان مقابلہ کا ایک وقت مقرر کر لو جس کی ہم میں سے کوئی خلاف ورزی نہ کرے کسی ہموار میدان میں یا یہ کہ منصفانہ برابر طریقہ پر اپنے اور ہمارے درمیان مقرر کر لو۔

(۵۹) حضرت موسیٰؑ نے فرمایا تمہارے مقابلہ کے وعدہ کا وقت وہ دن ہے جس میں تمہارا بازار لگتا ہے یا یہ کہ تمہارے میلے اور خوشی کا دن یا یہ کہ نیروز اور جس میں تمام شہروں سے دن چڑھے لوگ جمع ہوتے ہیں۔



## فَتَوَلَّىٰ مَوْسَىٰ فِرْعَوْنَ فَجَعَلَ

كَيْدًا لَهُمْ اَلَمْ اَنْ قَالَ لَهُمْ مُّوسَىٰ وَيٰكُمْ لَا تَقْتُلُوْا عَلٰى اَنۡفُسِكُمْ ۖ فَتَنَزَّلُ اَنْفُسُكُمْ فَيَسْجُدُكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مِّنْ اَفْتَرٰى ۚ فَمَتَنَزَّلُ اَنْفُسُكُمْ فَيَنۡتَهِيْهُمْ وَاَسْرُوْا النَّجْوٰى ۚ قَالُوْا اِنَّ هٰذِهِ لَسِحْرُ بَنِيۡ اٰدَمَ ۚ اَنْ يُخْرِجَ لَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمْ ۚ اَوۡ يَذۡهَبَ بِطَرَفِكُمْ اَلۡشَّيْءَ ۚ فَاَجۡبِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اَتُوا۟ صَفًا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنۡ اٰتٰى ۚ قَالُوْا اَيۡنُمُوسٰى اِنَّا اَنْ تُلۡقٰى وَاِنَّا اَنْ تَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ۚ قَالَ بَلۡ اَلۡقَوۡا فَاِذَاۤ اٰجَبَا لَهُمْ وَعَصٰيۡهُمْ يُخۡمِلُ اِلَیۡهِ مِّنۡ سِغَرِهِمْ اَنۡهَا تَسۡفٰى ۚ فَاَوۡجَسَ فِیۡ نَفْسِهِ خِيفَةُ مُّوسٰى ۚ قُلۡنَا لَا تَخَفْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعۡلٰى ۚ وَالۡقِ رَاۤیۡ یٰۤیۡنُكَ تَلۡقَفْ ۚ صَنَعُوۡا اِنۡنَا صَنَعُوۡا كَيْدَ سِحۡرٍ ۚ وَلَا یُفۡلِحُ السَّحَرٰۤیۡنَ اَنۡی ۚ فَاَلۡقٰی السَّحَرَةُ سِبۡجًا ۚ قَالُوۡا اَمَّا یُرِیۡبُ هٰرُوۡنَ وَمُوسٰى ۚ قَالِ اَسۡتَمۡلِیۡهِ قَبۡلَ اَنْ اَذۡنَ لَّکُمۡ ۚ اِنَّهٗ لَکَبِیۡرُکُمۡ الَّذِیۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَاَلَا قِطۡعَنَ اَیۡدِیۡکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ۚ وَلَا وَصَلۡتُکُمۡ فِیۡ جُدُوۡعِ النَّخۡلِ وَتَلۡعَنَ اَیۡنَاۤ اَشۡدَّ عَذَابًا ۚ اَبۡلٰی ۚ قَالُوۡا لَیۡسَ ذٰلِکَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیۡ فَطَرَنَا فَاَقۡضِ ۚ نَاۤ اَنْتَ قَاضِیۡ رَاۤیۡنَا تَقۡضِیۡ هٰذِهِ الْحَیۡوَةِ الدُّنۡیَا ۚ اِنَّاۤ اَمَّا یُرِیۡبُ لَیۡغُفِرُنَا خَطِیۡنَا ۚ وَۤاَکۡرَهۡتُنَا عَلَیۡهِ مِنَ السِّحۡرِ ۚ وَاللّٰهُ خَبِیۡرٌ ۚ اَبۡلٰی ۚ

تو فرعون لوٹ گیا اور اپنے سامان جمع کر کے پھر آیا (۶۰)۔ موسیٰ نے ان (جادوگروں) سے کہا کہ باے تمہاری تم سختی خدا پر جمعہ افترا نہ کرو کہ وہ تمہیں عذاب سے فدا کر دے گا۔ اور جس نے افترا کیا وہ نامراد رہا (۶۱)۔ تو وہ باہم اپنے معاملے میں جھگڑنے اور چپکے چپکے سرکوشی کرنے لگے (۶۲)۔ کہنے لگے یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دیں۔ اور تمہارے شانت مذہب کو نابود کر دیں (۶۳)۔ تو تم (جادو کا) سامان اکٹھا کر لو اور پھر قطار باندھ کر آؤ اور آج جو غالب رہا وہی کامیاب ہوا۔ (۶۴)۔ بولے کہ موسیٰ یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم (اپنی چیزیں) ڈالتے ہیں (۶۵)۔ موسیٰ نے کہا کہ نہیں تم ہی ڈالو (جب انہوں نے چیزیں ڈالیں) تو ناگہاں ان کی رسیاں اور لائٹیاں موسیٰ کے خیال میں ایسی آنے لگیں کہ وہ (میدان میں ادھر ادھر) دوڑ رہی ہیں (۶۶)۔ (اُس وقت) موسیٰ نے اپنے دل میں خوف معلوم کیا (۶۷)۔ ہم نے کہا کہ خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو (۶۸)۔ اور جو چیز (یعنی لائٹیاں) تمہارے واسطے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے۔ اس کو نگل جائے گی۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے (یہ تو) جادوگروں کے جھکنڈے ہیں اور جادوگر جہاں جائے فلاح نہیں پائے گا (۶۹)۔ (القصہ یوں ہی ہوا) تو جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم بارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لائے (۷۰)۔ (فرعون) بولا کہ بیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے۔ بے شک وہ تمہارا بڑا (یعنی استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں (جانب) خلاف سے آؤں دوں گا اور کھجور کے تنوں پر سولی چڑھوا دوں گا (اس وقت) تم کو معلوم ہوگا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے (۷۱)۔ انہوں نے کہا کہ جو دلائل ہمارے پاس آگئے ہیں ان پر اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اُس پر ہم آپ کو ترجیح نہیں دیں گے۔ تو آپ کو جو حکم دینا ہو دے دیجیے اور آپ (جو) حکم دے سکتے ہیں وہ صرف اس دنیا کی زندگی میں (دے سکتے ہیں) (۷۲)۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔ اور (اُسے بھی) جو آپ نے ہم سے زبردستی جادو کرایا اور خدا بہت اور باقی رہنے والا ہے (۷۳)۔

## تفسیر سورۃ طہ آیات (۶۰) تا (۷۳)

(۶۰) غرض کہ یہ سن کر فرعون دربار سے اپنی جگہ چلا گیا پھر اپنا کمر یعنی جادو کا سامان اور جادوگروں کو جمع کرنا شروع کیا اور جن جادوگروں کو فرعون نے جمع کیا وہ بہتر (۷۲) تھے۔

(۶۱) موسیٰ علیہ السلام نے ان جادوگروں سے فرمایا ارے لعنوا اللہ تعالیٰ پر بہتان مت لگاؤ کہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے عذاب سے ہلاک ہی نہ کر دے۔

اور جو اللہ تعالیٰ پر بہتان لگاتا ہے وہ ناکام رہتا ہے۔

(۶۲) یہ سن کر ان جادوگروں نے باہم مشورہ کیا کہ اگر اس مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام ہم پر غالب آگئے تو ہم ان پر ایمان لے آئیں گے اور اس خفیہ مشورہ کا فرعون سے ذکر کیا۔

(۶۳) بالآخر سب متحد ہو کر اعلان یہ کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام دونوں جادوگر ہیں یا یہ کہ فرعون نے ان جادوگروں سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام دونوں جادوگر ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں سرزمین مصر سے اپنے جادو کے زور سے نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ مذہبی طریقہ کا اور تم میں سے بہترین اور عقل مند لوگوں کا دفتر ہی ختم کر دیں۔

(۶۴) لہذا اب تم مل کر اپنی تدبیر اور اپنے جادو اور اپنے علم کا انتظام کرو اور سب صفیں آراستہ کر کے مقابلہ کے لیے آؤ۔ آج وہی کامیاب ہوگا جو غالب ہوگا۔

(۶۵-۶۶) غرض کہ ان جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنا عصا زمین پر پہلے ڈالیں گے یا ہم پہلے ڈالیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا نہیں تم ہی پہلے ڈالو، چنانچہ انھوں نے زمین پر ۲ لکڑیاں اور ۲ رسیاں ڈالیں، ان کی نظر بندی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ ایسی معلوم ہونے لگیں جیسے سانپ کی مانند چلتی ہوں۔

(۶۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں کچھ خوف ہوا کہ ان پر کامیابی کیسے حاصل ہوگی اس لیے کہ جو ایمان لائے گا اس کو یہ لوگ قتل کر دیں گے۔

(۶۸-۶۹) ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ڈرو نہیں تم ہی ان پر غالب رہو گے بایں طور کہ موسیٰ علیہ السلام تمہارے داہنے ہاتھ میں جو عصا ہے اسے تم زمین پر ڈال دو، اور یہ عصا ان لوگوں نے جو کچھ لکڑیوں اور رسیوں کا سواٹنگ رچایا ہے سب کو نگل جائے گا، انھوں نے یہ جو کچھ بنایا ہے یہ جادوگروں کا سواٹنگ ہے اور جادوگر کہیں بھی جائے کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ کے عذاب سے کبھی مامون اور محفوظ نہیں رہتا۔

(۷۰) غرض کہ انھوں نے عصا ڈالا اور وہ واقعی سب کو نگل گیا، جادوگر سب سجدہ میں گر گئے، یعنی اس پھرتی سے سروں کو جھکایا گویا کہ گر پڑے ہوں اور با آواز بلند کہنے لگے کہ ہم تو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے۔

(۷۱) فرعون نے یہ دیکھ کر ان کو دھمکایا کہ میری اجازت کے بغیر تم موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے، موسیٰ علیہ السلام تو جادو میں تمہارے استاد ہیں، میں ابھی تم سب کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کٹواتا ہوں اور تم سب کو کھجور کے درختوں پر نگواتا ہوں اور یہ بھی تمہیں ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے رب کا عذاب سخت اور دیر پا ہے یا میرا۔

(۷۲) ان جادوگروں نے فرعون کو صاف جواب دے دیا کہ ہم تیری اطاعت اور عبادت کو کبھی ترجیح نہیں دیں گے ان دلائل اور اوامرونا ہی اور کتاب اور رسول کے مقابلے میں جو ہمیں ملے ہیں اور اس ذات کی عبادت کرنے پر جس

نے ہمیں پیدا کیا ہے تمہیں جو کچھ کرنا ہے کرو اور جو کچھ ہمارے خلاف فیصلہ کرنا چاہو، دل کھول کر کرلو تو اس دنیاوی زندگی میں تو ہمارے خلاف فیصلہ کر سکتے ہے، آخرت میں تو تیرا ہم پر کوئی زور نہیں چلے گا۔

(۷۳) ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تاکہ وہ ہمارا کفر و شرک معاف کر دیں اور تم نے جادو کے معاملہ میں جو ہم پر دباؤ ڈالا ہے اس کو بھی معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ثواب اور بزرگی ہے وہ اس مال میں سے جو تم نے ہمیں دیا ہے کئی گنا اچھی اور پائیدار ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ يَّاتٍ رَبِّهٖ مُجِئًاۙ اِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَبُوتُ فِيْهَا وَلَا يَغِيۡبُۙ وَمَنْ يَّاتِهٖ مُّؤْمِنًاۙ قَدْ عَمِلَ الصَّٰلِحٰتِۙ فَلَوْلَيْكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰىۙ جَعَلْتُ عَدُوۡنَ تَجَرِيۡ مِنْ تَحْتِهَاۙ اَلَّا يَهْدُوۡا خُلْدِيۡنَۙ فَيُنَآوِزُوۡكَۙ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ مَنْ تَزَكٰىۙ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُّوْسٰى ؕ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىۙ فَاَضْرِبْ لَهُمُ طَرِيقًاۙ فِى الْبَحْرِ يَبَسًاۙ لَا تَخَافُ دَرَكًاۙ وَلَا تَخْشٰىۙ وَتَتَّبِعُهُمُ فِرْعَوْنُۙ بِخُنُوۡدِهٖۙ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمُۙ وَاَصْلَ فِرْعَوْنُۙ قَوْمَهٗ وَمَا هٰدِىۙ يَبْنٰىۙ اِسْرَآءِيۡلَۙ قَدْ اَنْجَيْنٰكُم مِّنْ عَدُوۡكُمْۙ وَوَعَدُ لَكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِۙ وَنَزَّلْنَا عَلَيْنٰكُمُ الْمَنَّٰۙ وَالسَّلٰوٰىۙ كُلُوۡا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْۙ وَلَا تَطْغَوْاۤ فِيْهِۙ فَيَحِلَّ عَلَيْنٰكُمْ غَضَبِىۙۙ وَمَنْ يَحِلَّ عَلَيْهِ غَضَبِىۙ فَقَدْ هَوٰىۙ وَاِنْ لَّغَفَّارٌۙ لِّمَنْ تَابَۙ وَامِنْ وَعَمِلَ صَالِحًاۙ ثُمَّ اهْتَدٰىۙ وَءَاۡجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَنْوَسِۙۙ قَالَ هُمْ اَوْلَآءُ عَلٰى اَشْرِىۙ وَعَجَلْتُ الْاِيۡتَ رَبِّ يَرْضٰىۙۙ قَالَ فَاِنَاۙ قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَۙ مِنْۢ بَعْدِكَۙ وَاَضَلُّهُمُ الشَّامِرِىۙۙ فَرَجَعَ مُّوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖۙ غَضِبَانَۙ اَسَفًاۙۙ قَالَ يَقَوْمِۙ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعَدًّاۙ حَسَنًاۙۙ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُۙ اَمْ اَرَدْتُمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْنٰكُمْ غَضَبِىۙۙ مِنْ رَبِّكُمْۙۙ فَاَخْلَفْتُمُ مَّوْعِدِىۙۙ قُلُوۡاۤ اَمْ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَۙ بِسَيِّئِۙ وَلٰكِنَّاۙ حَسَنًاۙۙ اَوْۤ اَرَاۤءِ مِنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِۙ فَقَدْ فُتِنَۙ فَاُفْكِدَكَ الْفَسَّاسِۙۙ فَاَخْرَجَ لَهُمُ عِبَادًاۙ جَسَدًاۙ اَلَمْ خَوَّزِفُوۡا هٰذَا الْهٰكُمُۙ وَاللهُ مُّوْسٰىۙ فَنَسِىۙۙ اَفَلَا يَرُوۡنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًاۙ وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْۙ ضَرًّاۙ وَلَا نَفْعًاۙۙ

جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئے گا تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے گا نہ جیے گا (۷۴)۔ اور جو اس کے رو برو ایمان دار ہو کر آئے گا اور عمل بھی نیک کئے ہونگے تو ایسے لوگوں کے لیے اونچے اونچے درجے ہیں (۷۵)۔ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گئے اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جو پاک ہوا (۷۶)۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ پھر ان کے لیے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک راستہ بنا دو۔ پھر تم کو نہ تو (فرعون کے) آپکڑنے کا خوف ہوگا اور نہ (غرق ہونے کا) ڈر (۷۷)۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھاٹک لیا (یعنی ڈبو دیا) (۷۸)۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور سیدھے رستے پر نہ ڈالا (۷۹)۔ اے آل یعقوب ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور تورات دینے کے لیے تم سے کوہ طور کی داہنی طرف مقرر کی اور تم پر من اور سلویٰ نازل کیا (۸۰)۔ اور حکم دیا کہ (جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ۔ اور اس میں حد سے نہ نکلتا۔ ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوا وہ ہلاک ہو گیا) (۸۱)۔ اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر سیدھے رستے چلے اس کو میں بخش دینے والا ہوں (۸۲)۔ اور اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے (آگے چلنے میں) کیوں جلدی کی (۸۳)۔ کہا وہ میرے پیچھے (آ رہے) ہیں اور اے پروردگار میں نے تیری طرف (آنے کی)



جدی اس لیے کی کہ تو خوش ہو (۸۴)۔ فرمایا کہ ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے بعد آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے اُن کو بہکا دیا ہے (۸۵)۔ اور موسیٰ غصے اور غم کی حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے (اور) کہنے لگے کہ اے قوم کیا تمہارے پروردگار نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا کیا (میری جدائی کی) مدت تمہیں دراز (معلوم) ہوئی یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہو۔ اور (اس لیے) تم نے مجھ سے جو وعدہ (کیا تھا اس کے) خلاف کیا (۸۶)۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے اختیار سے تم سے وعدہ خلاف نہیں کیا (۸۷) بلکہ ہم لوگوں کے زیوروں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے اُس کو (آگ میں) ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے ڈال دیا (۸۸)۔ تو اس نے اُن کے لیے ایک پھنسا بنا دیا (یعنی اس کا) قالب جس کی آواز گائے کی سی تھی۔ تو لوگ کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے۔ مگر وہ بھول گئے ہیں (۸۸)۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ اُن کے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتا ہے۔ (۸۹)

### تفسیر سورۃ طہ آیات (۷۴) تا (۸۹)

(۷۴) اور جو شخص قیامت کے دن کفر کی حالت میں آئے گا اس کے لیے جہنم مقرر ہے کہ اس میں نہ مرے ہی گا کہ چھٹکارا مل جائے اور نہ زندہ ہی رہے گا یعنی نہ ایسی زندگی حاصل ہوگی کہ اس کو اس سے کچھ آرام ملے۔

(۷۵-۷۶) اور جو شخص قیامت کے دن ایمان کی حالت میں حاضر ہوگا در اس حال میں کہ اس نے نیک کام بھی کیے ہوں گے تو ایسے حضرات کے لیے جنتوں میں بڑے اونچے درجات ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل بیان فرما رہے ہیں کہ وہ دارالرحمن سے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے تمام جنتوں کے درمیان میں بنایا ہے جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان باغات اور جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، نہ وہاں موت آئے گی اور نہ یہ حضرات وہاں سے نکالے جائیں گے اور یہ باغات اور وہاں ہمیشہ کا قیام اس شخص کا انعام جو تو حید خداوندی کا قائل ہو اور اعمال صالحہ کرے۔

(۷۷) (فرعون جب کسی صورت میں ایمان نہیں لایا) تو ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے باہر لے جاؤ، پھر عصا مار کر ان کے لیے دریا میں خشک راستہ بنا دیا کہ اس میں نہ فرعون کے تعاقب کا خدشہ ہوگا اور نہ غرق ہونے کا خوف ہوگا۔

(۷۸-۷۹) چنانچہ فرعون مع اپنے لشکر کے ان سے جا ملا، اس وقت دریا کا پانی چاروں طرف سے سمٹ کر ان پر آ ملا، غرض کہ فرعون نے اپنی قوم کو بھی لا کر ہلاک کیا اور ان کو غرق ہونے سے نہ بچا سکا۔ یا یہ مطلب ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کو دین خداوندی سے بے راہ کیا اور ان کو نیک راہ نہ بتلائی۔

(۸۰) اے بنی اسرائیل دیکھو ہم نے تمہیں فرعون سے نجات دی اور ہم نے تمہارے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

کوہ طور کے دائیں جانب آنے کا اور وہاں آنے کے بعد کتاب توریت دینے کا وعدہ کیا اور وادی تہ میں تم پر من وسلوی نازل فرمایا۔

(۸۱) اور اجازت دی کہ ہم نے تمہیں جو پاکیزہ چیزیں یعنی من وسلوی دی ہیں ان کو کھاؤ اور اس نعمت کی ناشکری مت کرو یا یہ کہ اگلے دن کے لیے بچا کر نہ رکھو کہ کہیں تم پر میرا غضب اور عذاب واقع ہو جائے اور جس شخص پر میری ناراضگی اور غصہ و عذاب واقع ہوتا ہے وہ بالکل ہی گیا گزرا ہوا۔

(۸۲) اور میں ایسے لوگوں کی بڑی مغفرت کرنے والا بھی ہوں جو کفر و شرک سے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں اور اچھے اعمال پر ثواب ملنے کو حق سمجھیں یا یہ کہ اہل سنت والجماعت کے طریقہ پر قائم رہیں اور اسی پر انتقال کریں۔

(۸۳-۸۴) چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور کی طرف اپنی قوم کے ستر آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوئے تو شوق میں سب سے آگے تنہا جا پہنچے اور دوسرے لوگ اپنی جگہ رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا آپ کو اپنی قوم سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اپنے گمان کے موافق) عرض کیا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے آرہے ہیں اور میں سب سے پہلے جلدی سے آپ کے پاس اس لیے آیا کہ آپ مجھ سے زیادہ خوش ہوں گے۔

(۸۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوا ہم نے تمہارے کوہ طور پر چلے جانے کے بعد تمہاری قوم کو گوسالہ کی پرستش میں مبتلا کر دیا ہے اور اس گمراہی کے اختیار کرنے کا ان کو سامری نے حکم دیا ہے۔

(۸۶) غرض کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدت مکمل ہونے کے بعد غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے اور فتنہ کا شور و شغب سنا تو فرمانے لگے اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک اچھا اور سچا وعدہ نہیں کیا تھا کیا میں تم سے زمانہ دراز کے لیے جدا ہو گیا تھا یا یہ کہ تمہیں یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اور عذاب نازل ہو، اس لیے تم نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا۔

(۸۷) قوم کہنے لگی موسیٰ علیہ السلام ہم نے جو تم سے وعدہ کیا تھا، اس کی اپنے اختیار سے خلاف ورزی نہیں کی لیکن آل فرعون کے زیورات کا ہم پر بوجھ لا رہا تھا اس لیے اس نے اس نکچڑے کی پوجا پر مجبور کیا اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ ہم نے ان زیورات کو آگ میں ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے بھی اپنے ساتھ کا زیور آگ میں ڈال دیا۔

(۸۸) پھر ان زیورات کا جو کہ آگ میں ڈالے گئے تھے سامری نے ان لوگوں کے لیے اس کا ایک نکچڑا بنا کر ظاہر

کیا جو کہ ایک قالب خالی از کمالات تھا، اور اس میں صرف ایک بے معنی آواز تھی، قوم نے اس کے بارے میں سامری سے پوچھا کہ یہ کیا ہے، سامری نے ان سے کہا کہ تمہارا اور موسیٰ کا بھی معبود تو یہ ہے اور موسیٰ علیہ السلام تو بھول گئے اور غلطی سے کوہ طور پر چلے گئے یا یہ کہ سامری نے حکم خداوندی اور اطاعت خداوندی کو چھوڑ دیا۔

(۸۹) اب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی سمجھ کا نقص بیان فرماتے ہیں کہ کیا سامری اور اس کے ساتھی اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ وہ پتھر انہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ اس سے کسی نقصان کے دور کرنے اور ان کو کسی قسم کے نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔

اور ہارون نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ لوگو اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ اور تمہارا پروردگار تو خدا ہے تو میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو (۹۰)۔ وہ کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آئیں ہم تو اس (کی پوجا) پر قائم رہیں گے (۹۱)۔ (پھر موسیٰ نے ہارون سے) کہا کہ ہارون جب تم نے ان کو دیکھا تھا کہ گمراہ ہو رہے ہیں تو تم کو کس چیز نے روکا (۹۲)۔ (یعنی) اس بات سے کہ تم میرے پیچھے چلے آؤ۔ بھلا تم نے میرے حکم کے خلاف (کیوں) کیا؟ (۹۳)۔ کہنے لگے کہ بھائی میری داڑھی اور سر کے بالوں کو نہ پکڑیے میں تو اس سے ڈرا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا (۹۴)۔ (پھر سامری سے) کہنے لگے کہ سامری تیرا کیا حال ہے؟ (۹۵)۔ اُس نے کہا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹی بھر لی۔ پھر اس کو (پتھر سے) کے قالب میں ڈال دیا اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) لہجہ بتایا (۹۶)۔ (موسیٰ نے) کہا کہ جانتھو کہ (دنیا کی) زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھ کو ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لیے ایک اور وعدہ ہے (یعنی عذاب کا) جو تجھ سے مل نہ سکے گا۔ اور جس معبود کی (کی پوجا) پر تو (قائم و) متکلف تھا اس کو دیکھ۔ ہم اسے جلادیں گے پھر اس کی

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَقَوْمُ اِنْبِئْتُمْ بِهِ وَاِنْ رُبُّكُمْ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَاَطِيعُوا اَمْرِي قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوسٰى قَالَ يَتَّبِعُوْنَ مَا مَنَّكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْا اِلَّا تَتَّبِعِنَ اَقْصَيْتَ اَمْرِي ۝ قَالَ يَبْنُوْهُمْ لَا تَأْخُذْ بِدُعَايِهِمْ وَلَا بِرَأْسِيْ اِنِّىْ خَشِيتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَقْتُ بَيْنَ بَنِيْ اِسْرَءٰىلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰ سَامِرِيُّ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اُتْرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تَخْلَفَنَّهُ وَاَنْظُرْ اِلَى الْاِلٰهِ الَّذِي خَلَقَ عَلَيْهِ عَاكِفَكَ لَدُنْجَرَّتْهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلُّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاٍ مَّا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا مِّنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وِزْرًا ۝ خٰلِدٍ فِيْهِ وَاَسَآءَ لَہُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جَزَا ۝ يَوْمَ يَنْفُخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْجَبْرِيْنَ يَوْمَئِذٍ رُّزُقًا ۝ يَتَخَفَتُوْنَ يَتَنَبَّهْنَ اَنْ يَّسْمِعُوْا اَلًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ امْثَلُكُمْ طَرِيقَةً اَنْ يَّسْمِعُوْا اَلًا يَوْمًا ۝

راکھ) کو اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے (۹۷)۔ تمہارا معبود خدا ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے (۹۸)۔

اس طرح پر ہم تم سے وہ حالات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں۔ اور ہم نے تمہیں اپنے پاس سے نصیحت (کی کتاب) عطا فرمائی ہے (۹۹)۔ جو شخص اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے دن گناہ کا بوجھ اٹھائے گا (۱۰۰)۔ (ایسے لوگ) ہمیشہ اس (عذاب) میں (بتلا) رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لئے بُرا ہے (۱۰۱)۔ جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گنہگاروں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہونگی (۱۰۲)۔ (تو) وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو (۱۰۳)۔ جو باتیں یہ کریں گے ہم خوب جانتے ہیں۔ اس وقت ان میں سب سے اچھی راہ والا (یعنی عاقل و ہوشمند) کہے گا کہ (نہیں بلکہ) صرف ایک ہی روز ٹھیرے ہو (۱۰۴)۔

### تفسیر سورۃ طہ آیات (۹۰) تا (۱۰۴)

(۹۰) اور ان لوگوں سے حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لوٹنے سے پہلے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس پچھڑے کی آواز اور اس کی پرستش کی وجہ سے گمراہی میں پھنس گئے ہو یا یہ کہ تم نے اس پچھڑے کی پوجا کی ہے۔ (۹۱) حضرت ہارون علیہ السلام کو قوم نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس واپس نہ آئیں اسی کی عبادت پر برابر جے بیٹھے رہیں گے۔

(۹۲-۹۳) غرض کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی واپس آ گئے تو حضرت ہارون سے فرمایا کہ جب تم نے ان کو گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا تو تم میرے پاس چلے آتے اور میرے حکم کی اتباع کرنے سے کون سی چیز مانع تھی اور تم نے ان مفسدین کو قتل کیوں نہ کر دیا، کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑ لی)۔

(۹۴) اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اے میرے ماں جائے میری داڑھی نہ پکڑیں اور نہ میرے سر کے بال پکڑیں۔ (ماں کا ذکر) اس لیے کر دیا تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہو۔ مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ قتل کے ذریعے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے آنے کا انتظار نہ کیا اس بنا پر میں نے ان کو قتل بھی نہ کیا (اور نہ آپ کے پاس آیا)۔

(۹۵-۹۶) اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سامری یہ تو نے پچھڑے کی پوجا کیوں کی، سامری کہنے لگا کہ مجھے ایسی چیز نظر آئی تھی جو بنی اسرائیل کو نہیں آئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ان کے بغیر تجھے ایسی کیا چیز نظر آئی، وہ کہنے لگا کہ میں حضرت جبریل امین کو گھوڑے پر سوار دیکھا تھا اور وہ دلبہ الحیاۃ تھا۔ تو میں نے حضرت جبریل امین کے گھوڑے کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر خاک اٹھالی تو میں نے اس خاک کو اس پچھڑے کے

منہ اور اس کی سرین میں ڈال دی جس کی وجہ سے اس کے منہ سے یہ آواز نکلنے لگی اور میرے جی کو یہی بات بھائی۔

(۹۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے فرمایا جا تیری زندگی میں یہی سزا تجویز ہوئی ہے کہ تو یہ کہتا پھرے گا کہ مجھے کوئی ہاتھ نہ لگائے تاکہ نہ تو کسی کے قریب جائے گا اور نہ تیرے پاس کوئی آئے گا اور قیامت کے دن تیرے لیے ایک اور عذاب کا وقت مقرر ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں اور اب اپنے اس معبود کا بھی نظارہ کر لے جس کی عبادت پر تو جما ہوا بیٹھا تھا دیکھ ہم اس کو آگ میں جلادیں گے یا یہ کہ ہم اس کو ریزہ ریزہ کر دیں گے پھر اس کے ذرات کو دریا میں بکھیر کے اڑادیں گے۔

(۹۸) تمہارا معبود حقیقی تو وہی اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور وہ ہمارا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں سے تمام جزیوں کو احاطہ میں کیے ہوئے ہے۔

(۹۹) اسی طرح محمد ﷺ ہم آپ سے بذریعہ جبریل امین اور گزشتہ قوموں کے واقعات بیان کرتے ہیں اور ہم نے بذریعہ قرآن کریم آپ کو کرامت و بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس قرآن حکیم میں تمام اولین و آخرین کے متعلق معلومات اور باتیں ہیں۔

(۱۰۰-۱۰۱) جو لوگ اس کے مضامین ماننے سے اعراض کریں گے تو وہ قیامت کے دن شرک کا عذاب کے بڑا بھاری بوجھ اٹھائیں گے اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ ان کے گناہوں کی سزا ان کے لیے بہت ہی بڑا بوجھ ہوگی۔

(۱۰۲-۱۰۳) جب دوسری مرتبہ صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم مشرکین کو میدان قیامت میں اس حالت میں جمع کریں گے کہ کربخے ہوں گے چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے کہتے ہوں گے کہ تم لوگ قبروں میں صرف دس روز رہے ہو گے۔

(۱۰۴) وہ زندہ ہو کر جس مدت کے بارے میں بات چیت کریں گے ہم اسے خوب جانتے ہیں جب کہ ان سب کا زیادہ عاقل اور سچا صاحب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ تم ایک ہی روز قبر میں رہے ہو۔



وَيَسْتَوُونَ عَنْ جِبَالٍ فُتً يَنْسِفُهُ رُبِّي  
نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَالًا صَفْصَفًا ۚ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۚ  
يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ  
فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَسًّا ۚ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ  
لَهُ الرَّحْمَنُ ۚ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفَهُمْ  
وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۚ وَعَذَّتِ السَّجُودَةُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ  
مَنْ حَسَلَ ظُلُمًا ۚ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَخَافُ فَسَادَ أَهْضَامًا ۚ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَحَصَّهُ لَنَا  
فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ ۚ عَالِمٌ يُتَّقُونَ أَوْ يُحَدِّثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۚ  
فَتَعْلَىٰ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالنِّقْرَانِ مِنْ قَبْلِ  
أَنْ يُفْضَلَ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۚ وَقَدْ عَهِدْنَا  
إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسَىٰ وَامْرَأَتُهُ أَعَزُّ ۚ وَذُقْنَا لِلْمَلَكَةِ بِ  
السُّجُودِ وَالْإِدْمَارِ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۚ فَفَقْنَا لِأَدَمَ إِنْ  
هَذَا عَدُوْلُكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۚ  
إِنْ لَمْ تَلْحَقْ فِيهَا وَلَا تَعْرِ ۚ وَأَنْتَ لَا تَطْلُقُ فِيهَا وَلَا  
تَضْحَىٰ ۚ فَوَسَّسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا أَدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ  
شَجَرَةٍ الْغُلِّ وَمَلِكٌ لَا يُبَلَىٰ ۚ فَاكْرَمْنَاهَا فَكُنْتَ لَهَا سَوْنَاهَا  
وَطَفِقَ يَخْصِفُ عَلَيْهِمَا مِنْ زَوْرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ  
فَقَوَىٰ ۚ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۚ

اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا  
انہیں اڑا کر بکھیر دے گا (۱۰۵)۔ اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑے  
گا (۱۰۶)۔ جس میں تم نہ کچی (اور پستی) دیکھو گے نہ ٹیلا (اور بلندی)  
(۱۰۷)۔ اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے اور اس  
کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے۔ اور خدا کے سامنے آوازیں  
پست ہو جائیں گی تو تم آواز خفی کے سوا کوئی آواز نہ سناؤ گے (۱۰۸)۔ اس  
روز (کسی کی) سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے خدا  
اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے (۱۰۹)۔ جو کچھ اُن کے  
آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے وہ اس کو جانتا ہے اور وہ (اپنے)  
علم سے خدا (کے علم) پر احاطہ نہیں کر سکتے (۱۱۰)۔ اور اس زندہ و قائم  
کے روبرو منہ نیچے ہو جائیں گے۔ اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نا  
مرا درہا (۱۱۱)۔ اور جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا تو اس کو نہ ظلم  
کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا (۱۱۲)۔ اور ہم نے اس کو اسی طرح کا  
قرآن عربی نازل کیا ہے اور اس میں طرح طرح کے ڈراوے بیان  
کر دیے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگار بنیں۔ یا خدا اُن کے لیے نصیحت پیدا  
کر دے (۱۱۳)۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے عالی قدر ہے۔ اور قرآن کی  
وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے قرآن  
کے (پڑھنے کے) لیے جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرو کہ میرا پروردگار مجھے  
اور زیادہ علم دے (۱۱۴)۔ اور ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا تھا مگر وہ  
(اُسے) بھول گئے اور ہم نے اُن میں صبر و ثبات نہ دیکھا (۱۱۵)۔

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کیا (۱۱۶)۔ ہم نے فرمایا کہ  
آدم یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو یہ کہیں تم دونوں کو بہشت سے نہ نکلوا دے۔ پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ (۱۱۷)۔ یہاں تم کو یہ  
(آسانش) ہوگی کہ نہ بھوکے رہو نہ ننگے (۱۱۸)۔ اور یہ کہ نہ پیا سے رہو اور نہ دھوپ کھاؤ (۱۱۹)۔ تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ  
ڈالا اور کہا کہ آدم بھلا میں تم کو (ایب) درخت بتاؤں (جو) ہمیشہ کی زندگی کا (ثمرہ دے) اور (ایسی) بادشاہت کہ کبھی زائل نہ ہو  
(۱۲۰)۔ تو دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا تو اُن پر اُن کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے (بدنوں) پر بہشت کے پتے چپکانے  
لگے اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے (۱۲۱)۔ پھر اُن کے پروردگار نے اُن کو  
نوازا تو اُن پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی (۱۲۲)



## تفسیر سورۃ طہ آیات (۱۰۵) تا (۱۲۲)

(۱۰۵) قبیلہ بنو ثقیف کے لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے پہاڑوں کے متعلق دریافت کیا تھا کہ قیامت کے دن کی کیا حالت ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان کے جواب میں کہہ دیجیے کہ میرا پروردگار ان کو اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔

## تَبٰنْ نَزَلَ: فَرَسْتَلُوْكَ عَنِ الْجِبَالِ (النخ)

ابن مندّر نے ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ قریش نے کہا اے محمد ﷺ! آپ کا پروردگار پہاڑوں کی قیامت کے دن کیا حالت کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (النخ)۔  
(۱۰۶-۱۰۷) پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا کہ اس پر کوئی سبزہ وغیرہ نہ ہوگا۔ جس پر تو اے مخاطب نہ کوئی وادی اور ٹھن وغیرہ کی ناہمواری دیکھے گا اور نہ زمین پر پہاڑ وغیرہ کی کوئی بلندی دیکھے گا۔

(۱۰۸) قیامت کے دن سب خدائی بلائے والے کے ساتھ تیزی سے ہولیں گے اس کے سامنے کوئی دائیں اور بائیں جانب نہیں مڑے گا اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے دب جائیں گی، آپ ماسوا پاؤں کی آہٹ کے جیسا کہ اونٹوں کے پیروں کی آواز ہوتی ہے اور کچھ آواز نہ سنیں گے۔

(۱۰۹) اور قیامت کے دن فرشتوں کی شفاعت کسی کو نفع نہیں دے گی مگر ایسے شخص کی شفاعت فائدہ مند ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہو اور اس کا کلمہ طیبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا ہو۔

(۱۱۰) اللہ تعالیٰ امور آخرت میں سے فرشتوں کے تمام اگلے احوال کو اور امور دنیا میں سے تمام پچھلے احوال کو جانتا ہے اور فرشتوں کا علم اس کی معلومات کا احاطہ نہیں کر سکتا مگر جس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا ہو۔

(۱۱۱) اس روز تمام چہرے اس اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوں گے اور ایسا شخص تو ہر طرح ناکام رہے گا جو شرک لے کر آیا ہوگا۔

(۱۱۲) اور جس نے نیک کام کیے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا سوا سے نہ تو پورے اعمال کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہوگا اور نہ اپنے اعمال میں کسی قسم کی کمی کا کوئی خطرہ ہوگا۔

(۱۱۳) اسی طرح اس سارے قرآن کریم کو ہم نے بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر عربی زبان میں نازل کیا ہے اور قرآن کریم میں ہم نے طرح طرح سے وعدے و وعید بیان کیے ہیں تاکہ یہ لوگ کفر و شرک اور فواحش سے ڈریں یا اگر یہ ایمان لے آئیں تو قرآن کریم ان کے لیے ثواب پیدا کر دے یا یہ کہ اگر یہ توحید کے قائل ہو جائیں تو قرآن کریم ان کے لیے باعث عزت ہو جائے یا یہ کہ اگر یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو عذاب کا باعث ہو جائے۔

(۱۱۴) سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے وہ شریک اور اولاد سے پاک ہے اور اے محمد ﷺ! آپ قرآن حکیم پڑھنے

میں اس سے پہلے کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہو چکے جلدی نہ کیا کیجیے کیوں کہ جبریل امین جس وقت آپ کے پاس کوئی آیت قرآنیہ لے کر آتے، تو جبریل امین اس آیت کی قرأت سے فارغ نہیں ہو پاتے تھے، یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ اسی آیت کو شروع سے پڑھنا شروع کر دیتے اس خیال سے کہ کہیں اس آیت کو میں بھول نہ جاؤں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے روک دیا اور فرمایا کہ آپ تو یہ دعا کیا کیجیے اے میرے رب قرآن کریم کے بارے میں میرے حافظہ فہم اور حکمت اور بڑھادے۔

### شان نزول: وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ (النح)

ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے کہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ کے پاس جب قرآن کریم لے کر آتے تو آپ اس کے یاد کرنے کی فکر میں اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیتے یہاں تک کہ آپ کو اس سے تکلیف ہونے لگتی، محض اس خوف کی بنا پر کہ کہیں جبریل امین میرے یاد کرنے سے قبل تشریف نہ لے جائیں، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی آپ قرآن کریم پڑھنے کے قبل اس کے کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہو چکے جلدی نہ کیا کیجیے، امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بارے میں سورہ نساء میں دوسرا شان نزول بھی گزر چکا ہے مگر یہ زیادہ صحیح ہے۔

(۱۱۵) اور حضرت آدم علیہ السلام کے اس درخت میں سے کھانے سے پہلے یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہم حضرت آدم علیہ السلام کو ایک حکم دے چکے تھے تو ان سے اس حکم کی بجا آوری میں غفلت اور بے احتیاطی ہوگی اور ہم نے ان میں (مردوں والی) پختگی اور ثابت قدمی نہ پائی۔

(۱۱۶) اور جب کہ ہم نے ان فرشتوں سے بھی کہا جو کہ زمین پر تھے کہ آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ تہیت کرو تو سوائے ان کے سردار ابلیس کے اور سب نے سجدہ کیا، ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اپنی بڑائی کے خلاف سمجھا اور انکار کر دیا۔

(۱۱۷) پھر ہم نے کہا اے آدم یاد رکھو کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی حضرت ”حوا“ کا دشمن ہے اس کے کہنے سے کوئی کام ایسا نہ کرنا کہ جنت سے باہر نکال دیے جاؤ اور مصیبت میں پڑ جاؤ۔

(۱۱۸-۱۱۹) یہاں جنت میں تو آپ کے لیے یہ آرام ہے کہ تم نہ کبھی بھوکے ہو گے اور نہ کپڑوں سے ننگے ہو گے اور نہ یہاں پیاسے ہو گے اور نہ دھوپ میں تپو گے یا یہ کہ نہ یہاں پسینے آئیں گے۔

(۱۲۰) پھر اس درخت سے کھانے کے بارے میں شیطان نے ان کو بہکایا اور کہنے لگا اے آدم کیا آپ کو ایسا درخت بتلاؤں کہ اس کے کھانے سے ہمیشہ یہاں (آدم و حوا) آباد رہو گے کبھی موت نہ آئے گی اور ایسی بادشاہی ہو گی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(۱۲۱) ان دونوں (آدم و حوا) نے اس درخت میں سے کھالیا، اس میں سے کھاتے ہی ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے، دونوں اپنے ستر پر زیتون کے پتے چپکانے لگے جب بھی ان پتوں کو چپکاتے فوراً

گر جاتے اور اس درخت میں سے کھانے کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام سے اپنے رب کا قصور ہو گیا تو وہ مقصود خلد کے بارے میں غلطی میں پڑ گئے اور اس درخت کے کھانے کی وجہ سے جو ان کا مقصود تھا، اس کو حاصل نہ کر سکے۔  
(۱۲۲) اور پھر جب حضرت آدم علیہ السلام نے معذرت کی تو ان کے پروردگار نے انہیں اور زیادہ مقبول بنالیا اور ان کی معذرت کو قبول فرمالیا اور معذرت پر ہمیشہ قائم رکھا۔

### قَالَ اهْطَا

وَمِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِنَّا يَتَّبِعُكُمْ فِينِ هُدًى  
فَمِنْ أَتْبَعَ هُدًى فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَلُ وَمَنْ أَعْرَضَ  
عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
أَعْيُ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْيُ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا  
قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى  
وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَلْعَذَابُ  
الْآخِرَةُ أَشَدُّ وَأَبْشَرُ أَفَلَمْ يَنْدِرْ لَهُمْ كَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ  
الْقُرُونِ يَسْتَوْنَ فِي مَسْكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي  
الْبَصَرِ وَوَلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ  
مُّسَمًّى فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ  
طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ النَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ  
النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى وَلَا تَذْكُرْ عَيْنِيكَ إِلَى مَا مَتَّعْتَهُ آثَارًا  
فَمِنْهُمْ زُهْرَةٌ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهِمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ  
خَيْرٌ وَأَبْشَرُ وَأَمْرُ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا  
تَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى وَقَالُوا  
لَوْلَا يَأْتِيَانَا بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّهِ أَوْ لَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةٌ فِي الضَّعِيفِ  
الْأُولَى - وَلَوْ أَنَا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا  
لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعُ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نُنْذَلَ  
وَنَخْزَى قُلْ كُلُّ مُتَرَبِّصٍ فَتَرَبَّصُوا فَسَتَعْلَمُونَ  
يَا مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى

فرمایا کہ تم دونوں یہاں سے نیچے اتر جاؤ۔ تم میں بعض بعض کے دشمن  
(ہوں گے) پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو  
شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں  
پڑے گا (۱۲۳)۔ اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی  
تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے  
(۱۲۴)۔ وہ کہے گا کہ میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں  
اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا (۱۲۵)۔ خدا فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیے  
تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا۔ اسی طرح  
آج ہم تجھ کو بھلا دیں گے (۱۲۶)۔ اور جو شخص حد سے نکل جائے اور  
اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لائے ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے  
ہیں۔ اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور بہت دیر رہنے والا ہے  
(۱۲۷)۔ کیا یہ بات ان لوگوں کے لیے موجب ہدایت نہ ہوئی کہ ہم  
ان سے پہلے بہت سے فرقوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے  
مقامات میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ عقل والوں کیلئے اس میں (بہت  
سی) نشانیاں ہیں (۱۲۸)۔ اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی  
طرف سے پہلے صادر اور (جزائے اعمال کے لیے) ایک موعید مقرر نہ  
ہو چکی ہوتی تو (نزول) عذاب لازم ہو جاتا (۱۲۹)۔ پس جو کچھ یہ  
بکو اس کرتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس  
کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیا کرو۔ اور  
رات کی ساعات (اولین) میں بھی اس کی تسبیح کیا کرو اور دن کی  
اطراف (یعنی دوپہر کے قریب ظہر کے وقت بھی) تاکہ تم خوش ہو جاؤ  
(۱۳۰)۔ اور کئی طرح کے لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں  
آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان کی آزمائش کریں ان  
پر نگاہ نہ کرنا اور تمہارے پروردگار کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی بہت  
بہتر اور باقی رہنے والی ہے (۱۳۱)۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو  
اور اس پر قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں۔ اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے (۱۳۲)۔ اور

اور اس پر قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں۔ اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے (۱۳۲)۔ اور

کہتے ہیں کہ یہ (پیغمبر) اپنے پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے۔ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی نشانی نہیں آئی (۱۳۳)۔ اور اگر ہم اُن کو پیغمبر (کے بھیجنے) سے پیشتر کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیرے کلام (واحکام) کی پیروی کرتے (۱۳۴)۔ کہہ دو کہ سب (نتائج اعمال کے) منتظر ہیں سو تم بھی منتظر ہو۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ (دین کے) سیدھے رستے پر چلنے والے کون ہیں اور (جنت کی طرف) راہ پانے والے کون ہیں (ہم یا تم) (۱۳۵)

### تفسیر سورۃ طہ آیات (۱۲۳) تا (۱۳۵)

(۱۲۳) اس کے بعد حضرت آدم و حوا اور سانپ وغیرہ سے فرمایا کہ تم سب جنت سے اترو اور اس حال میں جاؤ کہ تم سب ایک دوسرے کے یعنی سانپ انسانوں کا اور انسان سانپ کے دشمن ہوں گے پھر اگر اے انسانوں تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت کا ذریعہ یعنی کتاب اور رسول پہنچے تو تم میں سے جو شخص میرے رسول اور میری کتاب کی اتباع کرے گا تو وہ ان کی اتباع کی وجہ سے نہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں سختی میں ہوگا۔

(۱۲۴) اور جو شخص میری توحید سے یا میری کتاب اور میرے رسول سے منہ پھیرے گا تو اس کو قبر میں یا دوزخ میں سخت ترین عذاب ہوگا اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

(۱۲۵) وہ عرض کرے گا کہ مجھے اندھا کیوں کیا میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔

(۱۲۶) ارشاد ہوگا ایسا ہی ہے کیوں کہ تیرے پاس ہماری کتاب اور ہمارا رسول آیا تھا اور تو نے نہ ان کا اقرار کیا اور نہ اس پر عمل کیا اسی طرح آج تیرے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی اور تجھے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(۱۲۷) اسی طرح ہم ہر اس شخص کو سزا دیں گے جو شرک کرے اور کتاب اللہ اور رسول اللہ پر ایمان نہ لائے اور آخرت کا عذاب بڑا سخت اور دنیاوی عذاب سے زیادہ دیر پا ہے۔

(۱۲۸) کیا ان مکہ والوں کو اس سے بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ ان ہی مقامات میں یہ لوگ بھی چلتے پھرتے ہیں۔ اور جو ان مجرموں کو ہم نے سزا دی ہے ان میں عقل مندوں کے لیے بڑی نشانیاں موجود ہیں۔

(۱۲۹) اور اگر تاخیر عذاب کے بارے میں آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی اور اس امت کے لیے نزول عذاب کے بارے میں ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان کی ہلاکت کے لیے ان پر عذاب ضرور نازل ہوتا۔

(۱۳۰) لہذا اے محمد ﷺ یہ کفار جو ظلم اور کفر کر رہے ہیں، آپ اس پر صبر کیجیے اور آپ اپنے پروردگار کے حکم سے صبح کی نماز اور ظہر و عصر اور رات آنے پر مغرب و عشاء کی نماز پڑھیے اور ظہر و عصر کا بھی اہتمام رکھیے تاکہ ان عبادتوں کے صلہ میں آپ کو مقام شفاعت حاصل ہو اور آپ اس سے خوش ہو جائیں۔

(۱۳۱) اور آپ ہرگز ان اموال کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیے کہ جن سے ہم نے بنو قریظہ اور بنو نضیر (یہودی قبائل) کو ان کی آزمائش کے لیے متمتع کر رکھا تھا تا کہ اس دنیاوی رونق و بہار سے ان کی آزمائش کریں یہ محض دنیاوی زندگی کی رونق ہے اور دنیا میں جو ان کو مال و دولت دے رکھا ہے، اس سے جنت بہت افضل اور دیر پا ہے۔

ثَانِ نَزُولٍ: وَلَا تُدْنِ عَيْنُكَ (الخ)

ابن شیبہ، ابن مردویہ، بزاز اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ہاں ایک مہمان آئے۔ آپ نے مجھے ایک یہودی کے پاس بھیجا کہ رجب کے چاند تک کچھ آنا قرض لے آؤ اس نے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ کوئی چیز رہن رکھ دو میں وہاں سے آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کو صورت حال بتائی، آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں آسمان والوں میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں، ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے پاس سے نہیں آیا تا آنکہ فوراً آپ پر یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی یعنی اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیے جن کو ہم نے کفار کی مختلف جماعتوں کو ان کی آزمائش کے لیے دے کر رکھا۔

(۱۳۲) اور اپنے متعلقین کو بھی بالخصوص شدت کے وقت نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اس پر قائم رہیے، ہم آپ سے اور آپ کے متعلقین سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو آپ کو ہم دیں گے اور جنت تو ان ہی حضرات کے لیے ہے جو کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والے ہیں۔

(۱۳۳) اور کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ اے محمد ﷺ ہمارے پاس کوئی نشانی اپنی نبوت کی کیوں نہیں لاتے، کیا ان کے پاس توریت و انجیل کے مضامین کا ظہور نہیں پہنچا کہ ان میں رسول اکرم ﷺ کی نعت و صفت کا ذکر ہے۔

(۱۳۴) اور اگر ہم ان کفار مکہ کو اس سے پہلے کہ رسول اکرم ﷺ ان کے پاس قرآن کریم لے کر آئے ہیں ہلاک کر دیتے تو قیامت کے دن یہ یوں کہتے کہ ہمارے پروردگار آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم رسول کی اطاعت کرتے اور آپ کی کتاب پر ایمان لاتے اس سے پہلے کہ ہم بدر کے دن مارے گئے اور قیامت کے دن ہمیں عذاب ہوا۔

(۱۳۵) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرما دیجیے ہم میں سے اور تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی ہلاکت کا انتظار کر رہا ہے تو تھوڑا سا مزید انتظار کر لو۔

قیامت کے نزول عذاب کے وقت تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہ راست پر کون ہیں اور ہم میں سے اور تم میں سے وہ کون ہے جسے دولت ایمان نصیب ہوئی۔



سُورَةُ النَّبِيِّ {۲۱} اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۚ  
مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُعَدِّتٍ اِلَّا اسْتَعْوَجُوْهُ وَهُمْ  
يَلْعَبُونَ ۚ اِلَّا هِيْةً قَوْلُهُمْ وَاَسْرُوْا النَّجْوٰى الَّذِيْنَ ظَنُّوْا  
هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَتَوَكَّلُوْنَ السَّحَرٰ وَانْتُمْ تَبْخَرُوْنَ ۝  
قُلْ رَاقٍ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَارْضٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ ۝  
بَلْ قَالُوْا اَصْنٰفٌ اَخْلٰوْا بِلِ اِفْرٰهٖ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاۤتِنَا  
بَاٰيَةٍ كَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ مَاۤ اَمْنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَمْلَكْنٰهَا  
اَفْهَمُ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاۤاُرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رَجَالًا نُّوْحٰى اِلَيْهِمْ  
فَسَلُّوْا اَهْلَ الدُّكُرٰنِ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَجْعَلْنٰهُمْ  
جَسَدًا اَلٰیۤا يَكُوْنُ الطَّعَامُ وَاَكُنُوْا خٰلِدِيْنَ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمْ  
الْوَعْدَ فَجَعَلْنٰهُمْ مِنْ نَّشَآءٍ وَاَهْلَكْنٰ السُّرَفِيْنَ ۝ لَقَدْ  
اَنْزَلْنٰ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ وَكَمْ قَصَصْنٰا  
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظٰلِمَةً وَاَنْۢشَاۤنَاۤ اٰۤبَادَهَاۤ اَعْمٰۤاۤ اٰخِرِيْنَ ۝  
فَلَمَّاۤ اَحْسَوْاۤ اٰۤسَآۤاۤ اِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ لَا تَرْكُضُوْا  
وَاَرْجِعُوْا اِلٰی مَاۤ اَنْۢرُفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِيۤنُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آ پہنچا ہے اور وہ غفلت  
میں (پڑے اس سے) منہ پھیر رہے ہیں (۱)۔ ان کے پاس کوئی نئی  
نصیحت اُن کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اُسے کھیلتے  
ہوئے سنتے ہیں (۲)۔ اُن کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور  
ظالم لوگ (آپس میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں کہ یہ (فحش کچھ  
بھی) نہیں مگر تمہارے جیسا آدمی ہے تو تم آنکھوں دیکھتے جادو (کی  
لپیٹ) میں کیوں آتے ہو (۳)۔ (پیغمبر نے) کہا کہ جو بات آسمان اور  
زمین میں (کہی جاتی) ہے میرا پروردگار اُسے جانتا ہے۔ اور وہ سننے  
والا (اور) جاننے والا ہے (۴)۔ بلکہ (ظالم) کہنے لگے کہ (یہ  
قرآن) پریشان (باتیں ہیں جو) خواب (میں دیکھ لی) ہیں (نہیں)  
بلکہ اس نے اس کو اپنی طرف سے بتالیا ہے (نہیں) بلکہ یہ (شعر ہے  
جو اس) شاعر (کا نتیجہ طبع) ہے تو جیسے پہلے (پیغمبر نشانیاں دے کر)  
بھیجے گئے تھے (اسی طرح) یہ بھی ہمارے پاس کوئی نشانی لائے (۵)۔  
ان سے پہلے جن بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی تھیں۔ تو  
کیا یہ ایمان لے آئیں گے (۶)۔ اور ہم نے تم سے پہلے مردہ

(پیغمبر بنا کر) بھیجے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو جو یاد رکھتے ہیں اُن سے پوچھ لو (۷)۔ اور ہم نے اُن کے ایسے  
جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے (۸)۔ پھر ہم نے اُن کے بارے میں (اپنا) وعدہ سچا کر دیا تو اُن کو  
اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے نکل جانے والوں کو ہلاک کر دیا (۹)۔ ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا  
تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے (۱۰)۔ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ستم گار تھیں ہلاک کر مارا اور اُن کے بعد اور لوگ پیدا کر دیے (۱۱)۔  
جب انہوں نے ہمارے (مقدمہ) عذاب کو دیکھا تو لگے اس سے بھاگنے (۱۲)۔ مت بھاگو اور جن (نعمتوں) میں تم عیش و آسائش  
کرتے تھے ان کی اور اپنے گمروں کی طرف لوٹ جاؤ۔ شاید تم سے (اس بارے میں) دریافت کیا جائے (۱۳)

### تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۱) تا (۱۳)

یہ پوری سورت مکی ہے، اس سورت میں ایک سو بارہ آیات اور ایک سو تراسی کلمات اور چار ہزار

آٹھ سو ساٹھ حروف ہیں۔



(۱) کتاب اللہ میں جس عذاب کا ان مکہ والوں سے وعدہ کیا ہے، ان کے اس عذاب کا وقت قریب ہے اور یہ ابھی اس سے غافل ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں اور انہوں نے اس کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔

(۲) ان کے نبی کے پاس ان کے رب کی طرف بذریعہ جبریل امین جو نصیحت تازہ آتی ہے۔

یعنی قرآن کریم کی ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک سورت کے بعد دوسری سورت نازل ہوتی ہے تو جبریل امین کی تشریف آوری اور رسول اکرم ﷺ کا ان کے سامنے آیات قرآنیہ کا تلاوت کرنا اور ان کا سننا یہ سب چیزیں تازہ اور نئی ہیں تو یہ کفار مکہ رسول اکرم ﷺ کے پڑھنے اور قرآن کریم کو اس طریقے سے سنتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔

(۳) ان لوگوں کے دل یوم حشر سے بالکل غافل ہیں اور یہ ظالم لوگ یعنی مشرکین مکہ ابو جہل اور اس کے ساتھی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تکذیب کے بارے میں آپس میں چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ محمد ﷺ ہم جیسے ایک معمولی آدمی ہیں تو کیا پھر بھی ان کے سحر میں مبتلا ہو اور جھوٹ سنتے جاتے۔ حالاں کہ تم خوب جانتے ہو کہ یہ جادو اور جھوٹ ہے۔

(۴) محمد ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب ہر بات کو خواہ وہ پوشیدہ ہو خواہ آسمان میں ہو اور خواہ زمین میں ہو خوب جانتا ہے اور وہ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کی بات کو بخوبی سننے والا اور جوان کو سزا ملے گی اسے خوب جاننے والا ہے۔

(۵) بلکہ بعض نے یوں بھی کہا کہ محمد ﷺ جو ہمارے پاس لے کر آئے ہیں یہ منتشر خیالات ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ پیغمبر ﷺ نے اس قرآن حکیم کو اپنی طرف سے بنالیا بلکہ بعض نے کہا یہ تو شاعر ہیں، شاعروں کی باتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی بڑی نشانی لائیں جیسا کہ پہلے رسول اپنی اپنی قوم کے انکار کے وقت نشانیاں لائے۔

(۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد ﷺ آپ کی قوم سے پہلے کوئی قوم نشانیوں پر ایمان نہیں لائی جن کو ہم نے ان نشانیوں کی تکذیب کے وقت ہلاک کیا ہے سو کیا آپ کی قوم نشانیوں اور معجزات پر ایمان لے آئے گی بلکہ ہرگز یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

### بَنَانُ نَزُولٍ: مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قُرْآنٍ (النخ)

ابن جریر نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مکہ والوں نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور آپ کو ہمارے ایمان لانے پر خوشی ہوگی تو آپ ہمارے لیے صفا پہاڑی کو سونے کی پہاڑی میں تبدیل کر دیجئے۔

چنانچہ جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کی قوم نے جو آپ سے سوال کیا ہے اس کو پورا کر دیا جائے گا لیکن اگر ان کے سوال کو پورا کر دیا جائے اور پھر بھی یہ ایمان نہ لائیں تو نزول عذاب کے متعلق میں ان کو پھر مہلت نہیں دی جائے گی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ان سے پہلے کوئی بستی والے جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائے سو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے۔

(۷) اور ہم نے آپ سے قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا ہے جیسا کہ آپ کو بنایا ہے جن کے پاس ہم فرشتوں کو بھیجا کرتے تھے جیسا کہ آپ کے پاس بھیجتے ہیں اگر تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا ہے تو توریت وانجیل کے ماننے والوں سے پوچھ لو۔

(۸) اور اسی طرح ہم نے ان انبیاء کرام کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور پانی نہ پیتے ہوں اور نہ وہ حضرات دنیا میں ہمیشہ رہنے والے ہوئے بلکہ وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور پانی بھی پیتے تھے اور ان انبیاء کرام نے وفات بھی پائی ہے۔ یہ آیت کفار مکہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ وہ کہتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے۔

(۹) پھر ہم نے ان انبیاء کرام سے جو نجات کا وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا یعنی انبیاء کرام کو اور جو انبیاء کرام پر ایمان لائے ان کو اس عذاب سے نجات دی اور مشرکین کو ہلاک کر دیا۔

(۱۰) اور ہم تمہارے نبی کریم کی طرف ایسی کتاب بھیج چکے ہیں کہ اگر تم اس پر ایمان لے آؤ تو اس میں تمہاری عزت و شرافت ہے کیا پھر بھی اپنی عزت و شرافت کی تصدیق نہیں کرتے۔

(۱۱) اور ہم نے بہت سی بستیاں جہاں کے رہنے والے کافر و مشرک تھے برباد کر دیں اور ان کی ہلاکت کے بعد دوسری قوم پیدا کر دی جو ان کی بستیوں میں آباد ہو گئی۔

(۱۲) سو جب ان مشرکین نے اپنی ہلاکت کے لیے ہمارا عذاب آتا ہوا دیکھا تو عذاب سے بچنے کے لیے اس بستی سے بھاگنا شروع کر دیا۔

(۱۳) فرشتوں نے ان سے کہا بھاگو مت اور اپنے سامان عیش کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف واپس چلو، شاید تم میں سے کوئی ایمان لانے کے بارے میں یا نبی اللہ کے قتل کرنے کے بارے میں پوچھے۔



قَالُوا يَوْمَئِذٍ اِنَّا لَكَاظِمِينَ ۝ فَمَا زِلْتَ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ عَلٰى  
 جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خِدِيبًا ۝ وَنَاخِلْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ  
 وَمَا بَيْنَهُمَا الْعِيبُ ۝ لَوِ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لِهَؤُلَاآءِ تَخَذُّنَهُ  
 مِنْ لَدُنَّا اَنْ كُنَّا لَظِلِّينَ ۚ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ  
 فَيَكْدُمُهُ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝  
 وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْكَوْنَ  
 عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۚ يَسْتَخُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ  
 لَا يَفْتُرُونَ ۚ اِمَّا تَتَّخِذُوا الْاِلٰهَ مِنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ  
 لَوْ كَانَتْ فِيْهَا اِلٰهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ  
 الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ  
 يُسْئَلُونَ ۚ اِمَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُوْنِهِ اِلٰهَةً قَدْ هَانَتْ  
 بُرْهَانُكُمْ هٰذَا اِذْ كُرُمْنَ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ  
 بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝  
 وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْ اِلَيْهِ اَنَّهُ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا  
 سُبْحٰنَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْهَوْنَ بِالْقَوْلِ وَهُمْ  
 بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ  
 وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۚ وَهُمْ مِنْ خَشِيْعَةٍ مُّسْتَفِئِفُونَ ۝  
 وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِہٖ فَلَا يَكُنْزِيْہٖ جَهَنَّمَ  
 كَذٰلِكَ نَجْزِي الْظٰلِمِيْنَ ۝

کہنے لگے کہ ہائے شامت بے شک ہم ظالم تھے (۱۴)۔ تو وہ ہمیشہ  
 اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اُن کو (کھیتی کی طرح)  
 کاٹ کر (اور آگ کی طرح) بجھا کر ڈھیر کر دیا (۱۵)۔ اور ہم نے  
 آسمان اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان دونوں کے درمیان ہے اس کو  
 لہو و لعب کے لیے پیدا نہیں کیا (۱۶)۔ اگر ہم چاہتے کہ کھیل (کی  
 چیزیں یعنی زن و فرزند) بنائیں تو اگر ہم کو کرنا ہی ہوتا تو ہم اپنے پاس  
 سے بنا لیتے (۱۷)۔ (نہیں) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو  
 وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور جھوٹ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔ اور جو  
 باتیں تم بناتے ہو اُن سے تمہاری ہی خرابی ہے (۱۸)۔ اور جو لوگ  
 آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب اسی کے (مملوک اور اسی کا مال)  
 ہیں اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ اُس کی عبادت سے نہ  
 کنیا تے ہیں اور نہ اُکتاتے ہیں (۱۹)۔ رات دن (اس کی) تسبیح  
 کرتے رہتے ہیں (نہ جھکتے ہیں) نہ اُکتاتے ہیں (۲۰)۔ بھلا لوگوں  
 نے جو زمین کی چیزوں سے (بعض کو) معبود بنالیا ہے (تو کیا) وہ ان  
 کو (مرنے کے بعد) اٹھا کھڑا کرینگے؟ (۲۱)۔ اگر آسمان اور زمین  
 میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔  
 جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں خدائے مالک عرش اُن سے پاک ہے  
 (۲۲)۔ وہ جو کام کرتا ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی (اور جو کام یہ لوگ  
 کرتے ہیں اس کی) اُن سے پرسش ہوگی (۲۳)۔ کیا لوگوں نے خدا  
 کو چھوڑ کر اور معبود بنا لیے ہیں کہہ دو کہ (اس بات پر) اپنی دلیل پیش  
 کرو۔ یہ (میری اور) میرے ساتھ والوں کی کتاب بھی ہے اور جو مجھ  
 سے پہلے (پیغمبر) ہوئے ہیں۔ اُن کی کتابیں بھی ہیں۔ بلکہ (بات یہ

ہے کہ) اُن میں اکثر حق بات کو نہیں جانتے اور اس لیے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۲۴)۔ اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے اُن کی  
 طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو (۲۵)۔ اور کہتے ہیں کہ خدا بینا رکھتا ہے وہ پاک ہے (اس کے نہ  
 بیٹا ہے نہ بیٹی) بلکہ (جن کو یہ لوگ بیٹے بیٹیاں سمجھتے ہیں) وہ اس کے عزت والے بندے ہیں (۲۶)۔ اس کے آگے بڑھ کر بول  
 نہیں سکتے۔ اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں (۲۷)۔ جو کچھ ان کے آگے ہو چکا ہے اور جو پیچھے ہو گا وہ سب سے واقف ہے اور وہ (اس  
 کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے خدا خوش ہو اور وہ اُس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں (۲۸)۔ اور جو شخص  
 اُن میں سے یہ کہے کہ خدا کے سوا میں معبود ہوں تو اُسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۲۹)

## تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۱۴) تا (۲۹)

(۱۳) وہ لوگ قتل انبیاء اور نزول عذاب کے وقت کہنے لگے، ہائے ہماری کم بختی بے شک ہم ہی نبی ﷺ کے قتل کرنے میں ظالم تھے۔

(۱۵) سوان کی یہی چیخ و پکار جاری رہی حتیٰ کہ ہم نے ان کو ایسا نیست و نابود کر دیا جس طرح فصل کٹ گئی ہو اور آگ ٹھنڈی ہو گئی ہو حضرت موت یمن میں ایک بستی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بستی والوں کا تذکرہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان بستی والوں کی طرف ایک نبی بھیجا انھوں نے اس نبی ﷺ کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پاداش میں ان بستی والوں پر بخت نصر بادشاہ کو مسلط کر دیا، اس نے سب کو قتل کر دیا کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑا۔

(۱۶) اور ہم نے زمین و آسمان اور تمام مخلوقات کو اس طرح نہیں بنایا کہ ہم فضول کام کرنے والے ہوں کہ ادا مرو نواہی کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

(۱۷) کفار جو اس بات کے قائل تھے کہ معاذ اللہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، اس کی اب اللہ تعالیٰ تردید فرماتے ہیں کہ اگر ہمیں لڑکیاں یا بیوی یا یہ کہ اولاد ہی بنانی ہوتی تو خاص اپنے پاس کی چیز یعنی حوروں میں سے بناتے۔

(۱۸) بلکہ ہم اس حق بات کو باطل بات پر پھینک مارتے ہیں سو وہ حق اس باطل کا خاتمہ کر دیتا ہے یا یہ کہ ہم نے اثبات حق اور ابطال باطل کے لیے پیدا کیا ہے اور تمہارے لیے اس بات پر بڑا عذاب ہوگا جو تم کہتے ہو کہ عیاذ باللہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

(۱۹-۲۰) تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں جو اللہ کے نزدیک مقرب فرشتے ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت سے عار نہیں کرتے۔ دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں کسی وقت بھی عبادت خداوندی اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے اکتاتے نہیں۔

(۲۱) کیا ان کفار مکہ نے اللہ کے علاوہ اور معبود بنار کھے ہیں، زمین کی چیزوں میں سے جو کسی کو زندہ کرتے ہوں یا پیدا کرتے ہوں۔

(۲۲) اور زمین میں یا آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خالق ہوتا تو دونوں کی مخلوقات بھی کبھی کی درہم برہم ہو جاتیں، سو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو کہ مالک ہے عرش کا وہ ان کی باتوں سے جو اس کے لیے اولاد اور شریک ثابت کر رہے ہیں پاک ہے۔

(۲۳) اللہ تعالیٰ جو کچھ کہتا کرتا اور حکم دیتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور بندوں کے اعمال و اقوال پر باز پرس کی جاسکتی ہے۔

(۲۴) کیا ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ تم اپنی دلیل ان جھوٹے معبودوں کے دعویٰ پر پیش کرو، یہ میری اور مجھ جیسوں کی کتاب ہے یعنی قرآن کریم ہے اور مجھ سے پہلے جو مومنین، کافرین گزرے ہیں ان کی کتابیں موجود ہیں، ان کی کتابوں میں یہ قطعاً موجود نہیں کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے یا اس کا کوئی شریک ہے۔ بلکہ ان لوگوں میں زیادہ وہی ہیں جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی تصدیق نہیں کرتے۔ اس وجہ سے کہ وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھٹلانے پر تلے ہوئے ہیں۔

(۲۵) ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ اپنی قوم کو تبلیغ کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تاکہ وہ اس کے قائل ہو جائیں اور میری ہی عبادت کیا کرو۔

(۲۶-۲۷) اور ان کفار مکہ میں سے بعض یوں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں اولاد بنا رکھی ہے تو بہ تو بہ اس کی ذات اولاد اور شریک سے پاک ہے، بلکہ وہ فرشتے اس کے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کے صلے میں ان کو اعزاز و اکرام سے نوازا ہے، قول و فعل میں اللہ کے حکم کے بغیر جبریل، میکائیل سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم کے مطابق قول و فعل انجام دیتے ہیں۔

(۲۸) اللہ تعالیٰ ان کے امور آخرت اور امور دنیا سب کو جانتا ہے اور قیامت کے دن وہ فرشتے سوائے اس شخص کے جس کے لیے شفاعت کرنے کی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی توحید کو قبول فرمایا ہو اور کسی کی سفارش نہیں کر سکتے اور وہ سب فرشتے اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرتے ہیں۔

(۲۹) اور ان فرشتوں میں سے یا یہ کہ مخلوق میں سے جو شخص نعوذ باللہ فرضاً یوں کہے کہ میں اللہ کے علاوہ معبود ہوں تو ہم اس کے بدلے اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم کافروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔



## اُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ

السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ كَانَتَا ثَقُلًا فَحَقَّقْنَاهَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيًا اَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ الْاَيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اِذْ اَرَاكَ الَّذِينَ كَفَرُوا اِنْ يَتَّخِذُ وُكُوكُ الْاَهْرَؤُا اَهْذَا الَّذِي يَدُّكَ اِلَهِتُكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُونَ ۝ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَاوِرِيكُمْ يَتٰى فَاَتَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ وَيَقُولُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تَوَعَّلٰهُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكْفُوْنَ عَنْ وُجُوْهِهِمُ النَّارُ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُوْنَ ۝ بَلْ تَأْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ رَدًّا وَلَا هُمْ يُنظَرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَسْتَهْزِئُوْا بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا بِكُمْ مَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِئُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ يَمْلِكُكُمْ بِالْاَيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ۝

کیا کافروں نے نہیں دیکھ کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے ان کو جدا جدا کر دیا۔ اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے (۳۰)۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ لوگوں (کے بوجھ) سے ملنے (اور جھکنے) نہ لگے اور اس میں کشادہ رستے بنائے تاکہ لوگ اُن پر چلیں (۳۱)۔ اور آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔ اس پر بھی وہ ہماری نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں (۳۲)۔ اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو بنایا (یہ) سب (یعنی سورج اور چاند اور ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں (۳۳)۔ اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا۔ بھلا اگر تم مر جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے (۳۴)۔ ہر تنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ اور ہم تم لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں۔ اور تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے (۳۵) اور جب کافر تم کو دیکھتے ہیں تو تم سے استہزا کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر (مُرائی سے) کیا کرتا ہے حالانکہ وہ خود رحمن کے نام سے منکر ہیں (۳۶)۔ انسان (کچھ ایسا جلد باز ہے کہ گویا) جلد بازی ہی سے بنایا گیا ہے۔ میں تم لوگوں کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم جلدی نہ کرو (۳۷)۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (جس عذاب کا) یہ وعید (ہے وہ) کب (آئے گا) (۳)۔ اے کاش کافر اس وقت کو جانیں جب وہ اپنے مونہوں پر سے (دوزخ کی) آگ کو نہ روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ اُن کا کوئی مددگار ہوگا (۳۹)۔ بلکہ قیامت اُن پر ناگہاں واقع ہوگی اور اُن کے ہوش کھودے گی۔ پھر نہ تو وہ اس کو ہٹائیں گے اور نہ اُن کو مہلت دی جائے گی (۴۰)۔ اور تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ استہزا ہوتا رہا ہے تو جو لوگ ان میں سے تمسخر کیا کرتے تھے اُن کو اسی (عذاب) نے جس کی ہلکی آڑاتے تھے آگھیرا (۴۱)۔ کہو کہ رات اور دن میں خدا سے تمہاری کون حفاظت کر سکتا ہے بات یہ ہے کہ یہ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں (۴۲)

## تفسیر سورۃ النبیاء آیات (۲۰) تا (۴۲)

(۳۰) کیا یہ لوگ جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکر ہیں نہیں جانتے کہ آسمان اور زمین پہلے بند تھے یعنی



نہ آسمان سے بارش کا ایک قطرہ گرتا تھا اور نہ زمین سے کچھ پیداوار ہوتی تھی ایک دوسرے کے ساتھ اس اعتبار سے ملے ہوئے تھے پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ایک دوسرے سے جدا کر دیا کہ آسمان سے بارش ہونے لگی اور زمین میں نباتات اگنے لگے، بلکہ ہم نے مرد و عورت کے پانی سے ہر ایک چیز کو بنایا جو بارش کے پانی کی محتاج ہے۔ کیا ان باتوں کو سن کر بھی مکہ والے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے۔

(۳۱) اور ہم نے زمین پر مضبوط پہاڑوں کو جو کہ زمین کے لیے میخیں ہیں، اس لیے بنایا کہ زمین ان کو لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس زمین میں گھائیاں اور کھلے کھلے رستے بنائے تاکہ وہ لوگ ان رستوں کے ذریعے سے سفر کی آمد و رفت میں منزل مقصود کو پہنچ جائیں۔

(۳۲) اور آسمان کو زمین کے اوپر چھت بنایا جو گرنے سے بھی اور بذریعہ ستاروں کی مار کے شیطین سے بھی محفوظ ہے۔

اور یہ اہل مکہ اس آسمان کے اندر کی نشانیوں سے یعنی چاند، سورج، ستاروں سے اعراض کیے ہوئے ہیں ان میں تدبیر اور غور و فکر نہیں کرتے۔ اور اس نے چاند و سورج کو مسخر کیا کہ ہر ایک، الگ الگ دائرے میں اس طرح چل رہے ہیں گویا تیر رہے ہیں۔

(۳۳) اور ہم نے آپ سے پہلے اور انبیاء کرام میں سے کسی بھی نبی کو دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے پیدا نہیں کیا، اے محمد ﷺ اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو کیا یہ لوگ دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

### ثَمَّ نَزَّلْنَا: وَمَا جَعَلْنَا بَشَرًا مِّنْ قَبْلِكَ (النح)

ابن منذرؒ نے ابن جریجؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو آپ کے انتقال فرمانے کی خبر دی گئی آپ نے عرض کیا اے میرے پروردگار میرے بعد میری امت کی کون نگرانی کرے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا۔

(۳۵) یہ آیت مبارکہ کفار کے جواب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ بد بخت آپ کے انتقال فرما جانے کے منتظر تھے اور اس کی خوشیاں مناتے تھے، موت تو ایسی چیز ہے کہ تم میں سے ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا اور ہم تمہیں سختی اور فراخی سے آزماتے ہیں، یہ دونوں باتیں اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں اور مرنے کے بعد پھر تم سب ہماری طرف چلے آؤ گے اور ہم تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیں گے۔

(۳۶) اور اے محمد ﷺ ابو جہل اور اس کے ساتھی جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے اپنی گفتگو میں مذاق کرنے لگتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں کیا یہی صاحب ہیں جو تمہارے بتوں کا برائی سے ذکر کرتے ہیں حالاں کہ یہ خود اللہ تعالیٰ

کے ذکر پر انکار اور کفر کیا کرتے ہیں اور بد بخت کہا کرتے ہیں کہ ہم اللہ کو نہیں جانتے مسیہ کذاب جانتا ہے۔

### ثَمَّ نَزَلَ: وَإِذَا أَرَأَى الَّذِينَ كَفَرُوا (الغ)

اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے سدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ابو جہل اور ابوسفیان کے پاس سے گزر ہوا یہ دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے جب ابو جہل نے آپ کو دیکھا تو بد بخت ہنسنا اور ابوسفیان سے کہا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں۔ یہ سن کر ابوسفیان کو غصہ آیا اور کہا کیا تم اس بات کا انکار کرتے ہو کہ بنی عبد مناف میں کوئی نبی ہو غرض کہ دونوں کی یہ گفتگو رسول اکرم ﷺ نے سنی اور آپ ابو جہل کے پاس لوٹ کر آئے اور اس کو ڈرایا اور فرمایا کہ تو اس وقت تک اپنی باتوں سے باز نہیں آئے گا جب تک کہ تیرے اوپر بھی وہی عذاب نازل نہ ہو جو دوسروں پر ہوا، اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی یہ کافر لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے مذاق کرنے لگتے ہیں۔

(۳۷) انسان جلدی ہی کے خمیر کا بنا ہوا ہے یا یہ کہ انسان سے مراد نصر بن حارث ہے کہ وہ جلدی ہی کے خمیر کا بنا ہوا ہے اسی بنا پر نزول عذاب کے بارے میں جلدی کرتا ہے۔

ہم عنقریب اپنی وحدانیت کے دلائل آفاق میں دکھائے دیتے ہیں یا یہ کہ اپنی عذاب بالسیف کی نشانی عنقریب بدر کے دن دکھائے دیتے ہیں سو تم وقت آنے سے پہلے نزول عذاب کے بارے میں جلدی مت کرو۔

(۳۸) اور کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ ابے محمد ﷺ وہ عذاب کا وعدہ جس سے آپ ہمیں کوڈراتے ہیں وہ کب آئے گا اگر آپ سچے ہیں۔

(۳۹) کاش ان لوگوں کو جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے منکر ہیں اس وقت کی خبر ہوتی کہ عذاب میں ان کی کیا درگت بنے گی تو یہ ہرگز نزول عذاب کے بارے میں جلدی نہ کرتے۔ نزول عذاب کے وقت تو یہ لوگ اس عذاب کی آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک سکیں گے اور نہ اپنے پیچھے سے اور نہ ان کی کوئی حمایت کرے گا کہ اس عذاب کو ان سے دور کر دے۔

(۴۰) بلکہ قیامت کا عذاب ان پر ایک دم سے آئے گا سو ان کے ہوش و حواس بھلا دے گا، پھر اپنے اوپر سے نہ اس کو ہٹانے کی ان کو قدرت ہوگی اور نہ ان کو عذاب کے بارے میں مہلت دی جائے گی۔

(۴۱) اور آپ سے پہلے جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان کے ساتھ بھی ان کی قوم نے مذاق کیا جیسا کہ آپ کا آپ کی قوم مذاق اڑاتی ہے سو جن لوگوں نے انبیاء کرام کے ساتھ مذاق کیا تھا تو ان پر وہ عذاب نازل ہو گیا جس کے ساتھ وہ مذاق کیا کرتے تھے یا یہ کہ ان کے استہزاء اور تمسخر کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہو گیا۔

(۴۲) اور اے محمد ﷺ آپ ان مکہ والوں سے یہ بھی فرمائیے کہ وہ کون ہے جو رات میں اور دن میں اللہ کے عذاب

سے تمہاری حفاظت کرتا ہے یا یہ کہ اللہ کے علاوہ اور کون ہے جو اس کے عذاب سے حفاظت کرتا ہے بلکہ یہ لوگ اب بھی اپنے رب حقیقی کی توحید اور اس کی کتاب کو جھٹلانے والے اور اسے پس پشت ڈالنے والے ہیں۔

کیا ہمارے بوا ان کے اور معبود ہیں کہ ان کو (مصائب سے) بچا سکیں۔ وہ آپ اپنی مدد تو کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہم سے پناہ ہی دیے جائیں گے (۳۳)۔ بلکہ ہم ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو متنبہ کرتے رہے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) اُن کی عمریں بسر ہو گئیں۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھنٹے چلے آتے ہیں۔ تو کیا یہ لوگ غلبہ پانے والے ہیں؟۔ کہہ دو کہ میں تم کو حکم خدا کے مطابق نصیحت کرتا ہوں اور بہروں کو جب نصیحت کی جائے تو وہ پکار کو سنتے ہی نہیں (۳۵)۔ اور اگر اُن کو تمہارے پروردگار کا تھوڑا سا بھی عذاب پہنچے تو کہنے لگیں کہ ہائے کم بختی ہم بے شک گنہگار تھے (۳۶)۔ اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اُس کو لا حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں (۳۷)۔ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت اور گمراہی میں) فرق کر دینے والی اور (سرتاپا) روشنی اور نصیحت (کی کتاب) عطا کی (یعنی) پرہیزگاروں کے لیے (۳۸)۔ جو ہن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں (۳۹)۔ اور یہ مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو (۵۰)۔ اور ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت دی تھی اور ہم اُن (کے حال) سے واقف تھے (۵۱)۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا نورتمیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم معتمد (

اَمْ لَهُمْ اِلٰهَةٌ تَسْتَعْتَمُ مِنْ دُونِنَا لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مَتَابِعُصْبُونَ ۝۱۷۱ بَلْ مَتَعْنَا هَؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهِمُ الْغَالِبُونَ ۝۱۷۲ قُلْ اِنَّمَا اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحٰى وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ اِذَا مَا يَنْذِرُوْنَ ۝۱۷۳ وَلَٰٓئِنْ فَتَسْتَعْتَمُ نَفَحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَوْمَئِذٍ اِنَّا كُنَّا ظَالِمِيْنَ ۝۱۷۴ وَلَوْ نَشَاءُ لَمُوزِنُ الْقُسْطَ لَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وُكُفًۭىۢ بِهَا حِسْبَيْنَ ۝۱۷۵ وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۷۶ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ۝۱۷۷ وَهٰذَا ذِكْرُ مَبْرُكٍ اَنْزَلْنَاهُ اَقْرَأْنٰهُمْ لَهٗ مُّكْرُوْنَ ۝۱۷۸ وَلَقَدْ اَتَيْنَا اِبْرٰهِيْمَ رُشْدًا مِّنْ قَبْلِ هٰذَا وَكُنَّا بِهٖ عَلِيْمِيْنَ ۝۱۷۹ اِذْ قَالَ لِاٰيِهٖۤ وَاَقْوَمِهٖۤ مَا هٰذِهِ السَّنَائِلُ الَّتِىْ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُونَ ۝۱۸۰ قَالُوْا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا لَهَا عٰكِدِيْنَ ۝۱۸۱ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۸۲ قَالُوْا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللَّٰعِبِيْنَ ۝۱۸۳ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِى فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِيْدِيْنَ ۝۱۸۴

دقائم) ہو (۵۲)۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پرستش کرتے دیکھا ہے (۵۳)۔ (ابراہیم نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے (۵۴)۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس (واقعی) حق لائے ہو یا (ہم سے) کھیل (کی باتیں) کرتے ہو (۵۵)۔ (ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے اور میں اس (بات) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں (۵۶)

## تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۴۳) تا (۵۶)

(۴۳) کیا ان کے پاس ہمارے علاوہ ایسے معبود ہیں جو ہمارے عذاب سے ان کو بچا لیتے ہوں وہ بے چارے دوسروں کے عذاب سے کیا حفاظت کرتے اور ان کی در ماندگی کی تو یہ حالت ہے کہ وہ خود اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے عذاب کے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ دے سکا تو پھر وہ بے چارے دوسروں کا کیا ساتھ دیتے۔

(۴۴) بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان مکہ والوں کو اور ان سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کو بہت مہلت دی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک زمانہ گزر گیا۔ کیا مکہ والے یہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان کی سر زمین کو چاروں طرف سے رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ پر فتح کرتے چلے آ رہے ہیں تو کیا یہ لوگ اب رسول اکرم ﷺ کے مقابلہ میں غالب آئیں گے۔

(۴۵) آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں تو صرف وحی یعنی قرآن کریم کے ذریعے سے تمہیں ڈراتا ہوں اور ان بہروں کو جس وقت حق کی دعوت دی جاتی ہے اور اس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے تو یہ سنتے ہی نہیں یا یہ کہ آپ ان بہروں کو حق کی بات کہاں سنا سکتے ہیں۔

(۴۶) اور اگر ان کو آپ کے رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی لگ جائے تو یوں کہنے لگیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی ہم نے ہی اللہ تعالیٰ کا کفر کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

(۴۷) بلکہ ہم قیامت کے روز میزانِ عدل قائم کریں گے اس میزان کے دو پلڑے ہوں گے اور اس کی زبان بھی ہوگی اس میں نیکیوں اور برائیوں کے علاوہ اور کسی چیز کا وزن نہیں کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ کسی کی نیکیوں میں سے کچھ کمی کر دی جائے اور کسی کی برائیوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ بلکہ اگر کسی کا کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے وہاں حاضر کر دیں گے یا یہ کہ اس کا بدلہ دے دیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں یا یہ کہ ہم حفاظت کرنے والے اور جاننے والے کافی ہیں۔

(۴۸) اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کو ایک فیصلہ یعنی شبہات سے نکالنے کی یا یہ کہ فرعون پر غلبہ اور قوت پانے کی اور گمراہی سے روشنی اور اس کے لیے بیان اور کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کے لیے نصیحت کی چیز عطا فرمائی تھی۔

(۴۹) جو پرہیزگار اپنے پروردگار سے بغیر دیکھے اس کی خوشنودی کے لیے نیک اعمال کرتے ہیں اور وہ لوگ عذاب قیامت سے بھی ڈرتے ہیں۔

(۵۰) اسی طرح یہ قرآن کریم بھی ایک کثیر الفائدہ نصیحت کی کتاب ہے جو اس پر ایمان لائے یہ اس کے لیے باعثِ رحمت و مغفرت ہے جس کو ہم نے بذریعہ جبریل امین نازل کیا ہے پھر بھی مکہ والو تم اس کے منکر ہو۔

(۵۱) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بالغ ہونے سے پہلے ان کو علم اور خوش فہمی عطا کی تھی یا یہ کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے ان کو نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا تھا یا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت عطا کی تھی اور ہم ان کے کمالات کو اور یہ کہ وہ اس چیز کے اہل ہیں، خوب جانتے تھے۔

(۵۲) جب کہ انھوں نے اپنے باپ آذر اور نمرود بن کنعان اور اس کے لوگوں سے کہا یہ کیا بیہودہ مورتیاں ہیں جن کی تم لوگ عبادت کر رہے ہو۔

(۵۳) وہ لوگ کہنے لگے، ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے ہم بھی ان کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا بے شک تم اور تمہارے آباؤ اجداد کھلی غلطی اور کفر میں مبتلا ہیں۔

(۵۵) وہ یہ سن کر کہنے لگے اے ابراہیم کیا تم سچی اور حقیقی بات کہہ رہے ہو یا یوں ہی دل لگی کر رہے ہو۔

(۵۶) حضرت ابراہیم نے فرمایا بلکہ تمہارا حقیقی پروردگار وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار اور ان کا خالق ہے اور میں جو تم سے کہہ رہا ہوں، اس پر دلیل بھی رکھتا ہوں۔



وَتَاللّٰهِ

لَا كَيْدَ لَكُمْ اَصْحٰنَا مَكْمٌ بَعْدَ اَنْ تَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝  
 فَجَعَلْنٰهُمْ جُذًا ۙ اِلَّا كَيْدًا لَّهٖمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝  
 قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِالِهَيْتِنَا اِنَّهٗ لَمِنَ الظَّالِمِيْنَ ۝  
 سَمِعْنَا فَمَنْ يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ اِبْرٰهِيْمُ ۚ قَالُوْا فَاَتُوْا  
 بِهٖ عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يُشْهَدُوْنَ ۚ قَالُوْا اَاَنْتَ  
 فَعَلْتَ هٰذَا بِالِهَيْتِنَا يَا اِبْرٰهِيْمُ ۚ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ ۚ  
 كَيْدُهُمْ هٰذَا فَاسْأَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۚ فَرَجَعُوْا  
 اِلَى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظَّالِمُوْنَ ۚ ثُمَّ لَبَسُوْا عَلٰى  
 رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَهٰۤؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۚ قَالَ اَقْتَبِدُوْنَ  
 مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْۢءٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ۚ اَفِ  
 لَكُمْ وَلِمَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۚ  
 قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانصُرُوْا آلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فَعِلٰۤیۡنَ ۚ  
 قُلْنَا يٰۤاٰنَا كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰۤىۤا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَاَرَادُوْا  
 بِهٖ كَيْدًا ۙ فَجَعَلْنٰهُمْ الْاَخْسَرِيْنَ ۚ وَنَجَّيْنٰهُ وَلَوْطًا  
 اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۚ وَوَهَبْنَا لَهُ  
 اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۚ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۚ  
 وَجَعَلْنٰهُمْ اٰيَةً يُّذَكَّرُوْنَ بِاَمْرِنَا ۚ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ  
 الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۚ  
 وَلَوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي  
 كَانَتْ تُعَذِّبُ السَّالِفِيْنَ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا سٰوِيًّا ۚ  
 وَاَوْحَلْنٰهُ فِى رَحْمَتِنَا ۚ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ

اور خدا کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں  
 سے ایک چال چلوں گا (۵۷)۔ پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا مگر  
 ایک بڑے (بت) کو (نہ توڑا) تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں  
 (۵۸)۔ کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے  
 کیا؟ وہ تو کوئی ظالم ہے (۵۹)۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک جوان  
 کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اُسے ابراہیم کہتے ہیں (۶۰)۔ وہ  
 بولے کہ اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہ رہیں (۶۱)۔ (جب  
 ابراہیم آئے تو) بت پرستوں نے کہا کہ ابراہیم بھلا یہ کام ہمارے  
 معبودوں کے ساتھ تم نے کیا ہے؟ (۶۲)۔ (ابراہیم نے) کہا  
 (نہیں) بلکہ یہ اُن کے اس بڑے (بت) نے کیا (ہو گا)۔ اگر یہ  
 بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو (۶۳)۔ انہوں نے اپنے دل میں غور  
 کیا تو آپس میں کہنے لگے کہ بے شک تم ہی بے انصاف ہو (۶۴)۔  
 پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اس پر بھی ابراہیم سے کہنے لگے کہ)  
 تم جانتے ہو یہ بولتے نہیں (۶۵)۔ (ابراہیم نے) کہا کہ پھر تم خدا کو  
 چھوڑ کر ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکیں  
 اور نہ نقصان پہنچا سکیں (۶۶)۔ ٹھٹھ ہے تم پر اور جن کو تم خدا کے ہوا  
 پوجتے ہو اُن پر بھی کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ (۶۷)۔ (تب وہ) کہنے  
 لگے کہ اگر تمہیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو  
 اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو (۶۸)۔ ہم نے حکم دیا کہ  
 اُسے آگ سرد ہو جا۔ اور ابراہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا)  
 (۶۹)۔ اُن لوگوں نے بُرا تو اُن کا چاہا تھا مگر ہم نے اُنہی کو نقصان  
 میں ڈال دیا (۷۰)۔ اور ابراہیم اور لوٹ کو اس سر زمین کی طرف بچا  
 نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لیے برکت رکھی ہے (۷۱)۔ اور  
 ہم نے ابراہیم کو اسحق عطا کیے۔ اور مستزاد برآں یعقوب اور سب کو

نیک بخت کیا (۷۲)۔ اور اُن کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور اُن کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا  
 حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے (۷۳)۔ اور لوٹ (کا قصہ یاد کرو) جب اُن کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا  
 اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے بچا نکالا۔ بے شک وہ بُرے اور بدکردار لوگ تھے (۷۴)۔ اور انہیں اپنی  
 رحمت (کے محل) میں داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے (۷۵)



## تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۵۷) تا (۷۵)

(۵۷) اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دل میں کہا، اللہ کی قسم میں تمہارے ان بتوں کی اچھی طرح درگت بناؤں گا جب تم ان کے پاس سے اپنی عید منانے چلے جاؤ گے۔

(۵۸-۵۹) چنانچہ جب وہ سب لوگ شہر کے باہر عید منانے گئے اور حضرت ابراہیمؑ شہر میں اکیلے رہ گئے تو حضرت ابراہیمؑ ان کے بت خانہ میں گئے تو انھوں نے بڑے بت کے علاوہ سب کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کہ شاید وہ لوگ اپنی عید سے واپسی پر حضرت ابراہیمؑ سے دریافت کریں چنانچہ جب وہ لوگ واپس آئے اور اپنے بت خانہ میں داخل ہوئے تو کہنے لگے کہ یہ بے ادبی کا کام ہمارے بتوں کے ساتھ کس نے کیا ہے۔

(۶۰) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان آدمی کو جس کا نام ابراہیمؑ ہے ان بتوں کا برائی اور ذلت کے ساتھ ذکر کرتے سنا ہے۔

(۶۱) یہ سن کر نمرود نے سب سے کہا، اچھا تو اس شخص کو سب لوگوں کے سامنے حاضر کرو تا کہ سب اس کی حرکت یا اس کے قول یا یہ کہ اس کو جو سزا دی جائے اس پر گواہ ہو جائیں۔

(۶۲) غرض کہ وہ سب کے سامنے آئے تو سب کی طرف سے ان سے نمرود نے کہا، ابراہیمؑ کیا تم نے ہمارے بتوں کی بے حرمتی کی ہے۔

(۶۳) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا میں نے نہیں بلکہ اس بڑے گروہ نے یہ حرکت کی ہے جس کی گردن میں یہ کدال لٹکی ہوئی ہے سو ان ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں تا کہ یہ تمہیں خود بتادیں کہ کس نے ان کی پٹائی کی ہے۔

(۶۴) اس پر وہ لوگ خود کو ملامت کرنے لگے اور ان کے سردار نمرود نے ان سے کہا کہ حقیقت میں حضرت ابراہیمؑ کے مقابلہ میں تم ہی ناحق ہو اور وہ حق پر ہیں۔

(۶۵) پھر شرم کے مارے اپنے سروں کو جھکا لیا اور پھر اپنی پچھلی بات پر آگئے اور نمرود کہنے لگا اے ابراہیمؑ تمہیں تو اچھی طرح معلوم ہی ہے کہ بت کچھ بولتے نہیں تو ان سے کیا پوچھیں کہ کس نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔

(۶۶) اس وقت ابراہیمؑ نے ان کی خوب خبر لی کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو کہ وہ تمہاری اس عبادت کرنے میں نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکے اور ترک عبادت میں تمہیں کچھ نقصان پہنچا سکے۔

(۶۷) تمہارے لیے بربادی اور تم پر افسوس ہے اور ان پر بھی جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو کیا تمہارے میں انسانوں والا ذہن نہیں اور تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو تمہیں نفع و نقصان کچھ بھی نہ پہنچا سکے، وہ ہرگز کسی بھی صورت میں

عبادت کے لائق نہیں۔

(۶۸) ان کا سردار نمرود یہ سن کر کہنے لگا کہ نعوذ باللہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دو اور ان سے اپنے معبودوں کا بدلہ لینے کے لیے اگر تمہیں کچھ کرنا ہو تو بس ان کو آگ میں ڈال دو۔

(۶۹) ہم نے آگ کو حکم دیا کہ گرمی سے ٹھنڈی اور ٹھنڈک سے بے ضرر ہو جا، ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اور اگر اللہ تعالیٰ زیادہ ٹھنڈک سے بے ضرر ہونے کا حکم نہ فرما تا تو ٹھنڈک کی شدت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تکلیف پہنچاتی۔

(۷۰) ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کی کارروائی کی تھی سو ہم نے ان ہی لوگوں کو ذیل و رسوا کر دیا۔

(۷۱) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے اور لوط علیہ السلام کو خسف سے بچا کر ان دونوں کو سرزمین مقدس، فلسطین اور اردن کی طرف بھیج دیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے لیے پانی اور پھلوں کی بھی برکت رکھی تھی۔

(۷۲) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا عطا کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد میں نبوت عطا کی۔

(۷۳) اور ہم نے ان سب کو مقتدا بنایا کہ ہمارے حکم و اطاعت کی طرف مخلوق کو دعوت دیا کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کے پاس نیک کاموں کے کرنے کا یا یہ کہ توحید کی طرف دعوت دینے کا خصوصاً نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ لوگ ہماری خوب اطاعت کیا کرتے تھے۔

(۷۴) اور لوط علیہ السلام کو بھی ہم نے عقل سلیم اور نبوت عطا کی اور سدوم بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے برے برے کام کیا کرتے تھے یعنی لواطت بے شک وہ لوگ اپنے کفر میں بڑے بد ذات اور ان افعال لواطت وغیرہ میں بہت ہی بدکار تھے۔

(۷۵) اور ہم لوط علیہ السلام کو آخرت میں جنت میں داخل کریں گے اور ان کو دنیا میں بھی نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا اور وہ انبیاء کرام کے طریقہ پر تھے۔



وَلَوْ اِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَاَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۚ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا سَوِيًّا ۚ فَاَغْرَقْنَاهُمْ اَجْمَعِينَ ۚ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَخُكِمْنَ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَسَتْ فِيْهِ غَمَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۚ فَفَتَنَّا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اَتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالْعِزْرُ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۚ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لَتُخَصِّنَكُمْ مِنَ الْبَاسِ كُمُ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۚ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِ قَا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيْهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمِيْنَ ۚ وَمِنَ الشَّيْطٰنِ مَنْ يَّغْوِيْ صُوْنًا لَّهِ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۚ وَاَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اِنِّیْ مَسْنٰی الصُّرُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِيْمِيْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضِرٍّ وَاَتَيْنَاهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۚ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِذْ رَاسُ وَ ذَا الْكِفْلِ كُلُّ مِّنَ الصّٰدِقِيْنَ ۚ وَاَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ

اور نوح (کا قصہ بھی یاد کرو) جب (اس سے) بیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی (۷۶)۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے اُن پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک بُرے لوگ تھے سو ہم نے اُن سب کو غرق کر دیا (۷۷)۔ اور داؤد اور سلیمان (کا حال بھی سن لو کہ) جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم اُن کے فیصلے کے وقت موجود تھے (۷۸)۔ تو ہم نے فیصلہ (کرنے کا طریق) سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ اُن کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور چاروں کو بھی (مسخر) کر دیا تھا اور ہم ہی (ایسا) کرنے والے تھے (۷۹)۔ اور ہم نے تمہارے لیے اُن کو ایک (طرح کا) لباس بنا بھی سکھا دیا تاکہ تم کوڑائی (کے ضرر) سے بچائے پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیے (۸۰)۔ اور ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو اُن کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں (۸۱)۔ اور دیوؤں کی جماعت کو بھی اُن کے تابع کر دیا تھا کہ اُن میں بعض اُن کے لیے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے۔ اور ہم اُن کے نگہبان تھے (۸۲)۔ اور ایوب کو (یاد

کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا پہنچا رہا ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (۸۳)۔ تو ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی اور جو اُن کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور اُن کو باں بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی سے اُن کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لیے (یہ) نصیحت ہے (۸۴)۔ اور اسمعیل اور ادریس اور ذاکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے (۸۵)۔ اور ہم نے اُن کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے (۸۶)

### تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۷۶) تا (۸۶)

(۷۶) اور حضرت نوحؑ کو بھی ہم نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا ان کا وہ واقعہ بھی بیان کیجیے جب کہ انھوں نے حضرت لوطؑ کے زمانہ سے پہلے اپنی قوم کی بلاکت کے لیے اپنے رب سے دعا کی، سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو غرق ہونے سے نجات دی۔

(۷۷) اور ہم نے ایسی قوم سے بدلہ لیا جنہوں نے ہماری کتاب اور ہمارے رسول نوح علیہ السلام کو جھٹلایا یقیناً وہ لوگ اپنے کفر میں بہت برے تھے، اس لیے ہم نے ان سب کو طوفان کے ذریعے غرق کر دیا۔

(۷۸) اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو بھی ہم نے نبوت اور حکمت کے ساتھ اعزاز عطا کیا ان کا وہ واقعہ قبل ذکر ہے جب کہ وہ کسی قوم کے انگوروں کے باغ کے بارے میں فیصلہ کرنے لگے جس کھیت میں رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریاں چلی گئی تھیں اور اس کھیت کو کھا گئی تھیں اور ہم حضرت داؤد و سلیمان کے فیصلہ کو جاننے والے تھے۔

(۷۹) سو ہم نے اس فیصلہ کا آسان سمجھاؤ سلیمان علیہ السلام کو دے دیا اور یوں ہم نے دونوں ہی کو حکمت اور نبوت عطا کی تھی اور ہم نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ جس وقت وہ تسبیح کیا کرتے تھے، پہاڑوں کو تابع کر دیا تھا کہ وہ بھی ان کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور اسی طرح پرندوں کو بھی اور ان کاموں کے کرنے والے ہم تھے۔

(۸۰) اور ہم نے ان کو زرہ بنانے کی صنعت تم لوگوں کے نفع کے لیے سکھائی تاکہ وہ زرہ تمہیں لڑائی میں تمہارے دشمنوں کے ہتھیاروں سے بچائے، سو تم اس زرہ کی نعمت کا شکر کرو گے بھی یا نہیں۔

(۸۱) اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لیے تیز ہوا کو تابع بنا دیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے، یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے اصطخر سے اس سرزمین کی طرف چلتی، جس میں ہم نے پھلوں وغیرہ کی برکت رکھی ہے یعنی شام، اردن، فلسطین کی طرف اور ہم ہر چیز کو جانتے ہیں۔ اس لیے ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لیے ان چیزوں کو مسخر کیا۔

(۸۲) اور شیطین یعنی جنات میں سے بھی ہم نے ایسوں کو مسخر کر دیا تھا جو سلیمان علیہ السلام کے لیے دریاؤں میں غوطہ لگایا کرتے تھے تاکہ جو ابرات اور موتی سمندروں میں سے نکال کر ان کے پاس لائیں اور وہ اس غوطہ زنی کے علاوہ سلیمان علیہ السلام کے لیے تعمیرات کے بھی کام کیا کرتے تھے اور ان جنات کے سنبھالنے والے ہم تھے تاکہ ان میں سے کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔

(۸۳) اور ایوب علیہ السلام کے قصہ کا ذکر کیجیے جب کہ انہوں نے شدید مرض میں مبتلا ہونے کے بعد اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بہت سخت جسمانی تکلیف پہنچ رہی ہے، آپ مہربانی فرمائیں اور اس تکلیف سے مجھے نجات دیں۔

(۸۴) سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا اور جنت میں ہم نے ان کا کنبہ جو دنیا میں ہلاک ہو گیا تھا عطا کیا اور جتنا ہلاک ہو گیا تھا اس کے برابر اس دنیا میں بھی عطا کیا یہ سب اپنی خاص رحمت کے سبب سے اور مومنین کے لیے یادگار کے سبب سے۔

(۸۵-۸۶) اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کا بھی تذکرہ کیجیے یہ سب احکامِ الہیہ تشریعیہ، و تکوینیہ پر ثابت قدم رہنے والے لوگوں میں سے تھے، ہم ان کو آخرت میں اپنی جنت میں داخل کریں گے اور ذوالکفل علیہ السلام کے علاوہ یہ سب نبی تھے اور ذوالکفل نبی نہیں تھے بلکہ ایک صالح نیوکار شخص تھے۔

اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیے اور خیال کیا کہ ہم اُن پر قابو نہیں پاسکیں گے آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے ہوا کو کی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصور وار ہوں (۸۷)۔ تو ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں (۸۸)۔ اور زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے (۸۹)۔ تو ہم نے اُن کی پکار سُن لی اور انہیں سچائی بخشے اور اُن کی بیوی کو (ان کے حسن معاشرت) کے قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں اُمید اور خوف سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے (۹۰)۔ اور اُن (مریم) کو بھی یاد کرو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے اُن میں اپنی روح پھونک دی اور اُن کو اور اُن کے بیٹے کو اہل عالم کے لیے نشانی بنا دیا (۹۱)۔ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو (۹۲)۔ اور یہ لوگ اپنے معاملے میں باہم متفرق ہو گئے (مگر) سب ہماری طرف رجوع کرنے والے ہیں (۹۳)۔ جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہو گا تو اس کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔ اور ہم اُس کے لئے (ثواب اعمال) لکھ رہے ہیں (۹۴)۔ اور جس ہستی (والوں) کو ہم نے ہلاک کر دیا محال ہے کہ وہ دنیا کی طرف رجوع کریں (وہ رجوع نہیں کریں گے) (۹۵)۔ یہاں تک کہ یا جوج اور ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں (۹۶)۔ اور قیامت کا سچا وعدہ قریب آجائے۔ تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں (اور سبے لگیں کہ) باہ شامت ہم اس (حال) سے غفلت میں رہے بلکہ ہم (اپنے حق میں) ظالم تھے (۹۷)۔ (کافرو اس روز) تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا اندھن ہو گے (اور) تم (سب) اس میں داخل ہو کر رہو گے (۹۸)۔ اگر یہ لوگ (درحقیقت) معبود ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے اور سب اس میں ہمیشہ (چلتے) رہیں گے (۹۹)۔ وہاں

وَذِ الْاَنْبِيَاءِ اِذْ ذُكِّرُوا مُعَاضِبًا فَعَلُوا اَنْ لَّنْ تَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۚ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَزَكَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَبِیْرٌ الْوَارِثِیْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ یَحٰیی وَاصْلَعْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اَنْهَمْ كَانُوْا یُسْرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَآ رَعْبًا وَرَهْبًا وَاَكَانُوا خٰشِعِیْنَ ۚ وَالتِّیْ اَحْصٰتُ فَرْجَهَا فَنَفَعْنَا فِیْهَا مِنْ زَوْجِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۚ اِنَّ هٰذِهِ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَزَارِبُكُمْ فِی الْعُبُوْدِ ۚ وَتَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلُّ اِلَیْنَا رَاجِعُوْنَ ۚ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنْ الْصٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِّسَعِیْهِ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۚ وَحَرَّمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلُكْنٰهَا اَنْهَمْ لَا یُرْجَعُوْنَ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوجُ وَمَآجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ ۚ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیْ شَآخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَوْبِلُوْنَ قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۚ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَرِدُوْنَ ۚ لَوْ كُنْ هُوَ اِلٰهٌ مَّا وَرَدُوْهَا وَاَكُلُ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ لَیْسَ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ۚ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ الْحُسْنٰی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۚ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْنَهَا وَهُمْ فِیْ مَا اَسْتَهْتُّ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا یَحْزَنُهُمُ الْفَرَقُ اِلَّا كِبَرُ وَتَقَبُّهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا یَوْمُكُمْ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ۝

اُن کو چنانا ہو گا اور اس میں (پچھ) نہ سن سکیں گے (۱۰۰)۔ جن لوگوں کے یہ ہماری طرف سے پہلے جہنمی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے رکتے رہیں گے (۱۰۱)۔ (یہاں تک کہ) اس کی آواز بھی نہ نہیں سنیں گے۔ اور جو چھان کا قیچہ ہے گا اس میں (یعنی ہر طرح کے

عیش اور لطف میں) ہمیشہ رہیں گے (۱۰۲)۔ اُن کو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا۔ اور فرشتے اُن کو لینے آئیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (۱۰۳)

### تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۸۷) تا (۱۰۴)

(۸۷) اور مچھلی والے پیغمبر یعنی حضرت یونس علیہ السلام کا بھی ذکر کیجیے جب کہ وہ اپنے بادشاہ سے ناراض ہو کر چل دیے اور انھوں نے یہ سمجھا کہ ہم اس دن کے چلے جانے پر کوئی پکڑ نہیں کریں گے (اللہ کے حکم سے ان کو مچھلی نگل گئی) پس انھوں نے اندھیروں میں پکارا، ایک اندھیرا دریا کا، دوسرا مچھلی کے پیٹ کا، تیسرا مچھلی کی آنتوں کا، غرض کہ ان تاریکیوں میں دعا کی کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں، بے شک میں قصور وار ہوں کہ بغیر آپ کے حکم کے ناراض ہوا۔

(۸۸) ہم نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور ان کو تاریکیوں سے نجات دی اور اسی طرح ہم اور ایمان والوں کو بھی غم و پریشانی سے دعا کے وقت نجات دیا کرتے ہیں۔

(۸۹) اور اے محمد ﷺ آپ ذکر یا علیہ السلام کے قصہ کا ذکر کیجیے جب کہ انھوں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے لا وارث تنہا بغیر کسی مددگار کے نہ رکھیے، یوں تو سب مددگاروں سے بہتر آپ ہی ہیں۔

(۹۰) سو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو نیک بخت فرزند یحییٰ عطا کیا اور ان کی بیوی کو اولاد کے قابل کر دیا، یہ انبیاء کرام علیہم السلام یا یہ کہ حضرت ذکر یا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام نیک کاموں کی طرف سبقت کرتے تھے اور اس طرح ہمیں پکارتے تھے یا یہ کہ جنت کی امید اور دوزخ کے خوف کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے تواضع اور اطاعت کے ساتھ رہتے تھے۔

(۹۱) اور حضرت مریم علیہا السلام کا بھی ذکر کیجیے جنھوں نے اپنی عزت کو بچایا پھر ان کے گریبان میں ہمارے حکم سے جبریل علیہ السلام نے ہماری روح پھونک دی اور ہم نے ان کو اور ان کے فرزند کو دنیا جہان والوں کے لیے خاص کر بنی اسرائیل کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنا دی۔

(۹۲) کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہوا اور مردوں میں سے بغیر کسی کے ہاتھ لگائے اور قریب آئے حضرت مریم علیہا السلام کے ولادت باسعادت ہوئی اے لوگو یہ ہے تمہارا پسندیدہ طریقہ اور وہ ایک ہی طریقہ ہے اور حاصل یہ کہ میں تمہارا رب حقیقی وحدہ لا شریک ہوں، میری ہی اطاعت کیا کرو۔

(۹۳) اگر لوگوں نے اس حقیقت کے باوجود اپنے درمیان اپنے دین میں اختلاف پیدا کر لیا ہے اور یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام دین اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام طریقہ اختیار کر لیا ہے تو باقی ہر ایک گروہ ہمارے پاس آنے والا ہے۔

(۹۴) سو جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہوگا اور وہ اپنے ایمان میں سچا بھی ہوگا تو اس کے اعمال



صالحہ کا ثواب ضائع نہیں جائے گا بلکہ اسے اس کے ان اعمال پر ثواب دیا جائے گا اور ہم اس کو بدلہ اور ثواب دینے والے ہیں اور یہ کہ ہم ان کے اعمال لکھ لیتے ہیں اور ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(۹۵) اور مکہ والوں کے لیے جیسا کہ ابو جہل اور اس کے ساتھی ہیں جن کو ہم نے کفر کے ساتھ ذلیل کیا ہے ان کے لیے توفیق اور ہدایت ناممکن ہے کہ وہ اپنے کفر کو چھوڑ کر ایمان اختیار کریں یا یہ مطلب ہے کہ مکہ والوں میں سے جن لوگوں کو ہم نے بدر کے دن تہ تیغ کر کے ہلاک کر دیا ہے، ان کے لیے دنیا میں لوٹ کر آنا ناممکن ہے۔

(۹۶) یہاں تک کہ جب یا جوج ماجوج کھول دیے جائیں گے اور قیامت قائم ہوگی تو اس وقت یہ لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے اور وہ یا جوج ماجوج غایت کثرت کی وجہ سے ہر ایک ٹیلا اور بلندی سے نکلتے معلوم ہوں گے اور ان کے سید ذوالقرنین (ذوالقرنین بادشاہ کی بنائی ہوئی دیوار) سے نکلنے کے وقت قیامت بالکل قریب آجائے گی۔

(۹۷) بس پھر یہ قصہ ہوگا کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے انکار کرنے والوں کی ایک دم سے آنکھیں ذلیل و خوار ہو کر پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

اور یوں کہتے نظر آئیں گے ہائے ہماری کم بختی ہم اس دن سے غفلت میں تھے بلکہ حقیقتاً ہم رسول اکرم ﷺ اور قرآن کے منکر تھے۔

(۹۸) بے شک اے مکہ والو تم اور تمہارے یہ بت سب دوزخ کا ایندھن ہیں اور تم سب اور یہ تمہارے بت دوزخ میں داخل ہوں گے۔

### تَمَّانِ نَزُولِ: اَنْلَمُ وَمَا تَعْبُفُونَ (الخ)

امام حاکمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو ابن زبیری نے کہا کہ چاند سورج، ستارے، فرشتے اور حضرت عزیز ان کی پرستش ہوتی ہے، یہ سب ہمارے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ (الخ) یعنی جن حضرات کے لیے جنت مقدر ہو چکی، وہ دوزخ سے اس قدر دور ہیں گے کہ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور دوسری یہ آیت نازل ہوئی وَلَسْمَا ضُرِبَ مَرِيَمَ مَثَلًا تَاَخِصُّمُونَ (الخ)

(۹۹) اگر یہ بت واقعی تمہارے معبود ہوتے تو اس جہنم میں کیوں داخل ہوتے یہ سب عابد و معبود اس دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہوں گے۔

(۱۰۰) اور ان کا دوزخ میں شور و غل اور گدھے جیسی آوازیں ہوں گی (معاذ اللہ) اور وہ دوزخی رحمت و شفاعت دوزخ سے نکلنے اور نرمی کی کوئی بات بھی نہ سنیں گے اور نہ وہاں دیکھیں گے۔

(۱۰۱-۱۰۲) اور جن حضرات کے لیے ہماری طرف سے جنت مقدر ہو چکی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ و عزیر علیہ السلام وہ

دوزخ سے نجات میں رہیں گے اور اس سے اس قدر دور رکھے جائیں گے کہ اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی پسند کی چیزوں سمیت جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۰۳) اور جب دوزخ بھری جائے گی اور موت کو مینڈھے کی شکل میں جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کیا جائے گا یہ بھی ان کو غم میں نہ ڈالے گی اور جنت کے دروازے پر ان حضرات کا فرشتے بشارت و خوشخبری دینے کے ساتھ استقبال کریں گے اور کہیں گے یہ ہے وہ تمہارا دن جس کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ (الخ) سے لے کر یہاں تک یہ آیت عبد اللہ بن زبیری کے بارے میں نازل ہوئی اس نے جو رسول اکرم ﷺ سے بتوں کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے۔ ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں (۱۰۴)۔ اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکو کار بندے ملک کے وارث ہوں گے (۱۰۵)۔ عبادت کرنے والے لوگوں کے لیے اس میں (خدا کے حکموں کی) تبلیغ ہے (۱۰۶)۔ اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے (۱۰۷)۔ کہہ دو کہ مجھ پر (خدا کی طرف سے) یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا معبود خدائے واحد ہے۔ تو تم کو چاہیے کہ فرمانبردار بن جاؤ (۱۰۸)۔ اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں (احکام الہی سے) آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ قُلْ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِإِنِّ أَنَا الْهَكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ أَذُنُكُمْ عَلَى سَوَائِرِ وَأُذُنِي أَقْرَبُ أَمْ بَعِيدُ مَا تُوعَدُونَ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهَنَّمَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ۚ وَإِنْ أَدْرَىٰ لَعَلَّهٗ فَتَنَّا لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۚ قُلْ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝

جاتا ہے وہ (عن) قریب (آنے والی) ہے یا (اُس کا وقت) دور ہے (۱۰۹)۔ جو بات پکار کر کی جائے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو اس سے بھی واقف ہے (۱۱۰)۔ اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لیے آزمائش ہو اور ایک مدت تک (تم اس سے) فائدہ (اٹھاتے رہو) (۱۱۱)۔ پیغمبر نے کہا کہ اے میرے پروردگار حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے اسی سے اُن باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے (۱۱۲)

## تفسیر سورۃ الانبیاء آیات (۱۰۴) تا (۱۱۲)

(۱۰۴) اور قیامت کا دن بھی یاد کرنے کے قابل ہے کہ جس دن ہم آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ پر اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے اور جس طرح پہلی بار ان کو ہم نے نطفہ سے پیدا کیا تھا، اسی طرح پھر دوبارہ قبروں سے پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے ہم ضرور مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کریں گے۔

(۱۰۵) اور ہم داؤد علیہ السلام کی زبور میں توریت کے بعد لکھ چکے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ ہم تمام آسمانی کتابوں میں لوح محفوظ میں لکھنے کے بعد لکھ چکے ہیں کہ سرزمین جنت کے مالک میرے موحّد بندے ہوں گے یا یہ کہ ارض مقدسہ کے وارث بنی اسرائیل کے نیکو کار یا اخیر زمانہ کے نیکو کار ہوں گے اور وہاں اتریں گے۔

(۱۰۶) بے شک اس قرآن حکیم میں موحّدین کے لیے کافی مضمون ہے یا یہ کہ اوامر و نواہی کے ذریعے سے نصیحت ہے۔

(۱۰۷-۱۰۸) اور اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو اور کسی بات کے لیے رسول بنا کر نہیں بھیجا مگر جن وانس میں سے جو آپ پر ایمان لائے، اس پر عذاب سے رحمت و نعمت کے لیے بھیجا ہے۔

بس آپ فرمادیجیے کہ میرے پاس تو اس قرآن حکیم کے ذریعے سے یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود حقیقی ایک ہی معبود وحدہ لا شریک ہے، اب بھی مکہ والو تم سچے دل سے توحید اور عبادت کا اقرار کرتے ہو یا نہیں۔

(۱۰۹) پھر بھی اگر یہ لوگ ایمان اور اخلاص سے سرکشی کریں تو آپ ان سے فرمادیجیے کہ میں تمہیں واضح اطلاع کر چکا ہوں جس میں کچھ بھی پوشیدہ نہیں کہ میری مدد کی جائے گی اور تمہیں انکار پر سزا ملے گی۔

(۱۱۰) باقی میں نہیں جانتا کہ وہ عذاب قریب ہے یا دور، اللہ تعالیٰ کو تمہاری پکار اور کی ہوئی بات کی بھی خبر ہے اور جو بات تم دل میں رکھتے ہو یا جو کام چھپ کر کرتے ہو اس کی بھی خبر ہے۔

(۱۱۱) اور تم پر کب عذاب نازل ہوگا، اس کی بھی اسی کو خبر ہے باقی پورے یقین سے میں نہیں جانتا شاید تاخیر عذاب تمہارے لیے امتحان ہو اور نزول عذاب کے وقت تک فائدہ پہنچانا ہو۔

(۱۱۲) آپ فرمادیجیے کہ میرے اور مکہ والوں کے درمیان حق اور عدل کے موافق فیصلہ فرمادیجیے اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے ہم ان جھوٹی باتوں کے مقابلہ میں مدد چاہتے ہیں جو تم بنایا کرتے ہو۔



سُورَةُ الْحٰجِّ { ۲۲ } اٰیٰتُهَا عَشْرٌ وَرُكُوْعُهَا ثَلَاثٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ اِنَّ زَلٰلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝  
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ  
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَلْيٍ حَلْيَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرٰى  
وَمَا هُمْ بِسُكَرٰى وَلٰكِنْ عَذَابُ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَمِنَ  
النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ  
شَيْطٰنٍ مُّرِيْدٍ ۝ كَتَبَ عَلَيْهِ اَنَّهُ مَنْ تَوَلّٰهُ فَاِنَّهُ يُضِلُّهُ  
وَيَهْدِيْهِ اِلَى عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ  
فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ  
نُفِثْكُمْ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ  
مُخَلَّقَةٍ بِّنَبِيْن لَّكُمْ وَلَقَدْ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ اِلٰى  
اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نَخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُوْا اَسْدَٰكُمُ  
وَمِنْكُمْ مَنْ يَّتَوَلّٰى وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرْذَلُ اِلٰى اَزْدٍ اَلْعَبْرِ  
لِكَيْلًا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۝ وَتَرَى الْاَرْضَ  
هَامِدَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ  
وَاَلْبَتَثُ مِنْ كُلِّ رَوْحٍ يُّبْرِجُ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ  
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهُ يُخِى الْمَوْتٰى وَاَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝  
وََاِنَّ السَّاعَةَ اَتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ  
فِى الْقُبُوْرِ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ  
عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتٰبٍ مُّنِيْدٍ ۝ تَتَذٰنِ عِظْفُهُ لِیُضِلَّ  
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝ فِى الدُّنْيَا اِخْرٰى وَاَنْذِيْقُهُ يَوْمَ  
الْقِيٰمَةِ عَذَابُ الْخَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتَ يَدَكَ وَاَنَّ  
اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلٰمٍ لِّلْعٰبِدِيْنَ

سُورَةُ الْحٰجِّ { ۲۲ } اٰیٰتُهَا عَشْرٌ وَرُكُوْعُهَا ثَلَاثٌ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے  
لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہوگا  
(۱)۔ (اے مخاطب) جس دن تو اُس کو دیکھے گا (اُس دن یہ حال ہوگا  
کہ) تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔  
اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر  
آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہونگے بلکہ (عذاب دیکھ کر) مدہوش  
ہو رہے ہوں گے بے شک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے (۲)۔ اور بعض  
لوگ ایسے ہیں جو خدا (کی شان) میں علم (ودانش) کے بغیر جھگڑتے  
اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں (۳)۔ جس کے بارے میں  
لکھ دیا گیا ہے کہ جو اُسے دوست رکھے گا تو وہ اُس کو گمراہ کر دے گا اور  
دوزخ کے عذاب کا رستہ دکھائے گا (۴)۔ لوگو اگر تم کو (مرنے کے  
بعد) جی اٹھنے میں کچھ شک ہو تو ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا  
تھا (یعنی ابتدا میں) مٹی سے پھر اُس سے نطفہ بنا کر۔ پھر اس سے  
خون کا لوتھڑا بنا کر۔ پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ کامل بھی  
ہوتی ہے اور ناقص بھی تاکہ تم پر (اپنی خالقیت) ظاہر کر دیں۔ اور ہم  
جس کو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پیٹ میں ٹھیرائے رکھتے ہیں۔  
پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو۔ اور بعض (قبل از  
پیری) مرجاتے ہیں۔ اور بعض (شیخ فانی ہو جاتے اور بڑھا پے کی)  
نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے  
بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں۔ اور (اے دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے  
کہ (ایک وقت میں) زمین خشک (پڑی ہوتی ہے) پھر جب ہم اس  
پر مینہ برساتے ہیں تو وہ شاداب ہو جاتی ہے اور اُبھرنے لگتی ہے اور  
طرح طرح کی بارونق چیزیں اُگاتی ہے (۵)۔ ان قدرتوں سے  
ظاہر ہے کہ خدا ہی (قادر مطلق ہے جو) برحق ہے۔ اور یہ کہ وہ مردوں

کو زندہ کر دیتا ہے اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۶)۔ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ خدا سب  
لوگوں کو جو قبروں میں ہیں جلا اٹھائے گا (۷)۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا (کی شان) میں بغیر علم (ودانش) کے اور بغیر

ہدایت اور بغیر کتاب روشن کے جھڑتا ہے (۸)۔ (اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا (ہے) تاکہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے گمراہ کر دے۔ اس کے لیے دنیا میں ذلت ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اسے عذاب (آتش) سوزاں کا مزا چکھائیں گے (۹)۔ (اے سرکش) یہ اس (کفر) کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں (۱۰)۔

### تفسیر سورۃ الحج آیات (۱) تا (۱۰)

یہ سورت مکی ہے سوائے ان پانچ آیتوں کے یعنی وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ (الحج) یہ دو آیتیں اور اِذْ لِلَّذِينَ يُقَابِلُونَ بِاَنفُسِهِمْ (الحج) یہ دو آیتیں اور آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاَسْجُدُوْا (الحج) یہ پانچوں آیتیں مدنی ہیں، قرآن کریم میں جس مقام پر يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا (الحج) کے ساتھ خطاب ہو وہ آیت مدنی ہوتی ہے اور جس جگہ پر يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ کے ساتھ خطاب ہو وہ مکی اور مدنی دونوں ہوتی ہے اور آپ کو کوئی ایسی آیت مکی نہیں ملے گی جس میں يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا کے ساتھ خطاب ہوگا۔

اس سورت میں اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اکیانوے کلمات اور پانچ ہزار ایک سو پینتیس حروف ہیں۔

(۱) یہ خطاب خاص و عام دونوں طریقوں پر ہوتا ہے باقی اس مقام پر عام ہے کہ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس کی اطاعت کرو کیوں کہ قیامت کا زلزلہ ایک بڑی خوفناک چیز ہوگی۔

(۲) جس روز نوحہ اولیٰ کے وقت تم لوگ اس زلزلہ کو دیکھو گے تو اس روز یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والیاں ہیبت کے مارے اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنے پیٹ کے بچوں کو ایام پورا ہونے سے پہلے ہی ڈال دیں گی۔

اور اے مخاطب تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالاں کہ وہ کسی نشہ آور چیز کی وجہ سے نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز جس کے خوف کی وجہ سے لوگوں کی حالت نشہ والوں کی سی ہو جائے گی۔

(۳) اور بعض آدمی ایسے ہیں یعنی نصر بن حارث جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر جانے بوجھے اور بغیر کسی حجت و دلیل کے جھڑا کرتے ہیں اور ہر ملعون شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔

### شان نزول: وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ (الحج)

ابن ابی حاتمؒ نے ابو مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت نصر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۴) جس شیطان کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ جو اس کا اتباع کرے گا تو اس کا کام ہی یہ ہے کہ وہ اس کو راہ حق سے بے راہ کر دے گا اور اس کو عذاب دوزخ کا راستہ بتلا دے گا یعنی ایسی باتیں اس سے کروائے گا جس

سے دوزخ واجب ہو جائے۔

(۵) اے مکہ والو! اگر تم قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق میں شک و شبہ میں ہو تو ذرا اپنی ابتداء آفرینش کے بارے میں غور کر لو، کیوں کہ ابتدا پیدا کرنے سے پھر تمہارا دوبارہ زندہ کرنا زیادہ مشکل نہیں کیوں کہ ہم نے پہلی بار تمہیں بواسطہ حضرت آدم مٹی سے بنایا۔ پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں نطفہ سے بنایا اور پھر نطفہ کے بعد خون کے لوتھڑے سے پھر تازہ بوٹی سے جو کہ لوتھڑے میں سختی آنے کے بعد حاصل ہوتا ہے کہ اس بوٹی میں بعض کے پورے اعضا بنادیتے ہیں اور بعض کو ناقص ہی کر دیتے ہیں تاکہ ہم قرآن کریم تمہاری ابتدائی پیدائش اور اس کی حقیقت کو ظاہر کر دیں اور ہم رحم مادر میں جس نطفہ کو چاہتے ہیں گرنے سے ایک مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں یا یہ کہ رحم مادر میں ہم جس بچہ کو چاہتے ہیں مہینوں کی ایک مدت معینہ یعنی وضع حمل تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر اس مدت معینہ کے بعد ہم بچہ بنا کر ماں کے پیٹ سے باہر لاتے ہیں۔ تاکہ تم میں سے بعض اپنی بھری جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں یعنی اٹھارہ سال سے لے کر تیس سال تک کے ہو جائیں اور تم میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بلوغت سے پہلے ہی ان کی روح قبض کر لی جاتی ہے۔

اور بعض تم میں وہ ہیں جو بڑھاپے کی عمر تک پہنچا دیے جاتے ہیں یعنی زیادہ بڑھاپے کی حالت میں وہی سابقہ شیرخوار بچے کی حالت ہو جاتی ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز کی سمجھ اور اس سے باخبر ہوتے ہوئے پھر اسی چیز سے بے سمجھ اور بے خبر ہو جاتے ہیں۔

اور اے مخاطب! تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ویران پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ سبزی کے ساتھ ابھرتی ہے یا یہ کہ اس میں حرکت اور پانی سے ایک قسم کی تازگی پیدا ہوتی ہے اور سبزیوں کے ساتھ پھولتی ہے اور پانی کی وجہ سے ہر قسم کے خوش رنگ نباتات اگاتی ہے۔

(۶) یہ جو کچھ تمہاری حالت بدلنے پر اور زمین کی حالت کی تبدیلی سے قدرت خداوندی کا ظہور فرمایا یہ سب اس لیے کہ تاکہ تم اب جان لو اور اس بات کا اقرار کر لو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور اسی کی عبادت برحق ہے اور وہ ہی جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہ ہی موت و حیات ہر چیز پر قادر ہے۔

(۷) اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اور اس کے آنے اور قائم ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت میں جزا و سزا کے لیے قبروں میں پڑے لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

(۸) اور بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ دین الہی اور کتاب خداوندی میں بدون واقفیت علم ضروری بغیر دلیل اور بغیر کسی روشن کتاب کے اپنی گردن منکالتے ہوئے اور آیات خداوندی سے اعراض اور رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو



جھٹلاتے ہوئے جھگڑا کرتے ہیں۔

(۹) تاکہ دوسرے لوگوں کو دین الہی اور اطاعت خداوندی سے بے راہ کر دیں ایسے شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے یعنی بدر کے دن ذلیل ہو کر مارا جائے گا اور ہم قیامت کے دن جلتی ہوئی آگ کا عذاب یا سخت عذاب اس کو چکھائیں گے۔

(۱۰) اور اس سے کہا جائے گا کہ بدر کے دن جو تو مارا گیا اور اب یہ سزا ملی یہ تیرے ہاتھ کے کیے ہوئے شریک کاموں کا نتیجہ ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ سے لے کر یہاں تک یہ آیت نصر بن حارث کے متعلق نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ بغیر جرم و قصور کے اپنے بندوں کی گرفت کرنے والا نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ

عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَهُ فِتْنَةٌ  
إِنْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ  
الْبَئِيسُ ۖ يَدْعُوهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا لِيَنْفَعَهُمْ ذَٰلِكَ  
هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۖ يَدْعُوا الْمَنَ فَتَرَهُ أَقْرَبَ مِنْ نَفْسِهِ  
لَيْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَيْسَ الْعَشِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۚ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ  
يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى  
السَّمَاءِ ثُمَّ لِيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُدْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا يَكْتُمُ  
وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَةً يَتَذَكَّرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُبْدِي مَنْ يُرِيدُ  
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالطَّيِّبِينَ وَالطَّاهِرِينَ  
وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ  
يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشُّجَّارُ وَالْحَمَرُ  
وَالْأَنْعَامُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ  
حَقٌّ عَلَيْهِمُ الْغُذَابُ ۚ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَعَالَهُ مِنْ تَذْمِيرَاتِهِ إِنَّ اللَّهَ  
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ

اور لوگوں میں بعض ایسا بھی ہے جو کنارے پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت کرتا ہے۔ اگر اس کو کوئی دنیاوی فائدہ پہنچے تو اس کے سبب مطمئن ہو جائے اور اگر کوئی آفت پڑے تو منہ کے بل لوٹ جائے (یعنی پھر کافر ہو جائے) اُس نے دُنیا میں بھی نقصان اُٹھایا اور آخرت میں بھی۔ یہی تو نقصان صریح ہے (۱۱)۔ یہ خدا کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو اُسے نہ نقصان پہنچائے اور نہ فائدہ دے سکے یہی پرلے درجے کی گمراہی ہے (۱۲)۔ (بلکہ) ایسے شخص کو پکارتا ہے جس کا نقصان فائدے سے زیادہ قریب ہے۔ ایسا دوست بھی بُرا اور ایسا ہم صحبت بھی بُرا (۱۳)۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خدا اُن کو ہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چل رہی ہیں۔ کچھ شک نہیں خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۱۴)۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ خدا اُسے دنیا اور آخرت میں مدد نہیں دے گا تو اُس کو چاہیے کہ اوپر کی طرف (یعنی اپنے گھر کی چھت میں) ایک رستی باندھے پھر (اس سے اپنا) گلا گھونٹ لے پھر دیکھے کہ آیا یہ تدبیر اُس کے غمے کو دُور کر دیتی ہے (۱۵)۔ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو اُتارا ہے (جس کی تمام) باتیں کھلی ہوئی (ہیں) اور یہ (یاد رکھو) کہ خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (۱۶)۔ جو لوگ مومن (یعنی مسلمان) ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست ہیں اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک۔ خدا ان (سب) میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا بے شک خدا ہر چیز سے باخبر ہے (۱۷)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو

(تتو) آسمانوں میں ہے اور جوزمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چار پائے اور بہت سے انسان خدا کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے اور جس شخص کو خدا الیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۱۸)

### تفسیر سورۃ الحج آیات (۱۱) تا (۱۸)

(۱۱) اور بعض آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طریقے سے کرتا ہے جیسے کسی چیز کے کنارے پر کھڑا ہو اور شک میں ہو اور کسی نعمت کے انتظار میں مبتلا ہو، یہ آیت بنو حلاف اور منافقین بنی اسد و غطفان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ پھر اگر اس کو کوئی دنیاوی فائدہ پہنچ گیا تو ظاہری طور پر رسول اکرم ﷺ کے دین سے رضا مندی کا اظہار کر دیا اور اگر کسی قسم کی کوئی سختی آگئی تو اپنے سابقہ مشرکانہ دین کو اختیار کر لیا جس سے دنیا و آخرت دونوں کو کھو بیٹھا، دنیا کی ذات کو برباد کیا اور آخرت میں جنت ہاتھ سے چھوٹی، یہ دنیا و آخرت کے برباد ہونے کا نقصان واضح نقصان کہلاتا ہے۔

### شان نزول: وَمِنَ النَّاسِ مَن يُقْبِلُ إِلَى اللَّهِ (النح)

امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کر لیتا تھا پھر اگر اس کی بیوی کے لڑکا پیدا ہو جائے اور اس کی گھوڑی بچہ دے دے تب تو کہتا تھا کہ یہ دین اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی کے لڑکا نہ پیدا ہو اور اس کی گھوڑی نے بچہ نہ دیا تو کہتا کہ یہ دین بُرا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ بعض آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے طور پر کرتا ہے جیسے کوئی کسی چیز کے کنارے پر کھڑا ہو۔

اور ابن مردویہؒ نے عطیہؒ کے ذریعے سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک شخص مشرف باسلام ہوا، اسلام لاتے ہی اس کی بیٹائی مال و اولاد سب چیزیں جاتی رہیں، اس نے اسلام سے بُرا شگون لیا اور کہنے لگا میرے اس دین سے مجھے نعوذ باللہ کوئی بھلائی نہیں حاصل ہوئی، میری نظر اور مال جاتا رہا، میرا لڑکا مر گیا، اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۱۲) اور یہ بنو حلاف اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرنے لگے۔ جو نہ ان کو عبادت نہ کرنے کی صورت میں نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ عبادت کرنے کی صورت میں نفع پہنچا سکتی ہے یہ بھی حق و ہدایت سے انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔

(۱۳) اور یہ بنو حلاف ایسی چیزوں کی عبادت کر رہے ہیں کہ ان کا نقصان بہ نسبت اس کے نفع کے بہت جلد واقع ہونے والا ہے ایسا کارساز بھی بہت برا ہے اور ایسا رفق بھی برا، یعنی جس معبود کی عبادت اس کے پرستش کرنے والے کے لیے نقصان و عذاب کا باعث ہو تو ایسا معبود بہت برا ہے۔

(۱۴) اور اللہ تعالیٰ تو ایسا منعم حقیقی ہے کہ جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اچھے کام سے اللہ تعالیٰ ان کو ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دو ہا، شہد، شراب اور پانی کی نہریں جاری ہوں گی اور اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتا ہے کرگزرتا ہے کہ جس کو چاہے بد بخت بنائے اور جس کو چاہے سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔

(۱۵) اور ان ہی لوگوں کے بارے میں اگلی آیت نازل ہوئی ہے کیوں کہ یہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں اس بات کا زور ہے کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ کی دنیا میں مدد نہیں کی جائے گی تو آپ کی پیروی کرنے سے ہمارے اور یہود کے درمیان جو تعلقات ہیں وہ ختم ہو جائیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اس بات کا خیال رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کی غلبہ و نصرت و شوکت کے ساتھ دنیا و آخرت میں مدد نہیں فرمائے گا تو وہ ایک رسی اپنے مکان کی چھت میں باندھ کر اس سے اپنا گلا گھونٹ لے اور پھر اپنے متعلق غور کرے کہ اس کے اس فعل نے جو اس کو رسول اکرم ﷺ پر غصہ تھا اس کا تدارک کیا یا نہیں۔

اور اس آیت کی ایک اور طریقہ پر تفسیر کی گئی کہ جو شخص اس بات کا خیال رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو دنیا میں رزق عطا کرے اور آخرت میں ثواب دے کر مدد نہیں فرمائے گا تو وہ اپنے مکان کی چھت میں ایک رسی باندھ کر اپنا گلا گھونٹ لے اور اس رسی کو کاٹ ڈالے، اس کے بعد دیکھے کہ اس کا گلا گھسنے لگے اس کو جو رسول اکرم ﷺ کے بارے میں غیظ و غضب تھا وہ ختم کیا یا اب بھی باقی ہے۔

(۱۶) اور ہم نے اسی طرح اس قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین نازل کیا ہے جس میں حلال و حرام کی واضح آیات ہیں اور جو شخص ہدایت کا اہل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۱۷) اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور مدینہ منورہ کے یہودی اور صائبین جو نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے اور نجران کے عیسائی یعنی سید و عاقب اور سورج اور آگ کی پوجا کرنے والے اور مشرکین عرب اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے روز عملی فیصلہ فرمادے گا اللہ تعالیٰ ان کے اختلاف اور ان کے اعمال سے واقف ہے۔

(۱۸) اے محمد ﷺ آپ کو قرآن کریم کے ذریعے اس عجیب بات کا علم نہیں ہوا کہ اللہ کے سامنے سب اپنی اپنی حالت کے مطابق عاجزی کرتے ہیں جو مخلوقات کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں جیسا کہ مومنین اور سورج چاند اور ستارے پہاڑ اور درخت اور چوپائے (مگر انسان باوجود سب سے زیادہ عاقل ہونے کے ان میں سے) بہت سے تو فرمانبردار ہیں ان کے لیے جنت ثابت ہو گئی اور وہ مومنین ہیں اور بہت ایسے ہیں (کہ بوجہ تا بعد از نہ ہونے کے

ان پر دوزخ کے عذاب کا حق ثابت ہو گیا جیسے کہ کافر جس کو اللہ بدبختی میں مبتلا کر کے ذلیل و خوار کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں کہ اس کو سعادت دے دے۔

یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ برائیوں کے ذریعے ذلیل کرے اسے مغفرت خداوندی کے بغیر کوئی عزت دینے والا نہیں اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے سو کرے خواہ کسی کو اہل بدبختوں میں سے بنائے یا سعادت والوں میں سے اور خواہ کسی کو اہل معرفت میں سے کرے یا غیر معرفت میں سے۔

هٰذِهِ خُصَمَاءُ الَّذِينَ هَمَزُوا فِي رِجْلِهم  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِعَتْ لَہُمْ شَیْبٌ مِّنْ ذَّارٍ یَّصُبُ مِنْ  
فَوْقِ رُءُوسِہِمْ الْحَمِیمُ یُضْرِبُہِ ذَّارٍ یَّطُونَہُمْ وَابِلًا  
وَلَہُمْ مَقَادِیْرٌ مِّنْ حَدِیدٍ کُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ یَخْرُجُوا مِنْہَا  
مِنْ غَمٍّ أُعِیدُوا فِیہَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِیقِ  
إِنَّ اللہَ یَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
جَنَّاتٍ تَجْرٰی مِنْ تَحْتِہَا الْأَنْهَارُ یَعْلَوْنَ فِیہَا مِنْ  
أَسْوَدَ مِنْ ذَہَبٍ وَلَوْ لَوَّا وَلِبَاسُہُمْ فِیہَا خَرِیرٌ  
وَهُذُوآ إِلَى الصَّیْبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُذُوآ إِلَى صِرَاطٍ  
الْحَمِیدِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَیَصُدُّونَ عَنْ سَبِیلِ  
اللَّهِ وَالسَّجِدِ الْحَرَامِ الَّذِی جَعَلْنٰ لِلنَّاسِ سَوَآءً  
الْعَٰکِفِ فِیہِ وَالْبَازِ وَمَنْ یُذَفِّقْہِ بِالْعَادِ یُظْلَمْ نِدْقُہُ  
عَنْ مِّنْ عَذَابِ الْاِیمِ وَآذِبُوْا اِنْ اَبْرَہِیْمَ مَکَانَ الْہِیْبِ  
اَنْ لَا تُشْرِکَ بِیْ شَیْئًا وَظَہِرَ بَیِّنٰی لَیْطَافِیْنَ وَالْقَہْرِیْنَ  
وَالرَّکِیْعَ السَّجُوْدَ وَآذِنَ فِی النَّاسِ بِالْحَیْجِ یَا تُوَلِّیْ جَاآ  
وَعَلٰی کُلِّ صَٰمِرٍ یَّاتِیْنِ مِنْ کُلِّ فِجٍّ عَبِیقٌ لِّیَشْہَدُوْا  
مَنْ فَعَلَ لَہُمْ وَیَذْکُرُوا اَسْمَ اللّٰہِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمَتٍ  
عَلٰی مَا رَزَقْنٰہُمْ مِنْ بَیِّنٰتِ الْاَنْعَامِ فَاکْمُوا مِنْہَا  
وَاطْعِنُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ثُمَّ لَیَقْضُوا تَفْثُہُمْ  
وَلِیُؤْفَیْ نَذْرُہُمْ وَلِیُطَوَّفُوا بِالْبَیْتِ الْعَتِیقِ

یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں۔ تو جو کافر ہیں اُن کے لیے آگ کے پکڑے قطع کیے جا میں گے۔ (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈال جائے گا (۱۹)۔ اس سے اُن کے پیٹ میں اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی (۲۰)۔ اور اُن (کے مارنے ٹھوکنے کے) لیے لوہے سے ہتھوڑے ہوں گے (۲۱)۔ جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (و تکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور (کہا جائے گا کہ) جلتے کے عذاب کا مزہ اچھتے رہو (۲۲)۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا اُن کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہاں اُن کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں اُن کا لباس ریشمی ہوگا (۲۳)۔ اور اُن کو پاکیزہ کلام کی ہدایت کی گئی اور (خدا کے) حمید کی راہ بتائی گئی (۲۴)۔ جو لوگ کافر ہیں اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے اور مسجد محترم سے جسے ہم نے لوگوں کے لیے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے روکتے ہیں خواہ وہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے۔ اور جو اس میں شرارت سے ج رومی (و کفر) کرنا چاہے اُس کو ہم درد دینے والے عذاب کا مزہ چھامیں گے (۲۵)۔ اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجیو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھو (۲۶)۔ اور لوگوں میں حج سے یہ نذر دے دو کہ تمہاری طرف پیدل اور بٹ

اونٹوں پر جو دور (دراز) رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں (۲۷)۔ تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لیے حاضر ہوں۔ اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہر پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو خدا نے ان کو، یہ ہیں ان پر خدا کا نام میں۔ اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور فقیر در ماندہ کو بھی کھاؤ (۲۸)۔ پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دُور کریں اور نذرین پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں (۲۹)

### تفسیر سورۃ الصبح آیات (۱۹) تا (۲۹)

(۱۹-۲۰-۲۱) یہ دو دین والے فرقے ہیں یعنی مسلمان اور یہود و نصاریٰ جنہوں نے اپنے پروردگار کے دین کے بارے میں اختلاف کیا ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے زیادہ واقف ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اس طرح فیصلہ فرمادیا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کے منکر تھے یعنی یہود و نصاریٰ ان کے لیے آگ کے کرتے اور جہ تیار کیے جائیں گے اور ان کے سر کے اوپر سے تیز کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جائے گا۔

اس سے ان کے پیٹ کی چربی اور کھال وغیرہ سب گھل جائے گی اور ان کے مارنے کے لیے لوہے کے گرم گرز ہوں گے۔

### نشان نزول: لُذَانَ خَصْمَيْنِ (النخ)

امام بخاری و مسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آیت مبارکہ حضرت حمزہؓ، عبیدہؓ، علیؓ بن ابی طالب اور عتبہؓ، شیبہؓ، ولید بن عتبہؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور امام حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے غزوہ بدر میں ہم نے جو مبارزت کی۔ نیز امام حاکم نے دوسرے طریقے سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے بدر کے دن جنگ کی یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبیدہؓ اور عتبہؓ بن ربیعہ، شیبہؓ بن ربیعہ، ولید بن عتبہؓ۔ اور ابن جریر نے عوفی کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے انھوں نے مسلمانوں سے کہا کہ ہم تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں اور ہماری کتاب بھی مقدم ہے اور ہمارا نبی بھی تمہارے نبی سے مقدم ہے، مسلمانوں نے ان کے جواب میں کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قرب کے زیادہ مستحق ہیں ہم رسول اکرم ﷺ پر اور تمہارے نبی پر اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل کی ہے سب پر ایمان لائے ہیں۔

(۲۲) وہ لوگ جس وقت دوزخ کے عذاب سے گھبرا کر باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی دوزخ میں دھکیل دیے جائیں

گے اور گر زمارے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ سخت ترین جلنے کا عذاب جھیلے رہو۔

(۲۳) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں جاری ہوں گی اور ان کو جنت میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور لباس ریشم کا ہوگا۔

(۲۴) ان کو دنیا میں کلمہ طیب یعنی لا الہ الا اللہ کی ہدایت ہوگئی تھی اور ان کو اس اللہ کے رستہ کی ہدایت ہوگئی تھی جو لائق حمد و ستائش ہے یہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے درمیان ان کے اختلاف کے بارے میں فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۵) بے شک جن لوگوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کے ساتھ کفر کیا جیسا کہ حضرت ابوسفیان اور ان کے ساتھی (اس واقعہ تک حضرت ابوسفیان اسلام نہیں لائے تھے) اور لوگوں کو دین خداوندی اور اطاعت خداوندی سے روکتے ہیں اور مسجد حرام سے بھی روکتے ہیں جب کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام حدیبیہ کے سال عمرہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے حالاں کہ جس مقام کو ہم نے سب آدمیوں کے لیے حرم اور قبلہ بنایا ہے اس میں سب برابر ہیں اس حرم کے اندر رہنے والا بھی اور باہر سے آنے والا بھی اور جو شخص حرم میں کسی خلاف دین کام کی ظلم کے ساتھ ابتدا کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب دیں گے یعنی سخت ترین اس کو سزا دیں گے تاکہ اس کو پھر کسی پر ظلم کرنے کی جرأت نہ ہو، یہ آخری آیت عبد اللہ بن انس بن حنظل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے مدینہ منورہ میں ایک انصاری کو جان بوجھ کر قتل کر دیا اور پھر اسلام سے مرتد ہو کر مکہ مکرمہ میں جا کر پناہ حاصل کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی جو شخص قصداً قتل ظلم و شرک کا ارتکاب کر کے مکہ مکرمہ میں پناہ لے گا تو ہم اس کو دردناک سزا دیں گے یعنی اسے کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا جائے گا اور نہ کسی قسم کی پناہ دی جائے گی تا وقتیکہ حرم سے باہر نہ نکلے پھر اس پر دفعہ گرائی جائے گی۔

### شان نزول: وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ (النجم)

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن انیس کو دو افراد کے ساتھ بھیجا ایک ان میں مہاجر تھے دوسرے انصاری چنانچہ تینوں نے آپس میں نسب پر فخر کیا، عبد اللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کر دیا پھر اسلام سے مرتد ہو کر مکہ مکرمہ بھاگ گیا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲۶) اور ان لوگوں کے سامنے وہ واقعہ بھی بیان کیجیے جب کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی جگہ بتادی



یعنی ایک بادل بھیجا جو اس جگہ کے چاروں طرف رک گیا درمیان میں وحی کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی اور ہم نے ان کو حکم دیا کہ میرے ساتھ ان بتوں میں سے کسی کو شریک مت ٹھہرانا اور میری اس مسجد کو طواف کرنے والوں کے لیے اور تمام شہروں کے نمازیوں کے لیے نماز میں قیام و سجود رکوع کرنے والوں کے لیے خواہ وہ کسی طرح کریں بتوں کی گندگی سے پاک رکھنا۔

(۲۷) اور اپنی اولاد میں حج کی فرضیت کا اعلان کر دو، اس اعلان سے لوگ تمہارے پاس چلے آئیں گے، پیدل بھی اور جو اونٹنیاں سفر کی وجہ سے دہلی ہو گئی ہیں ان پر سوار ہو کر بھی جو کہ دور دراز رستوں سے پہنچی ہوں گی۔

### شان نزول: وَعَلَىٰ كَذِبٍ مُّسْتَمِرٍّ (النخ)

ابن جریر نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ حج کے زمانہ میں لوگ سواری پر سوار نہیں ہوتے تھے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یعنی لوگ تمہارے پاس چلے آئیں گے پیادہ بھی اور کمزور اونٹنیوں پر بھی سوار ہونے اور کرایہ پر سواری کرنے کی اجازت دی۔

(۲۸) تاکہ اپنے فوائد اخروی اور دنیوی کے لیے حاضر ہوں، فوائد آخرت دعا اور اللہ کی عبادت اور فوائد دنیا نفع اور تجارت تاکہ ایام مقررہ یعنی ایام تشریق میں ان مخصوص قربانی کے جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں اور قربانی کے جانوروں میں سے تم خود بھی کھایا کرو اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو۔

(۲۹) پھر قربانی کے بعد لوگوں کو ارکان حج پورے کر دینے چاہئیں یعنی سرمنڈواڈالیں اور ناخن اور لب بنوالیں اور رمی جمار کریں اور جو چیزیں انھوں نے اپنے اوپر واجب کر لی ہیں ان کو پورا کریں اور اس کے محفوظ گھر یعنی خانہ کعبہ کا ان ہی دنوں میں طواف کریں جو کہ فرض ہے اس گھر کو عتیق اس معنی کے اعتبار سے کہا کہ یہ ہر ایک ظالم و جابر کے ظلم سے آزاد ہے یا یہ کہ حضرت نوح کے زمانہ میں جو طوفان آیا تھا اس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو محفوظ فرمایا تھا یا یہ کہ (عتیق کے معنی قدیم کے ہیں) اور یہ سب سے پہلا گھر ہے یہ کہ جو اس کے گرد طواف کرتا ہے وہ گناہوں سے پاک و آزاد ہو جاتا ہے۔



ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لِّهِ عِنْدَ رَبِّهِ  
وَاُحِلَّتْ لَكُمْ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يَشُلُّ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا  
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ  
حُنْفَاءً بِاللّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَانَ  
خَرًّا مِّنَ السَّيِّئِ فَتَحْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهٖ الرِّيحُ فِى  
مَكَانٍ سَجِيٍّ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرُ اللّٰهِ فَاَلْقَا مِنْ  
تَقْوٰى الْقُلُوْبِ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى  
ثُمَّ مَجْلٰئًا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا  
لَيْذًا كُرُوا السَّمَّ اللّٰهُ عَلَى نَارٍ رَّقِيقَةٍ مِّنْ بَيْسَةِ الْاَنْعَامِ  
فَاَلْبَسْنَاهُ اِلَٰهًا وَّاحِدًا فَلَا اَسْلَمُوْا وَبَشِّرِ الْمُنَاجِدِيْنَ  
الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصَّادِقِيْنَ عَلَى  
مَا اَصَابَهُمْ وَالنَّقِيْبِيْنَ الصَّلٰوةَ وَمِنَ اَرْزَاقِهِمْ يُنْفِقُوْنَ  
وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ  
وََاذْكُرُوْا اِسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا  
فَكُمُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا  
لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ لَنْ يَنَالَ اللّٰهُ لُحُوْمُهَا وَلَا  
دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا  
لَكُمْ لِشَكَرِ اللّٰهُ عَلَى مَا هٰذَكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ  
اِنَّ اللّٰهَ يُدْفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ  
خَوَّانٍ كَفُوْرٍ

یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی  
ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے  
اور تمہارے لیے موسیٰ حلال کر دیے گئے ہیں سوائے اُن کے جو  
تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور ٹھوٹی  
بات سے اجتناب کرو (۳۰)۔ صرف ایک خدا کے ہو کر اور اس کے  
ساتھ شریک نہ ٹھیرا کر۔ اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک  
مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اُس کو  
پرندے اُچک لے جائیں یا ہوا کسی دُور جگہ اڑا کر پھینک دے  
(۳۱)۔ یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے  
مقرر کی ہیں عظمت رکھے۔ تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے  
ہے (۳۲)۔ ان میں ایک وقت مقرر تک تمہارے لیے فائدے ہیں  
پھر ان کو خالصہ قدیم (یعنی بیت اللہ) تک پہنچنا (اور ذبح ہونا) ہے  
(۳۳)۔ اور ہم نے ہر ایک اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر  
کر دیا ہے تاکہ جو موسیٰ چار پائے خدا نے اُن کو دیے ہیں (اُن کے  
ذبح کرنے کے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں۔ سو تمہارا معبود ایک ہی  
ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری  
سُنادو (۳۴)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے  
دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے  
ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا  
فرمایا ہے (اس میں سے نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں  
(۳۵)۔ اور قربانی کے اُونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لیے شعائر خدا  
مقرر کیا ہے۔ ان میں تمہارے لیے فائدے ہیں تو (قربانی کرنے

کے وقت) قطار باندھ کر اُن پر خدا کا نام لو۔ جب پہلو کے بل گر پڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال  
کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو (۳۶)۔ خدا تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے  
نہ خون۔ بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح خدا نے اُن کو تمہارا مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تم کو  
ہدایت بخشی ہے اُسے بزرگی سے یاد کرو۔ اور (اے پیغمبر) نیکو کاروں کو خوشخبری سُنادو (۳۷)۔ خدا تو مومنوں سے اُن کے دشمنوں کو ہٹاتا  
رہتا ہے۔ بے شک خدا کسی خیانت کرنے والے اور کفرانِ نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا (۳۸)

## تفسیر سورۃ الحج آیات (۲۰) تا (۲۸)

(۳۰) یہ بات تو جو احکام مذکورہ اور واجبات کی ادائیگی کے بارے میں تھی ہو چکی، اب یہ کہ جو احکام حج کی توفیر کرے گا سو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر ہے اور ان مخصوص جانوروں کا ذبح کرنا اور ان کے گوشت کا کھانا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا، سوائے ان بعض جانوروں کے جن کی حرمت سورۃ مائدہ میں تمہیں بتادی گئی ہے جیسا کہ مردار، خون، سؤر کا گوشت کہ ان کا کھانا تمہارے لیے حرام ہے، لہذا تم شراب خوری اور بت پرستی کو بالکل قطعاً چھوڑ دو اور علاوہ اس کے تم باطل اور جھوٹی بات کو بھی چھوڑ دو کیوں کہ کفار زمانہ جاہلیت میں اپنے حج کے تلبیہ میں یہ الفاظ کہا کرتے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ إِلَّا شَرِيكَاهُ وَلَكَ تَمْلِكُہُ وَمَا مَلَكَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بے ہودہ بات سے بھی ان کو روک دیا خالص اللہ تعالیٰ کے لیے تلبیہ پڑھو اور خاص اسی کے لیے حج کرو۔

(۳۱) اور حج و تلبیہ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ کیوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا پھر رستہ میں پرندے اس کی بوٹیاں نوچ کر جہاں چاہا سولے گئے یا اس کو ہوانے کسی دور دراز جگہ میں لے جا کر پھینک دیا۔

(۳۲) یہ بات بھی ہو چکی یعنی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے اس کے لیے تباہی اور دوری ہے اب یہ سنو کہ جو شخص مناسک حج کا پورا لحاظ کرے گا اور سب سے اچھی اور عمدہ قربانی کرے گا تو یہ عمدہ قربانی قلوب کی اور آدمی کے خلوص سے حاصل ہوگی۔

(۳۳) تمہیں ان جانوروں سے ان پر سواری کر کے اور ان کے دودھ سے فوائد حاصل کرنا جائز ہے جب تک کہ شرعی قاعدے سے تم ان کو قربانی کے لئے وقف نہ کرو اور پھر اس کے حلال ہونے کا موقع بیت عتیق کے قریب ہے یعنی کل حرم کہ حج کی قربانی منی میں ذبح کی جائے گی۔

(۳۴) اور ہم نے مسلمانوں میں ہر ایک کے لیے قربانی کرنا اور ان کے حج و عمرہ کے لیے قربانی کی جگہ اس لیے مقرر کی ہے تاکہ وہ ان حلال جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا کیے ہیں۔ سو تمہارا معبود ایک ہی اللہ وحدہ لا شریک ہے سو موحّد خالص بن کر اسی کی عبادت کرو۔

(۳۵) اور آپ ایسے لوگوں کو جو خلوص کے ساتھ عبادت میں کوشش کرتے ہیں جنت کی خوشخبری سنا دیجیے کہ جب ان کو اللہ کی طرف سے کوئی حکم دیا جاتا ہے تو ان سے ڈر جاتے ہیں۔

اور مشقتوں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری سنا دیجیے اور ایسے پانچوں نمازوں کے تمام

ارکان و آداب وضو، سجود، رکوع، قیام اور اوقات کی پوری رعایت رکھنے والوں کو بھی جنت کی خوشخبری سنا دیجیے اور جو کچھ ہم نے ان لوگوں کو مل دیا ہے، اس میں سے صدقہ و خیرات کرتے اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

(۳۶) اور قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے تمہارے لیے مسخر کیا ہے اور یہ حج کے ارکان میں سے ہیں تاکہ تم ان کو ایام حج میں ذبح کرو یہ قربانیاں تمہارے لیے باعث ثواب ہیں، سو تم ان کو تمام عیبوں سے درست کر کے ان کے ذبح کرنے کے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو یا یہ کہ (اونٹ کا) بایاں پیر باندھ کر اور تین پیروں پر اس کو کھڑا کر کے اس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو اور پھر جب وہ ذبح ہونے کے بعد کسی کروٹ کے بل گر پڑیں تو تم ان قربانیوں میں سے خود بھی کھاؤ اور اس سے سوال کرنے والے کو بھی دو جو معمولی سی چیز پر قناعت کر جاتا ہے اور اس کو بھی دو جو تمہارے سامنے آ جاتا ہے پر مانگتے نہیں، ہم نے ان جانوروں کو اس طرح جیسا کہ بیان کیا ہے تمہارے حکم کے تابع کر دیا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور اس اجازت کا شکر ادا کرو۔

(۳۷) اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون زمانہ جاہلیت میں لوگ قربانی کے گوشت کو بیت اللہ کی دیواروں پر رکھ دیا کرتے تھے اور ان کے خون سے بیت اللہ کی دیواروں کو ملوث کر دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے ان کو روک دیا کہ اللہ تعالیٰ خون اور گوشت کو قبول نہیں کرتا بلکہ وہ تمہارے پاکیزہ اور صاف اعمال کو قبول کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں اپنے دین اور سنت کی توفیق عطا فرمائی۔

نشان نزول: لَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ لُحُومُهَا (النح)

ابن ابی حاتمؒ نے ابن جریجؒ سے روایت نقل کی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ بیت اللہ کو اونٹوں کے گوشت اور اس کے خون سے ملوث کر دیا کرتے تھے تو صحابہ کرامؓ یہ دیکھ کر کہنے لگے تو ہم اس چیز کے زیادہ مستحق ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون۔

(۳۸) اور قول و فعل سے نیکی کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری سنا دیجیے یا یہ کہ خلوص کے ساتھ قربانی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ رسول اکرمؐ پر اور قرآن کریمؐ پر ایمان رکھنے والوں سے ان کفار مکہ کے مظالم کو ہٹا دے گا بے شک اللہ تعالیٰ کسی دھوکے باز کفر کرنے والے کو نہیں چاہتا۔



أُولَئِكَ الَّذِينَ يُقْتُلُونَ بِأَنَّهُمْ ذَلَمُوا وَإِنَّ

اللَّهُ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۚ الَّذِينَ أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ  
بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ  
بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ لَفِدَّ مَتَّ صَوَامِعُ وَبَيْعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسْجِدٌ  
يُذَكِّرُ فِيهَا أَسْمَاءُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ  
اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۚ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّا فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا  
الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۚ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ  
نُوحٍ وَعَادٌ وَثَوودٌ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۚ وَصَاحِبُ مَدْيَنَ  
وَكَذَّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُ لَهُمْ كَلِيفًا كَانَ لَكُمْ  
فَكَايِنٌ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَبَقِيَ غَارٌ وَابْنٌ عَلَىٰ غُرُوبٍهَا  
وَبَقِيَ مُعَظَمَةُ وَاقِعِهِ مَقْسِيَةً ۚ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَنُّونَ  
لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا  
تَعْقِي الْأَبْصَارَ وَلَكِنْ تَعْقِي الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۚ  
وَيَسْتَعْجِلُونَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَإِنَّ يَوْمًا  
عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۚ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ  
أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَى الْمَصِيرِ ۚ

جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے اُن کو اجازت ہے  
(کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور خدا (اُن کی مدد  
کرے گا وہ) یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے (۳۹)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ  
اپنے گھروں سے ناحق نکال دیے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا)  
ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور اگر خدا لوگوں کو ایک  
دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں) کے صومعے اور (عیسائیوں  
کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں  
کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذ کر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی  
ہوتیں۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اُس کی ضرورت مدد کرتا ہے۔

بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے (۴۰)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم  
اُن کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک  
کام کرنے کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب  
کاموں کا انجام خدائی کے اختیار میں ہے (۴۱)۔ اور اگر یہ لوگ تم کو  
جھٹلاتے ہیں تو اُن سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود بھی (اپنے  
پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں (۴۲)۔ اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی  
(۴۳)۔ اور مدین کے رہنے والے بھی۔ اور موسیٰ بھی تو جھٹلائے  
جا چکے ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر اُن کو پکڑ لیا۔ تو (دیکھ  
لو کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا (۴۴)۔ اور بہت سی بستیاں ہیں

کہ ہم نے اُن کو تباہ کر ڈالا کہ وہ نافرمان تھیں۔ سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔ اور (بہت سے) کنوئیں بے کار اور (بہت سے) محل  
ویران پڑے ہیں (۴۵)۔ کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی تاکہ اُن کے دل (ایسے) ہوتے کہ اُن سے سمجھ سکتے اور کان  
(ایسے) ہوتے کہ اُن سے سن سکتے۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں (وہ) اندھے ہوتے ہیں  
(۴۶)۔ اور (یہ لوگ) تم سے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں اور خدا اپنا وعدہ ہرگز خلاف نہیں کرے گا۔ اور بے شک تمہارے  
پروردگار کے نزدیک ایک روز تمہارے حساب کی رو سے ہزار برس کے برابر ہے (۴۷)۔ اور بہت سی بستیاں ہیں کہ میں ان کو مہلت دیتا  
رہا اور وہ نافرمان تھیں۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری ہی طرف لوٹ کر آتا ہے (۴۸)

### تفسیر سورۃ الحج آیات (۳۹) تا (۴۸)

(۳۹) اب مسلمانوں کو کفار مکہ کے ساتھ لڑنے کی اجازت دے دی گئی جن سے کہ لڑائی کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ کفار  
مکہ نے ان پر بہت ظلم کیا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے دشمنوں پر غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

### شان نزول: اَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَتِّلُونَ (النحل)

امام احمدؒ نے اور ترمذیؒ نے حسینؒ اور امام حاکمؒ نے صحیح کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلے تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا تاکہ وہ ہلاک ہوں اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی اب لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دی گئی۔

(۳۰) جن کو کفار مکہ نے ان کے گھروں سے بے وجہ بغیر کسی جرم کے نکالا، محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک دوسرے سے زور نہ توڑتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور مجوسیوں کے آتش کدے اور مسلمانوں کی وہ مسجدیں جس میں تکبیر و تہلیل کثرت سے کی جاتی ہے، سب منہدم ہو جاتیں کہ انبیاء کرام کی بدولت مسلمانوں سے اور مسلمانوں کی بدولت کافروں سے اور مجاہدین کی بدولت جہاد نہ کرنے والوں سے تکالیف کو دور کرایا، اللہ تعالیٰ دشمن کے مقابلہ میں اس شخص کی مدد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبی کی مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد کرنے اور اس شخص کی مدد کرنے میں جو کہ اس کے نبی کی مدد کرے، بڑی طاقت والا اور اپنے نبی کے دشمنوں کو سزا دینے میں بڑا غالب ہے۔

(۳۱) یہ حضرات (صحابہ کرام) ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو سرزمین مکہ میں حکومت دے دیں تو خود بھی پانچوں نمازوں کی پابندی کریں۔ اور زکوٰۃ دیں اور دوسروں کو بھی تو حید اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی کا حکم دیں اور کفر و شرک اور رسول اکرم ﷺ کی مخالفت سے روکیں اور آخرت میں تمام کاموں کے انجام اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے۔

(۳۲-۳۳) اور اے محمد ﷺ اگر یہ قریش آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح، نوح علیہ السلام کی اور قوم ہود، ہود علیہ السلام کی اور قوم صالح، صالح علیہ السلام کی اور قوم ابراہیم، ابراہیم علیہ السلام کی اور قوم لوط، لوط علیہ السلام کی اور قوم شعیب بھی شعیب علیہ السلام کی تکذیب کر چکی ہے۔

(۳۴) اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی ان کی قبیلی قوم کی طرف سے جھٹلایا گیا ہے، ان کافروں کو ایک مقررہ مدت تک مہلت دی پھر میں نے ان کو عذاب میں جکڑ لیا، سو محمد ﷺ دیکھیے میری گرفت کیسی سخت ہوئی۔

(۳۵) غرض کہ کتنی بستیوں والے جن کو بذریعہ عذاب ہم نے ہلاک کیا ہے جن کی حالت یہ تھی کہ وہ شرک اور نافرمانی کرتی تھیں سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور اسی طرح ان بستیوں میں کتنے بے کار کنوئیں پڑے ہیں کہ کوئی ان کا مالک اور ان میں سے پانی کھینچنے والا نہیں اور بہت سے بڑے مضبوط قلعے پڑے ہیں کہ کوئی ان میں رہنے والا نہیں۔

(۳۶) تو کیا یہ کفار مکہ اپنی تجارتوں کے سلسلہ میں ملک میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے علاوہ اور قوموں کا کیا حشر ہوا، اس کو دیکھ کر ان کے دلوں میں خوف پیدا ہو جائے اور یہ غور و فکر کرنے لگیں یا ان کے کان ایسے ہو جائیں کہ حق اور خوف کی بات کو سننے لگیں مگر بات یہ ہے کہ بغیر عبرت کے دیکھنے یا یہ کہ کلمہ شرک سے آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں



بلکہ حق اور ہدایت کی طرف سے دل اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔

(۴۷) اور اے محمد ﷺ نصر بن حارث نزول عذاب کے وقت سے پہلے آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں، عذاب کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ کبھی اس کے خلاف نہیں کرے گا اور آپ کے رب کے پاس کا ایک دن جس میں ان سے نزول عذاب کا وعدہ فرمایا ہے وہ دنیا کے سالوں میں سے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔

(۴۸) اور بہت سی بستیوں والے ہیں جن کو میں نے ایک معینہ مدت کے لیے مہلت دی ہے اور وہ ان ہی کی طرح کفر و شرک کی باتیں کرتے تھے، پھر میں نے ان کو دنیا میں بھی سزا دی اور سب کو آخرت میں میری طرف واپس آنا ہوگا۔

(اے پیغمبر) کہہ دو کہ لوگو! میں تم کو کھلم کھلا نصیحت کرنے والا ہوں (۴۹)۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اُن کے لیے بخشش اور آبرو کی روزی ہے (۵۰)۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں میں (اپنے زعم باطل میں) ہمیں عاجز کرنے کی سعی کی وہ اہل دوزخ ہیں (۵۱)۔ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کا یہ حال تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو شیطان اُس کی آرزو میں (دوسرے) ڈال دیتا تھا تو جو (دوسرے) شیطان ڈالتا ہے خدا اُس کو دُور کر دیتا ہے۔ پھر خدا اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ اور خدا علم والا اور حکمت والا ہے (۵۲)۔ غرض (اس سے) یہ ہے کہ جو (دوسرے) شیطان ڈالتا ہے اُس کو اُن لوگوں کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں ذریعہ آزمائش ٹھہرائے۔ بے شک ظالم پر لے درجے کی مخالفت میں ہیں (۵۳)۔ اور یہ بھی غرض ہے کہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ وہ (یعنی وحی) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل خدا کے آگے عاجزی کریں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں خدا اُن کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے (۵۴)۔ اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت اُن پر ناگہاں آجائے یا ایک نامبارک دن کا عذاب اُن پر آواقع ہو (۵۵)۔ اس روز بادشاہی خدا ہی کی ہوگی۔ (اور) وہ ان میں فیصلہ کر دے گا۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے (۵۶)۔ اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُدِيرُ الْغُيُوبَ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۚ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۖ وَبِأَنزِلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلٍ وَلَا نَبِيَّ إِلَّا إِذَا تَمَلَّى الْفَلْيُشْطَنُ فِي أُصْرَتِهِ ۚ فَيَسْخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكُمُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۚ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ۖ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۚ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۖ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ۖ أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۚ أَلَمْ تَكُنْ يَوْمَ مِثْلَ اللَّهِ يُحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۚ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَتَلُوا أَوْ مَا تَوَلَّوْا يَرِزْقُهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ ۚ لِيُدْخِلَهُمْ مَدْخَلًا يُرْضَوْنَ بِهِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۚ ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لِيَنْصُرَهُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۚ

اُن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا (۵۷)۔ اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی پھر مارے گئے یا مر گئے۔ اُن کو خدا اچھی روزی دے گا۔ اور بے شک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۵۸)۔ وہ اُن کو ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور خدا تو جاننے والا (اور) نردہار ہے (۵۹)۔ یہ (ہات خدا کے ہاں ٹھیر چکی ہے) اور جو شخص (کسی کو) اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اُس کو دی گئی ہے پھر اُس شخص پر زیادتی کی جائے تو خدا اس کی مدد کرے گا۔ بے شک خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے (۶۰)

### تفسیر سورۃ الحج آیات (۴۹) تا (۶۰)

(۴۹) آپ فرمادیجیے مکہ والوں میں تو تمہارے لیے اللہ کی طرف سے ایک ایسی زبان میں جس کو تم جانتے ہو ڈرانے والا رسول ہوں۔

(۵۰) سو جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے، ان کے گناہوں کی دنیا میں بخشش اور جنت میں ان کے لیے بہترین ثواب ہے۔

(۵۱) اور جو لوگ ہماری آیات یعنی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھٹلاتے رہتے ہیں، وہ ہمارے عذاب سے بچ نہیں سکتے، ایسے لوگ جہنمی ہیں۔

(۵۲) بلکہ ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا کہ جس کو یہ واقعہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس رسول نے احکام خداوندی میں سے کچھ پڑھا، یا اس نبی نے کچھ بیان کیا تو شیطان نے اس رسول کے پڑھنے اور اس نبی کے بیان کرنے میں کچھ شبہ ڈال دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان شیطانی شبہات کو اپنے نبی کی زبانی بیان کروادیا تاکہ ان پر کوئی عمل نہ کرے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو بیان کر دیتا ہے تاکہ ان پر عمل کیا جائے اور شیطان جو شبہات ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا اور نیست و نابود کر دینے میں حکمت والا ہے۔

### شان نزول: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ (النح)

ابن ابی حاتمؒ اور ابن جریرؒ اور ابن منذرؒ نے سند صحیح کے ساتھ سعید بن جبیرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورہ نجم کی تلاوت فرمائی جس وقت آپ اَلْفَرَاتِیْمُ اَللّٰث وَالْعَزْی وَمَنَآةُ النَّالِیَةِ الْاُخْرٰی (النح) پر پہنچے تو شیطان نے آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلوا دیے بِلَکَ الْغَرَابِیْقُ الْعَلٰی وَاِنْ شَفَاعَتُهُنَّ لَتُرَجَّلٰی (النح)۔ (کہ ان بڑے بڑے بتوں کی سفارش قبول کی جائے گی) مشرکین کہنے لگے آج سے پہلے ہمارے بتوں کا اچھائی کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا غرض کہ آپ نے سورت کے اختتام پر سجدہ کیا اور تمام لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بزارؒ اور ابن مردویہؒ نے دوسرے طریقے سے سعید بن جبیرؒ کے ذریعے حضرت ابن عباسؓ سے جہاں

تک میں سمجھتا ہوں یہ روایت نقل کی ہے اور اس سند کے علاوہ اور دوسری سند سے یہ روایت متصلاً مروی نہیں ہے اور صرف امیہ بن خالد اس روایت کو متصلاً بیان کر رہے ہیں، باقی وہ ثقہ اور مشہور آدمی ہیں اور نیز اسی روایت کو امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں واقدیؒ ہے اور ابن مردویہؒ نے کلبیؒ، ابو صالحؒ کے طریق سے ابن عباسؓ سے اور ابن جریرؒ نے عوفیؒ کے ذریعے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن اسحاقؒ نے اسی روایت کو سیرت میں محمد بن کعبؒ اور موسیٰ بن عقبہؒ کے ذریعے سے ابن شہابؒ سے اور ابن جریرؒ نے محمد بن کعبؒ اور محمد بن قیسؒ سے اور ابن ابی حاتمؒ نے سدیؒ سے روایت کیا ہے اور یہ سب روایات قریب قریب ایک ہی مضمون کی ہیں باقی یہ تمام روایات سعید بن جبیرؓ کی سند کے علاوہ جو سب سے پہلے روایت کی ہے ضعیف ہیں یا منقطع، حافظ بن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ روایت کے کثرت طرق اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ اس واقعہ کی کوئی اصلیت موجود ہے اور پھر جب کہ دو مرسل صحیح طریق بھی اس روایت کے موجود ہیں جنہیں ابن جریرؒ نے روایت کیا ہے ایک طریق تو ان میں سے زہری عن ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کا طریق ہے اور دوسرا داؤد بن ہند عن ابی العالیہ کا طریق ہے اور شیخ ابن عربیؒ اور قاضی عیاضؒ کے اس قول کا کہ یہ سب روایات باطل ہیں، کی کوئی اصلیت نہیں اور کچھ اعتبار نہیں۔☆

(۵۳) تاکہ اللہ تعالیٰ نبی کے اس پڑھنے میں شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو ایسے لوگوں کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنادے جن کے دل میں شک و اختلاف کا مرض ہے اور جن کے دل یا دالہی سے بالکل ہی شقی ہیں تاکہ دیکھیں کہ کس پر عمل کرتے ہیں اور واقعی یہ مشرک لوگ جیسا کہ ولید بن مغیرہ اور اس کے ساتھی حق اور ہدایت کی بڑی مخالفت اور دشمنی میں ہیں۔

(۵۴) تاکہ جن حضرات کو قرآن کریم اور تورات کا علم دیا گیا وہ اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ یہ حق و باطل کی وضاحت اللہ کی طرف سے ہے اور یہ نبی کی زبان پر جو حق بات ظاہر ہوئی ہے وہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کے اس حق کے اظہار کی اور تصدیق کریں اور پھر اس کی طرف ان کے دل اور بھی جھک جائیں اور بسرو چشم قبول کر لیں۔

اور واقعی اللہ تعالیٰ ہی ایسے لوگوں کو جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے راہ راست یعنی دین اسلام دکھاتا ہے۔

☆ یہ واقعہ امام بیہقیؒ، قاضی عیاضؒ، محمد بن اسحاقؒ، شیخ ابو منصور، ترمذیؒ اور ابن عربیؒ کی تصریح کے مطابق غیر ثابت، ہے سند، موضوع اور کفر ہوا ہے۔ اور اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

(۵۵) اور رہ گئے یہ کافر ولید بن مغیرہ اور اس کے ساتھی تو یہ ہمیشہ قرآن کریم کے بارے میں شک ہی میں رہیں گے لیکن محمد ﷺ آپ ان کو اس وقت دیکھنا جب اچانک ان پر قیامت آجائے گی یا ان پر کسی ایسے دن کا عذاب آپہنچے جس سے چھٹکارا نہیں۔

(۵۶) جیسا کہ بدر قیامت کے دن بادشاہی اللہ ہی کی ہوگی وہ ہی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا سو جو لوگ آپ پر اور قرآن کریم پر ایمان لائے ہوں گے اور اچھے کام کیے ہوں گے وہ جہنم کے باغوں میں ہوں گے کہ تحائف کے ذریعے سے ان کو عزت دی جائے گی۔

(۵۷) اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری کتاب اور ہمارے رسول کو جھٹلایا ہوگا تو ان کے لیے ذلیل کرنے والا اور سخت ترین عذاب ہوگا۔

(۵۸) جن لوگوں نے اطاعت خداوندی میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی پھر ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کفار نے قتل بھی کیا یا سفر یا حضر میں وہ انتقال کر گئے تو ان لوگوں میں سے انتقال فرمانے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں بہترین ثواب اور ان میں سے جو زندہ ہیں ان کو پاکیزہ اور حلال اموال غنیمت عطا فرمائے گا اور یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں سب دینے والوں سے اچھا ہے۔

(۵۹) اور اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جگہ داخل فرمائے گا جسے وہ اپنے لیے بہت ہی پسند کریں گے یعنی کہ ان کو جنت میں لے جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے ثواب اور ان کی شرافت و بزرگی کو خوب جاننے والا اور جن لوگوں نے ایسے برگزیدہ لوگوں کو قتل کیا ان کی سزا کے موخر کرنے میں بڑا حلیم ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تھا جو اللہ تعالیٰ آخرت میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فرمائے گا۔

(۶۰) جو شخص دشمن کے ولی کو قتل کرے جیسا کہ اس نے اس کے ولی کو قتل کیا ہے اور پھر اس دشمن کی طرف سے اس شخص پر ظلم کیا جائے تو مظلوم کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا کہ وہ اسے قتل کر دے گا تو اس سے دیت نہیں لی جائے گی یعنی کسی شخص کے ولی کو قتل کر دیا اور پھر اس قاتل سے ولی مقتول نے دیت وصول کر لی پھر قاتل کی طرف سے زیادتی کی گئی اور اس نے اس ولی مقتول کو بھی قتل کر دیا تو اب اس قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اور اس سے دیت قبول نہیں کی جائے گی یہ جس شخص کے بھائی پر زیادتی کی گئی ہے یہ اس کے لیے انتقام ہے۔

شان نزول: ذَلِكُمْ وَمَنْ عَائِبُ بِمَثَلٍ مَا عُوِثَ (النح)

ابن ابی حاتمؒ نے مقاتل سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ ایک چھوٹے لشکر کے بارے میں نازل ہوئی جس کو رسول اکرم ﷺ نے روانہ فرمایا تھا چنانچہ راستے میں ان سے مشرکین ایسے وقت میں ملے جب کہ ماہ محرم الحرام

کے اختتام میں دو راتیں باقی تھیں مشرکین نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ اصحاب محمد ﷺ کو قتل کر دو کیوں کہ یہ شہر حرام میں قتال کو حرام سمجھتے ہیں (اس لیے ہم سے جھگڑا نہیں کریں گے موقع اچھا ہے) صحابہ کرام نے ان کو قسمیں دلائیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرایا کہ ہمارے سے جھگڑا مت کرو کیوں کہ ہم شہر حرام میں قتال کو حلال نہیں سمجھتے مشرکین نے اس بات کے ماننے سے انکار کیا اور ان سے قتال کیا اور ان پر زیادتی کی چنانچہ پھر مسلمانوں نے بھی ان سے قتال کیا اور مسلمانوں کی اللہ کی طرف سے مدد کی گئی، اسی کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

یہ اس لیے کہ خدائات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور خدا تو سننے والا دیکھنے والا ہے (۶۱)۔ یہ اس لیے کہ خدا ہی برحق ہے اور جس چیز کو (کافر) خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اس لیے کہ خدا رفیع الشان اور بڑا ہے (۶۲)۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا آسمان سے مینہ برساتا ہے تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک خدا باریک بین اور خبردار ہے (۶۳)۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے۔ اور بے شک خدا بے نیاز (اور) قابل ستائش ہے (۶۴)۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا نے تمہارے زیر فرمان رکھی ہیں۔ اور کشتیاں (بھی) جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر (نہ) گر پڑے مگر اُس کے حکم سے۔ بے شک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے (۶۵)۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو حیات بخشی۔ پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ بھی کرے گا۔ اور انسان تو (بڑا) ناشکرا ہے (۶۶)۔ ہم نے ہر ایک امت کے لیے ایک شریعت مقرر کر دی ہے جس پر وہ چلتے ہیں۔ تو یہ لوگ تم سے اس امر میں جھگڑا نہ کریں اور تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو بے شک تم سیدھے رستے پر ہو (۶۷)۔ اگر یہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو کہ جو تم عمل کرتے ہو خدا اُن سے خوب واقف ہے (۶۸)۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَاءً فِي الْأَرْضِ وَالْفَلَكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَّ هُدًى مُسْتَقِيمٌ ۝ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانٌ وَالَّذِينَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝

ہو خدا تم میں قیامت کے روز اُن کا فیصلہ کر دے گا (۶۹)۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا اس کو جانتا ہے۔ یہ

(سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔ بے شک یہ سب خدا کو تسان ہے (۷۰)۔ اور یہ (لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اُس نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ اُن کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ (۷۱)

### تفسیر سورۃ الحج آیات (۶۱) تا (۷۱)

(۶۱) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے تو بعض اوقات دن رات سے لمبا ہوتا ہے اور دن کے اجزا کو رات میں داخل کرتا ہے تو بسا اوقات رات دن سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی باتوں کو خوب سننے والا اور ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(۶۲) یہ اللہ کی قدرت کا اس لیے مظاہرہ کرایا جا رہا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے اور تم اس بات کا یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت حق ہے اور وہی ہستی میں کامل الوجود ہے اور جن چیزوں کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کرتے ہو وہ بالکل ہی بے ہودہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔

(۶۳) اے محمد ﷺ کیا آپ کو بذریعہ قرآن کریم اس چیز کی خبر نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے بارش برسائی جس سے زمین نباتات کی وجہ سے سرسبز ہو گئی اللہ تعالیٰ ان نباتات کے نکالنے میں بڑا مہربان اور ان کے پورے مکانات کی خبر رکھنے والا ہے۔

(۶۴) جو کچھ آسمانوں و زمین میں مخلوقات وغیرہ ہیں وہ سب اسی کی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ایسا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کا محتاج نہیں اور وہ اپنے کارخانہ قدرت میں ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے یا یہ کہ جو بھی اس کی تعریف کرے ہر قسم کی تعریفوں کے لائق ہے۔

(۶۵) اے محمد ﷺ کیا آپ کو بذریعہ قرآن اس چیز کی خبر نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے درختوں اور جانوروں کو تم لوگوں کے کام میں لگا رکھا ہے اور کشتیوں کو بھی تمہارے لیے مسخر کر رکھا ہے کہ وہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہیں۔

اور وہی قیامت تک کے لیے آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنے حکم سے روکے ہوئے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ مومنین پر بڑی شفقت و رحمت والا ہے۔

(۶۶) اور اسی نے تمہیں کو تمہاری ماؤں کے رحم ہی میں زعفر کی حالت میں زندگی دی اور وہی تمہیں بچپن یا بڑے



ہونے کی حالت میں موت دے گا اور وہی تمہیں مرنے کے بعد پھر زندہ کرے گا۔ واقعی بدیل بن ورقاء کافر اور اللہ تعالیٰ اور بعث بعد الموت اور مسلمانوں کے ذبیحہ کا منکر ہے۔

(۶۷) کیوں کہ ہم نے ہر ایک دین والے کے لیے ذبح اور یہ کہ عبادت کا طریقہ متعین کر دیا ہے وہ اپنے دین کے طریقہ پر ذبح کیا کرتے ہیں۔

(۶۸) سوان اعتراض کرنے والوں کو چاہیے اس امر ذبح اور توحید میں آپ سے جھگڑانہ کریں اور نہ آپ کی مخالفت کیا کریں اور آپ ان کو اپنے پروردگار کی توحید کی طرف دعوت دیتے رہیے، یقیناً آپ پسندیدہ صحیح رستہ یعنی اسلام پر ہیں اور اگر یہ پھر بھی ذبح اور توحید کے معاملہ میں آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں اور جکتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذبح کیا ہوا یعنی مردار بہ نسبت اس کے زیادہ حلال ہے کہ جسے تم اپنی چھریوں سے ذبح کرتے ہو تو آپ فرما دیجیے کہ تم میں جو ذبح کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی واقف ہے۔

(۶۹) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم لوگوں کے درمیان عملی فیصلہ فرما دے گا جن چیزوں یعنی امر ذبح اور توحید کے بارے میں مخالفت کیا کرتے تھے۔

(۷۰) اے محمد ﷺ کیا آپ کو معلوم نہیں (خطاب خاص مراد عام ہے) کہ آسمان والوں میں جو نیکیاں اور زمین والوں میں جو کچھ نیکیاں اور برائیاں ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے اور یہ تمام چیزیں لوح محفوظ میں محفوظ ہیں اور لوح محفوظ کے بغیر بھی ان تمام چیزوں کا محفوظ رکھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت آسان ہے۔

(۷۱) اور یہ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں کہ جن کے جواز عبادت پر اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب اور حجت نہیں بھیجی اور نہ ان کے پاس اس کی کوئی نقلی اور عقلی دلیل اور ان مشرکین سے کوئی عذاب خداوندی کو روکنے والا ان کا مددگار نہ ہوگا۔



وَإِذْ أَتَىٰ آلَ مُوسَىٰ أَنِ اتَّبِعُوا بَنِيكُمْ

فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرُ يَكَادُونَ يَسْطُونَ  
بِالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا قُلْ أَفَأَنْتُمْ بِشِرِّ مَنِ ذِكُّمُ  
النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبَشِّرِ الْبَصِيرَ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلُ مَا تَسْتَعْوَالُهُ إِنَّ الَّذِينَ  
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ  
اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْنَاهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ  
مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۚ فَأَقْدَرُوا اللَّهَ حَقَّ  
قُدْرَتِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۚ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ  
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ  
الْأُمُورُ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا  
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ  
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا  
جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مَلَّةَ أَيْمَنِكُمْ  
الْبُرْهِيْمَ هُوَ سِسْمُ الْأَسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا  
لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى  
النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ  
هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۚ

اور جب اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (اُن کی شکل  
گہڑ جاتی ہے اور) تم اُن کے چہروں پر صاف طور پر ناخوشی (کے  
آثار) دیکھتے ہو۔ قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ اُن کو ہماری آیتیں  
پڑھ کر سناتے ہیں اُن پر حملہ کر دیں۔ کہہ دو کہ میں تم کو اس سے بھی  
نرمی چیز بتاؤں؟ وہ دوزخ کی آگ ہے جس کا خدا نے کافروں  
سے وعدہ کیا ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے (۷۲)۔ لوگو! ایک مثال بیان  
کی جاتی ہے اسے غور سے سُنو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے  
ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ اس کے لیے سب مجتمع  
ہو جائیں اور اگر اُن سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اُسے اُس  
سے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود  
دونوں) گئے گزرے ہیں (۷۳)۔ ان لوگوں نے خدا کی قدر  
جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی کچھ شک نہیں کہ خدا زبردست (اور)  
غالب ہے (۷۴)۔ خدا فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے  
منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ بے شک خدا سننے والا  
(اور) دیکھنے والا ہے (۷۵)۔ جو اُن کے آگے ہے اور جو اُن کے  
پیچھے ہے وہ اس سے واقف ہے۔ اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی  
کی طرف ہے (۷۶)۔ مومنوں کو ع کرتے اور سجدے کرتے اور  
اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تا کہ فلاح پاؤ  
(۷۷)۔ اور خدا (کی راہ) میں جہاد کرو۔ جیسا جہاد کرنے کا حق  
ہے۔ اُس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی بات)  
میں تنگی نہیں کی۔ (اور تمہارے لیے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین

(پسند کی) اسی نے پہلے (یعنی پہلی کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے تو جہاد کرو) تاکہ  
پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں۔ اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد ہو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا (کے دین کی رستی) کو مضبوطی  
سے پکڑے رہو۔ وہی تمہارا دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے (۷۸)

### تفسیر سورۃ الحج آیات (۷۲) تا (۷۸)

(۷۲) اور جب ان لوگوں کے سامنے قرآن حکیم کی آیتیں جو کہ اوامر و نواہی کے بیان میں خوب واضح ہیں پڑھ کر  
سنائی جاتی ہیں تو آپ ان منکرین قرآن کے چہروں پر قرآن کریم سے ناگواری کے آثار دیکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ یہ ان لوگوں پر ابھی حملہ کر دیں جو ان کو قرآن کریم کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں، آپ ان کفار مکہ سے فرمادیجئے کیا میں تمہیں اس سے زیادہ ناگواری کی چیز بتا دوں جو کہ تم اس دنیا میں مسلمانوں سے کہتے ہو وہ دوزخ ہے کیوں کہ وہ مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہم نے تم سے زیادہ کم نفع والا کسی دین والے کو نہیں دیکھا اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے یہ کہنے کا حکم دیا کہ وہ دوزخ ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور تم بھی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے ساتھ کفر کرتے ہو اور وہ برا ٹھکانا ہے جس کی طرف تم جاؤ گے۔

(۷۳) اے کفار مکہ تمہارے بتوں کی ایک عجیب حالت بیان کی جاتی ہے اس کو غور سے سنو اور قبول کرو وہ یہ کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی تو پیدا کر ہی نہیں سکتے اگرچہ یہ سارے عابد اور یہ سب معبود مل کر بھی کوشش کریں تب بھی ایک مکھی نہیں پیدا کر سکتے (اور یہ تو بڑی بات ہے وہ معبود تو ایسے عاج ہیں) اور اگر مکھی تمہارے ان معبودوں سے کچھ چھین لے جائے جو کچھ تم ان پر شہد ملتے ہو تو تمہارے یہ معبود اس مکھی سے چھڑا ہی نہیں سکتے اور نہ اس کو بھگا سکتے ہیں۔

ایسے ہی یہ بت بیہودہ ہیں اور ایسی ہی مکھی یا یہ کہ ایسا ہی ان کی پرستش کرنے والا بیہودہ ہے اور ایسے ہی ان کے یہ معبود بیہودہ ہیں۔

(۷۴) افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی بڑائی بیان کرنا چاہیے تھی نہ کی یہ آخری آیت یہود کے اقوال کی تردید میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ وہ حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم غنی اور معاذ اللہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بند ہیں اور یا یہ کہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آرام کیا ان بدتمیزیوں کی اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی جیسی بڑائی بیان کرنی چاہیے تھی وہ نہ کی، اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں بڑی طاقت والا اور یہودیوں کو سزا دینے میں بڑے غلبہ والا ہے۔

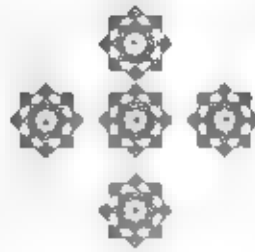
(۷۵) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے رسالت کے لیے جس کو چاہتا ہے جن لیتا ہے۔ فرشتوں میں سے جیسے جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت اور اسی طرح آدمیوں میں سے بھی جیسا کہ رسول اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کرام ہیں اور جو کفار کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا کھانا بھی کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے اللہ تعالیٰ ان کی باتوں کو خوب سننے والا اور ان کے انجام کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(۷۶) اور وہ ان فرشتوں اور انسانوں کے امور آخرت امور دنیا اور ان سب چیزوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور آخرت میں تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ بتا دے گا۔

(۷۷) لہذا اے ایمان والو نماز میں رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی تابعداری کیا کرو اور نیک اعمال کیا

کرو امید ہے کہ تم غضب الہی اور عذاب الہی سے نجات پاؤ گے۔

(۷۸) بلکہ اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اسی نے تمہیں اپنے دین کے لیے منتخب فرمایا اور تم پر دین میں کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں کی مثلاً فرمایا کہ جو کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھے وہ بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور جس میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو وہ سیدھے لیٹ کر اشارہ سے پڑھ لے تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا اتباع کرو اس اللہ نے قرآن کریم کے نزول سے پہلے کتب انبیاء کرام میں تمہارا لقب مسلمان رکھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول اکرم ﷺ تمہاری گواہی دینے اور تصدیق کرنے والے ہوں اور تم انبیاء کرام کے لیے ان کی قوموں کے مقابلہ میں گواہ ہو، لہذا پانچوں نمازوں کو وضو، رکوع و سجود کی تکمیل اور اوقات کی پوری رعایت کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے رہو اور دین الہی اور کتاب الہی کو مضبوطی سے پکڑے رہو وہ تمہارا محافظ و کار ساز ہے، سو کیسا اچھا محافظ اور کیسا اچھا مددگار ہے۔



سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ  
خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ الْغَوَاةِ عِزُونَ ۝ وَالَّذِينَ  
هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝  
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا بَلَغَتِ الْأَنفُسُ مِنْهُمُ طَبَا ۝  
فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ  
لِأَمْثَلِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ  
يُقِيمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ أُولَاءِ لَهُمْ يَحْشُرُونَ الْيَهُودَ ۝  
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ  
ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً  
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا فَكَسْنَا الْعِظَ  
لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝  
ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَنَبْتَلُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝  
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَلَكِنَّا عَنِ الْعَالَمِينَ غَافِلِينَ ۝  
وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَتْهُ فِي الْأَرْضِ نَازِلًا عَلَىٰ  
ذَهَابٍ بِهٖ لَقِيدُونَ ۝ فَاَنشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّتٍ مِّنْ نَّجِيلٍ  
وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَاوَاكٍ كَثِيرَةٌ وَفِيهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَشَجَرَةٌ  
تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَلْبُتُ بِالذِّهْنِ وَصَبْغٌ لِّلْأَكْثَرِينَ ۝  
وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّشِيقُكُمْ مِّنَافٍ يَّطَوَّنَّهَا وَلَكُمْ  
فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے (۱)۔ جو نماز میں بجز و نیاز  
کرتے ہیں (۲)۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں  
(۳)۔ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (۴)۔ اور جو اپنی بٹریں بٹریوں کی  
حفاظت کرتے ہیں (۵)۔ مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے)  
جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں  
ملامت نہیں (۶)۔ اور جو ان کے بوا اوروں کے طالب ہوں وہ  
(خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں (۷)۔ اور جو  
امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں (۸)۔ اور جو نمازوں کی  
پابندی کرتے ہیں (۹)۔ یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں  
(۱۰)۔ (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے۔ (اور) اُس  
میں ہمیشہ رہیں گے (۱۱)۔ اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا  
کیا ہے (۱۲)۔ پھر اس کو ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر  
رکھا (۱۳)۔ پھر نطفے کا توہڑا بنایا۔ پھر توہڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی  
بڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔ پھر اُس کو مٹی  
صورت میں بنادیا۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا ہے بڑا بابرکت  
ہے (۱۴)۔ پھر اس کے بعد تم مرجاتے ہو (۱۵)۔ پھر قیامت کے روز  
اُٹھا کھڑے کیے جاؤ گے (۱۶)۔ اور ہم نے تمہارے اوپر (کی  
جانب) سات آسمان پیدا کیے اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں  
(۱۷)۔ اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے سے پانی نازل کیا۔  
پھر اُس کو زمین میں پھیرا دیا اور ہم اُس کے مٹو کر دینے پر بھی قادر ہیں  
(۱۸)۔ پھر ہم نے اُس سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے  
باغ بنائے۔ ان میں تمہارے لیے بہت سے میوے پیدا ہوتے ہیں  
اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو (۱۹)۔ اور وہ درخت بھی (ہم ہی نے  
پیدا کیا) جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت کہ)  
کھانے کے لیے روغن اور سالن لیے ہوئے اُگتا ہے (۲۰)۔ اور  
تمہارے لیے چار پایوں میں عبرت (اور نشانی) ہے کہ جو ان کے  
پیٹوں میں ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں۔ اور تمہارے  
لیے ان میں (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے بھی  
ہو (۲۱)۔ اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو (۲۲)۔

## تفسیر سورۃ المؤمنون آیات (۱) تا (۲۲)

یہ پوری سورت مکی ہے، اس سورت میں ایک سو اٹھارہ آیات اور ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمات اور چار ہزار آٹھ سو حروف ہیں۔

(۲-۱) بے شک ان مومنوں نے کامیابی اور نجات پائی اور ان موحدین نے توحید خداوندی کی وجہ سے مقام سعادت کو حاصل کر لیا اور یہی لوگ جنت کے وارث ہوں گے کافر جنت کے وارث نہیں ہوں گے یا یہ کہ ان مومنوں نے جو اپنے ایمان کے ذریعے تصدیق خداوندی کرنے والے ہیں، فلاح اور کامیابی پائی اور فلاح کی دو قسمیں ہیں ایک کامیابی اور دوسرے اس کامیابی کی بقاء اور دوام (اور یہ دونوں اہل ایمان کو حاصل ہوں گی) اب اللہ تعالیٰ ان مومنین کے اوصاف بیان فرما رہے ہیں کہ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں، دائیں بائیں التفات نہیں کرتے اور تکبیر تحریرہ کے بعد نماز میں اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے۔

## ثَانِ نَزُولِ: الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ هُمْ (النخ)

امام حاکمؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جس وقت نماز پڑھتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں، اس کے نزول کے بعد سے آپؐ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اسی روایت کو ابن مردویہ نے انھیں الفاظ میں روایت کیا ہے کہ آپؐ اپنی نماز میں التفات فرماتے تھے اور سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے ابن سیرین سے اسی کو بایں طور روایت کیا ہے کہ آپؐ اپنی نظر گھمایا کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن سیرین سے مرسل روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام حالت نماز میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳-۷) اور جو بیہودہ باتوں اور جھوٹی قسموں سے کنارہ کشی کرنے والے ہیں اور جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کو حرام شہوت رانی سے پاک رکھنے والے ہیں لیکن اپنی چاروں بیویوں سے یا اپنی شرعی لونڈیوں سے کیوں کہ ان پر اس حلال طریقہ میں کوئی الزام نہیں، البتہ جو حلال راستہ کے علاوہ اور مقام پر شہوت رانی کا طلب گار ہو تو ایسے حلال اور پاکیزہ طریقہ سے حرام اور گندے راستہ کی طرف بڑھنے والے ہیں۔

(۸-۱۱) اور جو لوگ اپنی امانتوں کو جو شرعاً ان کے سپرد کی گئی ہیں جیسا کہ روزہ، وضو، غسل جنابت اور امانت کا مال اور اپنے عہد کا خواہ وہ اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان ہو یا حقوق العباد میں سے ہو پورا کرنے کا پورا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کو ان کے اوقات پر ادا کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں اور یہی جنت کے وارث



ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اصل مقام ہے اور یہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ یہ لوگ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۱۲-۱۳) اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ یعنی غذا سے بذریعہ آدم علیہ السلام پیدا کیا پھر ہم نے اس خلاصہ یعنی غذا کو مٹی بنادیا جو چالیس دن تک ایک محفوظ مقام یعنی رحم میں رہا پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنادیا جو چالیس روز تک اسی حالت میں رہا پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنادی جو چالیس دن تک اسی حالت میں رہی، پھر ہم نے اس بوٹی کے بعض اجزا کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان بوٹیوں پر گوشت اور رگ اور پٹھے چڑھائے، پھر ہم نے اس میں روح ڈال کر ایک دوسری طرح کی مخلوق بنادیا، سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام ہنرمندوں سے بڑھ کر ہے۔

### شان نزول: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ (الغ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے چار باتوں میں اپنے رب کے ساتھ موافقت کی چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے کہا کہ ہم بھی لوٹائے جائیں گے، فَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ تو یہی الفاظ قرآن کریم میں نازل ہو گئے۔

(۱۵-۱۶) اور پھر تم اس عجیب واقعہ کے بعد ضرور مرنے والے ہو اور پھر تم قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔ (۱۷) اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے کہ ان میں سے ایک ایک کے اوپر ہے اور ہم مخلوق کی مصلحتوں سے بے خبر نہ تھے کہ بغیر کسی حکم اور نبی کے ان کو ویسے ہی چھوڑ دیتے۔

(۱۸) اور ہم نے معاشی ضرورت کے مطابق بارش برسائی یا یہ کہ اتنا پانی برسایا جو تمہاری کفایت کر جائے اور پھر ہم نے اس پانی کو زمین میں داخل کر دیا اور اس پانی سے ہم نے چشمے، جھیلیں، تالاب اور نہریں بنائیں اور پانی کو زمین میں سے بالکل خشک کر دینے پر بھی قادر ہیں۔

(۱۹) اور پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے لیے باغات پیدا کیے، کھجوروں کے اور انگوروں کے اور ان باغوں میں تمہارے لیے بکثرت قسم قسم کے میوے ہیں اور ان کو تم بعد میں کھاتے بھی ہو۔

(۲۰) اور اسی پانی سے ایک زیتون کا درخت بھی ہم نے پیدا کیا جو طور سینا میں کثرت سے ہوتا ہے نہطی زبان میں طور پہاڑ کو اور حبشی زبان میں سیناء اس پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر درخت زیادہ ہوں جس میں سے تیل نکلتا ہے اور وہ تیل سالن کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۲۱-۲۲) اور تمہارے لیے مویشی بالخصوص اونٹ میں بھی غور کرنے کا مقام ہے ہم تمہیں کو ان میں سے خالص شیریں دودھ پینے کو دیتے ہیں، جو خون اور نجاست کے درمیان سے نکلتا ہے اور تمہارے لیے ان میں اور بھی کئی سواری اور

بار برداری کے بہت سے فوائد ہیں اور ان کے گوشت، دودھ اور بچوں کو کاٹ کر کھاتے پیتے بھی ہو اور اونٹوں پر خشکی میں اور کشتیوں پر سمندر میں سفر کرتے رہتے ہو۔

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے اُن سے کہا کہ اے قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں (۲۳)۔ تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے۔ تم پر بڑائی حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی سنی نہیں (۲۴)۔ اس آدمی کو تو دیوانگی (کا عارضہ) ہے۔ تو اس کے بارے میں کچھ مدت انتظار کرو (۲۵)۔ (نوح نے) کہا کہ پروردگار انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر (۲۶)۔ پھر ہم نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ۔ پھر جب ہمارا حکم آپنچے اور تنور (پانی سے بھر کر) جوش مارنے لگے تو سب (قسم کے حیوانات) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی نر اور مادہ) دو دو کشتی میں بٹھا دو اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ سو ان کے جن کی نسبت اُن میں سے (ہلاک ہونے کا) حکم پہلے (صادر) ہو چکا ہے اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا۔ وہ ضرور ذیو دیے جائیں گے (۲۷)۔ اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو (خدا کا شکر کرنا اور) کہنا کہ سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ لِقَوْمِ اعْبُدُوا لِلَّهِ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ فَقَالَ الْمُلُوكُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَعْنَا بِهَذَا فِي آيَاتِنَا الْأُولَىٰ ۚ إِنَّ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جَنَّةٌ مَثَرٌ لِّصَوَابِهِ خَشِيَ جِنًّا ۚ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كُنْتُ يُونِي ۚ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنْ اصْنَعْ الْفُلَ بِأَعْيُنِنَا ۚ وَوَحَيْنَا إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُورَ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَيْنَ الثَّنَيْنِ وَأَهْلِكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۚ ۚ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلِ فَقُلِ الْخُذُوا لِلَّهِ الَّذِي نَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۚ وَقُلْ رَبِّ انزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَبْتَائِلِينَ ۚ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۚ وَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ

نے ہم کو نجات بخشی ظالم لوگوں سے (۲۸)۔ اور (یہ بھی) دُعا کرنا کہ اے پروردگار ہم کو مبارک جگہ اتار دے اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے (۲۹)۔ بے شک اس (قصے) میں نشانیاں ہیں اور ہمیں تو آزمائش کرنی تھی (۳۰)۔ پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور جماعت پیدا کی (۳۱)۔ اور ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا (جس نے اُن سے کہا) کہ خدا ہی کی عبادت کرو (کہ) اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ (۳۲)

### تفسیر سورۃ المؤمنون آیات (۲۳) تا (۳۲)

(۲۳) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تو حید خداوندی کا اقرار کر لو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی ایسا نہیں جو تمہیں اس بات کا حکم دے کہ تم اس پر ایمان لاؤ پھر کیا تم دوسروں کو معبود بنانے سے نہیں ڈرتے۔

(۲۴-۲۵) تو ان کی قوم کے رئیس یہ سن کر عوام سے کہنے لگے کہ نوح علیہ السلام سوائے اس کے کہ تمہاری طرح کے ایک

آدمی ہیں اور کچھ نہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ نبوت اور رسالت کے دعوے سے تم پر فوقیت حاصل کریں اور اگر اللہ کو ہمارے پاس رسول بھیجنا منظور ہوتا تو فرشتوں میں سے کسی فرشتے کو بھیج دیتا، نوح علیہ السلام جو کہتے ہیں، ہم نے اپنے پہلے بڑوں کے زمانہ میں بھی اس چیز کا تذکرہ نہیں سنا، نوح علیہ السلام کو جنون ہو گیا ہے تو ان کے مرنے کے وقت تک ان کی حالت کا انتظار کرو۔

(۲۶-۲۷) نوح علیہ السلام نے (مایوس ہو کر) عرض کیا، پروردگار ان پر عذاب نازل کر کے میرا بدلہ لے لے کیوں کہ انھوں نے میری رسالت کو جھٹلایا ہے تو ہم نے ان کے پاس بذریعہ جبریل امین حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کر لو ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے پس جس وقت ہمارے عذاب کا وقت قریب آ پہنچے اور زمین سے پانی ابلنا شروع ہو یا یہ کہ صبح کا کنار اٹکل جائے تو ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک نر اور ایک مادہ اس کشتی میں سوار کر لو اور آپ کے متعلقین میں سے جو آپ پر ایمان لائے ان کو بھی سوار کر لو سوائے ان کے جن پر عذاب نازل ہونے کا حکم ہو چکا اور یہ سن لو کہ مجھے اپنی قوم کے کافروں کی نجات کے بارے میں کوئی درخواست مت کرنا وہ سب غرق کیے جائیں گے۔

(۲۸) پھر جس وقت تم اور تمہارے ساتھی مومنین کشتی میں بیٹھ چکیں تو یوں کہنا کہ شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں کافروں سے نجات دی۔

(۲۹) اور جس وقت کشتی سے زمین پر اترنے لگو تو یوں کہنا اے میرے رب میرے یہاں اترنے میں برکت فرمائیے، یعنی پانی اور سبزہ کی برکت ہو اور آپ دنیا و آخرت میں سب امانت والوں سے اچھے ہیں۔

(۳۰) اس مشرک قوم کے ساتھ جو ہم نے کیا اس میں بڑی نشانیاں اور عبرت کی چیزیں ہیں خصوصاً مکہ والوں کے لیے تاکہ وہ ایسے لوگوں کی پیروی نہ کریں اور ہم آزمائشوں کے ساتھ یا یہ کہ سزا دے کر آزماتے ہیں۔

(۳۱-۳۲) پھر ہم نے قوم نوح علیہ السلام کی ہلاکت کے بعد دوسرا گروہ پیدا کیا اور ان کی طرف ایک پیغمبر کو بھیجا جو ان ہی میں سے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر لو اور جس خدائے وحدہ لا شریک پر میں تمہیں کو ایمان لانے کے لیے کہتا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی اللہ نہیں کیا تم پھر غیر اللہ کی عبادت سے ڈرتے نہیں ہو۔



وَقَالَ الْمَلَأَمِنْ قُوِيهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِإِيقَاعِ  
الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهَذَا الْبَشَرُ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ  
مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا  
مِثْلَكُمْ لَأَكْفُرَنَّ بِالَّذِي عَزَبْتُ عَنْكُمْ وَإِذْ أَتَاكُمْ رَسُولُكُمْ لَوَلَّيْتُمْ  
وَإِعْظَاكُمْ أَنْتُمْ مُخْرَجُونَ هَٰهُنَا هَٰهُنَا لِمَا تَعْدُونَ ۖ  
إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَنَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۖ  
إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَذَنبُنْ لَهُ  
بِئْسَ مِثْلُ بَشَرٍ ۖ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَبْتُ ۖ قَالَ عَنَّا قَلِيلٌ  
لِّیُصْبِحَ لِلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ آلِهَتِهِمْ كَاذِبُونَ غَضَاءٌ  
فَبَعْدَ الْقَوْمِ الْخَالِئِينَ ۖ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمًا آخَرِينَ ۖ  
مَا تَسْبِيحُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلُنَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۖ ثُمَّ أَرْسَلْنَا  
رُسُلَنَا تَتْرًا كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةٌ رَّسُولُنَا كَذَّبُوهُ فَتَبَعْنَا بَعْضَهُمْ  
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبَعْدَ الْقَوْمِ لَآيُومُونَ ۖ ثُمَّ  
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ  
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۖ فَذُكِّرُوا  
أَنْتُمْ مِنْ بَشَرٍ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمْ لَنَا عِذُونَ ۖ فَكَذَّبُواهُنَا  
فَكَتَبُوا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ۖ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ  
يَهْتَدُونَ ۖ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَآلَهُ آيَةً وَأَوْثَقْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبِّهِ  
بِآيَاتٍ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۖ

تو اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور آخرت کے آنے کو نحوث سمجھتے  
تھے۔ اور دنیا کی زندگی میں ہم نے اُن کو آسودگی دے رکھی تھی۔ کہنے  
لگے کہ یہ تو تمہارے جیسا آدمی ہے۔ جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی  
طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور جو (پانی) تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتا ہے  
(۳۳)۔ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو کھالے میں  
پڑ گئے (۳۴)۔ کیا یہ تم سے یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو  
جاؤ گے اور استخوان (کے) ہوا کچھ نہ رہے گا) تو تم (زمین سے)  
ٹکالے جاؤ گے؟ (۳۵)۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے  
(بہت) بعید اور (بہت) بعید ہے (۳۶)۔ زندگی تو یہی ہماری دنیا کی  
زندگی ہے کہ (اسی میں) ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم پھر نہیں  
اٹھائے جائیں گے (۳۷)۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے خدا پر  
نحوث افترا کیا ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں (۳۸)۔ پیغمبر نے  
کہلاے پروردگار انہوں نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے تو میری مدد کر  
(۳۹)۔ فرمایا کہ تھوڑے ہی عرصے میں پشیمان ہو کر رہ جائیں گے  
(۴۰)۔ تو اُن کو (وعدہ برحق کے مطابق) زور کی آواز نے آن پکڑا تو  
ہم نے اُن کو گھوڑا کر ڈالا۔ پس ظالم لوگوں پر لعنت ہے (۴۱)۔ پھر  
اُن کے بعد ہم نے اور جماعتیں پیدا کیں (۴۲)۔ کوئی جماعت اپنے  
وقت سے نہ آگے جاسکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے (۴۳)۔ پھر ہم  
پے درپے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے۔ جب کسی امت کے پاس اُس کا  
پیغمبر آتا تھا تو وہ اُسے جھٹلا دیتے تھے۔ تو ہم بھی بعض کو بعض کے پیچھے  
(ہلاک کرتے اور اُن پر عذاب) لاتے رہے اور اُن کے افسانے  
بناتے رہے پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن پر لعنت (۴۴)۔ پھر ہم

نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور دلیل ظاہر دے کر بھیجا (۴۵)۔ (یعنی) فرعون اور اُسکی جماعت کی طرف۔ تو  
انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے (۴۶)۔ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں اور اُن کی قوم کے لوگ  
ہمارے خدمت گار ہیں (۴۷)۔ تو اُن لوگوں نے اُن کی تکذیب کی سو (آخر) ہلاک کر دیے گئے (۴۸)۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی  
تھی کہ وہ لوگ ہدایت پائیں (۴۹)۔ اور مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اُن کی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا اور اُن کو ایک اونچی جگہ پر جو رہنے  
کے لائق تھی اور جہاں (تھرا ہوا) پانی جاری تھا پناہ دی تھی (۵۰)

### تفسیر سورۃ المؤمنون آیات (۲۳) تا (۵۰)

(۳۳) ان پیغمبر کی قوم میں سے جو رئیس تھے اور جنہوں نے کفر کر لیا تھا اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا تھا اور ہم نے  
ان کو مال و اولاد بھی دیا تھا وہ کہنے لگے کہ یہ رسول تو تمہاری طرح ایک عام آدمی ہیں یہ وہی کھاتے ہیں جو کہ تم کھاتے  
ہو اور وہی پیتے ہیں جیسا کہ تم پیتے ہو۔

(۳۲) اور اگر تم اپنے جیسے ایک آدمی کا کہا مان لو تو واقعی تم بے وقوف اور خسارے میں ہو۔

(۳۵-۳۶) کیا یہ رسول تم سے یہ کہتا ہے کہ جب مر جاؤ گے اور مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو پھر مرنے کے بعد تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے، یہ ناممکن ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔

(۳۷) بس زندگی تو یہی ہماری دنیوی زندگی ہے اس میں باپ دادا مرتے ہیں اور اولاد پیدا ہوتی ہے اور ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۸) یہ رسول ایسا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے، ہم تو ہرگز اس کی باتوں کی تصدیق نہیں کریں گے پیغمبر نے دعا کی اے میرے رب ان پر عذاب نازل کر کے میری مدد کر کیوں کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

(۳۹-۴۰-۴۱) اللہ کی طرف سے ارشاد ہوا، اس تکذیب پر نزول سزا کے وقت عنقریب یہ پچھتائیں گے چنانچہ ان کو جبریل امین کی آواز نے سخت عذاب کے ساتھ آ پکڑا، پھر ہلاک کرنے کے بعد ہم نے ان کو خس و خاشاک کی مانند کر دیا تو ان کافروں کے لیے اللہ کی مار اور رحمت خداوندی سے رسوائی اور محرومی ہے۔

(۴۲) اور پھر ہم نے ان کی ہلاکت کے بعد اور امتوں کو پیدا کیا، ایک امت کے بعد دوسری امت ان کے زمانہ سے لے کر اٹھارہ سال تک اور اٹھارہ سال کے عرصے کو ایک قرن کہتے ہیں۔

(۴۳) ان امتوں میں سے کوئی امت نہ اپنی مقررہ مدت سے پہلے ہلاک ہو سکتی ہے اور نہ اس سے پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

(۴۴) پھر ہم نے اپنے پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے بھیجا جب کسی امت کے پاس اس امت کا رسول اللہ کے احکام لے کر آیا اور انھوں نے اس رسول کو جھٹلایا۔ تو ہم نے بھی ہلاک کرنے میں ایک کے بعد ایک کا نمبر لگا دیا اور ہم نے ان کی کہانیاں بنادیں کہ ان کے زمانہ میں وہ سنائی جانے لگیں تو اللہ کی رحمت سے دور ہیں وہ لوگ جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے۔

(۴۵) پھر ہم نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو اپنی نشانیاں اور کھلا معجزہ دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا۔

(۴۶) تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آیات تسعہ پر ایمان لانے سے تکبر کیا اور وہ لوگ تھے ہی موسیٰ علیہ السلام کے مخالف اور ایمان سے تکبر کرنے والے۔

(۴۷) اور کہنے لگے کیا ہم ایسے دو شخصوں پر یعنی موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام پر جو کہ ہماری ہی طرح ہیں ایمان لے آئیں حالاں کہ ان کی قوم کے لوگ ہمارے غلام ہیں۔

(۴۸-۴۹) غرض کہ وہ لوگ ان دونوں کی رسالت کو جھٹلاتے رہے، نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب دریا میں غرق کیے گئے اور ہم نے موسیٰ کو توریت عطا کی تاکہ وہ لوگ گمراہی سے ہدایت پائیں۔

(۵۰) اور ہم نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کو بڑی نشانی بنایا کہ بغیر باپ کے اور بغیر کسی انسانی تعلق کے پیدا ہوئے یہ دونوں کے لیے قدرت کاملہ کی عظیم نشانی ہے اور ہم نے ان دونوں کو ایسی بلند زمین میں لے جا کر پناہ دی جو پھلوں کی وجہ سے اور نہر جاری ہونے کی وجہ سے سرسبز و شاداب جگہ تھی یعنی دمشق۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ

وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَإِنَّ هَذِهِ أَفْئَتُكُمْ  
أُمَّةً وَاحِدَةً وَإِنَّا بِكُمْ فِتْنَةٌ فَتَقْطَعُوا أَمْرَهُ بَيْنَهُمْ  
زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فِ رَحْمَةٍ مِّنْ قَبْلِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ  
حَاشَى حِينٍ ۚ أَيْحَسِبُونَ أَنَّهُ لَنُؤْتِيَهُمْ بِهِ مِنْ تَأْلٍ وَبَيْنَ  
نَسَائِغٍ لَّهُمْ فِي الْغَيْبِ هَلْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ  
خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ  
وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا  
وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ ۚ أَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ ۚ أَوَلَيْسَ لِرَبِّهِمْ  
فِي الْغَيْبِ وَهُمْ لَهَا شَاقِقُونَ ۚ وَلَا تَكُفُّ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا  
وَلَكِنَّا كَتَبَ لِنُطِيقَ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ هَلْ قُلُوبُهُمْ  
فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَذَا ۚ أَلَيْسَ أَعْمَالٌ مِّنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عِلَلُونَ  
حَاشَىٰ إِذَا أَخَذْنَا مَتَرًا فَيُمْسِرُ بِالْعَذَابِ إِذْ هُمْ يُجْرُونَ ۚ لَا تَجْعَلُوا  
الْيَوْمَ أَئْتِيَكُمْ مِّنَّا لَا تَنْصَرُونَ ۚ قَدْ كَانَتْ لَنَا نُحْلٌ عَلَيْكُمْ لَكِنَّمَا  
عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ ۚ مُّسْتَكْبِرِينَ تَكِبُّهُ سِيْرًا أَن تَهْجُرُونَ ۚ  
أَفَلَمْ يَذْكُرُوا الْقَوْلَ أَمْرًا جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ  
أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۚ أَمْ يَقُولُونَ بِهِ حِلَّةٌ  
بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ ۚ أَكْثَرُهُمْ لِحَقِّ لَهُونَ ۚ وَيُؤْتِغِ الْعُشَىٰ  
أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنَهُمْ  
بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُونَ ۚ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خُجْرًا فَتَنْجِيهِ  
خَيْرٌ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ ۚ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ  
وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الْخِيَاطِ لَنُكَيِّبُنَّ  
وَلَنُؤَرِّثُنَّهُمْ وَلَنَسْفُنَا مَا بَيْنَهُمْ مِّنْ صَبْرٍ لِّلْجَوَابِ طَغْيَا لَهُمْ  
يَعْمَهُونَ ۚ وَلَقَدْ أَخَذْنَا لَهُمْ بَالًا فَمَا اسْتَكْبَرُوا رَبَّهُمْ  
وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ بَابًا إِذَا عَدَّ ابْنَ  
عَدْنٍ إِذْ هُمْ فِيهِ مُبَسِّطُونَ ۚ

اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جو عمل تم کرتے ہو  
میں اُن سے واقف ہوں (۵۱)۔ اور یہ تمہاری جماعت (حقیقت  
میں) ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو مجھ سے  
ڈرو (۵۲)۔ تو پھر آپس میں اپنے کام کو متفرق کر کے جدا جدا  
کر دیا۔ جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہو رہا ہے  
(۵۳)۔ تو اُن کو ایک مدت تک ان کی غفلت ہی میں رہنے دو  
(۵۴)۔ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جو دنیا میں اُن کو مال اور  
میٹوں سے مدد دیتے ہیں (۵۵)۔ (تو اس سے) اُن کی بھلائی  
میں جلدی کر رہے ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں (۵۶)۔ جو  
لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں (۵۷)۔ اور جو اپنے  
پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں (۵۸)۔ اور جو اپنے پروردگار  
کے ساتھ شرک نہیں کرتے (۵۹)۔ اور جو دے سکتے ہیں وہ دیتے  
ہیں اور اُن کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اُن کو اپنے  
پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۶۰) یہی لوگ نیکوں میں جلدی  
کرتے ہیں اور یہ ہی اُن سے آگے نکل جاتے ہیں (۶۱)۔ اور  
ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے  
پاس کتاب ہے جو سچ کچھ دیتی ہے اور لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا  
(۶۲)۔ مگر اُن کے دل ان باتوں کی طرف سے غفلت میں (پڑے  
ہوئے) ہیں اور ان کے ہوا اور اعمال بھی ہیں جو یہ کرتے رہتے  
ہیں (۶۳)۔ یہاں تک کہ جب ہم نے اُن میں سے آسودہ حال  
لوگوں کو پکڑ لیا تو وہ اُس وقت چلائیں گے (۶۴)۔ آج مت چلاؤ  
تم کو ہم سے کچھ مدد نہیں ملے گی (۶۵)۔ میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ  
کر سنائی جاتی تھیں اور تم اُلٹے پاؤں پھر پھر جاتے تھے (۶۶)۔ اُن  
سے سرکشی کرتے، کہانیوں میں مشغول ہوتے، اور بیہودہ بکواس  
کرتے تھے (۶۷)۔ کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا اُن  
کے پاس کچھ ایسی چیز آئی ہے جو اُن کے اگلے باپ دادا کے پاس  
نہیں تھی (۶۸)۔ یا یہ اپنے پیغمبر کو جانتے پہچانتے نہیں اس وجہ سے  
اُن کو نہیں مانتے (۶۹)۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے (نہیں)



بلکہ وہ اُن کے پاس حق لیکر آئے ہیں اور اُن میں اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں (۷۰)۔ اور اگر خدا نے برحق اُن کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں سب درہم برہم ہو جائیں۔ بلکہ ہم نے اُن کے پاس اُن کی نصیحت (کی کتاب) پہنچا دی ہے اور وہ اپنی (کتاب) نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں (۷۱)۔ کیا تم اُن سے (تبلیغ کے صلے میں) کچھ مال مانگتے ہو۔ تو تمہارے پروردگار کا مال بہت اچھا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (۷۲)۔ اور تم تو اُن کو سیدھے رستے کی طرف بلاتے ہو (۷۳)۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ رستے سے الگ ہو رہے ہیں (۷۴)۔ اور اگر ہم اُن پر رحم کریں اور جو تکلیفیں اُن کو پہنچ رہی ہیں وہ دُور کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور) بھٹکتے (پھریں) (۷۵)۔ اور ہم نے اُن کو عذاب میں بھی پکڑا تو بھی اُنہوں نے خدا کے آگے عاجزی نہ کی اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں (۷۶)۔ یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا تو اُس وقت وہاں نا اُمید ہو گئے (۷۷)

### تفسیر سورۃ المؤمنون آیات (۵۱) تا (۷۷)

(۵۱) اے محمد ﷺ حلال چیزیں کھاؤ اور خوب نیک کام کرو، آپ اور آپ کی امت جو نیک کام کرتی ہے میں اس کے ثواب سے خوب واقف ہوں۔

(۵۲) یہ ہے تمہارا طریقہ اور وہ ایک ہی طریقہ ہے اور یہ ہے تمہارا پسندیدہ دین اور میں تمہارا رب حقیقی وحدہ لا شریک ہوں کہ اس عظیم نعمت کے ساتھ میں نے تمہیں کو سرفراز کیا، سو تم میری ہی اطاعت کرو۔

(۵۳) تو ان امتوں نے اپنے دین میں اپنا طریقے سے الگ الگ مختلف فرقے بنائے، جیسے یہود، نصاریٰ، مشرکین، مجوس، ہر ایک گروہ اور جماعت کے پاس جو دین ہے وہ اسی سے خوش ہے۔

(۵۴) اے محمد ﷺ آپ ان کو ان کی جہالت میں نزول عذاب کے وقت تک یعنی بدر کے واقعہ تک یوں ہی رہنے دیجیے۔

(۵۵-۵۶) یہ مختلف گروہ والے کیا یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم ان کو دنیا میں جو مال و اولاد دیتے چلے جاتے ہیں تو ہم ان کو دنیا میں جلدی جلدی فائدہ پہنچا رہے ہیں، ایسا ہرگز نہیں، بلکہ ان سے آخرت میں پوچھ گچھ ہوگی اور یہ اس کی وجہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے ان کو دنیا میں فائدہ پہنچایا اور آخرت میں ہم ان کو ذلیل و رسوا کریں گے۔

(۵۷-۶۱) اب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے اوصاف بیان فرماتا ہے جنہیں حقیقی طور پر دنیا میں جلدی جلدی فائدے پہنچائے جاتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اور جو لوگ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس ایمان میں اپنے رب کے ساتھ ان بتوں کو شریک نہیں کرتے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں دیتے ہیں اور جو کچھ صدقہ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ مال خرچ کرتے ہیں، سو کرتے ہیں یا یہ کہ جو کچھ نیک اعمال کرتے ہیں سو کرتے ہیں اور باوجود اس دینے کے ان

کے دل اس بات سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں کہیں ایسا نہ کہ وہاں آخرت میں یہ چیزیں قابل قبول نہ ہوں ایسی خوبیوں والوں کو ہماری طرف سے بہت جلد فائدہ پہنچایا جائے گا۔  
اور یہ لوگ اعمالِ صالحہ میں سبقت کر رہے ہیں اور اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کرنے میں اس کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

(۶۲) اور ہم تو کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کام کرنے کو نہیں کہتے اور ہمارے پاس ایک دفتر نامہ اعمال کا محفوظ ہے جس میں ہر ایک کی نیکیاں اور برائیاں لکھی ہوئی ہیں جو ٹھیک ٹھیک عدل و انصاف کے ساتھ سب کا حال بتا دے گا اور ان کی نیکیوں میں کسی قسم کی کوئی کمی اور ان کی برائیوں میں کوئی ذرہ برابر اضافہ نہیں کیا جائے گا۔  
(۶۳) بلکہ ان مکہ والوں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے دل اس قرآن کریم کی طرف سے جہالت اور غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور جن نیکیوں کا آپ ان کو حکم دیتے ہیں ان کے علاوہ برائیاں ان کے مقدر میں لکھی ہوئی ہیں جن کو یہ دنیا میں اپنے وقت آنے تک کر رہے ہیں۔

(۶۴) یہاں تک کہ جب ہم ان کے سرکشوں اور امراء و رؤسا ہشام، ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عتبہ، شیبہ وغیرہ پر سات سالہ قحط سالی کا عذاب نازل کریں گے تو یہ چیخ و پکار شروع کر دیں گے۔  
(۶۵) آپ ان سے فرما دیجیے آج کے دن ہمارے عذاب سے چیخ و پکار مت کرو کیوں کہ ہمارا عذاب تم سے ٹالا نہیں جائے گا۔

(۶۶-۶۷) قرآن حکیم تمہیں پڑھ کر سنایا جایا کرتا تھا اور تمہارے سامنے پیش کیا جاتا تھا تو تم اپنے پہلے دین کی طرف لوٹتے تھے اور بیت اللہ شریف کی وجہ سے خود کو بڑا سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں اور کہتے تھے مشغلہ اس کے چاروں طرف ہے اور رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام اور قرآن کریم کی شان میں تم لوگ بیہودہ باتیں بکتے تھے۔

### شان نزول: مُسْتَلْبِیْنَ بِہ (الخ)

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قریش قوم بیت اللہ کے گرد قہقہے کہانیاں کہا کرتی تھی اور طواف نہیں کرتی تھی اور پھر اس پر فخر کرتے چنانچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔  
(۶۸) کیا ان لوگوں نے اس قرآن کریم میں اور جو کچھ اس میں وعیدیں بیان کی گئی ہیں غور نہیں کیا یا ان مکہ والوں کے لیے امن و برأت کی کوئی دستاویز آگئی۔  
(۶۹) یا یہ لوگ اپنے رسول سے واقف نہیں تھے اس وجہ سے ان کے منکر ہیں۔

(۷۰) یا یہ وجہ ہے کہ نعوذ باللہ یہ لوگ آپ کی نسبت جنون کے قائل ہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ ان کے پاس قرآن کریم اور توحید و رسالت لے کر آئے اور ان میں سے اکثر لوگ قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

(۷۱) اور اگر بالفرض واقف بر خدا ان کے خیالات کے مطابق ہو جاتا کہ آسمان میں بھی ایک اللہ اور زمین پر بھی ایک اللہ تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں مخلوقات ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ ہم نے ان کے نبی کے پاس بذریعہ جبریل امین قرآن کریم بھیجا جس میں ان کی عزت اور شرافت ہے سو یہ لوگ اپنی شرافت و عزت کی چیز کو بھی جھٹلاتے ہیں۔

(۷۲) کیا اے محمد ﷺ آپ ان مکہ والوں سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ آپ کی بات کو قبول نہیں کرتے، سو یہ بھی غلط ہے کیوں کہ آمدنی تو آپ کی جو جنت میں ہے اس تمام دولت سے بہتر ہے جو ان کے پاس دنیا میں ہے اور وہ دنیا و آخرت میں سب دینے والوں سے اچھا ہے۔

(۷۳) بلکہ آپ تو ان کو صراط مستقیم یعنی دین اسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔

(۷۴) اور ان لوگوں کی جو مرنے کے بعد جی اٹھنے پر ایمان نہیں رکھتے یہ حالت ہے کہ وہ دین خداوندی سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

(۷۵) اور اگر ہم ان مکہ والوں پر مہربانی فرما دیں اور ان کو بھوک کی جو تکلیف ہے اس کو ہم دور بھی کر دیں تو یہ لوگ پھر بھی کفر اور گمراہی میں بھٹکتے رہیں گے کہ حق اور ہدایت ان کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔

(۷۶) اور ہم نے ان کو بھوک اور قحط سالی کے عذاب میں گرفتار بھی کیا ہے سو یہ لوگ نہ اپنے پروردگار کے سامنے توحید کے قائل ہو کر جھکے اور نہ عاجزی اختیار کر کے ایمان لائے۔

### شان نزول: وَلَقَدْ أَهْمُتُمْ بِالْمَنَازِبِ ( النخ )

امام نسائیؒ اور حاکمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ ابوسفیانؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ محمد ﷺ میں آپ کو اللہ کی اور رشتہ داری کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ ہم نے خون اور مردار تک کھا لیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ہم نے ان کو گرفتار عذاب بھی کیا ہے سو ان لوگوں نے نہ اپنے رب کے سامنے فروتنی کی اور عاجزی اختیار کی اور امام بیہقیؒ نے دلائل میں ان الفاظ میں روایت نقل کی ہے کہ ابن ابیاز حنفیؒ جب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو وہ قیدی تھے آپ نے ان کو رہا کر دیا چنانچہ وہ اسلام قبول کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے پھر وہاں سے واپس آئے تو مکہ والوں اور یمامہ والوں کے درمیان کوئی رکاوٹ ہو گئی یہاں تک نوبت آگئی کہ قریش نے مردار تک کھائے اس کے بعد ابوسفیانؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور

کہنے لگے کہ کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ میں رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ آپ نے فرمایا یقیناً تو ابوسفیان کہنے لگے تو باپ دادا تو تلواریں سے قتل کر دیے گئے اور اولاد بھوک سے مر گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷۷) اے محمد ﷺ ان کی یہ حالت اس وقت تک ہے کہ جب ہم ان پر قحط سالی کے عذاب کا سخت دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت یہ ہر ایک بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ

وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُعْجِبُ وَيُفْسِدُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۚ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِن قَبْلُ إِن هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۚ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ قُلْ مَن بِيَدِ مَلَكُوتِ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ وَكُلِّ تَسْحَرُونَ ۚ بَلْ أَتَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ كَاذِبُونَ ۚ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ الذَّهَبِ كُلِّهِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ عَلِيمٌ غَلِيبٌ ۚ قُلْ لِّمَنِ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ ۚ قُلْ لِّمَنِ الْغَيْبُ وَالشَّهَادَةُ فَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم کم شکر گزاری کرتے ہو (۷۸)۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب جمع ہو کر جاؤ گے (۷۹)۔ اور وہی ہے جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا بدلتے رہتا اسی کا تعارف ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ (۸۰)۔ بات یہ ہے جو اگلے (کافر) کہتے تھے اسی طرح کی (بات یہ) کہتے ہیں (۸۱)۔ کہتے ہیں کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور استخوان (بوسیدہ کے ہوا کچھ) نہ رہے گا تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے؟ (۸۲)۔ یہ وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا چلا آیا ہے (الحق) یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں (۸۳)۔ کہو اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) زمین اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) کس کا مال ہے (۸۴)۔ جھٹ بول اٹھیں گے کہ خدا کا۔ کہو کہ پھر تم سوچتے کیوں نہیں (۸۵)۔ (ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا کون مالک ہے۔ اور عرش عظیم کا (کون) مالک (ہے) (۸۶)۔ بے ساختہ کہہ دیں گے

کہ (یہ چیزیں) خدا ہی کی ہیں۔ کہو کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں (۸۷)۔ کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اُس کے مقابل کوئی پناہ نہیں دے سکتا (۸۸)۔ فوراً کہہ دیں گے کہ (ایسی بادشاہی تو) خدا ہی کی ہے کہو پھر تم پر جادو کہاں سے پڑ جاتا ہے (۸۹)۔ بات یہ ہے کہ ہم نے اُن کے پاس حق پہنچا دیا ہے اور یہ (جو بُت پرستی کیے جاتے ہیں) بیشک ٹھوٹے ہیں (۹۰)۔ خدا نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے، ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا اور ایک دوسرے پر غالب آ جاتا۔ یہ لوگ جو کچھ (خدا کے بارے میں) بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے (۹۱)۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے اور (مشرک) جو اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں اس کی شان اس سے اونچی ہے (۹۲)۔

## تفسیر سورۃ المؤمنون آیات (۷۸) تا (۹۲)

(۷۸) بالخصوص مکہ والواللہ تعالیٰ ایسا قادر و منعم ہے کہ اس نے تمہارے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں اور سوچنے اور سمجھنے کے لیے دل بنائے، مکہ والو تم پر یہ جتنے انعامات و احسانات فرمائے تم اس کی نسبت بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

(۷۹) اور وہ ایسا ہے کہ اس نے زمین میں تمہیں پھیلا رکھا ہے اور تم مرنے کے بعد اسی کے سامنے پیش کیے جاؤ گے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(۸۰) اور وہ ایسا ہے جو حشر کے لیے سب کو زندہ کرے گا اور وہی دنیا میں موت دیتا ہے اور دن رات کی تبدیلی اور ان کا آنا جانا اور گھٹنا اور بڑھنا اور رات کا تاریک کرنا اور دن کو روشن کرنا یہ سب چیزیں اسی کے دائرہ اختیار میں ہیں اور یہ سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد مردوں کو زندہ کرے گا تو ان دلائل کے بعد بھی تم بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندگی کی تصدیق نہیں کرتے۔

(۸۱-۸۲) بلکہ یہ کفار مکہ بھی بعث بعد الموت کی اسی طرح تکذیب کرتے ہیں، جیسا کہ پہلے کافر لوگ تکذیب کرتے چلے آتے ہیں یعنی یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم جب مرجائیں گے اور ہم مٹی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

(۸۳) اے محمد ﷺ آپ جس چیز کا ہم سے وعدہ کر رہے ہیں اس کا اس سے پہلے ہمارے بڑوں سے بھی وعدہ ہوتا چلا آیا ہے آپ جو بیان کرتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں محض بے سند اگلوں کی منقول شدہ باتیں ہیں۔

(۸۴) نبی کریم ﷺ آپ جو بایوں فرما دیجیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ یہ زمین اور یہ جو اس پر مخلوقات رہتی ہے، یہ کس کی ہے اگر تم کچھ جانتے ہو۔

(۸۵-۸۶) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کے ہیں تو آپ ان سے فرمائیے کہ پھر کیوں غور و فکر نہیں کرتے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور آپ ان سے یہ بھی فرمائیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ ان سات آسمانوں کا مالک اور عالی شان عرش کا مالک کون ہے۔

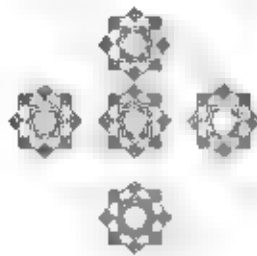
(۸۷) اس کا بھی وہ یہی جواب دیں گے کہ ان سب کا خالق و مالک اللہ ہے تو آپ ان سے فرما دیجیے کہ پھر تم غیر اللہ کی پرستش سے کیوں نہیں ڈرتے۔

(۸۸-۸۹) آپ ان سے یہ بھی فرمائیے اچھا وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کچھ فیصلہ نہیں کر سکتا یا یہ مطلب ہے کہ وہ جس کو چاہتا ہے اپنے عذاب سے پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو اس کے عذاب سے پناہ نہیں دے سکتا۔ اس بات کا جواب دو اگر تمہیں کچھ خبر ہے۔

البتہ وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں تو آپ ان سے اس وقت کہیے کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیوں تکذیب کر رہے ہو۔ یا یہ کہ آپ دیکھیے یہ کیسے جھوٹ کی طرف جا رہے ہیں۔

(۹۰-۹۱) بلکہ ہم نے تو ان کے نبی کریم کے پاس قرآن کریم بذریعہ جبریل پہنچایا ہے جس میں صاف طور پر یہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور یقیناً یہ خود ہی اپنے اس قول میں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی کو اولاد قرار نہیں دیا، نہ انسانوں میں اور نہ بقول ان کے فرشتوں میں سے اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی شریک ہے، اگر بقول ان کے ایسا ہوتا تو ہر ایک اللہ اپنی مخلوق کو تقسیم کر کے جدا کر لیتا اور اس پر اپنی سلطنت جمالیتا اور پھر ایک دوسرے پر جڑھائی کر کے غالب آجاتا۔ اللہ تعالیٰ تو ان نازیبا باتوں سے ماوراء، پاک اور برتر ہے جو لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔

(۹۲) وہ ان سب باتوں کو جاننے والا ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہیں یا یہ کہ آئندہ ہونے والی ہیں اور آشکارا کا بھی یا یہ کہ جن چیزوں کا ظہور ہو چکا ان کا بھی غرض، کہ ان لوگوں کے شرک سے کہ یہ بتوں کو اس کا شریک قرار دیتے وہ بالاتر اور منزہ ہے۔





## قُلْ رَبِّ

إِنَّمَا تُرِيدُنِي مَا يُوعَدُونَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ  
الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنَّا عَلَّٰمٌ أَن تُرِيكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَدْ رُؤُونَا  
إِذْ فَعَّ بِالْبَاقِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ ۖ مَنُّنٌ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ۝  
وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۖ وَأَعُوذُ بِكَ  
رَبِّ أَن يُحْضِرُونَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ  
رَبِّ ارْجِعُونَا ۖ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا  
كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝  
فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝  
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۖ وَمَنْ خَفَّتْ  
مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ  
خَالِدُونَ ۖ تَلْفَحُ وَجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝  
أَلَمْ تَكُنْ أَتَقُولُ أَن لَّنَّا قَدَرًا مَّا نَكْذِبُونَ ۖ وَقَالُوا  
رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۖ رَبَّنَا  
أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا عِندُنَا فَأَنَّا ظَالِمُونَ ۖ قَالَ اخْسَوْا مِنِّي  
وَلَا تُكْمِرُون ۖ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ  
رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۖ  
فَاتَّخَذُوا لَهُمْ سَخِرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوْكُم ذِكْرِي وَلَنْتُمْ مِنْهُمْ  
تَضَحَكُونَ ۖ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ  
الْفَآزِرُونَ ۖ قُلْ كَمْ لَبِئْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۖ  
قَالُوا الْبَيْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضُ يَوْمٍ فَسَلِ الْعَادِيْنَ ۖ قُلْ  
إِن لَّبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۖ أَفَحَسِبْتُمْ  
أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۖ فَتَعَلَّىٰ اللَّهُ  
الْمَلِكُ الْحَقَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۖ وَمَنْ  
يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ  
عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۖ وَقُلْ رَبِّ  
بِح ۖ اٰغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

(اے محمد ﷺ) کہو کہ اے پروردگار جس عذاب کا ان (کفار) سے  
وعدہ ہو رہا ہے، اگر تو میری زندگی میں اُن پر نازل کر کے مجھے بھی  
دکھا دے (۹۳)۔ تو اے پروردگار مجھے (اس سے محفوظ رکھے اور)  
ان ظالموں میں شمار نہ کیجیے (۹۴)۔ اور جو وعدہ ہم اُن سے کر رہے  
ہیں ہم تم کو دکھا کر اُن پر نازل کرنے پر قادر ہیں (۹۵)۔ اور بُری  
بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو اور یہ جو کچھ  
بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے (۹۶)۔ اور کہو کہ اے  
پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں  
(۹۷)۔ اور اے پروردگار! اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ  
میرے پاس آ موجود ہوں (۹۸)۔ (یہ لوگ اسی غفلت میں رہیں  
گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی  
تو کہے گا کہ اے پروردگار! مجھے پھر (دنیا میں) واپس بھیج دے  
(۹۹)۔ تاکہ میں اُس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں۔  
ہرگز نہیں یہ ایک (ایسی) بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا  
(اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہوگا) اور ان کے پیچھے برزخ ہے  
(جہاں وہ) اُس دن تک کہ (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے (رہیں  
گے) (۱۰۰)۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو اُن میں قرابتیں  
ہوں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے (۱۰۱)۔ تو جن کے  
(عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں  
(۱۰۲)۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں  
نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا، ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے  
(۱۰۳)۔ آگ اُن کے مونہوں کو مجلس دے گی اور وہ اس میں  
تیوری چڑھائے ہوں گے (۱۰۴)۔ کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر  
نہیں سنائی جاتی تھیں (نہیں) تم اُن کو سنتے تھے (اور) سمجھتے  
تھے (۱۰۵)۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری کم بختی غالب ہوگئی  
اور رستے سے بھٹک گئے (۱۰۶)۔ اے پروردگار ہم کو اس میں سے  
نکال دے۔ اگر ہم پھر (ایسے کام) کریں تو ظالم ہوں گے

(۱۰۷)۔ (خدا) فرمائے گا کہ اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو (۱۰۸)۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو دُعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تُو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (۱۰۹)۔ تو تم اُن سے تمسخر کرتے رہے یہاں تک کہ اُن کے پیچھے میری یاد بھی بھول گئے۔ اور تم (ہمیشہ) اُن سے ہنسی کیا کرتے تھے (۱۱۰)۔ آج میں نے اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ کامیاب ہو گئے (۱۱۱)۔ (خدا) پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے (۱۱۲)۔ وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے شمار کرنے والوں سے پوچھ کیجیے (۱۱۳)۔ (خدا) فرمائے گا کہ (وہاں) تم (بہت ہی) کم رہے کاش تم جانتے ہوتے (۱۱۴)۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے (۱۱۵)۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان اس سے) اونچی ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے (۱۱۶)۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اُس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر زستکاری نہیں پائیں گے (۱۱۷)۔ اور خدا سے دُعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (۱۱۸)

### تفسیر سورۃ المؤمنون آیات (۹۳) تا (۱۱۸)

(۹۳-۹۴) اے محمد ﷺ آپ دعا کیجیے کہ جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے اگر آپ مجھ کو دکھادیں تو بدر کے دن ان کافروں کے ساتھ مجھ کو شامل نہ کیجیے۔

(۹۵) اور ہم جس عذاب کا ان سے وعدہ کر رہے ہیں وہ بدر کے دن آپ کو بھی دکھادیں ہم اس بات پر قادر ہیں۔  
(۹۶) اور آپ ان کے ساتھ یہ معاملہ رکھیے کہ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کے شرک کا دفعیہ کلمہ طیبہ کے ساتھ کر دیا کیجیے یا یہ کہ اپنے سے ان کی بدتمیزیوں کا دفعیہ سلامتی اور اچھے طریقہ پر کر دیا کیجیے اور ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ آپ کی نسبت جھوٹ کہا کرتے ہیں۔

(۹۷) اور آپ یہ بھی دعا کیجیے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے کہ جن سے انسان سے خلاف مصلحت کام سرزد ہو جائے۔

(۹۸) اور اے میرے رب میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ شیطان میرے پاس بھی آئیں خواہ نماز میں یا تلاوت قرآن کریم کے وقت یا موت کے وقت۔

(۹۹) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سر پر ”ملک الموت“ اور ان کے مددگار ان کی روہیں قبض کرنے کے لیے آکھڑے ہوں تو یہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو دنیا میں پھر واپس کر دیجیے۔

(۱۰۰) تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ آیا ہوں اور وہاں آپ کی تکذیب کی ہے تو پھر وہاں جا کر نیک کام کروں اور آپ پر

ایمان لاؤں، اللہ تعالیٰ تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہرگز اس کو دنیا کی طرف واپس نہیں کیا جائے گا، یہ واپس ہونے کی درخواست اس کی ایک بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے اور یہ اسے کوئی سودمند نہ ہوگی اور ان لوگوں کے آگے ایک چیز آڑ کی آنے والی ہے یعنی قبر یہاں تک کہ ان کو قبروں سے اٹھایا جائے۔

(۱۰۱) پھر جب بعث بعد الموت کے لیے صور پھونکا جائے گا تو ان میں باہمی جوڑ شے ناتے تھے قیامت کے دن وہ بھی باقی نہیں رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

(۱۰۲-۱۰۳) سو جس شخص کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا تو ایسے ہی لوگ غصہ خداوندی اور اس کے عذاب سے دور ہوں گے اور جس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ یہ اس سے نکالے جائیں گے۔

(۱۰۴) ان کے چہروں کو جہنم کی آگ جھلستی ہوگی اور ان کی ہڈیوں اور گوشت کو آگ جلا کر ختم کر دے گی اور دوزخ میں ان کی صورتیں سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔

(۱۰۵) اور ان سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیوں کیا میری آیات یعنی قرآن کریم دنیا میں تمہیں پڑھ کر سنایا نہیں جایا کرتا تھا اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے۔

(۱۰۶) کفار دوزخ ہی میں عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار واقعی ہماری بدبختی نے ہمیں گھیر لیا جو ہمارے بارے میں لکھی جا چکی تھی سو ہم اپنے ارادہ سے ایمان نہیں لائے اور واقعی ہم کافر تھے۔

(۱۰۷) اے ہمارے پروردگار ہمیں اس جہنم سے اب نکال دیجیے پھر اگر ہم دوبارہ کفر کریں تو بے شک ہم پورے قصور وار ہیں۔

(۱۰۸) ارشاد خداوندی ہوگا کہ اسی جہنم میں راندے ہوئے پڑے رہو اور یہاں سے نکلنے کے بارے میں مجھ سے کسی قسم کی کوئی بات نہ کرو۔

(۱۰۹) میرے بندوں میں ایک گروہ ایمانداروں کا تھا جو مجھ سے عرض کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لے آئے سو ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور ہمیں عذاب نہ دیجیے، آپ ہم پر والدین سے بھی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

(۱۱۰) سو تم نے ان کا مذاق مقرر کیا تھا یہاں تک اس کا مشغلہ کیا کہ ان کے مشغلہ نے تمہیں ہماری توحید اور ہماری

یاد بھی بھلا دی اور تم ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

{۱۱۱} میں نے انھیں آج ان کے صبر کا بدلہ جنت کی صورت میں دیا کیوں کہ وہ میری اطاعت پر ثابت قدم رہے اور تمہاری تکالیف پر انھوں نے صبر کیا اور یہی حضرات جنت کے ملنے اور دوزخ سے نجات حاصل ہونے کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔

یہ آیت مبارکہ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ وہ لوگ حضرت سلمان فارسیؓ اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

{۱۱۲} ارشاد خداوندی ہوگا کہ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ تم مہینوں اور دنوں کے اعتبار سے کتنی مدت قبروں میں رہے ہو گے۔  
{۱۱۳} وہ جواب دیں گے بہت رہے ہوں گے تو ایک دن، پھر اس میں بھی ان کو شک ہو جائے گا تو بولیں گے یا ایک دن سے بھی کم ہم رہیں ہوں گے اور سچ یہ ہے کہ ہمیں کچھ یاد نہیں فرشتوں سے یا ملک الموت اور ان کے مددگاروں سے پوچھ لیجیے۔

{۱۱۴} ارشاد خداوندی ہوگا خیر بہ نسبت دوزخ کے قیام کے تم قبروں میں تھوڑی ہی مدت رہے ہو کیا خوب ہوتا اگر تم میرے حکم کی تصدیق کرتے۔

{۱۱۵} یا یہ کہ ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا خوب ہوتا اگر تم دنیا میں اس چیز کو سمجھتے اور میرے انبیاء کرام کی تصدیق کرتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ تم قبروں میں کم ہی رہے ہو۔

مکہ والو خصوصاً کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تمہیں یوں ہی مہمل پیدا کر دیا ہے کہ اوامر و نواہی اور ثواب و عذاب کا تم سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ تم مرنے کے بعد ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔

{۱۱۶} سو اللہ تعالیٰ بہت ہی عالی شان ہے اور جو اولاد اور شریک سے منزہ اور بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

{۱۱۷} اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور بتوں وغیرہ کی عبادت کرے جس کے معبود ہونے پر اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تو اس کو آخرت میں عذاب ملے گا۔ یقیناً کافروں کو عذاب الہی سے نجات اور فلاح نہیں ہوگی۔

{۱۱۸} اور اے نبی کریم ﷺ آپ تو یوں دعا کیا کیجیے کہ اے میرے پروردگار میری امت کی خطائیں معاف کر اور میری امت پر رحم فرما اور اس کو عذاب مت دے یقیناً تو ہی ارحم الراحمین ہے۔

سُورَةُ النُّورِ مَكِّيَّةٌ مِنْ أَيْتِهَا تِسْعٌ وَرُبُّوهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ الزَّانِيَةَ أَوْ مُشْرِكَةَ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحَرِّمٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُ الْفُحْشَةَ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَلَاثِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۝ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَذَرُ أَغْنَاهَا الْعَذَابُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ

بِاللَّهِ تَوَاقُّبُ حَكِيمٌ

سُورَةُ النُّورِ مَكِّيَّةٌ مِنْ أَيْتِهَا تِسْعٌ وَرُبُّوهُ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے یہ (ایک) سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا اور اس میں واضح المطالب آیتیں نازل کیں تاکہ تم یاد رکھو (۱)۔ بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو ڈرے مارو۔ اور اگر تم خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو شرع خدا (کے حکم) میں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو (۲)۔ بدکار مرد تو بدکاری یا مشرک عورت کے بوا نکاح نہیں کرتا اور بدکار عورت کو بھی بدکاری یا مشرک مرد کے بوا کوئی نکاح میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے (۳)۔ اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی ڈرے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور کبھی بدکردار ہیں (۴)۔ ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار لیں تو خدا بھی بخشنے والا مہربان ہے (۵)۔ اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور خود ان کے بوا ان کے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے تو چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بے شک وہ سچا ہے (۶)۔ اور پانچویں بار یہ (کہے) کہ

اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت (۷)۔ اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بے شک یہ جھوٹا ہے (۸)۔ اور پانچویں (دفعہ) یوں (کہے) کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب (نازل ہو) (۹)۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ مگر وہ صاحبِ کرم ہے اور یہ کہ خدا توبہ قبول کرنے والا (اور) حکیم ہے (۱۰)۔

### تفسیر سورۃ نور آیات (۱) تا (۱۰)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں چونسٹھ آیات اور ایک ہزار تین سو سولہ کلمات اور پانچ ہزار نو سو اسی حروف ہیں۔

(۱) یہ ایک سورت ہے۔ جس کے الفاظ کو بھی ہم نے بذریعہ جبریل امین علیہ السلام نازل کیا ہے اور اس کے حلال و

حرام کو بھی ہم ہی نے مقرر کیا ہے اور اس صورت میں ہم نے واضح طور پر اوامر و نواہی اور فرائض و حدود کو بیان کیا ہے تاکہ تم اوامر و نواہی کو سمجھو اور حدود کو معطل نہ کرو۔

(۲) غیر شادی شدہ زنا کرنے والی عورت اور غیر شادی شدہ زنا کرنے والا مردان میں سے ہر ایک کو زنا کرنے پر سو سو درے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر حد قائم کرنے اور حکم الہی کو ان پر نافذ کرنے میں ذرا بھی رحم نہیں آنا چاہیے اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

اور ان دونوں کو سزا دینے کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے تاکہ وہ حدود اللہ کو محفوظ کر لیں۔

(۳) اور اہل کتاب میں سے علانیہ طور پر زنا کرنے والا مرد نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا سوائے اہل کتاب یا مشرکین میں سے کسی زانیہ کے اور اہل کتاب یا مشرکین کی زانیہ کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا سوائے اہل کتاب میں سے کسی زانی یا مشرک کے اور یہ اس قسم کا نکاح جو اہل کتاب میں سے کسی زانیہ کے ساتھ من حیث الزانیہ ہو مشرک کے ساتھ ہو مسلمانوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔

یہ آیت کریمہ چند اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی، یہ لوگ اہل کتاب اور مشرکین عرب کی کینروں سے نکاح کرنا چاہتے تھے جو کہ کھلم کھلا زنا کاری میں مبتلا تھے جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، انھوں نے اپنے ارادہ کو ترک کر دیا۔

اور آیت کریمہ کی اس طرح بھی تفسیر کی گئی ہے کہ اہل قبلہ یا اہل کتاب کا زانی وہ اپنے ہی جیسی زانیہ یا اہل کتاب زانیہ یا مشرکہ ہی کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور اہل قبلہ یا اہل کتاب کی زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ اہل قبلہ یا اہل کتاب کا زانی یا مشرک ہی زنا کیا کرتا ہے اور یہ فعل زنا مسلمانوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔

**شان نزول: الزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً (النخ)**

امام نسائیؒ نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ام مہزول نامی ایک عورت بدچلن تھی، اصحاب نبی اکرمؐ میں سے ایک صحابی نے اس سے نکاح کرنا چاہا تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ یعنی زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا سوائے زانیہ یا مشرکہ کے۔ اور امام ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور امام حاکم نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت نقل کی ہے کہ مرثد نامی ایک شخص مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو لے جایا کرتے تھے۔

اور مکہ مکرمہ میں عناق نامی ایک عورت ان کی دوست تھی انھوں نے رسول اکرمؐ سے اس عورت سے نکاح



کرنے کی اجازت طلب کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی تب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے مرید کہ زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا سوائے زانیہ یا مشرکہ کے لہذا تم اس عورت سے شادی مت کرو۔ اور سعید بن منصور نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا تو زانیہ عورتیں بہت خوبصورت تھیں تو لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ پھر ان عورتوں سے نکاح ہی کیوں نہ کر لیں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۴) اور جو لوگ آزاد مسلمان پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگائیں پھر چار عادل مسلمان آزاد آدمیوں کو اپنے دعوے پر گواہ نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں کو اس تہمت لگانے پر اتنی درے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں۔

(۵) لیکن جو لوگ یہ تہمت لگانے کے بعد اللہ کے سامنے توبہ کر لیں اور دیانت داری سے بھی اپنی پہلی حالت کی اصلاح کر لیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور توبہ پر مرنے والے پر رحمت کرنے والا ہے۔ شروع سے لے کر یہاں تک یہ آیت مبارکہ عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۶) اور جو لوگ اپنی منکوحہ بیویوں کو زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس اس چیز پر اپنے علاوہ اور گواہ نہ ہو تو ایسا شخص چار مرتبہ اللہ وحدہ لا شریک کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی عورت پر جو تہمت لگائی ہے اس میں، میں سچا ہوں۔

### شان نزول: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ (النخ)

امام بخاریؒ نے عکرمہؒ کے ذریعے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو رسول اکرم ﷺ کے سامنے تہمت لگائی، رسول اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد قذف لگائی جائے گی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی کو برا کام کرتے دیکھے تو گواہ ڈھونڈتا پھرے۔ رسول اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد قائم ہوگی۔

حضرت ہلالؓ نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنی بات میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ضرور کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جس سے میری پیٹھ سزا سے بچا دے گا، اس کے بعد جبریل امین تشریف لائے اور آیت نازل ہوئی۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ (النخ) آپ نے مِنَ الصَّادِقِينَ تک یہ آیات پڑھ کر سنائیں۔

اور نیز اسی روایت کو امام احمدؒ نے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ (الخ) تو حضرت سعد بن عبادہؓ انصار کے سردار کہنے لگے یا رسول اللہ کیا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے انصار کی جماعت سن نہیں رہے کہ تمہارے سردار کیا کہہ رہے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کو طاعت نہ کیجیے یہ بہت ہی باغیرت انسان ہیں اللہ کی قسم انہوں نے کنواری کے علاوہ اور کسی عورت سے کبھی شادی نہیں کی اور نہ کبھی کسی عورت کو طلاق دی ہے کہ ان کی غیرت کی شدت کی وجہ سے پھر ہم میں سے کسی کو جرأت ہو کہ وہ ان کی مطلقہ کے ساتھ شادی کرے، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانتا ہوں کہ یہ بات حق ہے اور یہ حکم الہی ہے لیکن مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ اگر میں کسی بے وقوفہ کے ساتھ کسی نامحرم کو پاؤں تو مجھے اس نامحرم کو علیحدہ کرنے اور اس کو حرکت دینے کی بھی اجازت نہیں، جب تک کہ میں چار گواہ نہ لے آؤں تو خدا کی قسم میں گواہوں کو اس وقت تک نہیں لاؤں گا جب تک کہ وہ اپنی حاجت کو پورا نہ کرے اس کے بعد کچھ وقت نہیں گزرا تھا کہ ہلال بن امیہ آگئے اور وہ تین حضرات میں سے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی ہے وہ اپنی زمین سے شام کو گھر آئے تو انہوں نے اپنی گھر والی کے پاس کسی شخص کو پایا یہ منظر انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے یہ باتیں سنیں تو وہ اس واقعہ سے بالکل نہیں گھبرائے یہاں تک کہ صبح ہو گئی وہ علی الصبح رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا کہ میں شام کے وقت اپنی گھر والی کے پاس آیا تو اس کے پاس ایک شخص کو دیکھا یہ چیز میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی اور یہ باتیں میں نے اپنے کانوں سے سنیں یہ جس واقعہ کی اطلاع لے کر آئے اس سے رسول اکرم ﷺ کو ناگواری ہوئی اور آپ پر یہ چیز گراں گزری، اتنے میں سب انصار جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ سعد بن عبادہؓ نے اس وقت جو بات کہی تھی اس کی وجہ سے ہم سب آزمائش میں ڈال دیے گئے، رسول اکرم ﷺ ہلال بن امیہ کو سزا دیں گے اور ان کی گواہی کو مسلمانوں میں جھوٹی قرار دے دیں گے، حضرت ہلالؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اس چیز کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس چیز سے میرے لیے نجات کا کوئی راستہ نکال دیں گے، سو اللہ کی قسم رسول اکرم ﷺ ان کو سزا دینے کے لیے حکم فرماتا ہی چاہ رہے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی تو سب ان سے رک گئے یہاں تک کہ آپ وحی سے فارغ ہوئے چنانچہ آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں یعنی جو لوگ اپنی منکوحہ عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں۔ نیز ابو یعلیٰ نے اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے۔

اور امام بخاریؒ و مسلمؒ نے مسہل بن سعدؓ سے روایت کیا ہے کہ حویر عامر بن عدی کے پاس آئے اور

کہنے لگے کہ میرا ایک مسئلہ رسول اکرمؐ سے پوچھو کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی آدمی کو پائے تو کیا کرے وہ اس کو مار ڈالے تو کیا وہ بھی بدلے میں قتل کر دیا جائے گا تو پھر کرے تو کیا کرے چنانچہ عاصم رسول اکرمؐ کے پاس آئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا رسول اکرمؐ نے اس قسم کے سوال کو برا سمجھا، اس کے بعد عویر سے ملاقات ہوئی، عویر نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا کیا عاصم نے جواب دیا میں کیا کرتا تم نے میرے ساتھ بھلائی نہیں کی، میں نے آپ کا مسئلہ رسول اکرمؐ سے دریافت کیا تو آپ نے ایسے سوالات کو پسند نہیں فرمایا، عویر بولے اللہ کی قسم میں تو رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور بغیر دریافت کیے ہوئے نہیں رہوں گا چنانچہ انھوں نے رسول اکرمؐ سے جا کر دریافت کیا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل کر دیا ہے۔

حافظ بن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ائمہ کرام کا اختلاف ہے کہ آیت مبارکہ کون سے واقعہ کے ماتحت نازل ہوئی ہے تو بعض حضرات نے اس چیز کو ترجیح دی ہے کہ یہ آیت حضرت عویرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور بعض نے حضرت ہلالؓ کے واقعہ کو ترجیح دی ہے کہ یہ آیت اس واقعہ میں نازل ہوئی ہے۔

اور بعض لوگوں نے دونوں واقعات میں موافقت کر دی ہے کہ پہلے تو حضرت ہلالؓ کا واقعہ پیش آیا اور پھر حضرت عویرؓ کے آنے سے اس واقعہ کی تائید ہو گئی پھر دونوں کے بارے میں ایک ساتھ آیت مبارکہ نازل ہوئی، امام نوویؒ کا بھی اسی جانب رجحان ہے اور خطیب بھی یہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے یہ دونوں واقعے ایک ہی وقت پیش آئے ہوں۔

نیز حافظ بن حجر عسقلانیؒ ان دونوں واقعات میں موافقت بیان کرتے ہیں کہ ممکن ہے حضرت ہلالؓ کا واقعہ پیش آنے پر پہلے آیت کریمہ کا نزول ہو چکا ہو پھر جب حضرت عویرؓ اپنا واقعہ لے کر آئے اور انھیں اس بات کا علم نہ ہوا کہ حضرت ہلالؓ کا کیا واقعہ ہو چکا ہے تو رسول اکرمؐ نے انھیں اس حکم سے مطلع فرما دیا یہی وجہ ہے کہ حضرت ہلالؓ کے واقعہ میں تو یہ الفاظ ہیں کہ پھر جبریل امین نازل ہوئے اور حضرت عویرؓ کے واقعہ میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں حکم نازل کر دیا ہے یعنی تمہارے جیسا واقعہ پیش آچکا ہے اس کے اندر حکم نازل ہو گیا اور ابن الصباغؒ نے بھی شامل میں یہی جواب دیا ہے اور امام قرطبیؒ کا میلان اس جانب ہے کہ دو مرتبہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہو کیوں کہ نزول آیت دو مرتبہ جائز ہے۔

اور بزاز نے زید بن مطیع کے ذریعے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اگر تم ام رومان کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھو تو تم کیا کرو گے، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں ایسے شخص کے ساتھ بہت برا پیش آؤں گا پھر آپ حضرت عمرؓ کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا عمر تم کیا کرو گے حضرت عمرؓ نے فرمایا میں ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجوں گا اور ایسا شخص خبیث ہے، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ حافظ بن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں اسباب النزول کے زیادہ تعداد میں ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷) اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر میں اپنے دعوے میں جھوٹا ہوں۔

(۸) اور اس کے بعد اس عورت سے زنا کی سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہے بے شک اس کا خاوند اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

(۹) اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میرا خاوند سچا ہو۔

(۱۰) اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے تو وہ بیان فرما دیتا کہ تم میں سے جھوٹا کون ہے اور اللہ تعالیٰ تائب کی توبہ قبول فرمائی والا اور حکمت والا ہے کہ اس نے مرد اور عورت کے درمیان ایسے موقع پر لعان کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ آیت مبارکہ عاصم بن عدی انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ وہ اس غلطی میں پڑ گئے تھے۔



إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا  
تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَبَرٌ لِّكُلِّ أَفْرِقٍ مِّمْلَهٗ نَاكِسًا  
مِّنَ الْأَثَرِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ لَّوْلَا  
إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَبَرًا وَقَالُوا  
هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝ لَّوْلَا جَاءَ وَعَلَيْهِ بِأَرْبَعَةٍ شَاهِدَاتٍ لَّوْذَلُمُوا  
بِالشَّهَادَةِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَذِبُونَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ  
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَسَسْتُمْ فِي مَا أَفْسَفْتُمْ  
فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ  
مَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝  
وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا تَسْبِيحُكَ  
هَٰذَا بُيُوتَانُ عَظِيمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ بِإِذْنِ  
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝ وَيَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝  
إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝  
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی میں سے ایک جماعت ہے  
اس کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھنا۔ بلکہ وہ تمہارے لیے اچھا ہے۔ ان  
میں سے جس شخص نے گنہ کا جتنا حصہ لیا اسکے لیے اتنا وبال ہے۔  
اور جس نے ان میں سے اس بہتان کا بڑا بوجھ اٹھایا ہے اُس کو بڑا  
عذاب ہوگا (۱۱)۔ جب تم نے وہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور  
عورتوں نے کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا۔ اور (کیوں نہ)  
کہا کہ یہ صریح طوفان ہے (۱۲)۔ یہ (افتر پرداز) اپنی بات (کی  
تصدیق) کے (لیے) چار گواہ کیوں نہ لائے۔ تو جب یہ گواہ نہیں لا  
سکے تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں (۱۳)۔ اور اگر دُنیا اور  
آخرت میں خدا کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم  
چہ چا کرتے تھے اُس کی وجہ سے تم پر بڑا (سخت) عذاب نازل ہوتا  
(۱۴)۔ جب تم اپنی زبانوں سے اس کا ایک دوسرے سے ذکر  
کرتے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا تم کو کچھ بھی  
علم نہ تھا اور تم اُسے ایک بلکی بات سمجھتے تھے اور خدا کے نزدیک وہ  
بڑی (بھاری) بات تھی (۱۵)۔ اور جب تم نے اُسے سنا تو کیوں نہ  
کہہ دیا کہ ہمیں شایاں نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں۔

(پروردگار) ٹو پاک ہے یہ تو (بہت) بڑا بہتان ہے (۱۶)۔ خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر مومن ہو تو پھر کبھی ایسا (کام) نہ کرنا  
(۱۷)۔ اور خدا تمہارے (سمجھانے کے) لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے (۱۸)۔ جو  
لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے اُن کو دُنیا اور آخرت میں دُکھ دینے والا  
عذاب ہوگا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (۱۹)۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ نہ ہوتا مگر وہ کریم ہے)  
اور یہ کہ خدا نہایت مہربان (اور) رحیم ہے (۲۰)

### تفسیر سورہ قنور آیات (۱۸) تا (۲۰)

(۱۱) جن لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی نسبت یہ طوفان بدتمیزی برپا کیا ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے۔  
یہ آیات مبارکہ کذاب اور واقعہ کو گھڑنے والا عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اور حسان بن ثابت انصاری  
اور مسطح بن اثاثہ اور عباد بن عبد المطلب اور حمنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، ابی بن سلول منافق نے حضرت عائشہ  
صدیقہؓ اور حضرت صفوانؓ پر تہمت لگائی تھی اور یہ بقیہ مومن اس منافق کے کہنے میں آگئے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم  
اس چیز کو اپنے حق میں آخرت میں بھی برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے حق میں ثواب و انجام کے اعتبار سے بہتر ہی بہتر

ہے۔ ان میں سے ہر شخص کو جس نے جتنا اس معاملہ میں حصہ لیا تھا گناہ ہوا۔

اور ان میں سے جس نے یعنی عبداللہ بن ابی سلول منافق نے اس طوفان میں سب سے بڑا حصہ لیا ہے کہ اس واقعہ کو اس نے گھڑا اور سارے مدینہ میں اس کو پھیلا یا اس کو سب سے بڑھ کر سخت سزا ہوگی کہ دنیا میں حد قذف اس پر لگائی جائے گی اور آخرت میں دوزخ میں چلے گا۔

**شان نزول: اِنَّ النَّبِيْنَ جَاءُوْا بِالْبَلٰى فَلَیْ غَضَبَةٌ (النح)**

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی سفر پر تشریف لے جانا چاہتے تو بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل جاتا اس کو ساتھ لے جاتے ایک مرتبہ ایک جہاد پر تشریف لے گئے اور قرعہ میں میرا نام نکل آیا اس لیے میں حضور ﷺ کے ساتھ چل دی یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے بعد کا ہے۔

چنانچہ میں کجاوہ میں سوار ہو کر چلتی بھی تھی اور جہاں کہیں پڑاؤ ہوتا تھا میرا کجاوہ اتار لیا جاتا تھا غرض کہ ہم چل دیے جہاد سے فارغ ہونے کے بعد جب رسول اکرم ﷺ واپس ہوئے اور ہم سب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات کو حضور ﷺ نے کوچ کا اعلان فرمادیا، اعلان سنتے ہی میں بھی اٹھی اور پیدل جا کر لشکر سے نکل کر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر منزل پر آئی سینہ کو ٹٹول کر دیکھا تو ظفاری گھینوں کا ہار جو میں پہنے ہوئی تھی نہ معلوم کہاں ٹوٹ کر نکل گیا فوراً میں اس کی تلاش کے لیے لوٹی اور تلاش کرنے میں دیر لگ گئی جو گروہ میرا کجاوہ کستا تھا اس نے میرے کجاوہ کو اٹھا کر اسی اونٹ پر کس دیا جس اونٹ پر کہ میں سوار ہوتی تھی۔

کیوں کہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ میں کجاوہ میں ہوں اور اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں بھاری فریہ اندام نہیں ہوتی تھیں کھانا تھوڑا کھایا کرتی تھیں اور میں تو ویسے بھی نوخیز لڑکی تھی اس لیے جن لوگوں نے کجاوہ کو اونٹ پر اٹھا کر رکھا ان کو کجاوہ کی گرانی کا اندازہ نہ ہوا۔ غرض کہ اونٹ اٹھا کر وہ لوگ چل دیے اور لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھ کو ہار مل گیا میں پڑاؤ پر آئی تو وہاں نہ کوئی کہنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا میں اپنے پڑاؤ پر آگئی اور خیال کیا کہ جب میں لوگوں کو نہیں ملوں گی تو ضرور یہیں لوٹ کر آئیں گے میں اپنی جگہ بیٹھی ہوئی تھی کہ آنکھوں میں نیند غالب آگئی اور میں سو گئی، صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے پچھلی رات سے چلے آ رہے تھے وہ صبح کو اس جگہ پہنچے، جہاں میں پڑی ہوئی سو رہی تھی دور سے انھیں ایک سوتا ہوا شخص معلوم ہوا میرے پاس آئے تو مجھ کو پہچان لیا کیوں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے میں ان کے سامنے نکلا کرتی تھی، انھوں نے جو مجھے دیکھ کر انا للہ پڑھی تو میری آنکھ کھل گئی انھوں نے مجھے پہچان لیا میں نے اپنا چہرہ چادر سے چھپا لیا اللہ کی قسم انھوں نے مجھ سے کوئی بات تک نہیں کی اور نہ میں نے سوائے انا



اللہ کے ان کی زبان سے اور کوئی کلمہ سنا، انھوں نے فوراً یہ کیا کہ اپنی اونٹنی بٹھائی اور اس کا پاؤں اپنے پیر سے دبائے رکھا میں اونٹنی پر سوار ہو گئی وہ خود بے چارے پیدل چلتے رہے اور اونٹنی کو چلاتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب کہ عین دوپہر کو گرمی کی شدت میں وہ اترے ہوئے تھے اب لوگوں نے طوفان اٹھایا اور جس کی قسمت میں تباہی لکھی ہوئی تھی وہ تباہ ہوا اور سب سے بڑا اس طوفان کا بانی و موجد عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق ملعون تھا خیر ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے اور وہاں پہنچ کر میں بیمار ہو گئی اور ایک مہینہ تک میں بیمار رہی، لوگ طوفان برپا کرنے والوں کی باتوں کا چرچا کرتے رہے لیکن مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی ایک ذرا سا وہم مجھے اس بات سے پیدا ہوا کہ رسول اکرم ﷺ میری بیماری کے زمانہ میں جو مہربانیاں میرے حال پر فرمایا کرتے تھے وہ میں اس بیماری کے زمانہ میں نہیں پاتی تھی۔

رسول اکرم ﷺ میرے حجرے میں تشریف لاتے اور سلام کرنے کے بعد فرماتے اب کیسی ہو اور تشریف لے جاتے، اس سے بے شک مجھ کو وہم ہوا مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر تک بھی نہ تھی، بیماری سے اچھی ہونے کے بعد لاغری اور کمزوری ہی کی حالت میں، میں باہر نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں مناصع کی طرف چلی، مناصع اس زمانے میں ہمارا پائے خانہ تھا اور ہم راتوں رات وہاں جایا کرتے تھے اور اس زمانہ میں ہماری حالت بالکل ابتدائی عربوں کی طرح تھی۔ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے ہمیں تکلیف بھی ہوتی تھی، ام مسطح ابو رہم بن مطلب بن عبد مناف کی لڑکی تھیں اور ان کی ماں ضمیر بن عامر کی بیٹی تھیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اور ام مسطح کے شوہر کا نام اثا شہ بن عباد بن عبد المطلب تھا، غرض کہ ضرورت سے فارغ ہو کر میں اور ام مسطح گھر کی طرف آئے، راستہ میں ام مسطح اپنی چادر میں الجھ کر گریں اور بولیں مسطح ہلاک ہو میں نے کہا کہ تم نے برا کیا، کیا ایسے آدمی کو بد عادتیتی ہو جو غزوہ بدر میں شریک ہوا ہے بولیں بھولی بھالی کیا تو نے اس کی بات نہیں سنی؟ میں نے کہا اس کی کیا بات ہے چنانچہ مسطح کی والدہ نے تہمت لگانے والوں کا قول بیان کیا یہ سن کر میری بیماری میں اور اس بیماری کا اضافہ ہو گیا گھر واپس آئی رسول اکرم ﷺ تشریف لائے انھوں نے سلام کرنے کے بعد پوچھا تمہارا کیا حال ہے میں نے عرض کیا، کیا آپ کی اجازت ہے کہ میں اپنے والدین کے پاس چلی جاؤں، اس اجازت لینے کی غرض یہ تھی کہ میں اپنے والدین کی طرف سے اس بات کی تصدیق کرنا چاہتی تھی، چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے یہاں چلی آئی اور آکر والدہ سے پوچھا کہ لوگ کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں انھوں نے کہا بیٹی تو غم مت کر کیوں کہ اللہ کی قسم اگر کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے اور اس کا خاوند اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سونکیں بھی ہوتی ہیں تو سونکیں اس پر بڑی بڑی باتیں رکھ دیا کرتی ہیں۔

میں نے کہا سبحان اللہ لوگ کیا کیا باتیں مٹا رہے ہیں (اور آپ یہ کہہ رہے ہیں)۔ غرض اس رات کو ساری رات میں روتی رہی اور میرے آنسو نہیں تھے اور نہ نیند آئی، صبح کو میں روہی رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی

ﷺ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کے طلاق کے معاملہ میں مشورہ کے لیے طلب فرمایا کیوں کہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو وہی مشورہ دیا جو ان کو معلوم تھا کہ رسول اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ پاک دامن ہے اور جیسا کہ ان کے دل میں آپ کی ازواج سے محبت تھی۔ چنانچہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کی بیوی ہیں ہمیں تو ان کے متعلق کسی برائی کا علم نہیں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے تنگی نہیں رکھی ہے ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں اگر آپ خادمہ کو بلا کر دریافت کریں گے تو وہ آپ کو سچ بیان کر دیں گی اور عائشہ رضی اللہ عنہ کی سچائی ظاہر ہو جائے گی، رسول اکرم ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے کبھی کوئی شک کی بات نظر آئی، حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوئی بات قابل گرفت کبھی دیکھی ہی نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ وہ کمسن لڑکی ہیں، گھر کا گوندھا ہوا آنا چھوڑ کر سو جاتی ہیں بکری کا بچہ اس کو آ کر کھا لیتا ہے اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ممبر پر تشریف فرما ہو کر عبد اللہ بن ابی سلول منافق مردود کے مقابل مدد چاہی، فرمایا مسلمانو! کون میری حمایت کرتا ہے کون میری مدد کرتا ہے ایسے شخص کے مقابلہ میں جس کی جانب سے مجھے اپنے گھر والوں کے متعلق اذیت پہنچی ہے، اللہ کی قسم مجھے تو اپنی بیوی میں کوئی برائی نظر نہیں آتی لوگو میں ان کو نیک اور پاک دامن ہی سمجھتا ہوں اور جس شخص کا ذکر کیا ہے اس کو بھی نیک بخت جانتا ہوں وہ تو کبھی میرے گھر میں اکیلا نہیں آیا، ہمیشہ میرے ہی ساتھ آیا، یہ سن کر قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اس شخص کے مقابلہ میں آپ کی مدد کو تیار ہوں، اگر یہ شخص اوس قبیلہ کا ہے تو ابھی میں اس کو قتل کر دیتا ہوں اور اگر ہمارے بھائیوں میں سے خزر ج کا ہے تو آپ جو حکم دیں ہم پورا کریں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سعد بن معاذ کی یہ بات سن کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے جو قبیلہ خزر ج کے سردار تھے، وہ پہلے بہت نیک بخت آدمی تھے مگر اس وقت ان کو ایک قومی غیرت نے آگھیرا، سعد بن معاذ سے کہنے لگے اللہ کی بقاء کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے تو نہ اس کو مارے گا اور نہ مار سکے گا، اتنے میں اسید بن حفیر جاثاری صبی جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے اللہ کی بقاء کی قسم تو جھوٹا ہے ہم تو ضرور اس شخص کو قتل کریں گے کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے جو منافقوں کی طرف داری کرتا ہے بس اس گفتگو پر اوس اور خزر ج دونوں قبیلوں کے آدمی کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے والے ہی تھے مگر رسول اکرم ﷺ ممبر پر ہی تھے آپ ان کو ٹھنڈا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ سب خاموش ہوئے، تب آپ بھی خاموش ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس دن سارے دن میرا یہ حال رہا کہ نہ میرے آنسو بند ہوتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ صبح کو میرے

والدین بھی میرے پاس موجود تھے اور میرا تو دورات اور ایک دن سے یہی حال تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ آنسو ہی تھمتے تھے میرے والدین یہ سمجھے کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اسے اجازت دے دی وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی اسی حالت میں رسول اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، آپ نے سلام کیا اور سلام کر کے بیٹھ گئے اس سے قبل جب سے میرے اوپر یہ بہتان لگایا گیا تھا آپ کبھی میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ تک آپ رُکے رہے، میرے بارے میں کوئی وحی نہ آئی، غرض کہ آپ نے بیٹھ کر تشہد پڑھا، پھر فرمایا اِذَا بَعْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَجَّهْتُمْ تَهَارَةً بَارَةً فِي مِثْلِ اِیْسَى خَبْرَ بَنِي اِیْسَى، اگر تو پاک ہے تو اللہ تعالیٰ تیری پاک دامنی عنقریب بیان فرما دے گا اور اگر واقعی تجھ سے کوئی قصور سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اپنے قصور کی مغفرت مانگ اور توبہ کر کیوں کہ جب کوئی بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر اللہ کی درگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ بخش دیتا ہے جب رسول اکرم ﷺ یہ گفتگو ختم کر چکے تو اللہ کی قدرت یک بارگی میرے آنسو ختم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی مجھ کو معلوم نہ ہوا، میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ آنحضرت ﷺ کی بات کا جواب دیں انھوں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی والدہ ام رومان سے کہا کہ آپ تم رسول اکرم ﷺ کی بات کا جواب دیں انھوں نے کہا میں نہیں جانتی کیا جواب دوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں بالآخر میں ہی جواب کے لیے مستعد ہوئی اور میں ایک کسن لڑکی تھی، قرآن کریم بھی مجھے زیادہ یاد نہ تھا خیر میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ یہ بات جو آپ نے سنی ہے وہ آپ کے دلوں میں جم گئی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھنے لگے ہیں تو ایسی صورت میں اگر میں یہ کہوں کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں پاک ہوں جب بھی آپ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں فرضی طور پر ایک گناہ کا اقرار کر لوں (جو میں نے نہیں کیا) اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو آپ سمجھیں گے اللہ کی قسم میں اس وقت اپنی اور آپ کی مثال ایسی سمجھتی ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی تھی انھوں نے جو کچھ کہا تھا میں بھی وہی کہتی ہوں کہ فَصَبْرًا جَمِیلًا اور آپ کی باتوں پر اللہ ہی میری مدد فرمانے والا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ کہہ کر میں نے اپنے بستر پر کروٹ بدل لی اور مجھے یہ یقین تھا کہ میں پاک ہوں تو اللہ تعالیٰ میری پاکی ضرور ظاہر فرمائے گا مگر اللہ کی قسم مجھے ہرگز یہ گمان نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں قرآن کریم کی ایسی آیتیں نازل فرمائے گا جو قیامت تک پڑھی جائیں گی میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں اللہ ایسا کلام اتارے کہ جو ہمیشہ پڑھا جائے، البتہ مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ایسا خواب نظر آ جائے گا

جس سے آپ کے سامنے میری پاکیزگی ظاہر ہو جائے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر اللہ کی قسم رسول اکرم ﷺ جس جگہ بیٹھے ہوئے تھے نہ آپ اپنی اس جگہ سے اٹھے اور اسی طرح گھر میں جو حضرات تھے نہ ان میں سے کوئی باہر گیا کہ آپ پر وحی اترنا شروع ہوگئی اور حسب معمول آپ پر وحی کی سختی ہونے لگی اور پسینہ موتی کی طرح آپ کے بدن مبارک سے ٹپکنے لگا حالانکہ وہ سردی کا دن تھا مگر نزول وحی کے وقت آپ پر ایسی ہی سختی ہوتی تھی، خیر جب وحی کی حالت ختم ہوگئی دیکھا تو آپ مسکرا رہے ہیں، پھر پہلی بات آپ نے جو کہی وہ یہی فرمائی کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ نے تمہیں پاک صاف کر دیا، یہ سن کر میری والدہ کہنے لگیں اٹھ کر حضور ﷺ کا شکریہ ادا کرو میں نے کہا واہ اللہ کی قسم میں تو کبھی بھی آپ کے شکریہ کے لیے نہیں اٹھوں گی میں تو فقط اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں گی عزت اور بزرگی والا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ (النخ) پوری دس آیتیں نازل ہوئیں، چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے میری پاک دامنی میں یہ آیتیں نازل فرمائیں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو پہلے مسطح بن اثاثہ کے ساتھ اس کی غربت اور رشتہ داری کی وجہ سے جو مہربانی کا سلوک کیا کرتے تھے کہنے لگے اللہ کی قسم اب تو میں مسطح کو کچھ نہیں دوں گا جب اس نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں ایسی باتیں کیں اور رشتہ داری کا خیال نہیں کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں وَلَا يَأْتِلِ اَوْلُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ (النخ) یعنی تم سے وسعت اور بزرگی والوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس قسم کی قسم کھالیں کہ اپنے عزیزوں یا مسکین اور مہاجرین کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ دیں گے۔ تو یہ آیتیں سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ کی قسم میں یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے اور مسطح سے حسب عادت سلوک کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ میں مسطح کے ساتھ اس سلوک کو کبھی ختم نہیں کروں گا۔

اور اس باب میں طبرانیؒ میں حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ اور بزارؒ میں ابو ہریرہؓ اور ابن مردویہؒ میں ابوالیسرؒ سے روایات نقل ہیں۔

اور امام طبرانیؒ نے "نصف" سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ زنا اور قذف میں سے کون سی چیز زیادہ سخت ہے، فرمایا زنا، میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جو لوگ تہمت لگائے ہیں ان عورتوں کو جو کہ پاک دامن ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت خاص طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نازل ہوئی ہے اس روایت کی سند میں کجی جہانی ہیں جو ضعیف ہیں۔

(۱۲) جب تم لوگوں نے یہ طوفان سنا تھا تو مسلمان مردوں یعنی مسطح اور مسلمان عورتوں یعنی حمہ نے اپنی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا جیسا کہ تم اپنی ماؤں کے ساتھ گمان کرتے ہو

اور زبان سے صاف طور پر یوں کیوں نہ کہا کہ یہ کھلا جھوٹ ہے۔

(۱۳) یہ جھوٹے لوگ اپنے اس قول پر چار عادل گواہ کیوں نہ لائے جو ان کی تصدیق کرتے، سو جس حالت میں یہ لوگ گواہ قاعدہ کے مطابق نہیں لائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

(۱۴) اب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو ان مسلمانوں کے بارے میں بیان فرماتا ہے جو اس منافق کے کہنے میں آگئے تھے اور انھوں نے اس میں حصہ لیا تھا کہ اے (حسان و مسطح) اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو جس شغل میں تم پڑے تھے یعنی اس طوفان بدتمیزی میں تو تم پر دنیا و آخرت میں سخت عذاب واقع ہوتا۔

(۱۵) جب کہ تم اس جھوٹ بات کو اپنی زبانوں سے ایک دوسرے سے بیان کر رہے تھے اور اپنی زبانوں سے ایسی بات نکال رہے تھے جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت اور اس کی کوئی بھی دلیل موجود نہیں تھی اور تم اس طوفان کو معمولی سا گناہ سمجھ رہے تھے حالاں کہ وہ اللہ کے نزدیک سزا اور گناہ کے اعتبار سے بہت بھاری بات ہے۔

(۱۶) اور تم نے جب اس بات کو سنا تھا تو اسی وقت کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمارے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ ایسی جھوٹی بے اصل بات اپنے منہ سے نکالیں، معاذ اللہ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا اور روکتا ہے کہ پھر کبھی ایسی حرکت مت کرنا جب کہ تم اس کی تصدیق کرنے والے ہو۔

(۱۸) اور اللہ تعالیٰ تم سے واضح طور پر اوامر و نواہی کو بیان کرتا ہے اور وہ تمہاری باتوں کو سننے والا ہے اور بڑی حکمت والا ہے کہ تم پر حد کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۹) جو لوگ یعنی عبد اللہ بن ابی منافق یہ کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ میں بے حیائی کی بات کا چرچا ہو، ان سب کے لیے دنیا میں حد قذف ہے اور خاص طور پر عبد اللہ بن ابی منافق کے لیے آخرت میں جہنم کی دردناک سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفوان پاک دامن و بری ہیں اور تم اس جرم کی سزا کو نہیں جانتے۔

(۲۰) اور جن حضرات نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفوان پر بہتان نہیں لگایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور اللہ تعالیٰ مومنین پر بڑا شفیق اور بڑا رحیم ہے تو تم بھی نہ بچتے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ  
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ  
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَفُتَكُم بِمُزَيَّنٍّ لَكُمْ لِكُلِّ  
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَلَا يَتِلَّ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ  
وَالسَّعَةِ أَنْ يُوتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالسُّكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْلَمُوا وَلِيَصْفَحُوا إِلَّا تَجِدُونَ أَنَّ يَفْقَهُ اللَّهُكُمْ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَاحِشَاتِ لَأُولِي  
لُغْوٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ  
أَلْسِنُهُمْ وَيُؤَيَّدُ بِهِمْ وَآزْجِلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ يَوْمَ يَدْعُوهُمْ  
اللَّهُ دِيْنُهُمُ الْعَقْبُ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ الْغَيْبُ  
لِلْغَيْبِيِّينَ وَالْخَبْرُ لِلْخَبَرِيِّينَ وَالصَّبِيْبُ لِلصَّبِيْبِيِّينَ وَالْقَبِيْبُ  
لِلْقَبِيْبِيِّينَ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا۔ اور جو شخص شیطان کے قدموں  
پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی (کی باتیں) اور بُرے کام ہی بتائے گا  
اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ایک شخص بھی تم میں  
پاک نہ ہو سکتا مگر خدا جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور خدا سننے  
والا (اور) جاننے والا ہے (۲۱)۔ اور جو لوگ تم میں صاحب فضل اور  
صاحب وسعت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور  
محتاجوں اور وطن چھوڑ جانے والوں کو کچھ خرچ پات نہ دیں گے۔ ان کو  
چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کر دیں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تم  
کو بخش دے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۲۲)۔ جو لوگ پرہیز  
گار (اور) بُرے کاموں سے بے خبر اور ایماندار عورتوں پر بدکاری کی  
تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت ہے اور  
اُن کو سخت عذاب ہوگا (۲۳)۔ (یعنی قیامت کے روز) جس دن اُن  
کی زبانیں ہاتھ اور پاؤں سب اُن کے کاموں کی گواہی دیں گے

(۲۴)۔ اُس دن خدا اُن کو (اُن کے اعمال کا) پورا پورا (اور) ٹھیک بدلہ دے گا اور اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا برحق (اور حق کو) ظاہر  
کرنے والا ہے (۲۵)۔ تا پاک عورتیں تا پاک مردوں کے لیے اور تا پاک مرد تا پاک عورتوں کے لیے۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے  
لیے پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔ یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں سے بری ہیں (اور) اُن کے لیے بخشش اور نیک  
روزی ہے (۲۶)

### تفسیر سورۃ نور آیات (۲۱) تا (۲۶)

(۲۱) اب اللہ تعالیٰ شیطان کی پیروی اور اس کے نقش قدم پر چلنے سے روکتا ہے کہ اے ایمان والو! تلہیس ابلیس  
اور شیطانی وساوس کی پیروی مت کرو۔

کیوں کہ جو شخص تلہیس و وساوس شیطانی کی پیروی کرتا ہے تو شیطان تو نامعقول کام اور نامعقول باتیں  
کرنے اور ایسی ہی چیزوں کے ارتکاب کو کہے گا کہ جن کا شریعت اور سنت میں کہیں ثبوت نہیں اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا  
فضل و کرم نہ ہوتا کہ اس نے تمہیں ان باتوں سے حفاظت اور توبہ کی توفیق عطا فرمائی تو تم میں سے کبھی کوئی موحد اور نیکو  
کار نہ ہوتا لیکن جو شخص اس کا اہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کو توبہ اور نیکی کی توفیق عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ سب باتوں کو سنتا  
اور تمہیں اور تمہارے سب اعمال کو جانتا ہے۔

(۲۲) آیات برأت نازل ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے شدت غیظ میں قسم کھالی تھی کہ اپنے ان  
رشتہ داروں کی کچھ مالی امداد نہ کریں گے جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس معاملہ میں حصہ لیا



یعنی مسطح وغیرہ تو اگلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم میں سے جو حضرات بزرگی و شرافت والے اور دنیاوی وسعت والے ہیں ان کو یہ قسم نہیں کھانی چاہیے کہ وہ قرابت داروں کو اور مساکین کو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے اور حضرت مسطحؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد بھائی تھے مسکین بھی تھے اور مہاجر بھی تھے بلکہ وہ لوگ ایسی قسموں کو چھوڑ دیں اور درگزر کریں اے ابوبکر صدیقؓ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے اور اللہ تعالیٰ تو بڑا غفور رحیم ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا بے شک اے میرے پروردگار میں اس بات کو پسند کرتا ہوں چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بہت زیادہ نرمی اور احسان کا معاملہ شروع کر دیا۔

(۲۳) اگلی آیات اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اس اتہام لگانے میں بڑا حصہ لیا تھا نازل فرمائی ہیں، چنانچہ فرماتا ہے کہ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو کہ آزاد پاک دامن ہیں اور ایسی باتوں سے بالکل بے خبر ہیں اور ایمان دار ہیں، تو حید خداوندی کی تصدیق کرنے والی ہیں یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان لوگوں یعنی عبد اللہ بن ابی منافق پر دنیا و آخرت میں لعنت کی جاتی ہے کہ دنیا میں تو اس کے کوڑے لگیں گے اور آخرت میں دوزخ میں جلے گا اور عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت ہوگا۔

شان نزول: اِنَّ النَّبِيْنَ بِرُءُوسِ الْمُحْصَنَاتِ ( النخ )

نیز ضحاک بن مزاحمؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ خاص طور پر ازواج مطہرات کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

ابن ابی حاتمؒ نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ مذکورہ بالا آیت خاص طور پر حضرت عائشہؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اور ابن جریرؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ جو کچھ میرے خلاف طوفان برپا کیا گیا میں اس سے بالکل بے خبر تھی، بعد میں اس چیز کی مجھے خبر ہوئی اسی دوران میں رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی پھر وحی کے بعد آپ سیدھے ہو کر بیٹھے اور اپنے چہرہ انور سے پسینہ پونچھا، اس کے بعد فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشخبری قبول کرو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ خوشخبری قبول کرتی ہوں، آپ کے شکر یہ کہ ساتھ نہیں قبول کرتی، چنانچہ آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں کہ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو پاک دامن ہیں، یہ اس بات سے پاک ہیں جو یہ کہتے پھرتے ہیں، اور امام طبرانی نے ثقہ راویوں کی سند سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان الخبیثات کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیتیں حضرت عائشہؓ کے واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کہ جس وقت منافق مردود نے ان کے خلاف طوفان

برپا کیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو جو کچھ یہ جانتے پھرتے تھے اس سے بری کر دیا۔

(۲۴) اور وہ قیامت کا دن ہوگا کہ جس دن عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ان کی زبانیں ان کی باتوں پر گواہی دیں گے اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی گواہی دیں گے ان کاموں کی جو یہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۲۵) اس روز اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا واجب بدلہ پورا پورا دے گا اور اس روز ان کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا میں فرمایا تھا وہ حق ہے۔

(۲۶) اگلی آیت پھر ان منافقین افترا پردازوں کے بارے میں نازل فرما کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ ختم فرماتا ہے کہ جو قول و فعل میں گندی عورتیں ہیں، وہ گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق ہوتے ہیں۔

اور کہا گیا کہ گندی عورتوں سے مراد حمۃ بن جحش اور گندے مردوں سے مراد عبد اللہ بن ابی منافق اور اس کا ساتھ دینے والے ہیں، جیسا کہ مسطح اور قول و فعل میں پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لائق ہوتے ہیں۔

تو پاکیزہ عورتوں سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور پاکیزہ مردوں سے مراد رسول اکرم ﷺ ہیں یہ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفوانؓ اس بات سے پاک ہیں جو منافقین جانتے پھرتے ہیں ان کے لیے آخرت میں مغفرت اور جنت میں عزت کا رزق ہے۔

چنانچہ جب کسی مرد و عورت کی تعریف کی جاتی ہے اور وہ اس کے اہل ہوتے ہیں تو اس تعریف کی تصدیق کی جاتی ہے اور سننے والا بھی کہتا ہے کہ یقیناً وہ ایسی تعریف کے قابل ہیں اور اس کے برعکس جب کسی مردوں کی برائی بیان کی جاتی ہے اور وہ اسی کے مستحق ہوتے ہیں تو اس برائی کی سبب تائید کرتے ہیں اور سننے والا بھی کہتا ہے کہ وہ ایسے ہی ہیں۔

### شان نزول: النُّبَيْثَاتُ لِلْغَابِثِينَ (النخ)

نیز طبرانی نے دو ضعیف سندوں کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آیت کا یہ حصہ النُّبَيْثَاتُ لِلْغَابِثِينَ (النخ) ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوا ہے جو رسول اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ کے بارے میں چبہ میگوئیاں کر رہے تھے۔ نیز طبرانی نے حکم بن عتیبہ سے روایت کیا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں حصہ لیا تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس قاصد بھیجا اور فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگ کیا کہہ رہے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خود سے اپنی کسی چیز کی برأت نہیں کرتی، جب تک کہ میری برأت آسمان سے نازل نہ ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی پندرہ آیتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں نازل فرمائیں۔ اس کے بعد حکم بن عتیبہ نے لِلْغَابِثِينَ تک آیتیں پڑھ کر سنائیں، یہ روایت مرسل اور صحیح ال سناد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ غَيْرِ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْأَلُوا  
وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ  
تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ  
ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكى لَكُمْ وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ النَّاسِ عَیْمٌ لَيْسَ  
بِجَنَاحٍ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا  
تُبْدُونَ وَنَاظِرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ يَفْضَحُونَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُونَ  
فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكى لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ  
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَفْضَحْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا  
يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْحَكُنَّ بِحُجْرَتِهنَّ عَلَى جُثُوبِهنَّ  
وَلَا يَبْسُغْنَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا بَتُّونَهنَّ أَوْ أَبَائِهنَّ أَوْ أَبْنَاؤُهنَّ أَوْ  
أَخَوَاتُهنَّ أَوْ نِسَائِهنَّ أَوْ مَا لَكَتُ إِيَّاهُنَّ مِنَ الشَّيْعِیْنِ  
غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الْفِطْرُ الَّذِیْنَ لَهُمْ يَظْهَرُ  
عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْحَكُنَّ يَارِجِلِیْنَ لِلْعَمَلِ الْغَفِیْنِ مِنْ  
زِينَتِهنَّ وَتَوْبُوْنَ إِلَى اللَّهِ حَبِیْبًا إِنَّهُ الْغُفُورُ الرَّحِیْمُ  
وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ أَكْثَرُ الضَّالِّیْنَ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَالَّذِیْنَ  
إِنْ يَكُنُوا أَفْقَارًا یُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ  
وَلِیَسْتَغْفِرِ الَّذِينَ لَا یَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى یُغْنِیَهُمُ اللَّهُ مِنْ  
فَضْلِهِ وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِنْكَ لَمَّا كُنْتُمْ فُكَّارًا یُؤْهِمُ  
إِنْ عَلِمْتُمْ فِیهِمْ خَيْرًا وَأَوْتَوْهُم مِّنْ نَّالِ اللَّهِ الَّذِیْ أَنْتُمْ وَلَا  
تُكْرِهُوا فَتَاتِكُمْ عَلَى الْبُعَادِ أَنْ ارْجِعُوا تَحَصَّنَ لَتَبْتَغُوا عَرَضَ  
الْحَیْوةِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُكْرِهَنَّ فَلَا اللَّهُ مِنْ بَعْدِ كُرْهِیْهِ  
عَفْوَ رَحِیْمٌ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَیْكُمْ آيَاتٍ مُّبِیِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ  
الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلشَّقِیْنَ

مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر  
والوں سے اجازت لیے اور ان کو سلام کیے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہ  
تمہارے حق میں بہتر ہے (اور ہم یہ نصیحت اس لیے کرتے ہیں کہ)  
شاید تم یاد رکھو (۲۷)۔ اگر تم گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو جب تک تم کو  
اجازت نہ دی جائے اس میں مت داخل ہو۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ  
(اس وقت) لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو۔ یہ تمہارے لیے بڑی  
پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے (۲۸)۔  
(ہاں) اگر تم کسی ایسے مکان میں جاؤ جس میں کوئی بستانہ ہو اور اس  
میں تمہارا اسباب (رکھا) ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو کچھ تم ظاہر  
کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے (۲۹)۔ مومن  
مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی  
حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو  
کام یہ بھی کرتے ہیں خدا ان سے خبردار ہے (۳۰)۔ اور مومن  
عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم  
گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات)  
کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے  
سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھ کر رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر  
اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں اور اپنی (ہی قسم  
کی) عورتوں اور لونڈی عداموں کے سوا نیز ان خدام کے، جو عورتوں  
کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں  
سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور  
سنگھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے  
طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور)  
ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ  
کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (۳۱)۔ اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح  
کر دیا کرو۔ اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں

(نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو خدا ان کو اپنے فضل سے خوشحال کر دے گا، اور خدا (بہت) وسعت والا (اور سب چھ) جاننے والا ہے (۳۲)۔ اور جن کو بیاہ کا مقدر نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کیے رہیں، یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

اور جو غلام تم سے مکاتبت چاہیں اگر تم ان میں (صلاحیت اور) نیکی پاؤ تو ان سے مکاتبت کر لو اور خدا نے جو مال تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی سے) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرنا اور جو ان کو مجبور کرے گا تو ان (بیچاروں) کے مجبور کیے جانے کے بعد خدا بخشنے والا مہربان ہے (۳۳)۔ اور ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کی ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی خبریں اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (۳۴)

### تفسیر سورۃ نور آیات (۲۷) تا (۲۴)

(۲۷) اے ایمان والو تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم اپنے خاص گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل ہو جب تک کہ تم ان سے اجازت نہ لے لو اور اس سے پہلے ان کو سلام نہ کر لو اور یہ سلام کرنا اور اجازت لے کر جانا تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم اس کا خیال رکھو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت کے نہ داخل ہو۔

شان نزول: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا (النخ)

فریابی اور ابن جریر نے عدی بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری عورت نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے گھر میں ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں چاہتی ہوں کہ اس حالت میں مجھے کوئی اور شخص نہ دیکھے اور میرے پاس میرے خاندان کے آدمی آتے رہتے ہیں اور میں اسی حالت میں ہوتی ہوں تو ایسی صورت میں، میں کیا کروں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں نہ داخل ہو۔

(۲۸) پھر اگر ان گروہوں میں تمہیں کوئی اجازت دینے والا معلوم نہ ہو تب بھی بغیر اجازت کے مت جاؤ جب تک کہ تمہیں گھر کے مالک کی طرف سے داخلہ کی اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ اس وقت لوٹ جاؤ تو تم فوراً لوٹ آیا کرو اور دو دروازوں پر جمے نہ رہا کرو، یہ فوراً لوٹ آنا تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم وہیں دروازوں پر کھڑے رہو اور تم جو اجازت طلب کرتے ہو اور نہیں طلب کرتے، اللہ تعالیٰ کو اس کی سب خبر ہے۔

(۲۹) اب اللہ تعالیٰ اس قسم کے گھروں میں جن میں گھر کے طور پر کوئی نہیں رہتا ہے جیسا کہ مسافر خانہ اور راستوں پر سرائے وغیرہ جانے کی اجازت مرحمت فرماتا ہے، چنانچہ فرماتا ہے کہ تمہیں اس قسم کے مکانات میں خاص اجازت کے بغیر چلے جانے میں کوئی گناہ نہ ہوگا جن میں گھر کے طور پر کوئی نہ رہتا ہو، جیسا کہ مسافر خانہ اور اس میں تمہارے لیے گرمی اور سردی سے بچاؤ کا سامان بھی ہو اور تمہارا اجازت لینا اور سلام کرنا ایسے ہی سلام و اجازت کا جواب دینا ان سب باتوں کو اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔

نَمَانِ نَزُولٍ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا (النخ)

اور ابن ابی حاتمؒ نے مقاتل بن حیانؒ سے روایت کیا ہے کہ جب گھروں میں اجازت لے کر داخل ہونے کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر قریش کے ان تاجروں کے بارے میں کیا حکم ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور شام کے درمیان آتے جاتے رہتے ہیں اور راستوں پر ان کے متعین شدہ مکانات ہیں (یعنی مسافر خانے) تو وہ ان مکانوں میں کیسے اجازت طلب کریں اور کیوں کروہاں سلام کریں جب کہ ان میں کوئی رہنے والا نہیں، تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی تمہیں اس قسم کے مکانات میں خاص اجازت کے بغیر چلے جانے میں کوئی گناہ نہ ہوگا۔

(۳۰) اور آپ مسلمان مردوں سے فرما دیجیے کہ وہ حرام چیزوں کے دیکھنے سے اپنی نگاہیں روکے رکھیں اور خرام کام سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ آنکھ اور شرم گاہ کی حفاظت ان کے لیے زیادہ درستگی اور نیکی کا باعث ہے اور نیکی اور بدی جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب سے باخبر ہے۔

(۳۱) اور اسی طرح آپ مسلمان عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں حرام اور مردوں کے دیکھنے سے نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کے مواقع اور زیورات وغیرہ کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس کے کپڑوں میں سے غالباً کھلا رہتا ہے (جیسا کہ پیر) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں اور پیٹوں پر ڈالے رکھا کریں اور ان کو باندھ لیا کریں اور اپنی زینت کے مواقع مذکورہ کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیجئے گا، پتے تو ہروں پر یا اپنے باپ پر خواہ نسبی ہوں یا رضاعی یا اپنے شوہروں کے باپ پر یا اپنا بیٹوں پر خواہ نسبی ہوں یا رضاعی یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر جو دوسری بیوی سے ہوں یا اپنے نسبی یا رضاعی بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں سے بیوی یا رضاعی ہوں یا رضاعی یا اپنی نسبی یا رضاعی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی مسلمان عورتوں پر کیوں کہ یہودیہ، نصرانیہ، بوہیہ، کافرہ عورتوں کے سامنے زینت کے مقامات کھولنا جائز نہیں یا ان باندیوں پر جو کہ تمہاری ملکیت میں داخل ہیں یا ان مردوں اور عورتوں پر جو کہ ان کے خاوندوں کے پاس محض طفیلی طور پر رہتے ہیں اور ان کو عورتوں کی طرف ذرا توجہ نہ ہو جیسا کہ خفی اور بہت بوڑھا آدمی یا ایسے کمسن لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ابھی تک واقف نہیں ہوئے ہیں یعنی کمسنی کی وجہ سے عورتوں کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے اور نہ عورتیں ان کے ساتھ اپنی خواہش پوری کر سکتی ہیں تو ان کے سامنے زیورات ہاتھ پیر کے کھلے رہنے میں کوئی حرج نہیں اور پردے کا اہتمام یہاں تک رکھیں کہ ایک پیر کو دوسرے پیر پر مت ماریں کہ ان کا مخفی زیور مثلاً پازیب معلوم ہو جائے۔

اور اے مسلمانو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے تمام گناہوں سے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے توبہ کرو تا کہ

تم اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس کی ناراضگی سے نجات پاؤ۔

شان نزول: وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَفْضِلْنَ (النخ)

ابن ابی حاتم نے مقاتل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ جابر بن عبد اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ اسماء بن مرثد اپنے کھجوروں کے باغ میں تھیں تو ان کے پاس عورتیں چادریں اچھی طرح اوڑھ کر نہیں آتی تھیں جس سے ان کے پیروں کے زیورات یعنی پازیب اور ان کے سینے اور مینڈھیاں کھل جاتی تھیں تو اس پر حضرت اسماء ؓ نے فرمایا کہ یہ کس قدر بڑی چیز ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی آپ مسلمان عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

اور ابن جریر نے حضرمی سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے چاندی کے پازیب بنوائے تھے اور پاؤں کے کڑے بھی تو اس کا ایک قوم پر سے گزر ہوا، اس نے اپنا پیرزور سے رکھا تو پازیب کڑوں پر پڑے جس کی وجہ سے آواز پیدا ہوئی تب آیت کریمہ نازل ہوئی وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ (النخ) یعنی اپنے پیرزور سے نہ رکھیں۔

(۳۲) اور تمہاری لڑکیوں اور بہنوں میں سے یا کہ تمہارے بیٹوں اور بھائیوں میں سے جو غیر شادی شدہ ہوں ان کی تم شادی کر دیا کرو اور اسی طرح تمہارے غلام اور باندیوں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں ان کا بھی نکاح کر دیا کرو اور اگر وہ آزاد آدمی مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ آزاد و غلام کو روزی میں بہت وسعت والا اور ان کی روزی کو جاننے والا ہے۔

(۳۳) اور ایسے لوگ جن کے پاس نکاح کرنے کی گنجائش نہیں ان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو زنا سے بچائیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

اگلی آیت کریمہ جو یطرب بن عبد العزی کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان کا ایک غلام تھا، اس نے ان سے مکاتب (غلام جس سے معاوضہ لے کر آزاد کیا جائے) ہونے کی درخواست کی تھی تو انھوں نے اس کو مکاتب نہیں کیا تھا۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں ان کو مکاتب بنادیا کرو، اگر ان میں بہترائی اور وفا عہد کے آثار پاؤ، اور اللہ تعالیٰ کے دیے مال میں سے جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے ان کو بھی دو، تاکہ یہ بدل کتابت جلدی ادا کر کے آزاد ہو جائیں، یا یہ کہ اس آیت میں مالک کو بدل کتابت کا تہائی حصہ چھوڑنے کی ترغیب دی ہے۔

اگلی آیت عبد اللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان لوگوں کے پاس لونڈیاں تھیں یہ ان سے زبردستی زنا کراتے تھے تاکہ ان کی کمائی اور اولاد حاصل ہو اللہ تعالیٰ نے اس کام کو منع فرما دیا



اور اس کو حرام کر دیا، چنانچہ فرماتا ہے کہ اپنی مملوکہ لونڈیوں کو زنا کرنے پر مجبور مت کرو، بالخصوص جب کہ وہ زنا سے پاک دامن رہنا چاہیں، محض اس لیے کہ ان کی کمائی اور اولاد تمہیں حاصل ہو جائے اور جو شخص۔ ان باندیوں کو زنا پر مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ مجبور کیے جانے اور ان کی توجہ کرنے کے بعد ان کی مغفرت فرمانے والے اور مرنے کے بعد ان پر رحمت فرمانے والا ہے۔

**شان نزول: وَلَيْسَتُغْفِبَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (النخ)**

ابن السکینؒ نے معرفۃ صحابہ میں عبد اللہ بن صبیحؓ سے ان کے والد کے ذریعے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں جو یطرب بن عبد العزی کا غلام تھا میں نے ان سے مکاتب (وہ غلام جس سے معاوضہ لے کر آزاد کیا جائے) ہونے کی درخواست کی، انھوں نے مکاتب کرنے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی جو تم سے مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں ان کو مکاتب کر دیا کرو۔

**شان نزول: وَلَلَّ تَلْكُمُوهَا فَبِئْسَ لَكُمُ عَلَى الْبَغَاءِ (النخ)**

امام مسلمؒ نے ابی سفیان کے طریق سے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق اپنی باندی سے کہتا تھا کہ جا اور زنا کر کے ہمارے لیے کچھ لا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

نیز امام مسلمؒ نے اسی طریق سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی کے ایک باندی مسیکہ اور دوسری امیمہ نامی تھی، یہ ان دونوں باندیوں کو زنا کرنے پر مجبور کیا کرتا تھا ان دونوں نے رسول اکرم ﷺ سے آکر شکایت کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی مملوکہ باندیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کیا کرو الخ۔

اور امام حاکمؒ نے ابی الزبیر کے طریق سے جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ مسیکہ نامی انصار میں سے کسی کی باندی تھی اس نے آکر عرض کیا کہ میرا آقا مجھے زنا کرانے پر مجبور کرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بزارؒ اور طبرانیؒ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی ایک باندی تھی جو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا کرتی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں تو اب کبھی بھی زنا نہیں کروں گی اور ابن ابی نے اس کو مجبور کیا تب یہ آیت نازل ہوئی اور بزار نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت انسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی نے اس میں باندی کا نام معاذہ ذکر کیا ہے اور سعید بن منصور نے عمرو بن دینار کے واسطے سے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کی مسیکہ اور معاذہ نامی دو باندیاں تھیں وہ ان کو زنا کرانے پر مجبور کرتا تھا تو ان میں سے ایک باندی کہنے لگی اگر یہ اچھی چیز ہے تو میں نے اس سے بہت فائدہ

حاصل کر لیا اور اگر یہ بری بات ہے تو مجھے اس کا چھوڑنا ضروری ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۴) اور ہم نے تمہارے نبی کے پاس بذریعہ جبریل امین حلال و حرام اور امر و نواہی زنا و فواحش سے بچنے کے واضح احکامات بھیجے ہیں اور مسلمان اور کافروں میں سے جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کی بعض حکایات اور زنا اور فواحش سے بچنے والوں کے لیے نصیحت کی چیزیں بھیجی ہیں۔

### اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورٍ كَشَفُوهُ فِيهَا مِصْبَاحُ الْمِصْبَاحِ فِي رُجَاةٍ الزُّجَاجَةِ كَانَهَا كَوْكَبٌ دُرِّيُّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَنسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ إِنَّ اللَّهَ أَنْ تَرَفَّعَ وَيُذَكِّرَ فِيهَا أَسْمُهُ يَسْبَحُ لَهُ فِيهَا بِالْأَعْدَادِ وَالْأَصَالُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيُخْزِيَهُمْ اللَّهُ أَحْسَنَ عَذَابًا وَيَزِيدَ هُمُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ نَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ سَائِلاً وَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَقَّعَهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَوْ كَظُلُمٍ فِي بَحْرٍ لَبِجٍ يَغْفُو مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَعَابٌ ظَلَمْتُ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ لِبَاءُ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ

خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اُس کے نور کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے۔ اور چراغ ایک قندیل میں ہے اور قندیل (ایسی صاف شفاف ہے کہ) گویا موتی کا سا چمکتا ہوا تارہ ہے۔ اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے (یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف ہے (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اس کا تیل خواہ آگ اُسے نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے (بڑی) روشنی پر روشنی (ہو رہی ہے) خدا اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے اور خدا (جو) مثالیں بیان فرماتا ہے (تو) لوگوں کو (سمجھانے کے) لیے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (۳۵)۔ (وہ قندیل) اُن گمروں میں (ہے) جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کیے جائیں۔ اور وہاں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے (اور) اُن میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں (۳۶)۔ (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔ وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں (۳۷)۔ تاکہ خدا اُن کو اُن کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے گا۔ اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے (۳۸)۔ اور جن لوگوں نے

کفر کیا اُن کے اعمال کی مثال ایسی ہے (جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اُسے کچھ بھی نہ پائے۔ اور خدا ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اُسے اُس کا حساب پورا پورا چکا دے اور خدا جلد حساب کرنے والا ہے (۳۹)۔ یا (اُن کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے جس پر لہر چلی آتی (ہو) اور اُس کے اوپر اور لہر (آ رہی ہو) اور اُس کے اوپر بادل ہو، غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں۔ ایک پر ایک (چھایا ہوا) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھ سکے۔ اور جس کو خدا روشنی نہ دے اُس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی) (۴۰)

## تفسیر سورۃ نور آیات (۲۵) تا (۴۰)

(۳۵) اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین والوں کو ہدایت دینے والا ہے اور ہدایت منجانب اللہ دو قسم کی ہوتی ہے تعریف اور بتیان یا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ستاروں کے ساتھ اور زمین کو نباتات اور پانی کے ذریعے مزین کرنے والا اور رونق دینے والا ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین والوں میں سے مسلمانوں کے دلوں کو روشن و منور کرنے والا ہے، مسلمانوں کے اس نور یا یہ کہ مسلمان کے دل میں جو نور خداوندی ہے اس کی حالت عجیبہ ایسی ہے جیسے فرض کرو کہ ایک طاق ہے اور اس میں ایک چراغ رکھا ہے اور وہ چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں ہے اور وہ قندیل طاق میں رکھا ہے اور وہ ایسا شفاف ہے جیسا ان پانچ ستاروں یعنی عطارد، زہری، مشتری، بہرام، زحل میں سے ایک چمکدار ستارہ ہو اور اس قندیل میں ایک نہایت سفید درخت کا تیل دیا جاتا ہو اور وہ زیتون کا درخت جو جنگل میں بلندی پر ہے نہ اسے شرقی سایہ پہنچتا ہے اور نہ غربی سایہ یا یہ کہ ایسے مکان پر ہے کہ نہ سورج کے نکلنے کے وقت اس پر دھوپ پڑتی ہے اور نہ سورج کے غروب ہونے کے وقت اور اس درخت کا تیل اس قدر صاف ہے کہ اگر اس کو آگ بھی نہ چھوئے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اٹھے گا اور اگر آگ لگ بھی گئی تو ”نور علی نور“ ہے یعنی ایک تو خود چراغ میں روشنی ہے اور پھر قندیل اس قدر نورانی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زیتون کا تیل خود صاف اور روشن ہے چنانچہ جس میں اس چیز کی صلاحیت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے اس نور معرفت کے ساتھ یا یہ کہ اپنے دین کے ساتھ سرفرازی عطا فرماتا ہے۔

یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال وہ رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکت کا نور ہے جو اپنے آباء کی اصلاب میں ودیعت تھا اخیر تک اسی وصف کے ساتھ۔

رسول اکرم ﷺ کا نور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ذات میں مسلم حنیف کی صورت میں ظاہر ہوا اور زیتون سے مراد وہ دین حنیف ہے کہ جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی یعنی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور رہا یہ کہ اس کا تیل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اٹھے گا یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعمال صالحہ کی حالت ہے کہ اسی وصف کے ساتھ ان کے آباء کی پشت میں منور ہونے کو ہیں اور وہ چراغ ایک نہایت سفید درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے یہ حالت عجیبہ رسول اکرم ﷺ کے نور کی ہے اور اگر اس کو آگ بھی نہ چھوئے یعنی اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ سرفراز نہ کیا جاتا تب بھی ان میں یہ نور ودیعت تھا یا یہ مطلب ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت

ابراہیم کو اپنا مقرب نہ بناتا تب ان میں اس نور کو ودیعت نہ فرماتا یا یہ مطلب ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندہ کو اس نور ہدایت کے ساتھ سرفراز نہ فرماتا تو اس میں یہ نور ہی نہ ہوتا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے معرفت خداوندی کی حقیقت بیان فرماتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس نعمت کے ساتھ سرفراز فرمانے میں بخوبی واقف ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کی ایک عجیب کیفیت بیان فرمائی اور ساتھ ساتھ اس کے منافع اور خوبیوں کا بھی تذکرہ فرمایا تاکہ انسان اس کا شکر ادا کریں۔

یعنی جیسا کہ چراغ کی روشنی سے راستہ معلوم کیا جاتا ہے اسی طرح معرفت خداوندی بھی ایک نور ہے جس کے ذریعے سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے اور جیسا کہ قندیل ایک نور ہے کہ جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اسی طرح معرفت بھی ہدایت حاصل کرنے کے لیے نور ہے اور جس طرح چمک دار اور روشن ستاروں سے خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح معرفت خداوندی سے بھی کفر و شرک کی تاریکیوں میں نجات حاصل کی جاتی ہے اور جیسا کہ قندیل میں تیل صاف سفید زیتون کے درخت سے پہنچایا جاتا ہے اسی طرح بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

اور جیسا کہ زیتون کا درخت نہ شرقی ہے اور نہ غربی اسی طرح مومن کا دین بھی حنفی ہے نہ یہودی ہے اور نہ نصرانی اور جیسا کہ زیتون کا تیل خود بخود جل اٹھے گا اگرچہ ابھی تک اس کو آگ بھی نہ چھوئے، اسی طرح مومنین کے ایمان کے جو احکامات ہیں خود بخود ہی تعریف کے قابل ہیں، اگرچہ اس کے ساتھ اور دیگر فضائل نہ ہوں۔

اور جیسا کہ چراغ قندیل اور طاق یہ سب نور علی نور ہے، اسی طرح معرفت خداوندی بھی نور اور قلب مومن بھی نور اور اس کا سینہ بھی نور اور داخلہ کی جگہ بھی نور اس کے نکلنے کی جگہ بھی نور اور مومن نور علی نور ہے اور جو اس چیز کے لائق ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے اس نور کے ساتھ سرفراز فرماتا ہے، غرض کہ اللہ تعالیٰ نے معرفت خداوندی کی یہ عجیب کیفیت بیان فرمائی ہے۔

(۳۶) اور وہ نور معرفت کی قندیلیں ایسے گھروں یعنی مساجد میں لٹکی ہوئی ہیں کہ جن کے بنانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان مساجد میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی جاتی ہے اور ان مسجدوں میں ایسے لوگ صبح و شام نمازوں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۳۷) جن کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا پانچوں نمازوں کے اوقات سے اور بالخصوص پانچوں کو کمال وضو، رکوع اور سجود

اور تمام آداب کے ساتھ ادائیگی سے اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے خرید و فروخت غفلت میں نہیں ڈالتی اور وہ ایسے دن یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی کہ ایک حالت کے بعد دوسری حالت تبدیل ہو جائے گی ایک وقت کو پہچانیں گے اور دوسرے وقت کو نہیں پہچانیں گے۔

(۳۸) اور ان کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال دنیویہ کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا اور ان کو اپنے فضل سے اسی جزا پر اور بھی زیادہ دے گا یعنی ایک نیکی کا دس گنا ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بے شمار اور بغیر حساب کے دے دیتا ہے۔

(۳۹) اور جن لوگوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے ساتھ کفر کیا تو ان کے اعمال کی آخرت میں یہ حالت ہوگی کہ جیسے ایک چنیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت کہ پیاسا آدمی اس کو دور سے پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب دوڑتا ہوا اس کے پاس آئے تو وہاں پینے کی کوئی چیز بھی نہ پائے، اسی طرح کافر قیامت کے دن اپنے عمل کا کچھ بھی ثواب نہ پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے گناہوں کی سزا پائے گا یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے عذاب کے لیے مستعد پائے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پوری پوری سزا دے دی اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے یا یہ کہ جس کی میعاد آجاتی ہے تو پل بھر میں اس کے حساب کا فیصلہ کر دیتا ہے۔

(۴۰) یا یہ کہ کافر کے دل میں کفر کی تاریکی کی حالت ایسی ہے جیسے بڑے گہرے سمندر کے اندرونی اندھیرے کہ اس سمندر کو ایک بڑی موج نے ڈھانپ لیا ہو بلکہ اس لہر کے اوپر دوسری لہر ہو اور پھر اس کے اوپر بادل ہو، یہی حالت کافر کے دل کی ہے کہ اس کے دل میں جو گندگی اور تاریکی ہے وہ سمندر کی تاریکی کی طرح ہے اور اس کے دل کی حالت بڑے گہرے سمندر کی سی ہے اور اس کا سینہ اس لہر کی طرح ہے جس نے سمندر کی اصلی سطح کو ڈھانپ لیا ہو اور اس کے اعمال کی مثال اس اوپر والے بادل کی طرح ہے کہ جس سے کچھ بھی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا، اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں اور ان کے سینوں پر مہر لگا دی ہے سو یہ اوپر تلے بہت سے اندھیرے ہی اندھیرے ہیں تو ایسی تاریکیوں میں اگر کوئی اپنا ہاتھ نکال کر دیکھنا چاہے تو دیکھنا تو درکنار دیکھنے کا احتمال بھی نہیں، اسی طرح کافر اپنے دل کی تاریکی کی شدت سے حق اور ہدایت کے راستہ کو نہیں دیکھ سکتا اور جس کو اللہ تعالیٰ دنیا میں نور معرفت نہ دے اس کے لیے آخرت میں بھی نور معرفت نہیں یا یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دولت ایمان کے ساتھ سرفرازی نہ عطا فرمائے اس کے لیے آخرت میں بھی ایمان پر کچھ صلہ نہیں۔

## الْمُرْتَأَنَ اللَّهُ

يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْخَافِيَاتُ كُلُّ قَدْ  
 عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۚ وَبِاللَّهِ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ الْمَصِيرُ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَرْجِي  
 سَعَادَتَكَ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُ رُكَاةً تَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ  
 وَيُنْزِلُ مِنْ سَّمَاءٍ مِنْ جِبَالٍ فَيُتَابِعُكَ بِوَدْعٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ  
 وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ لِيُكَاوِسَ الْبَرْقَ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۚ  
 يُلْقِي اللَّهُ الْآيِلَ وَالنَّهَارَاتِ فِي ذَلِكَ لَعِبَرَةٌ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۖ  
 وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ  
 وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعِ رِجْلَيْنِ  
 وَاللَّهُ يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا بِمِثْقَلِ  
 الْأَنْثَى بِنَبِيِّهِ مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۚ وَيَقُولُونَ آمَنَّا  
 بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَقُولُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
 وَآلَيْتُ بِاللَّهِ ۚ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ  
 بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ۚ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ عَمَلٌ يَأْتُوا  
 إِلَيْهِ لَذَائِينَ ۚ آفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ  
 أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۚ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی  
 تسبیح کرتے رہتے ہیں اور پر پھیلانے ہوئے جانور بھی۔ اور سب  
 اپنی نماز اور تسبیح (کے طریقے) سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے  
 ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے (۳۱)۔ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی  
 خدا کے لئے ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے (۳۲)۔ کیا تم  
 نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا  
 دیتا ہے۔ پھر ان کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل میں سے  
 مینہ نکل (کر برس) رہا ہے۔ اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ  
 ہیں ان سے اولے نازل کرتا ہے تو جس پر چاہتا ہے اس کو برسا دیتا  
 ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا دیتا ہے۔ اور بادل میں جو بجلی ہوتی ہے  
 اس کی چمک آنکھوں کو (خیرہ کر کے بینائی کو) اچکے لیے جاتی ہے  
 (۳۳)۔ اور خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اہل بصارت کے  
 لیے اس میں بڑی عبرت ہے (۳۴)۔ اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے  
 والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ تو ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ  
 پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور  
 بعض ایسے ہیں کہ چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا  
 ہے۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے (۳۵)۔ ہم ہی نے روشن آیتیں  
 نازل کی ہیں۔ اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف  
 ہدایت کرتا ہے (۳۶)۔ اور (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور (ان کا) حکم مان لیا۔ پھر اس کے بعد ان  
 میں سے ایک فرقہ پھر جاتا ہے اور یہ لوگ صاحب ایمان ہی نہیں ہیں (۳۷)۔ اور جب ان کو خدا اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا  
 ہے تاکہ (رسول خدا) ان کا قضیہ چکا دیں تو ان میں سے ایک فرقہ منہ پھیر لیتا ہے (۳۸)۔ اور اگر (معاملہ) حق (ہو اور) ان کو  
 (پہنچتا) ہو تو ان کی طرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں (۳۹)۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا (یہ) شک میں ہیں یا ان کو یہ خوف ہے کہ  
 خدا اور اس کا رسول ان کے حق میں ظلم کریں گے (نہیں) بلکہ یہ خود ظالم ہیں (۵۰)

## تفسیر سورۃ نور آیات (۴۱) تا (۵۰)

(۳۱-۳۲) اے محمد ﷺ کیا آپ کو بذریعہ قرآن کریم یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں  
 جو آسمانوں میں فرشتے ہیں اور زمین میں جتنے مومنین ہیں بالخصوص پرند بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو پر  
 پھیلانے ہوئے اڑتے پھرتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو جو بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے التجا کرے اور اس کی پاکی بیان



کرے اپنی اپنی دعا اور تسبیح کا طریقہ معلوم ہے۔

یہ مطلب ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی دعا اور جو اس کی پاکی بیان کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی پاکی بیان کرنا معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان سب کے افعال کا خواہ اچھے ہوں پورا علم ہے۔ اور آسمانوں کے خزانے یعنی بارش وغیرہ اور زمین کے خزانے یعنی نباتات وغیرہ سب اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور مرنے کے بعد سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۴۳) کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو دوسرے بادل کی طرف چلاتا ہے اور پھر اس بادل کے مجموعہ کو ایک دوسرے سے ملا دیتا ہے پھر اس کو تہہ بہ تہہ کرتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ ان بادلوں کے بیچ میں سے نکل کر آتی ہے اور پھر اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے حصوں سے اگلے برساتا ہے اور پھر ان بادلوں سے جو اس سزا کا مستحق ہوتا ہے اس پر گرا کر اس کو سزا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اپنے اس عذاب کو ہٹا دیتا ہے۔ اور اس بادل میں سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے اس کی چمک کی تیزی کی یہ حالت ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ بینائی چھین لے گی۔

(۴۴) اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بھی بدلتا رہتا ہے کہ رات ختم ہوئی اور دن آیا اور دن پورا کیا تو رات کو لایا ان تمام مذکورہ بالا چیزوں میں دین میں سمجھ و بصیرت رکھنے والوں یا صرف آنکھوں سے دیکھنے والوں کے لیے استدلال کا موقع ہے۔

(۴۵) اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر ایک چلنے والے جانور کو غذا اور مادہ کے پانی سے پیدا کیا تو کچھ تو وہ جانور ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں جیسا کہ سانپ وغیرہ اور کچھ ان میں وہ ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں جیسا کہ انسان وغیرہ اور کچھ ان میں وہ ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں جیسا کہ مویشی وغیرہ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر مرتبہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

(۴۶) ہم نے بذریعہ جبریل امین ادا امر و نواہی کے واضح احکامات اور دلائل نازل فرمائے اور اللہ تعالیٰ جس کو اہل سمجھتا ہے اسے اپنے پسندیدہ دین اسلام کی طرف خاص ہدایت فرماتا ہے۔

(۴۷) یہ آیت مبارکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا چل رہا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ

رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں فیصلہ کے لیے جا رہے تھے تو ان کی قوم نے ان کو جانے سے منع کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی۔

کہ قوم عثمان رضی اللہ عنہ دعویٰ تو کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر سچائی کے ساتھ ایمان لے آئے اور جس چیز کا ہمیں حکم دیا گیا اسے ہم نے دل سے مانا، پھر اس ایمان و اطاعت کے دعوے کے بعد ان کا ایک گروہ حکم الہی سے سرتابی کرتا ہے اور یہ لوگ اپنے ایمان میں سچے نہیں۔

(۲۸) اور جب یہ لوگ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ رسول کتاب خداوندی اور حکم خداوندی کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو ان میں سے ایک گروہ کتاب اللہ اور رسول اللہ کے فیصلہ سے پہلو تہی کرتا ہے۔

نشان نزول: وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ (النخ)

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے مرسل روایت کیا ہے کہ جب کسی انسان کا دوسرے شخص سے جھگڑا ہوتا تھا اور وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بلایا جاتا تھا اور اگر وہ حق پر ہوتا تھا اور کلی طور پر اسے اس بات کا یقین ہوتا تھا کہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا (تو چلا آتا تھا) اور جس وقت یہ سمجھتا تھا کہ اس نے کسی پر ظلم کیا ہے پھر اس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلایا جاتا تھا تو رُوگردانی کرتا تھا اور کہتا تھا کہ فلاں کے پاس چلو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۳۹) اور اگر اتفاق سے ان کے حق میں فیصلہ ہو تو خوشی خوشی تیزی کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں چلے آئیں۔

(۵۰) آیا اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں شک و نفاق کا مرض یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں یا ان کو یہ اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول فیصلہ میں ان پر ظلم نہ کرنے لگیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اور اپنے ایمان میں یہ سچے نہیں بلکہ ان کے اندر نفاق کا مرض ہے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُقِيمُوا  
يُنْفِرُوا أَنْ يُقِيمُوا سَبْعًا وَاقْتَنَاءَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ  
يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ  
وَقَسَّوْا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لِيَنْ أَمْرَهُمْ لِيُخْرِجَهُمْ قُلُوبُ  
تُقَسِّمُوا ضَاعَةً مَعْرُوفَةً إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ  
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا  
حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا تَتَّقُوا وَمَا عَلَى  
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ  
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي  
شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ وَأَقِيمُوا  
الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ لَا  
تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ لَأْزِلَ  
يَوْمَ وَلَيْسَ الْمُصِیْرُ

مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کی طرف  
بلائے جائیں تاکہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے (حکم) سن  
لیا اور مان لیا۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (۵۱)۔ اور جو  
شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اس سے  
ڈرے گا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں (۵۲)۔ اور (یہ)  
خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تم ان و حکم دو تو (سب  
گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ کہہ دو کہ قسمیں مت کھاؤ۔ پسندیدہ  
فرمانبرداری (درکار ہے) بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبر  
دار ہے (۵۳)۔ کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور رسول خدا کے  
حکم پر چلو۔ اگر تمہارے تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) جو ان  
کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے  
اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پالو گے اور رسول کے  
ذمے تو صاف صاف (ادکام خدا کا) پہنچا دینا ہے (۵۴)۔ جو لوگ  
تم میں سے ایمان لانے اور نیک کام کرتے رہے۔ ان سے خدا کا  
وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو  
حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے  
مستحکم اور پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ  
میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں

گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں (۵۵)۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے  
رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے (۵۶)۔ اور (ایسا خیال نہ کرنا کہ تم پر کافر لوگ غالب جائیں گے۔ (وہ جاہی کہاں سکتے ہیں) ان کا  
ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے (۵۷)

### تفسیر سورۃ نور آیات (۵۱) تا (۵۷)

(۵۱) اب اللہ تعالیٰ کامل مومنوں کا ذکر فرماتا ہے جیسا کہ حضرت عثمان ؓ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ  
رسول اکرم ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ ہمارے درمیان جو فیصلہ فرمائیں گے میں اس پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے  
ان کی تعریف فرمائی کہ خالص ایمان والوں کی شان اور ان کا قول تو یہ ہے کہ جس وقت ان کو کتاب اللہ اور سنت رسول  
اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان خدائی فیصلہ فرمائے تو وہ بخوشی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے قبول کیا  
اور جس چیز کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کو ہم نے مان لیا اور یہی حضرات یعنی حضرت عثمان ؓ، اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس  
کی ناراضگی سے آخرت میں فلاح پائیں گے۔

(۵۲) اور اہل آیت بھی حضرت عثمان بن عفان ؓ کے بارے میں ان کی اس درخواست پر نازل ہوئی، انھوں

نے عرض کیا تھا اللہ کی قسم یا رسول اللہ اگر آپ کی رضا ہو تو میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خیرات کر دوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی تعریف میں فرما رہے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور سابقہ چیزوں پر اللہ سے ڈرے اور آئندہ اس کی مخالفت سے بچے، ایسے ہی حضرات جنت حاصل کر کے بامراد اور دوزخ سے دور ہوں گے۔

(۵۳) اور حضرت عثمانؓ قسم کھا رہے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو سارا مال اللہ کے راستے میں نکال دیں، آپ ان سے فرما دیجیے اطاعت و فرمانبرداری کرو جو تم پر فرض ہے اللہ تعالیٰ کو نیکی و بدی کی پوری خبر ہے۔

(۵۴) اور آپ حضرت عثمانؓ سے فرما دیجیے کہ فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اور سنن و احکام میں رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے روگردانی کرو گے تو سمجھ لو کہ رسول کے ذمہ تو وہی تبلیغ کا کام ہے اور تمہارے ذمہ اطاعت اور فرمانبرداری کا کام ہے۔

سو اگر تم نے احکام اللہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لی تو گمراہی سے نکل کر سیدھے راستے پر جا لگو گے اور رسول کے ذمہ احکام خداوندی کا صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

(۵۵) اے اصحاب محمد ﷺ میں جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو یکے بعد دیگرے زمین پر حکومت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو یعنی بنی اسرائیل میں سے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کو حکومت دی تھی یا یہ کہ ان کو سرزمین مکہ میں اتارے گا جیسا کہ ان سے پہلے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن کے ہلاک کرنے کے بعد اتارا اور جس دین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے اس کو غلبہ دے گا اور مکہ مکرمہ میں جو ان کو اپنے دشمن کا خوف ہے تو ان کے دشمن کے ہلاک کرنے کے بعد اس کو مبدل با امن کر دے گا بشرطیکہ مکہ مکرمہ میں میری عبادت کریں اور میرے ساتھ ان بتوں وغیرہ میں سے کسی قسم کا شرک نہ کریں اور جو شخص بعد ظہور اس غصہ اور امن کے ناشکری کرے گا تو یہ لوگ بے حکم ہیں۔

مَنْ نَزَلَ: وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ (النح)

امام حاکم نے ابی بن کعبؓ سے روایت نقل کی ہے اور طبرانی نے اس کی تصحیح کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے اور انصار نے ان کو پناہ دی تو تمام عرب ان کی مخالفت پر متفق ہو گئے چنانچہ رات کو بھی ہتھیار پاس رکھ کر سوتے تھے اور بغیر ہتھیار کے کہیں نہیں جاتے تھے چنانچہ ان لوگوں نے کہا کہ تم دیکھ رہے ہو ہم اس طرح زندگی گزار رہے ہیں اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہم ایسے اطمینان کے ساتھ رات گزاریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں ہوگا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی تم میں جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا اور ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براءؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور ہم اس وقت سخت

پریشانی کی حالت میں تھے۔

(۵۶) اور پانچوں نمازوں کی پابندی رکھو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیا کرو اور احکامات میں رسول کی اطاعت کیا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور تمہیں عذاب نہ دیا جائے۔

(۵۷) اے محمد ﷺ کفار مکہ کے متعلق یہ خیال مت کرنا کہ وہ عذاب الہی سے زمین میں بھی چھٹکارا پا جائیں گے اور آخرت میں تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے کہ شیاطین سمیت اس میں داخل ہوں گے۔

مومنو! تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے بوج کو نہیں پہنچے، تین دفعہ (یعنی تین اوقات میں) تم سے اجازت لیا کریں۔ (ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے گرمی کی) دوپہر کو جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد (یہ) تین (وقت) تمہارے پردے (کے) ہیں ان کے (آگے) پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر۔ کہ (کام کاج کے لیے) ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ اور خدا بڑا علم والا اور حکمت والا ہے (۵۸)۔ اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینی چاہیے جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے (۵۹)۔ اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی اور وہ کپڑے اتار کر سر نکا کر لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں ظاہر نہ کریں۔ اور اگر اس سے بھی بچیں تو (یہ) ان کے حق میں بہتر ہے اور خدا سنا جانتا ہے (۶۰)۔ نہ تو اندھے پر کچھ گناہ ہے نہ لنگڑے پر اور نہ بیمار پر اور نہ خود تم پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَ الَّذِينَ  
نَكَحْتُمُ أَيَمَانَكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْعُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ  
وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ  
وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ هُنَّ طَوْفُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى  
بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝  
وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا  
اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ  
آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي  
لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ  
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَغْفِفْنَ  
خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى  
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ  
وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ  
أَبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ  
بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ  
أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتُمْ  
مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ  
تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا  
فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً  
طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

سے (اور اس کا بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھانا کھاؤ یا جُدا جُدا اور جب گھروں میں جایا کرو تو (اپنے گھر والوں) کو سلام کیا کرو (یہ) خدا کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (۶۱)

### تفسیر سورۃ نور آیات (۵۸) تا (۶۱)

(۵۸) اے ایمان والو تمہارے پاس آنے کے لیے تمہارے چھوٹے غلاموں کو اور تمہارے آزادوں کو جو ابھی تک حد بلوغ کو نہیں پہنچے، تین وقتوں میں اجازت لینی چاہیے ایک تو صبح صادق کے وقت نماز صبح سے پہلے اور دو پہر کو آرام کے وقت ظہر کی نماز پڑھنے تک اور تیسرے نماز عشاء کے بعد سے صبح صادق تک، یہ تین وقت تمہارے پردہ اور خلوت کے ہیں، حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا تھا کہ میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان تینوں خلوت کے وقتوں میں ہمارے بچوں اور خادموں کو بلا اجازت آنے کی ممانعت فرمادے چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ان اوقات کے علاوہ پھر بلا اجازت آنے جانے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت مرحمت فرمادی، چنانچہ فرمایا کہ ان تین اوقات کے علاوہ نہ گھر والوں پر کوئی الزام ہے اور نہ ان نابالغ لڑکوں اور خادموں پر کیوں کہ وہ بکثرت تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں کوئی کسی کے پاس کوئی کسی کے پاس اور بہر حال بڑے غلام اور نو جوان لڑکے ان کو آنے کے لیے ہر مرتبہ اجازت لینا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح تم سے اوامر و نواہی کو کھول کھول کر بیان کرتا رہتا ہے جیسا کہ ان احکامات کو بیان کیا اور اللہ تعالیٰ تمہاری مصلحتوں کو جاننے والا اور حکمت والا ہے، چنانچہ بڑوں کو آنے کے لیے ہر مرتبہ اجازت لینے کا حکم دیا۔

(۵۹) اور جس وقت تمہارے نابالغ لڑکے اور غلام حد بلوغ کو پہنچیں تو ان کو بھی ہر وقت آنے کے لیے اسی طرح اجازت لینی چاہیے جیسا کہ ان سے بڑی عمر والے ان کے بھائی اجازت لیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ احکام بیان فرمائے اسی طرح وہ تم سے اپنے اوامر و نواہی بیان کرتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہاری مصلحتوں کو جاننے والا اور حکمت والا ہے کہ بڑوں کو ہر وقت آنے جانے کے لیے اجازت لینے کا حکم فرمایا۔

اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو حیض آنا بند ہو گیا ہو اور ان کو کسی سے شادی کرنے کی کوئی امید اور خواہش نہ باقی رہی ہو تو ان کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے زیادہ کپڑے یعنی چادر وغیرہ اتار دیں، بشرطیکہ کسی نامحرم کے سامنے مواقع زینت کا اظہار نہ کریں جیسا کہ چہرہ وغیرہ لیکن اگر نامحرم کے سامنے اس کے کھولنے سے بھی احتیاط رکھیں اور چادر سے مواقع زینت کو چھپالیں یہ ان کے لیے اظہار سے بہتر ہے۔

اور اللہ تعالیٰ تمہاری سب باتوں کو سنتا ہے اور تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

(۶۱) جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی لُیْسَ عَلٰی الْاَعْمٰی تو صحابہ کرام ؓ اس آیت کے نزول کے بعد



ایک دوسرے کے ساتھ کھانے پینے میں تنگی محسوس کرنے لگے تھے کہ مبادا کسی کی حق تلفی ہو جائے اور اس سے ڈرنے لگے تھے بالخصوص محتاجوں کے ساتھ کھانے پینے میں اللہ تعالیٰ نے مشترک طریقہ پر کھانے پینے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

چنانچہ ارشاد فرمایا اندھے کے ساتھ بیٹھ کر کھانے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے آدمی کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج ہے اور نہ بیمار کے ساتھ کھانے میں اور نہ خود تمہارے لیے اس بات میں کوئی حرج ہے کہ تم لوگ اپنی اولاد کے گھروں سے بغیر اجازت کے عدل و انصاف کے ساتھ کھانا کھا لو یا اپنے باپ کے گھر سے اپنی ماؤں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے کھانے یا کسی کو کھلانے میں ہر ایک طریقہ سے کوئی مضائقہ نہیں یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان کے گھروں سے جن کے مالوں کی چابیاں تمہارے اختیار میں ہیں یعنی غلام، لونڈیاں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے مالک بن زید اور حارث بن عمار دونوں دوست تھے ان کے بارے میں یہ آخری جملہ نازل ہوا اور پھر اس چیز میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں کہ سب مل کر عدل و انصاف کے ساتھ کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ اس آیت میں اندھے، لنگڑے اور بیمار سب شامل ہو گئے۔

پھر جب تم اپنے گھروں یا مساجد میں جانے لگا کرو اور وہاں کوئی نہ ہو تو خود کو سلام کر لیا کرو یعنی السلام علینا من ربنا کہہ لیا کرو جو تمہارے لیے دعا کے طور پر اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور یہ ثواب ملنے کی وجہ سے برکت والی چیز اور مغفرت کے ساتھ عمدہ چیز ہے۔

جیسا کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اسی طرح وہ اوامر و نواہی بیان فرماتا ہے تاکہ جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہے تم اس کو سمجھو۔

سَبَّحْنَاهُ نَزُولَ: لَيْسَ عَلَى اللَّهِ عِشْيُ حَرْجٍ (الخ)

(۶۱) عبدالرزاقؒ نے بواسطہ معمر ابن ابی حبیہؒ مجاہد سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی لنگڑے، اندھے اور بیمار کو اپنے باپ یا بھائی یا بہن یا پھوپھی یا خالہ کے گھر لے جایا کرتا تھا تو یہ محتاج اس چیز میں تنگی محسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں دوسروں کے گھر لے جایا جاتا ہے تو یہ آیت کریمہ ان کے حق میں اجازت کے طور پر نازل ہو گئی کہ نہ تو اندھے آدمی کے لیے کچھ مضائقہ ہے۔

اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ (الخ) نازل فرمائی، اس آیت کو سن کر صحابہ کرامؓ ہنسنے لگے اور

گئے اور کہنے لگے کہ کھانا تو اور اموال سے افضل ہے تو لہذا ہم میں سے کسی کو کسی کے یہاں کھانا حلال نہیں ہے تو سب نے اس سے احتیاط کرنا شروع کر دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے لَيْسَ عَلَيَّ الْاَعْمٰی سے مَفَاتِحُ تک یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

نیز صحاح سے روایت کیا ہے کہ مدینہ والے رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے اپنے ساتھ اندھے بیمار اور لنگڑے کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے کیوں کہ اندھا آدمی تو عمدہ کھانوں کو نہیں دیکھ سکتا اور بیمار تندرست کی طرح خوب سیر ہو کر کھانا نہیں کھا سکتا اور لنگڑا کھانے میں مزاحمت نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کھانے میں اجازت دے دی۔

نیز مقیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اندھے اور لنگڑے کے ساتھ کھانے سے ڈرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے اور اپنے گھر والوں کی نگرانی کے لیے خالد بن زید رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر سے کھانا کھاتے ہوئے ایک حجاب سا ہوا اور خالد مفلس آدمی تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

### تِلْكَ آيَةُ الْاٰزْمِ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ (النخ)

بزار نے سند صحیح کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ کرام رسول ﷺ کے ساتھ سفر میں جانے کو پسند کرتے تھے چنانچہ وہ اپنے اموال کی کنجیاں اپنے محتاجوں کو دے دیا کرتے تھے اور ان سے کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم نے تمہیں اجازت دے دی ہے جو تمہاری طبیعت چاہے سو کھاؤ مگر وہ پسماندہ حضرات کہتے تھے کہ ہمارے لیے ان کی چیزوں کا کھانا حلال نہیں ہے کیوں کہ انھوں نے ہمیں خوشی سے اجازت نہیں دی اس پر اللہ تعالیٰ نے لَيْسَ عَلَيْكُمْ سے اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ مَفَاتِحُ (النخ) تک آیت نازل فرمائی۔ یعنی ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں، کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

اور ابن جریر نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ان سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے آیت کریمہ لَيْسَ عَلَيَّ الْاَعْمٰی (النخ) میں اندھے لنگڑے اور بیمار کا ذکر کیا گیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اس چیز کے بارے میں مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمان جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو اپنے محتاجوں کو گھروں پر چھوڑ جاتے اور انھیں اپنے گھروں کی چابیاں دے جاتے اور ان سے کہہ جاتے کہ ہم نے تمہیں مکمل اختیار دے دیا ہے جو تمہارے گھروں میں ہے سو کھاؤ پیو مگر وہ لوگ اس چیز میں تنگی محسوس کرتے اور کہتے کہ ان کی عدم موجودگی میں ہم ان کے گھروں میں نہیں جائیں گے تو یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اجازت دینے کے لیے نازل فرمائی ہے۔ نیز قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ عرب کے ایک قبیلہ کے بارے میں نازل ہوئی، اس قبیلہ کا کوئی بھی فرد تنہا کھانا نہیں کھاتا تھا اور اپنا دن کا کھانا اٹھا کر رکھ لیتا تھا جب تک کہ اس کو ساتھ کھانے کے لیے کوئی نہ ملے

جب کوئی ساتھی مل جاتا تب کھاتا اور نیز عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انصار کے یہاں جب کوئی مہمان آجاتا تھا تو جب تک مہمان ان کے ساتھ کھانا نہ کھاتا اس وقت تک یہ بھی کھانا نہ کھاتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس چیز کی اجازت مرحمت فرمانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعًا  
عَلٰى اَمْرٍ سٰمِعٌ لِّمَنْ يَدْعُوْا اَحٰى يَسْتَاْذِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ  
يَسْتَاْذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا  
اسْتَاْذَنُوْكَ لِمَنْ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ لِّسْنٍ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاَسْتَفْضٰ  
لَهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ لَا تَجْعَلُوْا دَعَاوَا الرَّسُوْلِ  
بَيْنَكُمْ كَدٰٓءٍ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَوَّنُوْنَ  
مِنْكُمْ لَوَاذِقِيْهِمْ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِ اَنْ تُصِيبَهُمْ  
فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلَّا اِنْ يَلِهَ فِي السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا اَلْتُمُوْا عَلَيْهِ وَيَوْمَ تَكْشَفُوْنَ اِلَيْهِ  
بِغٰثٍ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

مومن تو وہ ہیں جو خدا پر اور اُس کے پیغمبر خدا پر ایمان لائے اور جب کبھی ایسے کام کے لیے جو جمع ہو کر کرنے کا ہو پیغمبر خدا کے پاس جمع ہوں تو اُن سے اجازت لیے بغیر چلے نہیں جاتے۔ اے پیغمبر جو لوگ تم سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں۔ سو جب یہ لوگ تم سے کسی کام کے لیے اجازت مانگا کریں تو اُن میں سے جسے چاہا کرو اجازت دے دیا کرو اور اُن کے لیے خدا سے بخشش مانگا کرو کچھ شک نہیں کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے (۶۲)۔ مومنو پیغمبر کے بٹانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بٹاتے ہو۔ بے شک خدا کو وہ لوگ معلوم ہیں جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں تو جو لوگ اُن کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) اُن پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف

دینے والا عذاب نازل ہو (۶۳)۔ دیکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین ہے سب خدا ہی کا ہے جس (طریق) پر تم ہو وہ اُسے جانتا ہے۔ اور جس روز لوگ اُس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو لوگ عمل کرتے رہے وہ اُن کو بتا دے گا۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۶۴)

### تفسیر سورۃ نور آیات (۶۲) تا (۶۴)

(۶۲) سچے ایماندار تو وہی ہیں جو ظاہر و باطن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز کے لیے ہوتے ہیں یا آپ کے ساتھ کسی جہاد پر ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لے لیں تو جمعہ یا جہاد سے واپس نہیں جاتے، اے پیغمبر جو لوگ آپ سے ایسے موقع پر اجازت لیتے ہیں بس وہی اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں ایک ضروری کام پیش آ گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ واپسی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی چنانچہ آگے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جب یہ مخلص حضرات ایسے مواقع پر اپنے کسی ضروری کام کے لیے آپ سے جانے کی اجازت طلب کریں تو ان میں سے آپ جس کو چاہیں اجازت دے دیا کریں اور اجازت دینے کے بعد بھی آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کیا کیجیے بے شک اللہ

تعالیٰ تائب کو بخشنے والا اور اس پر بڑا مہربان ہے۔

شان نزول: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ النَّبِيُّنَ اٰمَنُوا (النخ)

ابن اسحاقؒ نے اور بیہقیؒ نے دلائل میں عروہ اور محمد بن کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ احزاب کے سال جس وقت قریش مقابلہ کے لیے آئے تو انھوں نے مدینہ منورہ کے قریب مجمع الاسیال میں پڑاؤ ڈالا اور ان کا سپہ سالار ابوسفیان تھا، ادھر سے قبیلہ غطفان آیا اور اس نے احد پہاڑ کے کنارے پر پڑاؤ کیا، رسول اکرم ﷺ کو اس چیز کی اطلاع ہوئی تو آپ نے مدینہ منورہ کے باہر خندق کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ آپ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خندق کھودنی شروع کی چنانچہ منافقین نے ٹال مٹول شروع کر دی آتے اور معمولی سا کام کر کے بغیر آپ کی اجازت کے اس طریقہ پر کہ آپ کو معلوم نہ ہو سکے، اپنے گھروں کی طرف چلے جاتے تھے اور مسلمانوں میں سے جب کسی آدمی کو بہت ضروری کام پیش آ جاتا تو اپنے اس کام کا رسول اکرم ﷺ سے تذکرہ کرتا اور اپنے کام کے پورا کرنے کی آپ سے اجازت طلب کرتا، چنانچہ اس کو اجازت دے دی جاتی جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جاتا تو پھر فوراً واپس آ جاتا تھا تو ایسے مومنین کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ہے کہ سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۶۳) اور تم لوگ رسول اکرم ﷺ کو آپ کا نام لے کر ایک دوسرے کی طرح مت پکارو بلکہ تعظیم و توقیر اور عظمت کے ساتھ آپ کو پکارو کہ یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ کہہ کر آواز دو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کی آڑ میں ہو کر تم میں سے مجلس نبوی ﷺ سے کھسک جاتے ہیں۔ منافقین مسجد نبوی میں سے جس وقت نکلتے تو بغیر اجازت کے اس طرح سے کھسکتے تھے کہ کوئی ان کو دیکھنے نہ پائے۔

سو جو لوگ رسول اکرم ﷺ یا حکم خداوندی کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس چیز سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا کوئی دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے۔

شان نزول: لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ (النخ)

ابونعیمؒ نے دلائل میں ضحاک کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو یا محمد ﷺ یا ابوالقاسم کہا کرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم لوگ رسول اکرم ﷺ کا نام لے کر ایک دوسرے کی طرح مت پکارو، چنانچہ اس کے بعد صحابہ کرام نے یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہنا شروع کر دیا۔

(۶۴) تمام مخلوقات اللہ ہی کی مملکت ہیں اللہ تعالیٰ اس حالت کو بھی جانتا ہے جس پر تم اب ہو یعنی ایمان و کفر

تصدیق و تکیذِ بخل و غنا اور استقامت و تذبذب وغیرہ اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کو بھی جانتا ہے جس دن سب اس کے پاس لائے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو جتادے گا جو کچھ انھوں نے دنیا میں کیا تھا اور وہ ان کے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ {۲۵}

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا  
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رَءَاهُ تَقْدِيرًا ۝  
وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ  
وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا  
وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا  
إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا  
ظُلُمًا زَوْرًا ۝ وَقَالُوا أَأَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ  
تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ  
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَقَالُوا  
مَا لِي هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ  
لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ أَوْ يُلْقَى  
إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ كُتُبٌ لَهْ جَهَنَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ  
إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ۝ أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ  
الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝

سُورَةُ الْفُرْقَانِ {۲۵}

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وہ (خداے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے (۱)۔ وہی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اُس کا ایک اندازہ ٹھہرایا (۲)۔ اور (لوگوں نے) اُس کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں۔ اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ مرنا اُن کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونا (۳)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) من گھڑت باتیں ہیں جو اس (مدی رسالت) نے بنالی ہیں۔ اور لوگوں نے اس میں اُس کی مدد کی ہے۔ یہ لوگ (ایسا کہنے سے) ظلم اور جھوٹ پر (اُتر) آئے ہیں (۴)۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جن کو اُس نے لکھ کر رکھا ہے اور وہ صبح و شام اُس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (۵)۔ کہہ دو کہ اُس کو اس نے اُتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے بے شک وہ بخشنے والا

مہربان ہے (۶)۔ اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیوں نازل نہیں کیا گیا اس کے پاس فرشتہ کہ اس کے ساتھ ہدایت کرنے کو رہتا (۷)۔ یا اُس کی طرف (آسمان سے) خزانہ اُتاراجاتا یا اُس کا کوئی باغ ہوتا کہ اس میں سے کھایا کرتا۔ اور ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی کرتے ہو (۸)۔ (پیغمبر) دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کس کس طرح کی باتیں کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے اور رستہ نہیں پاسکتے (۹)

## تفسیر سورۃ الفرقان آیات (۱) تا (۹)

یہ سورت مکی ہے اس میں ستر آیتیں اور تین سو بالوںے کلمات اور تین ہزار سات سو تریسٹھ حروف ہیں۔

(۱) بڑی برکتوں والی یا یہ کہ بڑی عالی شان شریک اور اولاد سے پاک ذات ہے جس نے قرآن کریم بذریعہ جبریل امین رسول اکرم ﷺ پر نازل فرمایا تاکہ آپ بذریعہ قرآن کریم تمام جن والہ کو عذاب الہی سے ڈرانے والے رسول ہوں۔

(۲) وہ ایسی ذات ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین یعنی نظام ہارش و نباتات وغیرہ کی حکومت حاصل ہے اور بقول یہود و نصاریٰ کے اس نے کسی کو اولاد قرار نہیں دیا اور نہ کوئی اس کا شریک ہے حکومت میں جیسا کہ مشرکین عرب کہتے رہتے ہیں اور اس نے ہر موجود چیز کو پیدا کیا خواہ وہ شے موجود اس کی عابد ہو یا نہ ہو اور پھر سب کی عمریں رزق اور اعمال کا الگ الگ انداز رکھایا یہ کہ ہر ایک نر کے لیے مادہ بنائی۔

(۳) مگر ان کفار مکہ یعنی ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کی پرستش شروع کر دی ہے کہ ان میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ کسی چیز کو پیدا کر سکیں بلکہ وہ تو خود مخلوق ہیں ان بتوں کے پجاریوں نے اُن کو خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور یہ بت خود اپنے لیے نہ کسی نقصان کے رفع کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ فائدہ حاصل کرنے کا تو پھر دوسروں کا کیا کام کر سکتے ہیں اور نہ کسی کے مارنے پر ان کو قدرت ہے اور نہ کسی کی زندگی میں اضافہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں یا یہ کہ نہ یہ نطفہ پیدا کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس میں روح ڈالنے کا اور نہ کسی کو مرنے کے بعد جلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔

(۴) اور کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ یہ قرآن کریم کچھ بھی نہیں محض جھوٹ ہے جس کو رسول اکرم ﷺ نے گھڑ لیا ہے اور جبرو یسار اور ابولکبہ راوی نے اس چیز میں ان کی مدد کی ہے تو یہ لوگ بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔

(۵) اور نصر اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن کریم بے سند باتیں ہیں جو پہلے لوگوں کی تراشی ہوئی منقول ہوتی چلی آرہی ہیں جس کو محمد ﷺ نے جبرو یسار سے لکھوا لیا ہے پھر یہی محمد ﷺ کو معج و شام پڑھ پڑھ کر سنوائی جاتی ہیں۔

(۶) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمادیجئے کہ قرآن کریم کو تو جبریل امین کے ذریعے اس ذات نے نازل کیا ہے جس کو ہر ایک پوشیدہ بات کی خواہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں خبر ہے اور وہ تو بہ کرنے والے کی مغفرت فرمانے والا اور جو تو بہ پر مرے اس پر رحم کرنے والا ہے۔

(۷) اور ابو جہل، نصر اور امیہ بن خلف اور ان کے ساتھی یوں کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ وہ ہماری طرح کھانا کھاتا ہے اور ہماری طرح بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کا مددگار



اور محافظ رہتا۔

(۸) یا اس کو کوئی خزانہ حاصل ہوتا جس سے اس کو تقویت رہتی یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس سے یہ بے فکری کے ساتھ کھایا کرتا اور یہ مشرکین یعنی ابو جہل، نضر، امیہ اور ان کے ساتھی یوں کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک مسلوب العقل آدمی یعنی رسول اکرم ﷺ کی راہ پر چل رہے ہو۔

(۹) اے محمد ﷺ آپ دیکھیے تو کہ یہ لوگ آپ کے لیے کیسی عجیب عجیب باتیں بیان کر رہے ہیں اور ساحر و کاہن جھوٹا شاعر اور مجنوں کیا کیا یہ آپ کے نام رکھ رہے ہیں، باقی یہ لوگ خود گمراہ ہو گئے ہیں اور تمام ان کے مکر و فریب خاک میں مل گئے ہیں اور پھر یہ اپنی باتوں سے ہمتا را نہیں پاسکتے اور نشان کے پاس اس کو اس کی کوئی دلیل ہے۔

## تَبٰرَكَ الَّذِي

اِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَلَّتْ تَجْوِي  
مِنْ تَحْتِهَا الْاَلْهٰوُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا  
بِالسَّاعَةِ ۚ وَاعْتَدُوْا لِلْمَنِّ كَذٰبٌ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝  
اِذَا رَاَ اَتْلٰهُم مِّنْ مَّكَانٍ يَّعِيْبُ سَبَّوْا اِلٰهَا تَغِيْظًا وَزَفِيْرًا ۝  
وَاِذَا اَلْقَوْا مِنْهَا مَكَانًا صَنِيفًا مَّقْرَنَيْنِ دَعَوْا هٰذَا لَكَ  
ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوْا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَاَدْعُوْا ثُبُوْرًا  
كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ رَحْمَةُ الْخَلِيْدِ الَّذِي وَعَدَ  
الْمُتَّقِيْنَ ۚ كَاٰنْتَ اِلٰهَهُمْ جَزَاءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۱ لَّهُمْ فِيْهَا مَا  
يَشَاءُوْنَ وَلٰكِيْنَ لَّيْلِيْنَ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ وَعْدٌ مَّسْئُوْرًا ۝۱۲  
يَخْشَرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اِلٰهِ فَيَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ  
اَصْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰؤُلَاءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝۱۳ قَالُوْا  
نَسْبَحُكَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ  
اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ كَسَبَتْهُمْ وَاٰهَاءُ هُمْ حٰلِيْ نَسُوْا الَّذِيْ كَانُوْا  
قَوْلًا ثُبُوْرًا ۝۱۴ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ  
صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَظْلِمْ فَنُصْلَمْ نُبِذْهُ عَلٰٓى كَبِيْرٍ ۝  
وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اَلَيْهِمْ لِيَاْكُلُوْنَ  
الطَّعَامَ وَيَشْرَبُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۚ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ  
فِتْنَةً ۚ اَلْتَصِيْرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝

وہ (خدا) بہت ہابرکت ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لیے اس سے بہتر (چیزیں) بنا دے (یعنی) باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں نیز تمہارے لئے محل بنا دے (۱۰)۔ بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے (۱۱)۔ جس وقت وہ اُن کو دوزخ سے دیکھے گی تو (غضب ناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اُس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے (۱۲)۔ اور جب یہ دوزخ کی کسی جگہ میں (رجبوں میں) جکڑ ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے (۱۳)۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو (۱۴)۔ پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پر ہیز گاروں سے وعدہ ہے۔ یہ اُن کے (مملوں) کا بدلہ اور رہنے کا مکان ہوگا (۱۵)۔ وہاں جو چاہیں گے اُن کے لیے (میسر) ہوگا ہمیشہ اُس میں رہیں گے یہ وعدہ خدا کو (پورا کرنا) لازم ہے اور اس لائق ہے کہ مانگ لیا جائے (۱۶)۔ اور جس دن (خدا) ان کو اور اُن کو جنہیں یہ خدا کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا تو فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے (۱۷)۔ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے ہمیں یہ بات شایاں نہ تھی کہ میرے سوا اوروں کو دوست بناتے لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو برتنے کو نصیب دیا۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے (۱۸)۔ تو (کافرو) انہوں نے تو تم کو تمہاری بات میں جھٹلایا پس (اب) تم (عذاب کو) نہ پھیر سکتے ہو نہ

(کسی سے) مدد لے سکتے ہو۔ اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اُس کو بڑے عذاب کا مزا چھائیں گے (۱۹)۔ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرو گے اور تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے (۲۰)

### تفسیر سورۃ الفرقان آیات (۱۰) تا (۲۰)

(۱۰) وہ ذات بڑی عالی شان ہے، اس نے تو ان کفار کی فرمائش سے بھی اچھی چیز آپ کو دے دی، آخرت میں بہت سے باغات جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں بہتی ہیں اور جنت میں آپ کے لیے اس نے سونے اور چاندی کے بہت سے محلات تیار کر دیے جو ان کفار کی اس فرمائش سے کہیں زیادہ بہتر ہیں جو آپ کے لیے دنیا میں بقول ان کے بنائے جاتے اور یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بقول ان کے آپ کے لیے دنیا میں بہت سے محلات اور باغات بنادے یعنی مشرق و مغرب میں آپ کے لیے بہت سے شہر اور قلعے فتح فرمادے جن سے یہ کفار رشک کریں۔

### شان نزول: تَبَرَّكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (الخ)

ابن ابی شیبہؒ نے مصنف میں اور ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے خیمہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں اور اس کے خزانے دے دیے جائیں اور اس دینے سے آخرت میں آپ کے درجات میں ہمارے یہاں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہوگی اور اگر آپ فرمائیں تو یہ سب آخرت میں آپ کو دینے کے لیے جمع کر رکھیں آپ نے اس پر فرمایا آخرت میں مجھے دینے کے لیے جمع رکھیے چنانچہ آیت اسی چیز کی تصدیق میں نازل ہوئی ہے، تَبَرَّكَ الَّذِي (الخ) وہ ذات بہت عالی شان ہے اگر وہ چاہے تو آپ کو اس سے بہتر چیز دے دے۔

(۱۱) بلکہ یہ لوگ تو قیامت کے قائم ہونے کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں اور ہم نے ایسے شخص کی سزا کے لیے جو قیامت کو جھوٹ سمجھے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(۱۲) اور جب وہ دوزخ ان کو پانچ سو سال کی مسافت سے دیکھے گی تو یہ لوگ دور ہی سے اس کا جوش و خروش سنیں گے یعنی وہ غصہ میں انسان کی طرح غضب ناک ہوگی اور گدھے کی طرح چیخے گی۔

(۱۳) اور جب یہ لوگ اس دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں شیاطین کے ساتھ ہاتھ پیر جکڑ کر ڈال دیے جائیں گے تو اس تنگ جگہ میں یہ موت ہی موت پکاریں گے۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ اپنی ان لامتناہی مصیبتوں کی وجہ سے ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں

کو پکارو۔

(۱۵) اے محمد ﷺ آپ ان مکہ والوں یعنی ابو جہل اور اس کے ساتھیوں سے فرمائیے کیا یہ مصیبت و موت اور یہ دوزخ کی حالت اچھی ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت اچھی ہے جس کا کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں یعنی رسول اکرم ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی جنت ان کے لیے صلہ ہے اور ان کا آخرت میں ٹھکانا ہے۔

(۱۶) ان کو جنت میں وہ سب چیزیں ملیں گی جو کچھ وہ چاہیں گے اور تمنا کریں گے اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے وہ نکالے جائیں گے۔ یہ ایک وعدہ ہے جو آپ کے رب کے ذمہ ہے اور جس کی ان لوگوں نے درخواست کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی درخواست پوری فرمادی ہے۔

(۱۷) اور قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان کافروں کو اور ان کے بتوں کو جمع کرے گا تو ان کے معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے ان کو میری اطاعت سے گمراہ کیا تھا اور اپنی اطاعت کا حکم دیا تھا یا خود ہی انھوں نے راہ حق کو چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات کی وجہ سے تمہاری پرستش شروع کر دی۔

(۱۸) تو ان کے معبود یعنی بت وغیرہ عرض کریں گے معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم اس کے سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں یعنی وہ معبود کہیں گے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اوروں کی عبادت کریں تو پھر ہماری کیسے جرأت ہو سکتی تھی کہ ہم ان بد بختوں کو اپنی عبادت کا حکم دیتے لیکن آپ نے ان کو اور ان سے قبل ان کے بڑوں کو حالت کفر میں بہت ڈھیل اور آسودگی دی یہاں تک کہ یہ لوگ توحید اور آپ کی اطاعت ہی کو بھلا بیٹھے تو یہ لوگ خود ہی تباہ اور برباد ہوئے۔

(۱۹) اس وقت اللہ تعالیٰ ان غیر اللہ کے پجاریوں سے فرمائے گا سو تمہارے ان معبودوں نے تو تمہیں تمہاری سب باتوں میں جھوٹا ٹھہرا دیا سو تم اب ان فرشتوں یا بتوں کی گواہی کو اپنے سے نہ تو خود ٹال سکتے ہو یا یہ کہ اس دوزخ کے عذاب کو اپنے سے نہ تو خود ٹال سکتے ہو اور نہ کوئی تمہاری مدد کر سکتا ہے۔

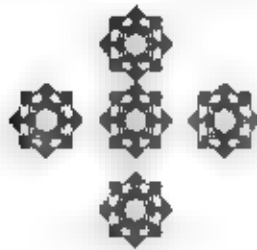
اور اے گروہ مسلمین جو جو تم میں سے کفر کرے گا یا یہ کہ اے گروہ کفار جو جو تم میں سے کفر پر قائم رہے گا تو ہم اس کو دوزخ میں بڑا عذاب دیں گے۔

(۲۰) اب اللہ تعالیٰ کفار کی اس بات کا جواب دیتا ہے کہ اس رسول کو کیا ہوا کھانا پیتا ہے الخ چنانچہ فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے ایک کو دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے یعنی عربی کو غیر عربی اور غنی کو فقیر اور شریف کو رذیل کے ذریعے آزماتے

ہیں جب یہ بات معلوم ہوگئی تو ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے کہا کیا تم رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے ساتھ صبر کرو گے تاکہ تم دین الہی اور حکم خداوندی کی اطاعت میں اس جماعت میں شامل ہو جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگو باقی آپ کا پروردگار خوب دیکھ رہا ہے کہ یہ اس چیز پر صبر نہیں کریں گے یا آیت مبارکہ کا یہ مطلب ہے کہ اے صحابہ کرام ﷺ کیا تم ان کفار کی تکالیف پر صبر کرو گے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ پورا پورا بدلہ دے جو صبر کرنے والوں کو ملتا ہے اور آپ کا پروردگار خوب دیکھ رہا ہے کہ ان کفار میں سے کون ایمان لاتا ہے اور کون ایمان نہیں لاتا۔

تَبٰی نَزْوٰی: وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ( النخ )

اور واحدیؒ نے جبیرؒ کے طریق سے بذریعہ ضحاکؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت مشرکین نے رسول اکرم ﷺ کو روزی کی تلاش پر طعنہ دیا اور کہنے لگے کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ ہماری طرح کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے تو یہ بات سن کر رسول اکرم ﷺ کو افسوس ہوا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے، سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے اور ابن جریرؒ نے بواسطہ سعیدؒ، یا عکرمہؒ، حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔



وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلِيكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا ۖ يَوْمَ يَرْوُنَ الْمَلِيكَةُ لَا تَنْشُرِي يَوْمَئِذٍ لِلْجُورِ مِينًا وَيَقُولُونَ جَعَلْنَا مُجْزَوًا ۖ وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى مَا عَمِلْنَا ۖ مَنْ عَمِلَ فَبِغَلَّةٍ هَبَاءٍ مُنْتَوَرًا ۖ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۖ وَيَوْمَ تَشَقُّقُ السَّمَاءُ بِالسَّحابِ وَأُنْزِلَ الْمَلِيكَةُ تَنْزِيلًا ۖ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَئِذٍ عَالِقَاتٌ لِّلْجَنَّةِ وَكَانَ يَوْمَ مَا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۖ وَيَوْمَ يَعْضُ الطَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۖ يُؤْتَلَىٰ لَيَلَتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۖ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۖ وَقَالَ الرَّسُولُ يَرْبُ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۖ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ ۖ وَكُلِّي بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۖ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۖ كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۖ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۖ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرُّ مَكَاذٍ وَأَصْلُ سَبِيلًا ۖ

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہ کیے گئے یا ہم آنکھ سے اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں۔ یہ اپنے خیال میں بڑائی رکھتے ہیں اور (اسی بنا پر) بڑے سرکش ہو رہے ہیں (۲۱)۔ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اُس دن گنہگاروں کے لیے کوئی خوشی کی بات نہیں ہوگی اور کہیں گے (خدا کرے تم) روک لیے (اور بند کر دیے) جاؤ (۲۲)۔ اور جو انہوں نے عمل کیے ہوں گے ہم اُن کی طرف متوجہ ہوں گے تو اُن کو اُڑتی خاک کر دیں گے (۲۳)۔ اُس دن اہل جنت کا ٹھکانا بھی بہتر ہوگا اور مقامِ استراحت بھی ہوگا (۲۴)۔ اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کیے جائیں گے (۲۵)۔ اُس دن نئی بادشاہی خدا ہی کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر (سخت) مشکل ہوگا (۲۶)۔ اور جس دن (ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا کہ کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا (۲۷)۔ ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا (۲۸)۔ اُس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے (۲۹)۔ اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (۳۰)۔ اور اسی طرح ہم نے گنہگاروں میں سے ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا اور تمہارا پروردگار ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے (۳۱)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہ اُتارا گیا۔ اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لیے (اُتارا گیا) کہ اس سے تمہارے دل کو قائم

رکھیں۔ اور (اسی واسطے) ہم اس کو ٹھیک ٹھیک کر پڑھتے ہیں (۳۲)۔ اور یہ لوگ تمہارے پاس جو (اعتراض کی) بات لاتے ہیں ہم تمہارے پاس اس کا معقول اور خوب مشرح جواب بھیج دیتے ہیں (۳۳)۔ جو لوگ اپنے مونہوں کے بل دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے اُن کا ٹھکانا بھی بُرا ہے اور وہ رستے سے بھی بہکے ہوئے ہیں (۳۴)

### تفسیر سورۃ الفرقان آیات (۲۱) تا (۲۴)

(۲۱) ابو جہل اور اس کے ساتھی جو بعث بعد الموت کا فکر نہیں کرتے وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں بھیجے جاتے جو ہم سے آکر کہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیں اور اس سے خود آپ کے بارے میں دریافت کر لیں یہ لوگ ایمان سے تکبر کر رہے ہیں اور اپنے دلوں میں خود کو

بہت بڑا سمجھ رہے ہیں کہ اللہ کو دیکھنے کی درخواست کرتے ہیں اور ایمان سے بہت زیادہ تکبر کر رہے ہیں یا یہ کہ بہت ہی دلیری اور بدتمیزی پہ اتر رہے ہیں کہ فرشتوں کے نزول کی خواہش کیے بیٹھے ہیں۔

(۲۲) جس دن یہ لوگ مرنے کے وقت فرشتوں کو دیکھیں گے اور وہ قیامت کا دن ہے تو فرشتے ان سے کہیں گے آج مشرکین کو خوشی کی بات یعنی جنت نصیب نہ ہوگی اور عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر کفار کہیں گے پناہ ہے پناہ یا یہ مطلب ہے کہ فرشتے ان کافروں سے کہیں گے کہ کفار کے لیے قطعی طور پر جنت کی بشارت بھی حرام کر دی گئی۔

(۲۳) اور ہم اس روز ان کے ان نیک کاموں کی طرف جو کہ وہ دنیا میں کر چکے تھے متوجہ ہوں گے تو آخرت میں ان کو ایسا بے کار کر دیں گے جیسا کہ جانوروں کے قدموں سے دھول اڑتی ہے یا یہ کہ ایسا کر دیں گے جیسا کہ کسی کمرہ میں سوراخ میں سے دھوپ کی روشنی جاتی ہے اور اس روشنی میں غبار کی سی ایک لکیر نظر آتی ہے پر اس کو کوئی ہاتھ میں نہیں لے سکتا اسی طرح ان کے اعمال کو ختم کر دیں گے۔

(۲۴) البتہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام قیامت کے دن ابوجہل وغیرہ سے قیام گاہ میں بھی اچھے ہوں گے اور آرام گاہ میں بھی بہت اچھے ہوں گے۔

(۲۵) اور نزول خداوندی کے لیے جس روز آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتے زمین پر ترتیب وار اتارے جائیں گے۔

(۲۶) اس روز حقیقی حکومت اور عادلانہ فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ دن کفار پر بہت ہی سخت ہوگا۔

(۲۷-۲۸) اور جس روز عقبہ بن ابی معیط کافر غایت وحسرت میں اپنے ہاتھ چبالے گا اور کہے گا کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دین کی راہ پر لگ جاتا، ہائے میری شامت کیا اچھا ہوتا کہ میں دین کے بارے میں ابی بن خلف کو دوست نہ بناتا۔

نشان نزول: وَيَوْمَ يَقُضُ الظَّالِمُ (النخ)

اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابی بن خلف رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اس کو عقبہ بن ابی معیط ڈانٹا کرتا تھا، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی جس روز یہ کافر حسرت میں اپنے ہاتھ چبالے گا۔ نیز اسی طرح شععی اور مقسم سے روایت کی گئی ہے۔

(۲۹) اس کم بخت نے جب کہ رسول اکرم ﷺ کو حید کا پیغام لے آئے تھے مجھ کو تو حید اور اطاعت خداوندی سے بہکا دیا اور شیطان تو انسان کو عین امداد کے وقت امداد دینے سے جواب دے کر رسوا کر ہی دیتا ہے۔

(۳۰) اس روز رسول اکرم ﷺ فرمائیں گے اے میرے پروردگار اس قوم نے اس قرآن کریم کو جو واجب العمل اور



واجب الاعتقاد تھا، بالکل نظر انداز کر رکھا تھا کہ اس کی طرف التفات ہی نہیں کرتے تھے اس پر عمل تو درکنار۔

(۳۱) اور ہم اسی طرح جیسا کہ ابو جہل آپ کا دشمن ہے مشرک لوگوں میں سے ہر نبی کے دشمن بناتے رہتے ہیں کہ آپ سے پہلے انبیاء کرام علیہ السلام کی ان کی قوم دشمن رہی ہے اور آپ کا رب آپ کی حفاظت کرنے اور آپ کے دشمن کے مقابلہ میں آپ کی مدد کرنے کے لیے کافی ہے۔

(۳۲) اور ابو جہل اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ جیسا کہ توریت موسیٰ علیہ السلام اور زبور داؤد علیہ السلام پر اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر ایک ہی دفعہ نازل کی گئی ہے اسی طرح یہ قرآن کریم ایک ہی بار کیوں نازل نہیں کیا گیا اسی طرح بذریعہ جبریل امین تدریجاً اس لیے نازل کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ہم آپ کے دل کو قوی رکھیں اور آپ کے دل میں اس کو محفوظ کر دیں۔

شان نزول: وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ (النخ)

ابن ابی حاتمؒ اور حاکمؒ نے تصحیح کے ساتھ اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ مشرکین کہنے لگے اگر محمدؐ اپنے دعوے کے مطابق نبی ہیں تو ان کا پروردگار ان کو عذاب نہیں دے گا باقی قرآن کریم ان پر ایک ہی بار کیوں نازل نہیں ہوتا، ایک ایک اور دو دو آیتیں کر کے کیوں نازل ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یعنی کافر لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر یہ قرآن دفعتاً کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

(۳۳) اور اسی لیے ہم نے اس کو بہت ٹھہرا ٹھہرا کر ایک ایک آیت کر کے نازل کیا ہے اور اوامر و نواہی اس میں صاف طور پر بیان کیے ہیں اور یہ لوگ آپ کے سامنے کیسا بھی عجیب سوال پیش کریں مگر ہم اس کا ٹھیک اور ٹھوس اور وضاحت کے ساتھ جواب آپ کو عنایت کر دیتے ہیں۔

(۳۴) یہ ابو جہل اور اس کے ساتھی وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنے مونہوں کے بل دوزخ میں ڈالے جائیں گے یہ لوگ آخرت میں جگہ کے اعتبار سے اور دنیا میں عمل کے اعتبار سے بھی بدتر اور حق و ہدایت کے راستہ سے گمراہ ہیں۔



وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ

أَخَاهُ هَارُونَ وَزَيَّرْنَا فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا  
فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا وَقَوْمُ نُوحٍ لَمَّا كَذَبُوا الرُّسُلَ أَخْرَجْنَاهُمْ  
وَجَعَلْنَاهُمْ لِبَنَاتٍ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا وَعَادًا  
وَنُوحًا وَأَوْصَحَبَ الرِّسْلَ وَقَرُّوْنَا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَلَا تَضْرِبْنَا  
لَهُ لَامِثًا وَلَا تَبْرَأْنَا تَتْمِيرًا وَلَقَدْ آتَيْنَا عَلَّ الْقُرْيَةَ آلَ يٰقُ  
أَمْطَرْتُ مَطَرُ السَّوَاءِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا بَلْ كَانُوا لَا  
يَرْجِعُونَ لِنُشُورًا وَإِذَا رَأَوْا أَنْ يَنْخَذُوكَ الْهَرُونَ الْهَرُونَ  
الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا أَنْ كَادَ لِيُضِلَّنَا عَنْ الْبَيْتِ لَوْ  
لَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهِ وَسَوْفَ يُعْنَوْنَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ  
مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا أَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ  
تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ  
أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اُن کے بھائی کو مددگار بنا کر اُن کے  
ساتھ کیا (۳۵)۔ اور کہا کہ دونوں اُن لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے  
ہماری آیتوں کی تکذیب کی۔ (جب تکذیب پر اڑے رہے) تو ہم  
نے اُن کو ہلاک کر ڈالا (۳۶)۔ اور نوح کی قوم نے بھی جب  
پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے اُنہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے نشانی  
بنادیا۔ اور ظالموں کے لیے ہم نے ڈکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا  
ہے (۳۷)۔ اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور اُن کے درمیان اور  
بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا) (۳۸)۔ اور سب کے  
(سمجھانے کے) لیے ہم نے مثالیں بیان کیں اور (نہ ماننے پر) سب  
کو تہس نہس کر دیا (۳۹)۔ اور یہ (کافر) اس بستی پر بھی گذر چکے ہیں  
جس پر بڑی طرح سے مینہ برسایا گیا تھا کیا وہ اس کو دیکھتے نہ ہوں  
گے۔ بلکہ اُن کو (مرنے کے بعد) جی اٹھنے کی امید ہی نہیں تھی (۴۰)۔  
اور یہ لوگ جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی اُڑاتے ہیں کہ کیا یہی  
فحش ہے جس کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (۴۱)۔ اگر ہم اپنے

معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ہم کو بہکا دیتا (اور) اُن سے (پھیر دیتا) اور یہ عنقریب معلوم کر لیں گے جب  
عذاب دیکھیں گے کہ سیدھے رستے سے کون بھٹکا ہوا ہے (۴۲)۔ کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا رکھا  
ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو سکتے ہو (۴۳)۔ یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر سننے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح  
ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں (۴۴)

### تفسیر سورۃ الفرقان آیات (۲۵) تا (۴۴)

(۳۵) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی تھی اور ہم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو معین و مددگار  
بنایا تھا۔

(۳۶) پھر ہم نے ان دونوں کو حکم دیا کہ فرعون اور اس کی قبطی قوم کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری نو نشانیوں کو جھٹلایا  
ہے مگر ان کے سمجھانے کے باوجود بھی وہ لوگ ایمان نہیں لائے نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان سب کو غرق کر کے بالکل ہی  
نیست و نابود کر دیا۔

(۳۷) اور قوم نوح علیہ السلام کو بھی ہم ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام اور پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم  
نے ان کو طوفان سے غرق کر دیا اور ہم نے ان کے واقعہ کو لوگوں کی عبرت کے لیے ایک نشان بنادیا تا کہ بعد میں آنے

والے ان کی پیروی نہ کریں۔

(۳۸) اور ہم نے ان مشرکین بالخصوص مشرکین مکہ کے لیے دوزخ میں دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

(۳۹) اور ہم نے قوم ہود علیہ السلام کو صالح علیہ السلام اور قوم شعیب علیہ السلام اور ان کے درمیان اور بہت سی امتوں کو ہلاک کیا ہے اور ان پہلی قوموں میں سے ہم نے ہر ایک قوم کو عذاب سے ڈرایا مگر اس کے باوجود وہ نہ مانے تو ہم نے ان سب کو یکے بعد دیگرے بالکل ہی تباہ کر دیا۔

(۴۰) اور یہ کفار مکہ اپنی آمد و رفت میں حضرت لوط علیہ السلام کی بستی سے ہو کر گزر رہے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے تو اس بستی اور وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ کیا کیا گیا؟ کیا یہ لوگ اس کو دیکھتے نہیں رہتے کہ پھر بھی عبرت نہیں حاصل کرتے کہ آپ کو نہ جھٹلائیں، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ مکرر جی اٹھنے کا احتمال ہی نہیں رکھتے۔

(۴۱) اور جب کفار مکہ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے تمسخر کرنے لگتے ہیں اور بطور مذاق کے کہتے ہیں کیا یہی بزرگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(۴۲) کہ اس نے ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم ان کی عبادت پر مضبوطی کے ساتھ قائم نہ رہتے۔

اللہ تعالیٰ بطور وعید کے فرماتا ہے کہ ان کو جلدی ہی معلوم ہو جائے گا جب عذاب کا معائنہ کریں گے کہ کون شخص دین و حجت کے اعتبار سے گمراہ تھا۔

(۴۳) اے پیغمبر آپ نے اس شخص یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھیوں کی حالت بھی دیکھی جنہوں نے عبادت کے لیے اپنا اللہ اپنی خواہشات نفسانی کو بنا رکھا ہے تو کیا آپ اس کی اس فساد سے نکالنے میں نگرانی کر سکتے ہیں، اس آیت کو آیت جہاد نے منسوخ کر دیا یا یہ کہ آپ اس کی عذاب سے نگرانی کر سکتے ہیں۔

(۴۴) یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر حق بات کو سنتے ہیں یا یہ کہ جس وقت وہ حق بات کو سنتے ہیں تو اس کو سمجھتے ہیں ان کا سننا اور پھر سمجھنا تو درکنار یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں کہ جن کو کھانے پینے کے علاوہ کسی قسم کی سمجھ بوجھ نہیں بلکہ یہ تو دین و حجت میں ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں کیوں کہ چوپائے تو اس راہ دین کے مکلف ہی نہیں۔



الْمَرَّةَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَوُشَّاءَ بَعْدَهُ سَائِلًا ثُمَّ  
 جَعَلْنَا السُّنُسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا  
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْيَمْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ  
 النَّهَارَ نُشُورًا وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ  
 يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِنُخْرِجَ  
 بِهِ بَلَدًا قَيْمًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَا بَيْنَ كَثِيرٍ  
 وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا الْفُورًا  
 وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا فَذَرْهُمْ أَفْكَرِينَ  
 وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جَهْدًا كَبِيرًا وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ  
 هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا يَمْحُ أجاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا  
 وَحِجْرًا مَعْجُورًا وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ  
 نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ  
 اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ  
 ظَهِيرًا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ  
 عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا  
 وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعِزِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَىٰ بِهِ  
 نَذِيرًا يَذُنُّ لَكَ عِبَادًا خَيْرًا مِنَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا  
 بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ فَسَلِّ  
 بِهِ خَيْرًا وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا  
 الرَّحْمَنُ أَنْسَجِدُ لِمَآئِمَاتٍ مُّرْئُونَ وَأَوْدَهُمْ نَفُورًا

بلکہ تم نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس  
 طرح دراز کر (کے پھیلا) دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو (بے  
 حرکت) ٹھیرا رکھتا پھر سورج کو اس کا رہنما بنا دیتا ہے (۴۵)۔ پھر ہم  
 اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں (۴۶)۔ اور وہی تو ہے  
 جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھ  
 کھڑے ہونے کا وقت ٹھیرایا (۴۷)۔ اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت  
 کے مینہ کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے  
 پاک (اور تمہارا ہوا) پانی برساتے ہیں (۴۸)۔ تاکہ اس سے شہرِ مزدہ  
 (یعنی زمینِ افتادہ) کو زندہ کر دیں اور پھر ہم اسے بہت سے چوپایوں  
 اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کیے ہیں پلاتے ہیں (۴۹)۔ اور ہم نے  
 اس (قرآن کی آیتوں) کو طرح طرح سے لوگوں میں بیان کیا تاکہ  
 نصیحت پکڑیں مگر بہت سے لوگوں نے انکار کے ہوا قبول نہ کیا  
 (۵۰)۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ڈرانے والا بھیج دیتے (۵۱)۔  
 تو تم کافروں کا کہنا نہ مانو اور ان سے اس قرآن کے حکم کے مطابق  
 بڑے شدد و سے لڑو (۵۲)۔ اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا  
 دیا ایک کا پانی شیریں ہے پیاس بجھانے والا اور دوسرے کا کھاری  
 چھاتی جلانے والا۔ اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ  
 بنادی (۵۳)۔ اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا۔ پھر اس  
 کو صاحبِ نسب اور صاحبِ قرابت دامادی بنایا۔ اور تمہارا پروردگار  
 (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے (۵۴)۔ اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی  
 چیز کی پرستش کرتے ہیں کہ جو نہ ان کو فائدہ پہنچا سکے اور نہ ضرر۔ اور  
 کافر اپنے پروردگار کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے (۵۵)۔ اور ہم

نے (اے محمد ﷺ) تم کو صرف خوشی اور عذاب کی خبر سنانے کو بھیجا ہے (۵۶)۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس (کام) کی اجرت نہیں مانگتا۔  
 ہاں جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی طرف (جانے کا) رستہ اختیار کر لے (۵۷)۔ اور اس (خدا کے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو (کبھی)  
 نہیں مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خبر رکھنے کو کافی ہے (۵۸)۔ جس نے  
 آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھیرا وہ (جس کا نام) رحمن (یعنی بڑا  
 مہربان) ہے تو اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کر لو (۵۹)۔ اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ  
 رحمن کیا؟ کیا جس کے لیے تم ہم سے کہتے ہو ہم اس کے آگے سجدہ کریں اور اس سے اور بد کہتے ہیں (۶۰)

## تفسیر سورۃ الفرقان آیات (۱۵) تا (۶۰)

(۳۶-۳۵) اے مخاطب کیا تو نے اپنے پروردگار کی اس قدرت و صنعت پر نظر نہیں کی کہ وہ صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے مشرق سے مغرب تک کس طرح سایہ کو پھیلاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس سایہ کو ہمیشہ ایک حالت پر ٹھہرایا ہوا رکھتا کہ آفتاب کی بلندی کا بھی اس پر کچھ اثر نہ پڑتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس سایہ کی درازی و کوتاہی پر ایک ظاہری علامت مقرر کر دیا کہ جہاں بھی سورج ہوتا ہے، سایہ فوراً اس کے ساتھ ہوتا ہے، پھر ہم نے اس سایہ کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیا۔

(۳۷) اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے رات تمہارے لیے پردہ کی چیز بنائی کہ اس میں ہر ایک چیز چھپ جاتی ہے اور نیند کو تمہارے جسموں کے لیے راحت کی چیز بنایا اور دن کو تمہاری روزی تلاش کرنے کا وقت بنایا۔

(۳۸-۳۹) اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے خوش کر دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کر دینے کی چیز ہے تاکہ اس کے ذریعے سے مردہ و بنجر زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور بہت سے انسانوں کو سیراب کریں۔

(۵۰) اور ہم اس پانی کو بقدر مصلحت سال بہ سال تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ لوگ اس کے ذریعے سے نصیحت حاصل کریں لیکن اکثر لوگوں نے اللہ کے اس انعام کو قبول نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کے ساتھ کفر کیے بغیر نہ رہے۔

(۵۱) مگر اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی والوں میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے۔ مگر ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے تاکہ ہر قسم کا ثواب اور ہر قسم کی فضیلتیں آپ کو حاصل ہوں۔

(۵۲) تو آپ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کی خوشی کا کام نہ کیجیے اور ان سے قرآن کریم اور بذریعہ توارز و رشور سے مقابلہ کیجیے۔

(۵۳) اور وہ ایسا ہے جس نے دو دریاؤں کو ملایا جن میں ایک تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک شور تلخ ہے۔ اور باوجود اس کے ان دونوں یعنی شیریں اور تلخ کے درمیان ایک حجاب اور ایک دوسرے کے پانی کے اختلاط سے ایک مانع قوی رکھ دیا۔

(۵۴) اور وہ ایسا ہے کہ جس نے مرد و عورت کے نطفہ سے انسانوں کو پیدا کیا اور پھر اسے خاندان والا یعنی ایسے رشتہ داروں والا بنایا جن سے نکاح نہیں کر سکتا اور سسرال والا بنایا کہ جن میں شادی بیاہ کر سکتا ہے اور مخلوق میں جو حلال

وحرام رشتے پیدا کیے اور تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔

(۵۵) اور یہ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان کی یہ عبادت اور اطاعت ان لوگوں کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی اور نہ ان جھوٹے معبودوں کی نافرمانی اور ترک عبادت ان لوگوں کے لیے کوئی نقصان دہ ہے اور ابو جہل تو اپنے رب کا مخالف ہی ہے یا یہ کہ کافروں کی مدد کر کے اپنے پروردگار کی کفر کے ساتھ مخالفت کرتا ہے۔

(۵۶) اور اے محمد ﷺ نے آپ کو اولاد مکہ والوں کی طرف جنت کی خوشخبری سنانے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۵۷) آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ میں تبلیغ توحید و قرآن پر تم سے کسی قسم کا کوئی مالی معاوضہ نہیں مانگتا البتہ جو چاہے وہ ایمان کا راستہ اختیار کرے یا یہ کہ جو چاہے وہ توحید کا قائل ہو جائے اور اس کے ذریعے سے اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرے اور وہاں پہنچ کر اس ایمان و توحید پر ثواب حاصل کرے۔

(۵۸) اور آپ اس جی لا یموت پر توکل رکھیے اور ایسے زندوں پر بھروسہ نہ کیجیے جن کو موت آجاتی ہے جیسا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابو طالب اور نہ مردوں پر جن میں کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں اور اس کے حکم سے نماز پڑھتے رہے اور اللہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔

(۵۹) اور وہ ایسا ہے کہ جس نے تمام مخلوقات اور تمام عجائبات کو چھ دن میں پیدا کیا یعنی دنیا کے اول دنوں میں کہ ہر ایک دن کی مقدار ہمارے حساب سے سال بھر کے برابر تھی اتوار سے شروع فرما کر جمعہ کو پورا کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ تخت شاہی پر قائم ہوا سو اس کی شان کسی اللہ والے سے پوچھنی چاہیے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی شان اہل علم سے دریافت کرو وہ تمہیں بتا دیں گے۔

(۶۰) اور جس وقت ان کفار مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کو سجدہ کرو اور توحید خداوندی کے قائل رہو، اس کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ تو کہتے ہیں کہ اللہ کیا چیز ہے ہم تو مسلمہ کذاب کے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتے کیا ہم اس بے سند چیز کو سجدہ کرنے لگیں گے اور اللہ تعالیٰ یا قرآن کریم کے تذکرہ سے یا یہ کہ رسول اکرم ﷺ کی دعوت سے ان کو اور زیادہ نفرت ہوتی ہے اور ایمان سے دور بھاگتے جاتے ہیں۔





## تَبَرَكَ الَّذِي

جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا  
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَن أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ  
أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۚ وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَتَنَزَّلُونَ عَلَى الْأَرْضِ  
هُونًا وَإِذَا دُعِيَ طَبَهُمُ الْجِبِلُّونَ قَالُوا سَلَامًا ۚ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ  
لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۚ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا  
عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۚ إِنَّهَا سَاءَتْ  
مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۚ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ  
يَقْتَرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۚ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ  
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا  
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۚ  
يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۚ إِلَّا مَن  
تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ  
حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۚ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا  
فَأِنَّهُ يُتَوَبُّ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ تَوْبَتَهُ وَلِيُثْبِتَ زُكْرَهُ وَإِذَا  
مَرُّوا بِالْمِغْرَمِ مَرُّوا كِرَامًا ۚ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ  
يَخْرُجُوا عَلَيْهَا غَضًا وَغَيْظًا ۚ سَوَالِدِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا  
مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْ لِّلشَّقِيْنَ إِمَامًا ۚ  
أُولَٰئِكَ يَعْرِضُونَ الْغُرَفَ ۚ يَنصَبُوا صَبْرًا وَيَقُولُونَ فِيهَا تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ  
غُلِيلِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۚ قُلْ تَابِعُوا أَمْرِي لَوْ  
لَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۚ

(اور خدا) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں بُرج بنائے اور  
اُن میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا  
(۶۱)۔ اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے  
آنے جانے والا بنایا (یہ باتیں) اس شخص کیلئے جو غور کرنا چاہے یا شکر  
گزاری کا ارادہ کرے (سوچنے اور سمجھنے کی ہیں) (۶۲)۔ اور خدا کے  
بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ  
اُن سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں (۶۳)۔ اور وہ  
جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (عجز و ادب سے)  
کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں (۶۴)۔ اور وہ جو دُعا مانگتے  
ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھو کہ اُس کا  
عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے (۶۵)۔ اور دوزخ ٹھہرنے اور رہنے  
کی بہت بُری جگہ ہے (۶۶)۔ اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو بے  
جا اڑاتے ہیں اور نہ نگلی کو کام میں لاتے ہیں۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ  
ضرورت سے زیادہ نہ کم (۶۷)۔ اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو  
نہیں پکارتے اور جس جاندار کو مار ڈالنے خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل  
نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (یعنی حکم شریعت کے مطابق) اور بد  
کاری نہیں کرتے۔ اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا  
قیامت کے دن اس کو دوزخ کا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس  
میں رہے گا (۶۹)۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے  
تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا انکیوں سے بدل دے گا اور خدا تو بخشنے  
والا مہربان ہے (۷۰)۔ اور جو توبہ کرتا اور نیک عمل کرتا ہے تو بے شک  
وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (۷۱)۔ اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں  
دیتے اور جب اُن کو بے ہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کا اتفاق

ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں (۷۲)۔ اور وہ کہ جب ان کو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو اُن پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں  
گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں) (۷۳)۔ اور وہ جو (خدا سے) دُعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا  
چمین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا (۷۴)۔ ان (صفات کے) لوگوں کو اُن کے صبر  
کے بدلے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے اور وہاں فرشتے اُن سے دُعا و سلام کے ساتھ ملاقات کریں گے (۷۵)۔ اس میں وہ ہمیشہ  
رہیں گے۔ اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے (۷۶)۔ کہہ دو کہ اگر تم (خدا کو) نہیں پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ

پر دوا نہیں کرتا۔ تم نے تکذیب کی ہے سو اس کی سزا تمہارے لیے لازم ہوگی (۷۷)

### تفسیر سورۃ الفرقان آیات (۶۱) تا (۷۷)

(۶۱) وہ ذات بہت عالی شان برکتوں والی ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے یا یہ کہ برج بنائے اور اس میں ایک روشن آفتاب جو انسانوں کے لیے دن کو روشن کر دیتا ہے اور ایک نورانی چاند جو رات کو لیے رات کو چمکدار بنا دیتا ہے بنایا۔

(۶۲) اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے اس شخص کے لیے جو ان کی آمد و رفت سے نصیحت حاصل کرنا چاہے اور شکر خداوندی میں خوب نیک عمل کرنا چاہے وہ رات کی عبادت دن میں کرنے کے لیے نہ چھوڑے اور دن کی عبادت کو نال کر رات پر نہ ڈالے۔

(۶۳) اور اللہ کے خاص بندے وہ ہیں جو خوف خداوندی سے زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے کافرو فاسق جہالت کی بات چیت کرتے ہیں تو وہ نرمی کے ساتھ جواب دیتے ہیں اور برائی کو دور کرنے کی بات کہتے ہیں۔

(۶۴) اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے تہجد کی نماز میں لگے رہتے ہیں۔

(۶۵-۶۶) اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے دوزخ کا عذاب دور کیجیے کیوں کہ اس کا عذاب لازم ہونے والا اور پوری تباہی ہے۔ بے شک وہ برا ٹھکانا اور برا مقام ہے۔

(۶۷) اور طاعات مالیہ میں ان کا یہ طریقہ ہے کہ جب وہ خرچ کرنے لگتے ہیں تو اللہ کی نافرمانی میں بالکل خرچ نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں کہ حق اور اطاعات ضروریہ میں خرچ کی کوتاہی کریں اور ان کا خرچ اس اسراف اور اس قسم کی کمی کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

(۶۸) اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے اور نہ اس کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں مگر حق پر یعنی قتل کرنے کا کوئی سبب ہو جیسا کہ رجم قصاص، ارتداد وغیرہ اور وہ زنا نہیں کرتے اور نہ زنا کو حلال سمجھتے ہیں۔

### شان نزول: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ (الغ)

امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالاں کہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ کہیں

تمہارے ساتھ نہ کھائے، میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ نہ کرنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کے لیے یہ آیات نازل فرمادیں یعنی کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے۔

نیز بخاری و مسلم ہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے قتل بھی بہت کیے تھے اور زنا بھی بکثرت کیے تھے وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھی ہے کہ کاش آپ ہمیں یہ بتادیں کہ اس چیز کو قبول کر لینا کیا ہمارے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب سورہ فرقان کی یہ آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا ہم نے تو بہت سے ناحق خون کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ بہت سے معبودوں کی عبادت کی ہے اور فواحش کا ارتکاب کیا ہے اس پر اَلَا مَنْ تَابَ (الخ) سے آیت کا یہ حصہ نازل ہوا یعنی مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے۔

(۶۹) وہ جو اس کو حلال سمجھے یعنی کافر تو اس کو دوزخ کی وادی یا گڑھے سے ہمیشہ کے لیے سابقہ پڑے گا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔

(۷۰) مگر جو شرک و گناہوں سے توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور ایمان لانے کے بعد نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے کفر کو ایمان کی برکت سے اور گناہوں کو اطاعت کی برکت سے اور جو غیر اللہ کی عبادت کی تھی اس کو عبادت خداوندی کی برکت سے اور برائیوں کو نیکیوں کی برکت سے معاف فرمادے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور جو توبہ پر مرے اس پر رحمت فرمانے والا ہے۔

(۷۱) اور جو شخص گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور خلوص کے ساتھ اعمال صالحہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پختہ توبہ کرنے والا ہوگا اور اس توبہ کا ثواب وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پائے گا۔

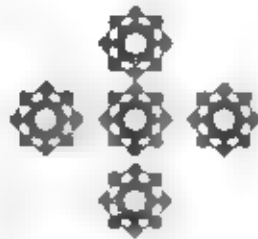
(۷۲) اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی بندوں میں یہ بات ہے کہ وہ بیہودہ باتوں کی مجالس میں شریک نہیں ہوتے اور اگر اتفاقی طور پر ایسی مجالس پر سے گزرنا پڑ جائے تو وہ سنجیدگی و متانت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

(۷۳) اور وہ ایسے ہیں کہ جس وقت ان کو اللہ کے احکام کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ احکام خداوندی پر بہرے ہو کر اور اندھے ہو کر اس پر نہیں گرتے بلکہ ان کو سنتے اور دیکھتے ہیں۔

(۷۴) اور وہ حضرات ایسے ہیں جو یہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہماری بیویوں اور ہماری

اولاد کو نیک صالح بناتا کہ ان کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمیں ایسا نیکو کار بناتا کہ ہماری پیروی کی جائے۔  
(۷۶-۷۵) ان اوصاف والوں کو جنت میں بلند درجات ملیں گے بوجہ اس کے کہ وہ اطاعت خداوندی فقر اور تکالیف پر ثابت قدم رہے اور وہ لوگ جس وقت جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کو منجانب اللہ بقاء اور سلام کی دعائیں دیں گے اور وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔

(۷۷) پیغمبر خدا ﷺ آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ اگر تم اس کی عبادت نہیں کرو گے تو میرا پروردگار تمہارے جسموں اور صورتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا جب کہ اس نے تمہیں توحید و عبادت کا حکم دیا ہے تو تم تو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھوٹا سمجھتے ہو تو عنقریب یہ چیز تمہارے لیے وبال جان ہو کر رہے گی، چنانچہ غزوہ بدر میں ضرب قتل اور قید کا عذاب نازل ہوا یعنی تم نے اپنے نبی ﷺ کو جھٹلایا تو یہ عذاب تم پر لازم ہو کر رہے گا یہ اللہ کی طرف سے وعید ہے۔



سُورَةُ الشُّعَرَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طَسَمَ تِلْكَ اِلْتِ الْكِتَابِ الْمُبِينِ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ  
نَفْسُكَ اَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ اِنْ نَّشَأْنُ نَزَّلَ عَلَيْهِمْ  
مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ  
وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُعَدِّثٍ اِلَّا كَانُوا عَنْهُ  
مُعْرِضِينَ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيَهُمْ اَلْبُؤْسُ مَا كَانُوا بِهِ  
يَسْتَكْبِرُونَ اُولَئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى الْاَرْضِ كَمَا اُنْتَبِثْنَا فِيْهَا مِنْ  
كُلِّ ذَفَجٍ كَرِيْمٍ اِنْ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةٌ لِّوَالِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ  
وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
طَسَمَ (۱)۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۲)۔ (اے پیغمبر)  
شاید تم اس (رنج) سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اپنے تئیں ہلاک  
کردو گے (۳)۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتار دیں  
پھر ان کی گردنیں اس کے آگے ٹھک جائیں (۴)۔ اور ان کے  
پاس (خداے) رحمن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر یہ  
اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۵)۔ سو یہ تو جھٹلا چکے اب ان کو اس چیز  
کی حقیقت معلوم ہوگی جس کی ہنسی اڑاتے تھے (۶)۔ کیا انہوں نے  
زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی نفیس  
چیزیں اگائی ہیں (۷)۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے مگر یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں (۸)۔ اور تمہارا  
پروردگار غالب (اور) مہربان ہے (۹)

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱) تا (۹)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے آخری آیت کے، اس لیے کہ یہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے، اس  
سورت میں دو سو ستائیس آیات اور ایک ہزار دو سو ستر سٹھ کلمات، پانچ ہزار پانچ سو بیالیس حروف ہیں۔  
(۱-۲) طاء سے مراد اس کی بلندی اور قدرت اور سین سے مراد عہدگی اور میم سے مراد ملک اور بادشاہت ہے یا یہ کہ  
اللہ تعالیٰ نے یہ ایک قسم کھائی ہے یعنی میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سورت اس قرآن کی آیات میں جو حلال و حرام اور  
ادامہ دہی کو واضح طور پر بیان کرنے والا ہے۔

(۳) اور اے محمد ﷺ شاید آپ قریش کے ایمان نہ لانے پر غم کرتے کرتے اپنی جان دے دیں گے۔  
(۴) کیوں کہ آپ قریش کے ایمان لانے کے بہت خواہش مند تھے اور آپ ان کے ایمان لانے کو پسند فرماتے  
تھے، اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک بڑی نشانی نازل کر دیں کہ پھر ان کی گردنیں اس نشانی سے جھک جائیں۔  
(۵) اور ان کے نبی کے پاس جبریل امین قرآن کریم کی کوئی تازہ آیت ایک کے بعد دوسری لے کر نہیں آتے مگر  
یہ کہ اس قرآن کریم کو جھٹلانے لگتے ہیں۔

(۶) یہاں تک کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو جھٹلایا۔  
سوان کو عنقریب عذاب کی حقیقت معلوم ہو جائے گی یا یہ کہ قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جو مذاق

کرتے تھے اس کی سزا کی حقیقت ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گی۔

(۷) کیا کفر مکہ نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں ہر ایک رنگ کی عمدہ عمدہ قسم کی بوٹیاں لگائی ہیں۔

(۸-۹) ان کے رنگوں کے اختلاف میں بھی ایک بڑی نشانی اور عبرت ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے، بدو  
کے دن جتنے مارے گئے سب کے سب کافر تھے اور آپ کا رب سزا دینے میں غالب اور مومنین پر رحم کرنے والا ہے۔

اور سب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ (۱۰)۔ (یعنی) قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں (۱۱)۔ انہوں نے کہا کہ میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھیں (۱۲)۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان رکتی ہے تو ہارون کو حکم بھیج (کہ میرے ساتھ چلیں) (۱۳)۔ اور اُن لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبیلے کے خون کا دعویٰ) بھی ہے سو مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ مجھ کو ماری ڈالیں (۱۴)۔ فرمایا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں (۱۵)۔ تو دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمام جہان کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں (۱۶)۔ (اور اس لیے آئے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں (۱۷)۔ (فرعون نے موسیٰ سے) کہا کیا ہم نے تم کو کہ ابھی بچے تھے پرورش نہیں کیا اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر (نہیں) کی (۱۸)۔ اور تم نے وہ کام کیا تھا جو کیا اور تم ناشکرے معلوم ہوتے ہو (۱۹)۔ (موسیٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا (۲۰)۔ تو جب مجھے تم سے ڈر لگا تو تم میں سے بھاگ گیا۔ پھر خدا نے مجھ کو نبوت و علم بخشا اور مجھے پیغمبروں میں سے کیا (۲۱)۔ اور (کیا) یہی احسان ہے جو آپ مجھ پر رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (۲۲)۔ فرعون نے کہا کہ تمام جہان کا مالک کیا (۲۳)۔ کہا کہ آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگوں کو یقین ہو

وَإِذْ نَادَى رَبُّكَ مُوسَىٰ إِنَّ  
 أَنْتَ لَاقَوْمَ الظَّالِمِينَ قَوْمٌ فِي عِزِّكَ  
 لَآتِقُونَ قَالِ رَبِّ  
 إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ وَيُضِيقَ صُغْرِي  
 وَلِيُضِلُّوا سَبِيلِي فَأَرْسِلْ إِلَى هَارُونَ  
 وَلْيَمْلِكْ عَلَى ذُلِّهِ وَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ  
 قَالِ كَلَّا فَادْعِ بِإِيتَانَا مِنْكَ مُسْتَمِعُونَ  
 فَأَتِيَا فِرْعَوْنَ فَقَوَّارًا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا مِنْ عِبَادِكَ سِينِينَ  
 قَالِ لَمْ نَرْبِّهِ فِينَا وَلَيْدًا وَلَيْسَتْ فِينَا مِنْ  
 عِبَادِكَ سِينِينَ وَفَعَلْتَ فَعَلْتَنَ الَّتِي  
 فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ قَالِ فَسَبِّحْ  
 إِذَا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ فَفَرَّرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا  
 خِفْتُمْكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي  
 مِنَ الْمُرْسَلِينَ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنَّهَا  
 عَلَى أَنْ عَبَّدْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالِ فِرْعَوْنُ  
 وَرَبُّ الْعَالَمِينَ قَالِ رَبُّ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَإِيتَانَا أَنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ  
 قَالِ يَنْ حَوْلَهُ إِلَّا تَسْتَمِعُونَ قَالِ رَبُّكُمْ  
 وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ قَالِ إِنَّ رَسُولَكُمْ  
 الَّذِي أَرْسَلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ قَالِ رَبُّ  
 الشَّرِّقِ وَالْمَغْرِبِ وَإِيتَانَا أَنْ كُنْتُمْ  
 تَقِيقُونَ قَالِ لِمَنِ اتَّخَذَتِ الْبُحَيْرَى  
 لِجَعَلْنَكَ مِنَ السَّخِرِينَ قَالِ وَلَوْ جِئْتُكَ  
 بِشَيْءٍ مُبِينٍ قَالِ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ  
 الصَّادِقِينَ فَأُلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلُجُّ  
 فِي الْمِيْنِ وَنَارُ يَدَاكَ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ  
 لِلنَّظِيرِينَ

(۲۳)۔ فرعون نے اپنے اہالی موالی سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں (۲۵)۔ (موسیٰ نے) کہا کہ تمہارا اور تمہارا۔ باپ دادا کا مالک (۲۶)۔  
(فرعون نے) کہا کہ (یہ) پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے پاؤں لا ہے (۲۷)۔ (موسیٰ نے) کہا کہ مشرق اور مغرب اور جو سمجھ ان



دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو (۲۸)۔ (فرعون نے) کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا (۲۹)۔ (موسیٰ) نے کہا خواہ آپ کے پاس روشن چیز لاؤں (یعنی معجزہ) (۳۰)۔ (فرعون نے) کہا کہ اے سچے ہو تو اسے لاؤ (دکھاؤ) (۳۱)۔ پس انہوں نے اپنی لاشی ڈالی تو وہ اسی وقت صریح اثر دہا بن گئی (۳۲)۔ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کو سفید (براق) نظر آنے لگا (۳۳)

### تفسیر سورۃ التَّوْحِيدِ آیات (۱۰) تا (۲۶)

(۱۰-۱۱) اور ان لوگوں سے وہ واقعہ بیان کیجیے جب کہ آپ کے رب نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا یا یہ کہ ان کو حکم دیا کہ ان کافر لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ غیر اللہ کی عبادت سے کیوں نہیں ڈرتے۔

(۱۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے اندیشہ ہے کہ وہ میری رسالت کو جھٹلا دیں گے۔

(۱۳) اور ان لوگوں کے جھٹلانے سے میرا دل تنگ ہونے لگتا ہے یا یہ کہ بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور فرعون کے ڈر سے میری زبان اچھی طرح نہیں چلتی، اس لیے میرے ساتھ ہارون کو بھی بھیج دیجیے تاکہ وہ میرے مددگار رہیں یا یہ کہ بذریعہ جبریل امین ہارون علیہ السلام کے پاس بھی جی بھیج دیجیے تاکہ وہ میرے مددگار رہیں۔

(۱۴) اور میں نے قبلی کو قتل کر دیا تھا اس کا بدلہ بھی میرے ذمہ ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ لوگ مجھے قتل نہ کر ڈالیں۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ میں ہرگز ان لوگوں کو تم پر تسلط کا موقع نہیں دوں گا۔ سو تم دونوں ہماری نو نشانیاں یعنی ید بیضاء، عصا، طوفان، قمل، جراد، ضفادع، دم، پھلوں کی کمی، قحط سالی لے کر جاؤ میں تمہارا مددگار ہوں اور جو کچھ وہ تم دونوں کو جواب دے گا میں اس کو سنتا ہوں۔

(۱۶-۱۷) سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم تیری طرف اور تیری قوم کی طرف رب العالمین کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔

(۱۸) یہ پیغام سن کر فرعون نے حضرت موسیٰ کو نظر اٹھا کر دیکھا اور کہنے لگا اے موسیٰ علیہ السلام کیا ہم نے تمہیں بچپن میں پرورش نہیں کیا اور تیس سال تک تم ہم میں رہے۔

(۱۹) اور تم نے قبلی کو بھی قتل کیا اور تم میری نعمتوں کے بڑے ناشکر گزار ہو۔

(۲۰-۲۱) حضرت موسیٰ نے فرمایا میں نے واقعتاً وہ حرکت کر لی تھی اور اس وقت تمہارے احسان کا خیال نہ

تھا، سو جب مجھے اپنی جان کا خطرہ ہوا تو میں یہاں سے مفرور ہو گیا تو میرے پروردگار نے مجھے دانش مندی علم اور نبوت عطا فرمائی اور مجھے رسولوں میں شامل کر کے تیرے اور تیری قوم کی طرف بھیج دیا۔

(۲۲) اے فرعون یہ وہ نعمت ہے جس کا تو احسان جتا رہا ہے اور میرے اوپر جو تم نے زیادتی کی ہے اس کو یاد نہیں کرتے کہ تم نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت میں ڈال رکھا ہے۔

(۲۳-۲۲) فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رب العالمین کی ماہیت اور اس سے تمہارا مقصود کیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رب العالمین آسمان وزمین اور ان کے درمیان جو مخلوقات اور عجائبات ہیں ان سب کا پروردگار ہے اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو کہ آسمان وزمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

(۲۵) فرعون نے اپنے حواریوں سے کہا، موسیٰ جو کچھ کہہ رہے ہیں تم سنتے ہو اور فرعون کے حواریوں کی تعداد دو سو پچاس تھی یہ فرعون کے خصوصی آدمی تھے جو دیباچہ کے جتنے پہنے ہوئے تھے جن پر سونے کا کام تھا۔

(۲۶) ان حواریوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آسمان وزمین کا پروردگار کون ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ پروردگار ہے تمہارا اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا۔

(۲۷) فرعون نہ سمجھا اس نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ یہ تمہارا رسول مجنون معلوم ہوتا ہے ان حواریوں نے کہا کہ موسیٰ کس پروردگار کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو اور کون ہمارا پروردگار ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کا۔

(۲۸) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ پروردگار مشرق کا اور مغرب کا ہے اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے اس کا بھی اگر تم اس کی تصدیق کرتے ہو۔

(۲۹) آخر فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اگر تم میرے سوا کوئی اور معبود تجویز کرو گے تو تمہیں جیل خانہ بھیج دوں گا اور اس کی قید قتل کرنے سے زیادہ سخت تھی کیوں کہ جب کسی کو قید کرتا تھا تو دور دراز وحشت ناک تاریک مقام میں ڈال دیا کرتا تھا کہ وہاں نہ کوئی آواز سنائی دیتی تھی اور نہ ہی کوئی چیز نظر آیا کرتی تھی۔

(۳۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا کہ اگر میں اپنے دعویٰ پر کوئی صریح دلیل پیش کر دوں تب بھی نہ مانے گا۔

(۳۱-۳۲) فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اچھا تو دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوائے رسالت میں سچے ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاشی ڈال دی تو وہ اچانک ایک پیلے رنگ کا نمایاں اثر دہا بن گیا۔

(۳۳) فرعون کہنے لگا یہ تو ایک واضح نشانی ہے اس کے علاوہ اور کوئی دوسری نشانی ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں دے کر نکالا تو وہ سورج کی روشنی کی طرح دفعتاً چمکتا ہوا ہو گیا کہ اس کی چمک اور روشنی سے دیکھنے والے حیران رہ گئے۔



قَالَ لِلْمَلَاحِقَةِ إِنَّ هَذَا السِّعْرُ

عَلَيْهِمْ يُرِيدُ أَنْ يَخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاذُ وَأَبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ خَشِيرِينَ يَأْتُواكُم بِحُلٍ سَعَادٍ عَلَيْهِمْ فَجِئَ السَّحَرَةُ لِبَيْتَاتٍ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَبِئُونَ لَعَلَّكُمْ تَتَّبِعُونَ السَّحَرَةَ إِنَّ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ فَمَتَى جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَإِنَّا لِنَأْتِيهِمْ أَنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّمَا أَذِلَّةٌ مُتَقَرَّبِينَ قَالَهُمُ مُوسَى الْقَوْمَ إِنَّمَا أَنْتُمْ مُلْكُوتٌ قَالُوا لَقَوْمٌ أَجْمَلُكُمْ وَعَصِيَّتُهُمْ وَقَالُوا بَعْزٌ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ قَالَتْ مُوسَى عَصَاةٌ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ قَالَتْ السَّحَرَةُ لِمُحَمَّدٍ قَالُوا أَأَمَّا بِرَبِّ الْغَالِبِينَ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ قَالَ أَمْتَمْلِكْهُ قَبْلَ أَنْ أَذِنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْزَلْنَاهُ مِنْ خَلَابٍ وَلَا وَصَلْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ قَالُوا الْإِضْيُرُّ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ إِنَّا نَظُنُّكَ لِنَارِنَا بِحُطِينِنَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ

فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ کامل فن جادو گر ہے (۳۳)۔ چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ (۳۵)۔ انہوں نے کہا کہ اس کے اور اس کے بھائی (کے بارے) میں کچھ توقف کیجیے اور شہروں میں ہر کارے بھیج دیجیے (۳۶)۔ کہ سب ماہر جادو گروں کو (جمع کر کے) آپ کے پاس لے آئیں (۳۷)۔ تو جادو گر ایک مقرر دن کی میعاد پر جمع ہو گئے (۳۸)۔ اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہو جانا چاہیے (۳۹)۔ تاکہ اگر جادو گر غالب رہیں تو ہم ان کے پیرو ہو جائیں (۴۰)۔ جب جادو گر آ گئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم غالب رہے تو ہمیں صلہ بھی عطا ہوگا؟ (۴۱)۔ فرعون نے کہا ہاں اور تم مقربوں میں داخل کر لیے جاؤ گے (۴۲)۔ موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو چیز ڈالنی چاہتے ہو ڈالو (۴۳)۔ تو انہوں نے اپنی رتیاں اور لاشیاں ڈالیں اور کہنے لگے کہ فرعون کے اقبال کی قسم ہم ضرور غالب رہیں گے (۴۴)۔ پھر موسیٰ نے اپنی لاشی ڈالی تو وہ ان چیزوں کو جو جادو گروں نے بنا کی تھیں یکا یک نکلنے لگی (۴۵)۔ تب جادو گر سجدے میں گر پڑے (۴۶)۔ (اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہاں کے مالک پر ایمان لائے (۴۶)۔ جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے (۴۸)۔ فرعون نے

کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے بے شک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ سو عنقریب تم (اس کا انجام) معلوم کر لو گے کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطراف مخالف سے کٹوا دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھوا دوں گا (۴۹)۔ انہوں نے کہا کہ کچھ نقصان (کی بات) نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (۵۰)۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دے گا اس لیے کہ ہم اول ایمان لانے والوں میں ہیں (۵۱)

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۲۴) تا (۵۱)

(۳۳-۳۵) اس پر فرعون نے اہل دربار سے کہا کہ یہ رسول ماہر جادو گر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ سرزمین مصر سے تمہیں نکال باہر کرے۔ تم اس بارے میں مجھے کیا مشورہ دیتے ہو۔

(۳۶-۳۷) درباریوں نے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دیجیے اور ان کو قتل نہ کیجیے اور شہروں میں چپراسیوں کے ذریعے جادو گروں کے نام حکم نامے بھیج دیجیے کہ وہ سب ماہر جادو گروں کو لا کر حاضر کر دیں تاکہ وہ موسیٰ

جادو کی طرح اپنا جادو دکھائیں۔

(۳۸-۳۹-۴۰) چنانچہ بہتر جادوگر ایک معروف دن کے خاص وقت پر حاضر کیے گئے۔

اور وہ میلے یا ان کی عید کا دن یا نیروز تھا اور لوگوں میں بھی اعلان کر دیا گیا کہ اگر جادوگر موسیٰ پر غالب آگئے تو ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں گے۔

(۴۱) چنانچہ جب جادوگر آئے تو انھوں نے کہا کہ اگر ہم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے تو کیا ہمیں کوئی بڑا معاوضہ اور انعام ملے گا۔

(۴۲) فرعون نے کہا ہاں تمہیں بڑا انعام ملے گا اور مزید یہ کہ تم میرے خصوصی مقرب بن جاؤ گے۔

(۴۳) غرض کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہو ڈالو۔

(۴۴) چنانچہ انھوں نے ستر لکڑیاں اور ستر رسیاں میدان میں ڈالیں اور کہنے لگے فرعون کے اقبال کی قسم ہم ہی موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہیں گے۔

(۴۵) چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا اور وہ ڈالنے کے ساتھ ہی جادوگروں کے تمام دھندوں کو نکلنے لگا۔

(۴۶-۴۷-۴۸) یہ دیکھتے ہی تمام جادوگر سجدہ میں گر گئے ان کے تیزی کے ساتھ سجدہ کرنے کو کرنے سے تعبیر فرمایا اور جب تمام ان کی رسیوں اور لکڑیوں کا جال ختم ہو گیا تو جادوگر سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ معجزہ ہے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔

(۴۹) فرعون نے ان سے کہا کیا رب العالمین سے معاذ اللہ میری ذات مراد ہے انھوں نے کہا نہیں بلکہ جو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا رب ہے۔

فرعون نے کہا میرے حکم دینے سے پہلے ہی تم موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے، معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جادو میں تم سب کا استاد ہے ابھی تمہیں حقیقت معلوم ہو جاتی ہے جو میرا تمہارے ساتھ برتاؤ ہوگا میں تمہارا دابنا ہاتھ اور بایاں پیر کٹواؤں گا اور مصر کی نہر کے کنارے پر تم سب کو سولی پر لٹکواؤں گا۔

(۵۰) انھوں نے جواب دیا جو دنیا میں ہمارے ساتھ برتاؤ کرے گا اس سے ہمارا آخرت میں کوئی نقصان نہیں ہوگا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے عطا کردہ ثواب کے پاس جا پہنچیں گے۔

(۵۱) اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمارے سابقہ شرک کو معاف کر دے اس وجہ سے کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ

بِعَبْدِي إِيَّاكَ مَثْبُوتُونَ ۖ وَارْسُ فِرْعَوْنَ فِي الْمَذَابِ الْخَبِيرِ  
إِنَّ هُوَ رَاسُ ذُنُوبِهِ قَبِيحُونَ ۖ وَاللَّهُ لَافْظُونَ ۖ وَإِذْ لَجِئُكَ  
حَذِرُونَ ۖ فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّتِ وَيَحْيُونَ ۖ وَكَوْنُهُمْ مَقَامُ الْيَوْمِ  
كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ فَاتَّبَعُوهُمْ قَتِيلِينَ ۖ فَمِمَّا  
تَرَآءَ الْجَعِينَ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَنَذَرُكَوْنَ ۖ قَالَ كَلَّا إِنَّ  
مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيُنِي ۖ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ  
فَإِنْفَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَاطُودٍ هُمْصٍ ۖ وَازْلَفْنَا تَمَّ الْأَخِيرِينَ  
وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْعِينَ ۖ ثُمَّ أَخْرَجْنَا الْأَخِيرِينَ  
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَبَدُ  
الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو رات کو لے  
نکو کہ (فرعونوں کی طرف سے) تمہارا تعاقب کیا جائے گا  
(۵۲)۔ تو فرعونوں نے شہروں میں نقیب روانہ کئے (۵۳)۔ اور  
کہا کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہے (۵۴)۔ اور یہ ہمیں غصہ  
دار ہے ہیں (۵۵)۔ اور ہم سب با ساز و سامان ہیں (۵۶)۔ تو ہم  
نے اُن کو باغوں اور چشموں سے نکال دیا (۵۷)۔ اور خزانوں اور  
نقیص مکانات سے (۵۸)۔ (ان کے ساتھ ہم نے) اس طرح  
(کیا) اور ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو کر دیا (۵۹)۔ تو انہوں  
نے سورج نکلنے (یعنی صبح کو) اُن کا تعاقب کیا (۶۰)۔ جب دونوں  
جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ  
لیے گئے (۶۱)۔ موسیٰ نے کہا کہ تم نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ

بچاؤ گا

ہے وہ مجھے رستہ بتائے گا (۶۲)۔ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاشی دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا  
(یوں) ہو گیا (کہ) گویا پہاڑ (ہے) (۶۳)۔ اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا (۶۴)۔ اور موسیٰ اور اُن کے ساتھ والوں کو  
(تو) بچا لیا (۶۵)۔ پھر دوسروں کو ڈبو دیا (۶۶)۔ بے شک اس قصے میں نشانی ہے۔ لیکن یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں (۶۷)۔ اور  
تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۶۸)

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۵۲) تا (۶۸)

(۵۲) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ بنی اسرائیل میں سے میرے ان بندوں کو جو کہ آپ پر ایمان لائے ہیں،  
شبائش (مصر) سے باہر لے جاؤ تم لوگوں کا فرعون اور اس کی قوم تعاقب کرے گی۔  
(۵۳-۵۶) چنانچہ فرعون نے شہروں میں چڑا سی دوڑائے اور یہ کہا بھیجا موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے تھوڑی سی  
جماعت ہے اور ان لوگوں نے ہمیں بہت غصہ دلایا ہے اور ہم سب ایک مسلح جماعت ہیں۔  
(۵۷-۵۸) غرض کہ ہم نے فرعونوں کو باغوں سے، پاکیزہ پانی کے چشموں سے اور مالوں کے خزانوں اور عمدہ  
مکانات سے نکال باہر کیا۔

(۵۹) اور جو ہماری نافرمانی کرتا ہے ہم اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے ہیں اور فرعونوں کی ہلاکت کے بعد بنی  
اسرائیل کو مصر کا مالک بنادیا۔

(۶۰-۶۱) غرض فرعونیوں نے (ایک روز) سورج نکلنے کی وقت ان کو پیچھے سے جالیا، پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت اور فرعون کی جماعت کا آنا سامنا ہو گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہی کہنے لگے، اے موسیٰ علیہ السلام بس ہم تو اب ان کے ہاتھ آ گئے۔

(۶۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہم ہرگز ان کے ہاتھ نہیں آ سکتے کیوں کہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ ابھی مجھ کو ان سے نجات دے دے گا اور راستہ بتا دے گا۔

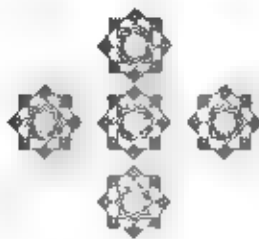
(۶۳) پھر ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو، چنانچہ انھوں نے مارا جس سے اس دریا کے پھٹ کر بارہ حصے ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک حصہ اتنا بڑا تھا جتنا بڑا پہاڑ۔

(۶۴) اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو بھی اس کے قریب پہنچا دیا اور دریا میں اتار دیا اور یہ سب کے سب کافر تھے۔

(۶۵-۶۶) اور ہم نے موسیٰ اور ان کے سب ساتھیوں کو غرق ہونے سے بچالیا پھر فرعون اور اس کی قوم کو دریا میں غرق کر دیا۔

(۶۷) اور یہ جو ہم نے ان کے ساتھ معاملہ کیا اس واقعہ میں بھی بڑی عبرت ہے اور باوجود اس کے ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۶۸) اور آپ کا رب کافروں کو سزا دینے میں بڑا زبردست ہے اور مسلمانوں پر بڑا مہربان بھی اسی لیے ان لوگوں کو غرق ہونے سے بچالیا۔





وَأَنبَلُ عَلَيْهِمْ نَبَأُ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ

مَا تَعْبُدُونَ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَّلُ لَهَا عَلَيْكُمُ الْقَوْلَ قَالُوا  
هَلْ يَسْمَعُونَكُمُ إِذْ تَدْعُونَ أَوْ يَنْفَعُونَكُمُ أَوْ يَضُرُّونَ قَالُوا  
بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُمْ  
تَعْبُدُونَ إِلَّا تَعْبُدُونَ آبَاءَكُمْ وَالْأَقْدَامُونَ فَإِنَّهُمْ عَادُوا لِيَّ الْآرَبِ  
الْعَالِيِينَ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَالَّذِي هُوَ يُضِلُّنِي  
وَيَسْقِينِ وَإِذَا أَمَرْتُ فَيُؤْيِسُنِي وَالَّذِي يُبَيِّنُ لِي  
رَبِّ هَبْلِي حُكْمًا وَالْحَقِّ بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي  
لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ  
النَّعِيمِ وَاعْفُ عَنِّي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ وَلَا تُخْزِنِي  
يَوْمَ يُنْفَخُونَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى  
اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأَزْلَفَتْ الْجَنَّةُ الْمُتَّقِينَ  
وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ يَبْغُونَ وَقِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُكُمْ أَوْ يُنْصَرُونَ فَلْيَكْبُوا فَإِنِّي  
أَنَا اللَّهُ الْغَاثُ وَالْغَابِقُ وَجُنُودُ ابْلِيسَ اجْمَعُونَ قَالُوا وَهُمْ قَبْلًا  
يَخْتَصِمُونَ تَكَلَّمَ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ إِذْ نَسُوا مَا كَانُوا  
فَعْبُدُونَ وَمَا أَضَلُّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ  
وَلَا صِدِّيقٍ حَسِيمٍ فَلَوْ أَنَّ نَا كَرِهَتْ لَقُلُوا فَلَنُكُونَ مِنَ الْغَائِبِينَ  
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ  
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

اور اُن کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنا دو (۶۹)۔ جب اُنہوں نے اپنے  
باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو  
(۷۰)۔ وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان (کی پوجا) پر  
قائم ہیں (۷۱)۔ (ابراہیم نے) کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو  
کیا وہ تمہاری (آواز) سنتے ہیں؟ (۷۲)۔ یا تمہیں کچھ فائدہ دے  
سکتے ہیں یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ (۷۳)۔ اُنہوں نے کہا (نہیں)  
بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح دیکھا ہے (۷۴)۔ (ابراہیم  
نے) کہا کہ تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو (۷۵)۔ تم بھی  
اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی (۷۶)۔ وہ میرے دشمن ہیں۔ مگر  
(خدائے) رب العالمین (میرا دوست ہے) (۷۷)۔ جس نے  
مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے (۷۸)۔ اور وہ مجھے کھلاتا  
اور پلاتا ہے (۷۹)۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا  
ہے (۸۰)۔ اور وہ جو مجھے مارے گا (اور) پھر زندہ کرے گا  
(۸۱)۔ اور وہ جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن  
میرے گناہ بخشے گا (۸۲)۔ اے میرے پروردگار مجھے علم و دانش  
عطا فرما اور نیکو کاروں میں شامل کر (۸۳)۔ اور بچھلے لوگوں میں  
میرا ذکر نیک (جاری) کر (۸۴)۔ اور مجھے نعمت کی بہشت کے  
داروں میں کر (۸۵)۔ اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں  
میں سے ہے (۸۶)۔ اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کیے جائیں  
گے مجھے زسوانہ کچھو ۸۷۔ جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا  
اور نہ بیٹے (۸۸)۔ ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لے کر آیا  
(وہ بچ جائے گا) (۸۹)۔ اور بہشت پر ہمیزگاروں کے قریب  
کردی جائے گی (۹۰)۔ اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی  
جائے گی (۹۱)۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ جن کو تم پوجتے تھے وہ

کہاں ہیں؟ (۹۲)۔ یعنی جن کو خدا کے سوا (پوجتے تھے) کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں؟ (۹۳)۔ تو وہ اور گمراہ  
(یعنی بُت اور بُت پرست) اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے (۹۴)۔ اور شیطان کے لشکر سب کے سب (داخل جہنم ہوں  
گے) (۹۵)۔ (وہاں) وہ آپس میں جھڑپیں گے اور کہیں گے (۹۶)۔ کہ خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے (۹۷)۔ جب کہ تمہیں  
(خدائے) رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے (۹۸)۔ اور ہم کو اُن گنہگاروں ہی نے گمراہ کیا تھا (۹۹)۔ تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش  
کرنے والا ہے (۱۰۰)۔ اور نہ گرم جوش دوست (۱۰۱)۔ کاش ہمیں (دنیا میں) پھر جانا ہو تو ہم مومنوں میں ہو جائیں (۱۰۲)۔  
بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں (۱۰۳)۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۱۰۴)۔

## تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۶۹) تا (۱۰۴)

- (۶۹) اور آپ اپنی قوم یعنی قریش کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیجیے۔
- (۷۰) جب کہ انھوں نے اپنے باپ آذر اور اپنی قوم سے جو کہ بت پرست تھے فرمایا کہ تم کس بیہودہ چیز کی عبادت کیا کرتے ہو۔
- (۷۱) انھوں نے کہا ہم ان بتوں کی جو کہ معبود ہیں عبادت کیا کرتے ہیں اور ہم ان کی عبادت پر جے بیٹھے رہتے ہیں۔
- (۷۲-۷۳) حضرت ابراہیمؑ نے ان لوگوں سے فرمایا کیا یہ تمہارے معبود تمہیں جواب دیتے ہیں جب تم ان کو پکارتے ہو یا جب تم ان کی اطاعت کرتے ہو تو یہ تمہاری ضروریات زندگی میں تمہیں کچھ نفع پہنچاتے ہیں یا اگر تم ان کی نافرمانی شروع کر دو تو یہ تمہیں کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
- (۷۴) ان لوگوں نے کہا نہیں یہ بات تو نہیں بلکہ ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی ان کی پیروی میں ان کی عبادت کرتے ہیں۔
- (۷۵-۷۶) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بھلا تم نے کبھی ان کی حالت پر غور بھی کیا جن کی تم اور تمہارے آباؤ اجداد بھی عبادت کرتے ہیں میں ان تمام لوگوں سے برأت ظاہر کرتا ہوں۔
- (۷۷-۷۸) البتہ ان میں سے وہ جو رب العالمین کی عبادت کرتا ہے کہ جس نے مجھ کو نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اسی نے مجھے دین پر ثابت قدمی عطا فرمائی۔
- (۷۹) اور وہی مجھے حق اور ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو کہ مجھے رزق دیتا ہے۔
- (۸۰-۸۲) اور جس وقت میں بھوکا اور پیاسا ہوتا ہوں تو خوب کھاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ ہی مجھے شفا دیتا ہے اور جو مجھے دنیا میں موت دے گا پھر قیامت کے روز مجھے زندہ کرے گا اور جس سے مجھے یہ امید ہے کہ وہ میری غلط کاری کو قیامت کے دن معاف فرمائے گا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ میں بیمار ہوں اور قوم سے کہہ دیا تھا کہ بڑے بت نے ایسا کیا ہوگا اور اپنی بیوی کو بادشاہ کی وجہ سے بہن کہہ دیا تھا (غالباً حضور خداوندی میں ان چیزوں کو بھی غلطی میں شمار فرما رہے ہیں)۔
- (۸۳) اے میرے پروردگار مجھے جامعیت بین العلم والعمل میں زیادہ کمال عطا فرما اور مجھے جنت میں میرے بڑوں میں سے جو رسول گزرے ہیں ان کے ساتھ شامل فرما۔
- (۸۴-۸۶) اور میرا ذکر حسن میرے بعد آنے والوں میں جاری رکھ اور مجھے جنت کے مستحقین میں سے کر اور

میرے باپ کو ہدایت عطا فرما دے گمراہ کافر لوگوں میں سے ہے۔

(۸۷-۸۹) اور جس روز سب قبروں سے زندہ ہو کر انھیں گے اس روز مجھے رسوا نہ کرنا جس دن کہ نہ کثرت مال کام آئے گا اور نہ اولاد کی زیادتی مگر ہاں جو اللہ کے پاس گناہوں سے یا یہ کہ دنیا کی محبت سے یا یہ کہ اصحاب نبی اکرمؐ کی دشمنی سے پاک و صاف دل لے کر آئے گا۔

(۹۰-۹۱) اور کفر و شرک اور برائیوں سے بچنے والوں کے لیے جنت نزدیک کر دی جائے گی اور وہی ان کا ٹھکانا ہو جائے گی اور کافروں کے لیے دوزخ سامنے ظاہر کی جائے گی اور وہ ہی ان کا ٹھکانا ہوگی۔

(۹۲-۹۳) اور بتوں کے پجاریوں سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم جن بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہاں گئے کیا وہ تمہاری عذاب الہی سے حفاظت کر سکتے ہیں یا عذاب الہی سے خود کا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں۔

(۹۴-۹۵) پھر یہ کہہ کر کفار مکہ اور تمام کافر خواہ انسانوں میں سے ہوں یا جنات میں سے اور ابلیس کا لشکر سب کے سب دوزخ میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے۔

(۹۶-۹۷) اور دوزخ میں کفار اپنے معبودوں اور رؤساء اور ابلیس کے لشکر سے کہیں گے خدا کی قسم بے شک ہم دنیا میں کھلی گمراہی میں تھے۔

(۹۸-۹۹) جب کہ تمہیں کو عبادت میں رب العالمین کے برابر کرتے تھے اور ہمیں تو بس ایمان اور اطاعت سے ان سے بڑے مشرکین نے ہٹایا ہے جو ہم سے پہلے ہوئے ہیں اور ہم نے ان کی پیروی کی۔

(۱۰۰-۱۰۱) سواب فرشتوں انبیاء کرام اور صالحین میں سے نہ کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہمیں چھڑا لے اور نہ کوئی قربت والا مخلص دوست ہے کہ ہمارے مسئلہ میں دل سوزی ہی کرے۔

(۱۰۲) سو کیا اچھا ہوتا کہ ہمیں دنیا میں پھر واپس جانا ملتا کہ ہم ایمان لا کر مسلمانوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے۔

(۱۰۳) یہ جو ان کی حالت بیان کی گئی اس میں بڑی عبرت ہے۔ اور اگر ان کو دنیا میں پھر واپس کر دیا جائے تو ان میں اکثر ایمان نہیں لائیں گے یا یہ کہ ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور یہ سب کے سب کفار ہی تھے۔

(۱۰۴) اور آپ کا رب ان کو سزا دینے میں بڑا زبردست اور مومنین پر رحمت کرنے والا ہے۔



## كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ

لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أُنِي فَأَتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَاسْلُكُوا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا أَجْرًا مِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى رِبِّ الْعَالَمِينَ فَأَتَقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا اللَّهَ قَالُوا أَتُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ قَالَ وَدَاعِلِي هَٰؤُلَاءِ نَارُ الْعَالَمِينَ إِنِّي سَاخَرُهُمُ الْإِبِلَ عَلَىٰ رَبِّي لَيُتَشَعَّرُونَ وَأَنَا بَيْنَا وَرَاءَهُمُ الْمُسْتَقِيمُونَ إِنِّي أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ قَالُوا الْهَيْلَ لَكَ تَنْتَهُ نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنْ لَمْرُجٍ مَبْنُونٍ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَوْمِي كَذَبُونَ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتَحَا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِ الشُّعُونَ ثُمَّ اغْرَقْنَا الْكَافِرِينَ إِنِّي فِي ذَٰلِكَ لَآيَةٌ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۰۵)۔ جب اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (۱۰۶)۔ میں تو تمہارا امانت دار ہوں (۱۰۷)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۰۸)۔ اور میں اس کام کا تم سے صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو خدائے رب العالمین ہی پر ہے (۱۰۹)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو (۱۱۰)۔ وہ بولے تو کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہوتے ہیں (۱۱۱)۔ (نوح نے) کہا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں (۱۱۲)۔ ان کا حساب (اعمال) میرے پروردگار کے ذمے ہے کاش تم سمجھو (۱۱۳)۔ اور میں مومنوں کو نکال دینے والا نہیں ہوں (۱۱۴)۔ میں تو صرف کھول کھول کر نصیحت کرنے والا ہوں (۱۱۵)۔ انہوں نے کہا کہ نوح اگر تم باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیے جاؤ گے (۱۱۶)۔ (نوح نے) کہا کہ پروردگار میری قوم نے تو مجھے جھٹلایا (۱۱۷)۔ سو تو میرے اور اُن کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں اُن کو بچالے (۱۱۸)۔ پس ہم نے اُن کو اور جو اُن کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے ان کو بچالیا (۱۱۹)۔ پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو ڈوب دیا (۱۲۰)۔ بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے (۱۲۱)۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۱۲۲)۔

## تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱۰۵) تا (۱۲۲)

(۱۰۵) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان پیغمبروں کو جن کا نوح علیہ السلام نے ذکر کیا جھٹلایا۔ (۱۰۶-۱۰۸) جب کہ ان سے ان کے نبی اور ان کے برادری کے بھائی نوح علیہ السلام نے فرمایا کیا تم غیر اللہ کی عبادت سے نہیں ڈرتے ہو اللہ کی طرف سے رسالت پر تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں یا یہ مطلب ہے کہ میں تمہارے اندر اس سے پہلے امانت دار تھا پھر آج کیسے مجھے مہتم قرار دیتے ہو، لہذا تم لوگ کفر سے توبہ کر کے اور ایمان لا کر اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے حکم اور میرے طریقہ کی پیروی کرو۔ (۱۰۹-۱۱۰) اور میں توحید کی تبلیغ پر تم سے کوئی دنیوی صلہ بھی نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے، لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو۔ (۱۱۱) وہ کہنے لگے اے نوح علیہ السلام کیا ہم تمہاری تصدیق کریں گے، حالاں کہ رذیل اور کمزور آدمی تمہارے ساتھ ہوئے ہیں ان کو اپنے پاس سے ہٹا دو تا کہ ہم تم پر ایمان لے آئیں۔ (۱۱۲-۱۱۳) حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اس چیز کا تو مجھے علم نہیں کہ ان کو توفیق حاصل ہوگی یا تمہیں ان کا ثواب دینا

اور ان سے حساب کتاب لینا بس اللہ کا کام ہے کیا خوب ہوتا کہ تم اس کو سمجھتے۔

(۱۱۳-۱۱۵) اور میں ایمانداروں کو عبادت خداوندی سے ہٹانے والا نہیں میں تو ایسی زبان میں صاف طور پر ڈرانے والا رسول ہوں جس کو تم سمجھو۔

(۱۱۶) وہ لوگ کہنے لگے اے نوح علیہ السلام اگر تم اپنے اس کہنے سننے سے باز نہ آؤ گے تو ضرور قتل کر دیے جاؤ گے جیسا کہ تمہارے ماننے والوں میں سے غریبوں کو قتل کیا گیا۔

(۱۱۷-۱۱۹) تب نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم میری رسالت کی مسلسل تکذیب کر رہی ہے اور میرے ماننے والوں کو قتل کر رہی ہے تو میرے اور ان کے درمیان ایک عملی عادلانہ فیصلہ فرما دیجیے اور مجھے اور میرے ماننے والوں کو ان لوگوں پر جو آپ عذاب نازل فرمائیں اس سے نجات دیجیے چنانچہ ہم نے ان کو اور ان کے ساتھ جو مسلمان اس بھری ہوئی کشتی میں سوار تھے نجات دی۔

(۱۲۰) اور نوح علیہ السلام کے کشتی میں سوار ہونے کے بعد باقی لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا۔

(۱۲۱-۱۲۲) اس واقعہ میں بھی بعد میں آنے والوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور ان میں اکثر مومن نہیں تھے بلکہ سب ہی کافر تھے اور آپ کا رب سزا دینے میں بڑا زبردست ہے کہ ان لوگوں کو طوفان کے ذریعے سے غرق کر دیا اور مومنین پر مہربان ہے کہ ان کو غرق ہونے سے بچالیا۔

عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۲۳)۔ جب اُن سے اُن کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ (۱۲۴)۔ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں (۱۲۵)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۲۶)۔ اور میں اس کا تم سے چھ بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ (خدا کے) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۲۷)۔ بھلا تم جو ہر اونچی جگہ پر نشان تعمیر کرتے ہو (۱۲۸)۔ اور محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے (۱۲۹)۔ اور (جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو) (۱۳۰)۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۱۳۱)۔ اور اس سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو ذرو (۱۳۲)۔ اس نے تمہیں چار پایوں اور بیٹوں سے مدد دی (۱۳۳)۔ اور باغوں اور چشموں سے (۱۳۴)۔ مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خوف ہے (۱۳۵)۔ وہ کہنے لگے ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لیے یکساں ہے (۱۳۶)۔ یہ تو اٹکوں ہی کے طریق ہیں (۱۳۷)۔ اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا (۱۳۸)۔ تو انہوں نے

كَذَّبَتْ عَادُ الرُّسُلَ اِذْ  
قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ هُوْدٌ اَلَّا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ  
اٰیِنُّ ۚ فَتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوْنَ ۚ وَنَاۤسَلْکُمْ عَلَیْهِ مِنْۢ اٰخِرِ اَنْ  
اَجْرِیْ اِلَّا عَلٰی رَبِّ اَعْلٰیۤن ۚ اَتَبْنُوْنَ بِکُلِّ رِیۡحٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ  
وَتَتَّخِذُوْنَ مَصٰلِعَ لَعَلَّکُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ وَاِذَا بَعْثُوْهُمۡ بِطٰغُتُمْ  
جَبَّارِیۡنَ ۚ فَتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوْنَ ۚ وَالْقَوَالِیۡذِیۡ اَنۡذَرُکُمْ بِهَا  
تَعْلَمُوْنَ ۚ اَنۡذَرُکُمْ بِاَنْعَامِ رَبِّیۡنَ ۚ وَجَنَّتِ وَغَمُوْنَ ۚ اِنِّیْ  
اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیۡمٍ ۚ قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡنَا اَوْعِظْتَ  
اَمْ لَمْ تُنۡکِرْ مِنْۢ الْاَوْعِظِیۡنَ ۚ اِنَّ هٰذَا اِلَّا اَخۡقُ الْاَوَّلِیۡنَ ۚ وَمَا  
تَعْنُ بِنَعَدِیۡنَ ۚ فَکَذَّبُوْهُ وَهَلٰکَتۡهُمۡ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً  
وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیۡنَ ۚ وَاِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الْعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۚ

کرو ہمارے لیے یکساں ہے (۱۳۶)۔ یہ تو اٹکوں ہی کے طریق ہیں (۱۳۷)۔ اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا (۱۳۸)۔ تو انہوں نے

ہود کو جھٹلایا سو ہم نے اُن کو ہلاک کر ڈالا۔ بے شک اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے (۱۳۹)۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے (۱۴۰)

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱۲۳) تا (۱۴۰)

(۱۲۳-۱۲۳) قوم عاد نے حضرت ہود اور تمام ان پیغمبروں کو جن کا ہود علیہ السلام نے ذکر کیا جھٹلایا جب کہ ان کے نبی نے فرمایا کیا تم غیر اللہ کی پرستش سے نہیں ڈرتے۔

(۱۲۶-۱۲۵) میں اللہ کی طرف سے امانت دار رسول ہوں لہذا توبہ کرو اور ایمان لاؤ اور جن باتوں کا میں تمہیں کو حکم دے رہا ہوں ان میں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(۱۲۷) میں اس تبلیغ تو حید پر تم سے کسی صلے کا طالب نہیں ہوں بس میرا صلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

(۱۲۸) کیا تم ہر ایک راستہ پر ایک یادگار کے طور پر عمارت بناتے ہو اور وہاں سے غریبوں میں سے جو بھی گزرتا ہے اس کو مارتے ہو اور اس کے کپڑے اتار لیتے ہو۔

یا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک اونچے مقام پر ایک یادگار کے طور پر عمارت بناتے ہو جس کو محض فضول بناتے ہو اور وہاں سے ہر ایک گزرنے والے کا مذاق اڑاتے ہو۔

(۱۲۹) اور بڑی بڑی منزلیں محلات اور حوض بناتے ہو جیسا کہ دنیا میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اور یہاں کوئی بھی ہمیشہ نہیں رہے گا۔

(۱۳۰) اور جب کسی کا مواخذہ کرنے لگتے ہو تو بالکل ہی ظالم و جابر بن کر اس کا مواخذہ کرتے ہو اور اسے غصہ میں آکر قتل کرتے ہو۔

(۱۳۱-۱۳۳) اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں کفر سے توبہ کرنے اور ایمان لانے کا حکم دیا ہے اس چیز میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس نے تمہیں وہ چیزیں دیں جن کو تم جانتے ہو موسیٰ اور بیٹے اور باغات اور پاک پانی کے چشمے تمہیں عطا کیے۔

(۱۳۵) مجھے تمہارے حق میں اگر تم کفر و شرک اور بتوں کی پرستش سے باز نہ آئے ایک بڑے سخت دن کے عذاب یعنی دوزخ کا خدشہ ہے۔

(۱۳۶-۱۳۸) وہ بولے ہمارے نزدیک دونوں چیزیں برابر ہیں خواہ آپ ہمیں ان چیزوں سے روکیں یا نہ روکیں اور جس طریقہ پر ہم قائم ہیں یہ تو پہلے لوگوں کا ایک طریقہ چلا آ رہا ہے یا یہ کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یہ تو بس پہلے لوگوں کی باتیں ہیں اور رسم ہے اور تم جو ہمیں عذاب سے ڈراتے ہو ہمیں ہرگز عذاب نہ ہوگا۔



(۱۳۹) غرض کہ ان لوگوں نے ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ایک سخت تند ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا اس واقعہ میں بھی بعد والوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور باوجود اس کے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۴۰) اور بے شک آپ کا پروردگار کفار کو سزا دینے میں زبردست ہے اور مومنین پر مہربان ہے کہ انھیں اس عذاب سے نجات دی۔

(اور) قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۴۱)۔ جب اُن کو اُن کے بھائی صالح نے کہا تم ڈرتے کیوں نہیں؟ (۱۴۲)۔ میں تو تمہارا امانت دار ہوں (۱۴۳)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۴۴)۔ اور میں اس کام کا تم سے بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ (خدا کے) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۴۵) کیا جو چیزیں (تمہیں یہاں میسر) ہیں ان میں تم بے خوف چھوڑ دیئے جاؤ گے (۱۴۶)۔ (یعنی باغ اور چشمے) (۱۴۷)۔ اور کھیتیاں اور کھجوریں اور جن کے خوشے لطیف اور نازک ہوتے ہیں (۱۴۸)۔ اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو (۱۴۹)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرے کہے پر چلو (۱۵۰)۔ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی بات نہ مانو (۱۵۱)۔ جو ملک میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے (۱۵۲)۔ وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو (۱۵۳)۔ تم اور کچھ نہیں ہماری ہی طرح کے آدمی ہو۔ اگر سچے ہو تو کوئی نشانی پیش کرو (۱۵۴)۔ (صالح نے) کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اس کی پانی پینے

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوهُمْ صَاحُّ الَاسْتِغْنٰۤى اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اٰیٰتٍ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْا ۚ وَاَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اٰجَرٰی اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ اَتَنْتَکُوْنَ فِیْ نَافِیَۃٍ اٰمِیْنٍ ۚ فِیْ جَبَلٍ وَّعِیُوْنٍ ۚ وَزُرُوعٍ وَنَخِیْلِ طَلْعُهَا هَضْبٰۤیْمٌ ۚ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ یَبُوْۤا فِیْ هِیْنٍ ۚ فَتَقُوْۤا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْۤا ۚ وَلَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ السُّفْرِیْنَ ۚ الَّذِیْنَ یَفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۚ قَالُوْۤا اِنَّا اَنْتَ مِنَ الْمُسَکِرِیْنَ ۚ مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۚ قَالَ هٰذَا نَاقَةُ لِّهٰۤا شَرِبَ وَلَكُمْ شَرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ وَلَا تَسْخَرُوْۤا بِسَوَءٍ فِیْۤا خُذْكُمْ عَذَابٌ یَّوْمٍ عَظِیْمٍ ۚ فَعَقَرُوْۤهَا فَاصْبَحُوْۤا مِنْۢ مِّیْنٍ ۚ فَخُذْ هُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۚ وَاَمَّا كَانَ الذِّمْمُ یَوْمَیْنِیْنِ ۚ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَہُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۚ

کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری (۱۵۵)۔ اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا (نہیں تو) تم کو سخت عذاب آپکڑے گا (۱۵۶)۔ تو انہوں نے اُسکی کوئی بات ڈالیں پھر نادام ہوئے (۱۵۷)۔ سو اُن کو عذاب نے آپکڑا، بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے (۱۵۸)۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۱۵۹)

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱۴۱) تا (۱۵۹)

(۱۴۱-۱۴۳) قوم ثمود نے بھی حضرت صالح علیہ السلام کو اور جن انبیاء کی حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو خبر دی سب کو جھٹلایا جب کہ ان کے نبی صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو۔ میں اللہ کی طرف سے امانت دار پیغمبر ہوں سو تم اللہ سے ڈرو کہ توبہ کرو اور ایمان لاؤ۔

(۱۴۳-۱۴۵) اور اللہ کے حکم اور میرے طریقہ کی پیروی کرو اور تم سے اس تبلیغ تو حید پر کوئی صلہ نہیں چاہتا میرا صلہ اور

ثواب تورب العالمین کے ذمہ ہے۔

(۱۴۶-۱۴۸) کیا تمہیں کو ان بی نعمتوں میں موت و عذاب اور زوال سے بے فکری کے ساتھ رہنے دیا جائے گا یعنی باغوں میں اور پاک پانی کے چشموں میں۔

اور کھیتوں میں اور ان کھجوروں میں جن کے سچھے خوب گوندھے ہوئے اور خوبصورت ہیں۔

(۱۴۹-۱۵۰) اور کیا تم پہاڑوں کو تراش تراش کر اتراتے ہوئے اور فخر کرتے ہوئے مکانات بناتے ہو سو اللہ سے ڈرو جن باتوں کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اس میں اور میرا کہنا مانو

(۱۵۱-۱۵۲) اور ان مشرکین کا کہنا مت مانو جو زمین میں کفر و شرک اور غیر اللہ کی پرستش کی ترغیب کرتے پھرتے ہیں اور نجات کی بات نہیں کرتے۔

(۱۵۳) ان لوگوں نے کہا کہ تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے کہ تم ایسی باتیں کرتے ہو۔

(۱۵۴) ورنہ تم نہ فرشتے ہو اور نہ نبی تم تو ہماری طرح کے ایک معمولی سے آدمی ہو جیسا کہ ہم کھاتے پیتے ہیں تم بھی اسی طرح کھاتے پیتے ہو سو اگر تم اپنے دعویٰ نبوت میں اور اس چیز میں کہ ہم پر عذاب نازل ہوگا سچے ہو تو کوئی معجزہ پیش کرو۔

(۱۵۵) حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک اونٹنی ہے جو میری نبوت کے لیے دلیل و معجزہ ہے پانی پینے کے لیے مقررہ دن میں ایک دن اس کے پینے کی باری ہے اور ایک دن تمہارے مویشی کی باری کا دن ہے۔

(۱۵۶) اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کہیں تمہیں ایک بھاری دن کا عذاب آ پکڑے۔

(۱۵۷) چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر اپنی اس حرکت پر پشیمان ہوئے۔

(۱۵۸) بار آخرتین دن کے بعد ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ اے نبی کریم ﷺ اس واقعہ میں بھی جو ہم نے ان کے ساتھ کیا بعد والوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور ان میں اکثر ایمان نہیں لائے تھے۔

(۱۵۹) اور آپ کا رب بڑا زبردست اور بڑا مہربان ہے کہ مومنین کو بچا لیتا ہے۔



كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ

إِذْ قَالَ لَهُمُ أَخُوهُمْ لُوطُ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَوْ أَسْأَلْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَتَذَرُونَ نَأْخِيقَ لَكُمْ رَبِّكُمْ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَسْلُونَ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ أَلَا عَجُوزٌ فِي الْغَدِينَ ثُمَّ دَعَوْنَا الْآخِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الْغَزِيؤُ الرَّحِيمُ

مہربان ہے (۱۷۵)

## تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱۶۱) تا (۱۷۵)

(۱۶۲-۱۶۰) قوم لوط علیہ السلام نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب کہ ان کے نبی نے ان سے فرمایا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔

(۱۶۳-۱۶۳) سو تم اللہ سے ڈرو اور توبہ و ایمان کا جو تمہیں حکم دیا ہے اس کو پورا کرو اور میرے حکم اور میرے طریقہ کی اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر کوئی صلہ نہیں چاہتا بس میرا صلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

(۱۶۶-۱۶۵) کیا تمام دنیا جہاں والوں میں تم یہ حرکت کرتے ہو کہ مردوں کے ساتھ بد فعلی کرتے ہو اور تمہارے لیے جو تمہارے پروردگار نے تمہاری بیویوں کی شرم گاہیں حلال کر رکھی ہیں ان کو نظر انداز کیے رکھتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم حلال کو چھوڑ کر حرام کاموں کی طرف بڑھنے والے لوگ ہو۔

(۱۶۷) وہ کہنے لگے اے لوط علیہ السلام اگر تم ہمارے کہنے سننے سے باز نہیں آؤ گے تو ضرور اس سدوم سے نکال دیے جاؤ گے۔

(۱۶۸) حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے اس ناپاک کام سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔

(۱۷۲-۱۶۹) چنانچہ لوط علیہ السلام نے بد دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے متعلقین کو نجات دی سوائے ان کی منافقہ بیوی کے کہ وہ عذاب کے اندر رہ جانے والوں میں رہ گئی اور پھر ہم نے بقیہ ان کی قوم کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

(اور) قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۶۰)۔ جب ان سے ان کے بھائی نے کہا کہ تم کیوں نہیں ڈرتے (۱۶۱)۔ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں (۱۶۲)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۶۳)۔ اور میں تم سے اس (کام) کا بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ (خداے) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۶۴)۔ یہ تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو (۱۶۵)۔ اور تمہارے پروردگار نے تمہارے لیے جو تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے ہو (۱۶۶)۔ وہ کہنے لگے لوط اگر تم باز نہ آؤ گے تو شہر بدر کر دیے جاؤ گے (۱۶۷)۔ (لوط نے) کہا کہ میں تمہارے کام کا سخت دشمن ہوں (۱۶۸)۔ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کے وبال) سے نجات دے (۱۶۹)۔ سو ہم نے ان کو اور ان سے سب گھر والوں کو نجات دی (۱۷۰)۔ مگر ایک بڑھیا پیچھے رہ گئی

(۱۷۱)۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا (۱۷۲)۔ اور ان پر مینہ برسا یا۔ سو جو مینہ ان (لوگوں) پر (برسا) جو ذرا اے گئے تھے نہ تھا

(۱۷۳)۔ بے شک اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے (۱۷۴)۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور)

(۱۷۳) اور ہم نے ان سب لوگوں پر پتھروں کا مینہ برسایا سو کیا برا مینہ تھا جو ان لوگوں پر برسا جن کو لوط علیہ السلام نے عذاب خداوندی سے ڈرایا تھا۔

(۱۷۴-۱۷۵) مگر اس کے باوجود بھی وہ ایمان نہیں لائے تھے اس واقعہ میں بھی بعد والوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور ان میں اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب بڑی قدرت والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

اور بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۷۶)۔ جب اُن سے شعیب نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں (۱۷۷)۔ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں (۱۷۸)۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہنا مانو (۱۷۹)۔ اور میں اس کام کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ تو (خدا نے) رب العالمین کے ذمے ہے (۱۸۰)۔ (دیکھو) پچانہ پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کیا کرو (۱۸۱)۔ اور ترازو سیدھی رکھ کر تولاد کرو (۱۸۲)۔ اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو (۱۸۳)۔ اور اس سے ڈرو جس نے تم کو اور پہلی خلقت کو پیدا کیا (۱۸۴)۔ وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو (۱۸۵)۔ اور تم اور کچھ نہیں ہم ہی جیسے آدمی ہو۔ اور ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو (۱۸۶)۔ اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا لا کر گراؤ (۱۸۷)۔ (شعیب نے کہا) کہ کام جو تم کرتے ہو میرا پروردگار اس سے خوب واقف ہے (۱۸۸)۔ تو اُن لوگوں نے اُن کو جھٹلایا پس مسابان کے عذاب نے اُن کو آ پکڑا۔ بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا (۱۸۹)۔ اس میں یقیناً نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے (۱۹۰)۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۱۹۱)۔

كَذَّبَ أَصْحَابُ بُرْجٍ الْمُزْسِلِينَ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا ۖ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۚ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ أَلْسِنَتِكُمْ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا فِي الْأَرْضِ مَفْسِدِينَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَخْلَقُكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأُولَىٰ ۚ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَخَّرِينَ ۚ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ۚ وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۚ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۖ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۚ قَالَ رَبِّنِي أَعْلَمْ بِمَا تَتَّبِعُونَ ۚ فَذُوبُوا ۚ فَاِخْذَلْهُمْ عَذَابَ يَوْمِ الظَّلَاةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۚ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱۷۶) تا (۱۹۱)

(۱۷۶-۱۷۷) قوم شعیب نے بھی حضرت شعیب علیہ السلام اور تمام پیغمبروں کو جھٹلایا جب کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو۔

(۱۷۸-۱۸۰) میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں سو تم اللہ سے ڈرو اور کفر سے باز رہو اور ایمان لاؤ اور میرا کہنا مانو میں تم سے اس بات پر کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔

(۱۸۱) تم لوگ پورا ماپا تولاد کرو اور ماپ و تول میں کمی کر کے نقصان پہنچانے والے مت بنا کرو۔

(۱۸۲-۱۸۳) اور سیدھی ترازو سے تولاد کرو اور ماپ و تول میں لوگوں کے حقوق مت مارا کرو اور سرزمین میں نافرمانی مت کیا کرو اور ماپ و تول میں کمی کر کے اور غیر اللہ کی پرستش کی طرف لوگوں کو بلا کر زمین میں فساد مت پھیلا یا کرو۔

(۱۸۳) اور اس اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔

(۱۸۵-۱۸۶) وہ لوگ کہنے لگے بس تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے اور تم ہمارے جیسے ایک معمولی آدمی ہو کوئی نبی اور فرشتے نہیں ہو جیسا کہ ہم کھاتے پیتے ہیں ایسے ہی تم بھی کھاتے پیتے ہو اور ہم تو تمہیں تمہاری ان باتوں میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(۱۸۷) سو اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو کہ ہم پر عذاب نازل ہوگا تو ہمارے اوپر آسمان سے کوئی عذاب کا ٹکڑا گرا دو۔

(۱۸۸) حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا پروردگار تمہاری ان کفریہ باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور میں بھی تمہاری حالت سے اور اس عذاب سے جو تم پر نازل ہوگا بخوبی واقف ہوں۔

(۱۸۹) چنانچہ انھوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور ان کو سائبان کے عذاب نے آ پکڑا بادل کی مانند عذاب ان کے اوپر آگیا اور اس میں سے آگ بر سنا شروع ہوئی جس نے ان سب کو جلا دیا بے شک یہ ان لوگوں کے حق میں بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔

(۱۹۰-۱۹۱) اور اس واقعہ میں بھی بڑی عبرت ہے باقی اس کے باوجود بھی ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے اور آپ کا پروردگار کفار کو سزا دینے میں بڑی قدرت والا ہے اور مومنین کے حق میں بڑی رحمت والا ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنَزِّلُ رَبُّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ

الرُّوحُ الْاَمِينُ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝۱۸۵  
عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝۱۸۶ وَاِنَّهٗ لَفِي زُرِّيْرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۸۷ اَوَلَمْ يَكُنْ لَہُمْ اٰیۃٌ اَنْ  
یَعْلَمَہٗ عَلَمًاۤ اَوْ بِرِیِّۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝۱۸۸ وَلَوْ نَزَّلْنٰہُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْمٰیۃِ ۝۱۸۹  
فَقَرَأَہٗ عَلَیْہِم مَّا کَانُوْا بِہٖ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۹۰ کَذٰلِكَ سَلَكْنٰہُ فِیْ قُلُوْبِ  
الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۹۱ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ حَتّٰی یُرُوْا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝۱۹۲ فَاِذَا لَہُمْ  
بِقَتْلَہٗ وَہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۹۳ فِیَقُوْلُوْا اَھْلُ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝۱۹۴  
اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۹۵ اَفَرَبَّیْتُ اِنْ مَّتَّعْتِہُمْ سِنِیْنَ ۝۱۹۶ ثُمَّ  
جَآءَہُمْ مَّا کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝۱۹۷ مَا اَغْنٰی عَنْہُمْ نَا کَانُوْا یَسْتَوْفُوْنَ ۝۱۹۸  
وَمَا اَھْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝۱۹۹ ذِکْرٰی شَوْءٍ مَّا کُنَّا  
ظٰلِمِیْنَ ۝۲۰۰ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِہٖ الشَّیْطٰنُ ۝۲۰۱ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہُمْ وَمَا  
یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝۲۰۲ اِنَّہُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمْعَرُوْلُوْنَ ۝۲۰۳ فَلَا تَدْعُ مَعَ  
اللّٰہِ الْاِہَاۤ اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذِّبِیْنَ ۝۲۰۴ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ  
الْاَقْرَبِیْنَ ۝۲۰۵ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِیَنْ اِتْبَعَکَ مِنَ النَّاسِ ۝۲۰۶  
فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْۤ اِبْرَءِیْ فَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۰۷ وَتَوَكَّلْ عَلٰی

اور یہ (قرآن) خدائے پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے (۱۹۲)۔ اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اُترا ہے (۱۹۳)۔ (یعنی اُس نے) تمہارے دل پر (القا کیا ہے) تاکہ (لوگوں کو) نصیحت کرتے رہو (۱۹۴)۔ (اور القا بھی) فصیح عربی زبان میں (کیا ہے) (۱۹۵)۔ اس کی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں (لکھی ہوئی) ہے (۱۹۶)۔ کیا اُن کے لیے یہ سند نہیں کہ علمائے بنی اسرائیل اس (بات) کو جانتے ہیں (۱۹۷)۔ اور اگر ہم اس کو کسی غیر اہل زبان پر اُتارتے (۱۹۸)۔ اور وہ اسے ان (لوگوں) کو پڑھ کر سنا تا تو یہ اسے (کبھی) نہ مانتے (۱۹۹)۔ اسی طرح ہم نے انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیا (۲۰۰)۔ وہ جب تک درد دینے والا عذاب نہ دیکھ لیں اس کو نہیں مانیں گے (۲۰۱)۔ وہ ان پر ناگہاں آ واقع ہوگا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی (۲۰۲)۔ اُس وقت کہیں گے کیا ہمیں مہلت ملے گی (۲۰۳)۔ تو کیا یہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں (۲۰۴)۔ بھلا دیکھو تو اگر ہم اُن کو برسوں فائدہ

اَعْمِدُوا الرَّجِيمِ الَّذِي يَرْتَدُّ جِنَّةً تَقُومُ وَتَقْبُتُ فِي سَجْدٍ  
اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ هَلْ اَنْتُمْ عَلٰى مَا تَنْزِلُ الشَّيْطٰنُ  
تَنْزِلٌ عَلٰى كُلِّ اَوَّلٍ اَتَيْنَا يَنْقُوتُ السَّعَةِ وَالْكَرْهُمُ كَذٰبُونَ  
وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اَلَمْ تَرَ اَلَهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَنْبِتُونَ  
وَاَنْتُمْ يَقُولُونَ لَا يَنْفَعُونَا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمْنَا  
وَسَيَعْمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيُّ فَتْنَةٍ يَنْقَبِيْنَ

دیتے رہے (۲۰۵)۔ پھر اُن پر وہ (عذاب) آدایا ہو جس کا تم  
سے وعدہ کیا جاتا ہے (۲۰۶)۔ تو جو فائدے یہ اٹھاتے رہے اُن  
کے کس کام آئیں گے (۲۰۷)۔ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی  
مگر اس کے لیے نصیحت کرنے والے (پہلے بھیج دیتے)  
تھے (۲۰۸)۔ (تاکہ) نصیحت (کرویں) اور ہم ظالم نہیں ہیں  
(۲۰۹)۔ اور اس (قرآن) کو شیطان لے کر نازل نہیں ہوئے  
(۲۱۰)۔ یہ کام نہ تو اُن کو سزاوار ہے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے

ہیں (۲۱۱)۔ وہ (آسمانی باتوں کے) سننے (کے مقامات) سے الگ کر دیے گئے ہیں (۲۱۲)۔ تو خدا کے سوا کسی اور معبود کو مست پکارنا  
ور نہ تم کو عذاب دیا جائے گا (۲۱۳)۔ اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ذرئہ دو (۲۱۴)۔ اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں اُن سے  
بتواضع پیش آؤ (۲۱۵)۔ پھر اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں (۲۱۶)۔ اور خدا نے  
غائب اور مہربان پر بھروسہ رکھو (۲۱۷)۔ جو تم کو جب تم تہجد کے وقت اٹھتے ہو دیکھتا ہے (۲۱۸)۔ اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو  
بھی (۲۱۹)۔ بے شک وہ سننے وال اور جاننے والا ہے (۲۲۰)۔ (اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں (۲۲۱)۔ ہر  
جھوٹے سنہگار پر اترتے ہیں (۲۲۲)۔ جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور وہ اکثر جھوٹے ہیں (۲۲۳)۔ اور  
شعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں (۲۲۴)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرمارتے پھرتے ہیں (۲۲۵)۔ اور کہتے  
وہ ہیں جو کرتے نہیں (۲۲۶)۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد  
انتقام لیا اور ظالم منقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں (۲۲۷)

### تفسیر سورۃ الشعراء آیات (۱۹۲) تا (۲۲۷)

(۱۹۲-۱۹۳) اور یہ قرآن رب العالمین کا بھیجا ہوا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امانت دار فرشتہ جبریل امین کے ذریعے  
آپ کے قلب مبارک پر اتارا جس قدر آپ اس کو محفوظ رکھ سکیں۔

یاد رہے کہ جس وقت آپ کے سامنے اس کی تلاوت کی جائے صاف عربی زبان میں کہ آپ ان لوگوں کو ان کی  
زبان میں یہ کلام پہنچا دیں تاکہ آپ بھی منجملہ اور ذرائع والوں کے ہوں۔

(۱۹۵-۱۹۷) اور اس قرآن کریم کا اور آپ کا ذکر پہلے انبیاء کی کتابوں میں بھی ہے۔

کیا ان کفار مکہ کے لیے رسول اکرم ﷺ کی رسالت پر یہ بات دلیل نہیں ہے کہ علماء بنی اسرائیل اس پیشین  
گوئی کو جانتے ہیں کہ جس وقت ان کفار نے علماء بنی اسرائیل سے آپ کے اور قرآن کریم کے بارے میں دریافت کیا



تو انھوں نے لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دیا۔

(۱۹۸-۱۹۹) اور اگر بالفرض ہم اس قرآن کریم کو کسی عجی پر نازل کر دیتے جسے عربی زبان سے واقفیت ہی نہیں اور وہ اس قرآن حکیم کو ان کے سامنے پڑھ کر سنادیتا تب بھی یہ لوگ اس کو نہ مانتے۔  
کیوں کہ جب ایسے شخص پر ایمان نہیں لائے جو ان کی زبان جانتا ہے تو پھر ایسے آدمی کی بات کیسے مانتے جو ان کی زبان سے واقف نہیں۔

(۲۰۰) اسی طرح ہم نے اس جھٹلانے کو ان مشرکین یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے دلوں میں ڈال رکھا ہے۔  
(۲۰۱-۲۰۲) یہ قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ سخت عذاب کو نہ دیکھ لیں جو اچانک ان کے سامنے آکھڑا ہوگا اور پہلے سے ان کو نزول عذاب کی خبر بھی نہ ہوگی۔  
(۲۰۳-۲۰۵) پھر اس وقت کہیں گے کیا کسی طرح اس عذاب سے ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے اور اس وقت تو یہ لوگ ہمارے عذاب کو جلد لانا چاہتے ہیں۔

بِشَانِ نَزْوَلِ: اَفَرَبَّيْتِ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ (النخ)

ابن ابی حاتمؒ نے ابی جہضم سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو کچھ پریشان دیکھا تو آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا آپ نے فرمایا میرے دشمن کو کیوں چھپا دیا جو میری امت میں میرے بعد ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ آپ خوش ہو گئے۔

(۲۰۶-۲۰۸) اے محمد ﷺ بتائیے تو سہی اگر ہم ان کو چند سال تک ان کے اسی کفر میں رہنے دیں پھر جس عذاب کا ان سے وعدہ ہے وہ ان کے سر پر آپڑے تو جس مہلت کا یہ مطالبہ کر رہے ہیں وہ مہلت عذاب الہی کے سامنے ان کے کس کام آسکتی ہے اور جتنے سختی والوں کو ہم نے غارت کیا ہے سب میں عذاب الہی کو یاد دلانے والے اور ڈرانے والے رسول آتے ہیں۔

(۲۰۹) اور ظاہراً بھی ہم ان کے ہلاک کرنے میں ظالم نہیں ہیں۔

(۲۱۰-۲۱۲) اور اس قرآن حکیم کو شیاطین لے کر نہیں آئے کیوں کہ یہ ان کی حالت کے مناسب بھی نہیں اور نہ وہ اس کے اہل ہیں اور وہ اس پر قادر بھی نہیں کیوں کہ وہ شیاطین وحی آسمانی سے روک دیے گئے ہیں۔

(۲۱۳) اور تم اللہ کے ساتھ ان بتوں وغیرہ میں سے کسی اور معبود کی عبادت مت کرنا کہیں تمہیں دوزخ کی سزا ہونے لگے۔

(۲۱۴-۲۲۰) اور آپ اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرائیے اور مومنین کے ساتھ مشفقانہ پیش آئیے اور اگر یہ قریش آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ صاف فرما دیجیے کہ میں تمہارے افعال و اقوال سے بیزار ہوں اور آپ اس اللہ پر جو کہ دشمنوں کو سزا دینے پر قادر اور آپ پر اور تمام مسلمانوں پر مہربان ہے تو کل رکھیے۔ آپ جس وقت کہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور نماز شروع کرنے کے بعد قیام رکوع و سجود میں نمازیوں کے ساتھ آپ کی نشست و برخاست کو دیکھتا ہے یا یہ کہ جب کہ آپ اپنے آباء کی اصلا ب اطہار میں رہے اس سے واقف ہے۔

وہ ان کی باتوں کو خوب سننے والا اور ان کو اور ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

### شان نزول: فَأُفْضِ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ ( النخ )

اور ابن جریر نے ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت مبارکہ یعنی وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ (النخ) یعنی آپ اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرائیے۔ تو آپ اپنے گھر والوں اور خاندان سے ہر ایک چیز میں پہل کرنے لگے تو یہ چیز مومنین کو شاق گزری اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ یعنی ان لوگوں کے ساتھ مشفقانہ نرمی سے پیش آئیے۔

(۲۲۱-۲۲۲) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کس پر شیاطین اتر ا کرتے ہیں سنو ایسے شخصوں پر اتر ا کرتے ہیں جو پہلے سے جھوٹے اور بڑے بد کردار ہوں جیسا کہ مسیلمہ کذاب وغیرہ۔

(۲۲۳) اور جو شیاطین کی فرشتوں سے اڑائی ہوئی باتوں کی طرف ان شیاطین کی طرف کان لگالیتے ہیں اور وہ شیاطین ایک بات اچکتے ہیں اور سو جھوٹ اس میں اپنی طرف سے ملا کر پھر کاہنوں کو اس سے مطلع کرتے ہیں۔

(۲۲۴) اور شاعروں کی راہ تو گمراہ لوگ چلا کرتے ہیں جو فضول شعر کہتے ہیں۔

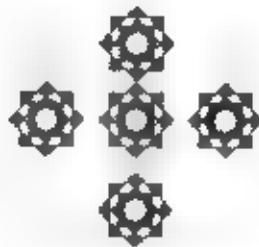
(۲۲۵-۲۲۶) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ شاعر لوگ خیالی مضامین کے ہر میدان میں حیران نگر میں مارتے ہوئے مضامین کی تلاش میں پھرا کرتے ہیں کہ کسی کی تعریف کر دی تو کسی کی برائی کر دی اور وہ زبان سے ایسی باتیں کرتے اور آسمان کے قلابے ملا تے اور شیخیاں بگھارتے ہیں کہ جن کو وہ کربھی نہیں سکتے اور ایسا شاعر اور اس کی راہ پر چلنے والا دونوں گمراہ ہیں۔

### شان نزول: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ( النخ )

نیز ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے عوفی کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول

اکرم ﷺ کے زمانہ میں دو شخصوں نے ایک دوسرے کی برائی کی ایک تو ان میں سے انصاری تھا اور دوسرا دوسری قوم کا تھا اور ہر ایک کے ساتھ اس کی قوم کے بیوقوفوں کی جماعت تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نیز ابن ابی حاتمؒ نے عکرمہؒ سے اسی طرح روایت کی ہے اور عروہؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ جب وَالشُّعَرَاءُ سے مَا لَا يَفْعَلُونَ تک یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بتادی کہ میں بھی ان ہی لوگوں میں سے ہوں، اس پر اِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا سے آخری سورت تک یہ آیات نازل ہوئیں۔

اور ابن جریرؒ اور حاکمؒ نے ابوحسن براد سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت وَالشُّعَرَاءُ نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت کعب بن مالکؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم شاعر ہیں تو ہم تو ہلاک ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا والی آیت نازل فرمائی چنانچہ حضور ﷺ نے پھر ان لوگوں کو بلا کر ان کو یہ آیت سنادی۔ (۲۲۷) سوائے ان حضرات کے جو رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے اور انھوں نے اپنے اشعار میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا اور انھوں نے رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی اپنے اشعار میں کفار کی تردید کر کے مدد کی بعد اس کے کہ کفار نے ان کی برائی کی تھی تو انھوں نے بھی کفار کی برائی کر کے ان سے بدلہ لیا جیسا کہ حضرت حسان بن ثابتؓ گزرے ہیں اور عنقریب ان لوگوں کو جنھوں نے رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی شان میں گستاخی کی ہے معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں کیسی مصیبت کی جگہ ان کو جانا ہے یعنی اگر ایمان نہ لائے تو جہنم میں جائیں گے۔



سُورَةُ النَّمْلِ (۲۰) سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَسْبُ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ هُدًى وَبُشْرَى  
لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ  
بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ  
زَيَّاتٌ لَهُمْ أَعْمَالُهُمْ فَهُمْ يَعْبَثُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ  
سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخِضُونَ  
وَإِنَّكَ تَنَلُّقُ الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ إِذْ قَالَ مُوسَى  
لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا تَأْكُمُ نَارًا فَخَرَجْتُ أَنِّي كُنْتُ فِي  
قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ فَمَا جَاءَهُ نُورٌ فَيُوقِنُ أَنَّ بِوَرْدِهِ مِنَ  
النَّارِ مَنْ حَوْلَهُ وَنُوحِيَ إِلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ إِنِّي أَنَا  
اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَالْقَوْلُ عَصَاكَ فَمَا رَأَاهُ تَهْتِكًا لَكَ أَنْ  
وَلَّى نَذِيرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَنْوَسِي لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدُنِّي  
الْمُرْسَلُونَ أَلَمْ تَرَ أَنِّي ظَلَمْتُكَ بَدَلٌ حَسَنًا بَعْدَ سُوءٍ فَوَلَّى  
عَفْوَ رَحِيمٍ وَأَدْخَلَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِنْ  
غَيْرِ سَوَاءٍ فَوَلَّى تَسْبِيحًا إِلَى فِرْعَوْنَ وَقُوْبِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا  
قَوْمًا فَاسِقِينَ فَمَا جَاءَ تِلْكَ إِلَّا تِلْكَ الْفُجُورَةُ قَوْلًا هَذَا  
مُبِينٌ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا  
فَظَنُّوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ

سُورَةُ النَّمْلِ (۲۰) سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔  
طمس یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۱) مومنوں کے لئے  
ہدایت اور بشارت ہے (۲) وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور  
آخرت کا یقین رکھتے ہیں (۳) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے  
ہیں ہم نے ان کے اعمال ان کے بے آراستہ کر دیے ہیں تو وہ  
سرگرداں ہو رہے ہیں (۴) یہی لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب  
ہے اور وہ آخرت میں بھی وہ بہت نقصان اٹھانے والے ہیں (۵)  
اور تم کو قرآن (خدا کے) حکیم و عظیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے  
(۶) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی  
ہے میں وہاں سے (رستے کا) پتہ لاتا ہوں یا سن سکتا ہوں انکار  
تہا رہے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو (۷) جب موسیٰ اس کے پاس  
آئے تو ندا آئی کہ جو آگ میں (جلی دکھاتا) ہے بابرکت ہے اور وہ  
جو آگ کے ارد گرد ہیں، اور خدا جو تمام عالم کا پروردگار ہے پاک  
ہے (۸) اے موسیٰ میں ہی خدا کے غالب و دانا ہوں (۹) اور اپنی  
لاٹھی ڈال دو۔ جب اسے دیکھا تو (اس طرح) بل رہی تھی گویا  
ساپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ)  
موسیٰ ڈرو مت ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے (۱۰) ہاں جس  
نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا  
مہربان ہوں (۱۱) اور اپنا ہاتھ اپنے ربیان میں ڈالو سفید نکلا گا  
(ان دو معجزوں کے ساتھ جو) نومعجزوں میں (داخل ہیں) فرعون  
اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کہ وہ بے حکم لوگ ہیں (۱۲) جب ان  
کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں، کہنے لگے یہ صریح جادو ہے۔  
(۱۳) اور بے انصافی اور غرور سے ان سے انکار کیا۔ کہ ان کے دل

ان کو مان چکے تھے سو دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا (۱۴)

## تفسیر سورۃ النمل آیات (۱) تا (۱۴)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں ترانوے آیات اور ایک ہزار ایک سو انچاس کلمات اور چار ہزار سات سو  
سہ سو حرف ہیں۔

(۲-۱) طمس، طء سے طول اور سین سے خوبصورتی و نزاکت مراد ہے یا یہ کہ یہ ایک قسم ہے یہ سورت قرآن کریم اور  
ایک ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جو کہ حلال و حرام کو واضح کرنے والی ہیں یہ آیتیں ہیں ایمان والوں کے لیے گمراہی سے  
ہدایت کے لیے اور جنت کی خوشخبری سنانے والی ہیں۔

(۳) اب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے اوصاف بیان فرماتا ہے کہ جو پانچوں نمازوں کی کمال وضو، رکوع اور سجدہ اور تمام آداب کی رعایت کے ساتھ پابندی کرتے ہیں اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور بعث بعد الموت اور جنت و دوزخ پر پورے یقین رکھتے ہیں۔

(۴) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کی نظر میں ان کے اعمال کفریہ مرغوب کر رکھے ہیں جیسا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی سو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں اور ان کو کچھ نہیں سو جھتا۔

(۵) ایسے لوگوں کے لیے دوزخ میں سخت ترین عذاب ہوگا اور یہ لوگ قیامت کے دن جنت کے ہاتھ سے نکل جانے اور دوزخ میں داخلہ کی وجہ سے نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے۔

(۶) اور اے محمد ﷺ آپ پر یہ قرآن حکیم بذریعہ جبریل امین یقین کے ساتھ ایک بڑی حکمت والے علم والے کی جانب سے نازل کیا جا رہا ہے۔

(۷) اس وقت کا واقعہ بیان کیجیے جب کہ موسیٰ علیہ السلام مدین سے واپسی پر راستہ بھول گئے تھے تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے راستہ کے بائیں جانب آگ دیکھی تم یہیں ٹھہرے رہو میں ابھی جا کر آگ کے پاس سے یا تو راستہ کی کوئی خبر لاتا ہوں یا تمہارے پاس آگ کا شعلہ کسی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا لاتا ہوں تاکہ تم سینک لو کیوں کہ اس وقت سردی کی شدت تھی۔

(۸) چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس پہنچے تو ان کو اللہ کی طرف سے آواز دی گئی ہے کہ جو اس آگ میں یعنی فرشتے ہیں ان پر بھی برکت ہے اور جو اس آگ کے پاس ہے (یعنی موسیٰ) اس پر بھی برکت ہو۔

یا یہ مطلب ہے کہ وہ ذات بہت ہی بابرکت ہے کہ جس کے نور سے یہ نور ہے یا یہ کہ جو تلاش میں ہیں یعنی حضرت موسیٰ اور جو ان کے گرد فرشتے ہیں ان سب پر برکت ہو اور اللہ رب العزت کی ذات پاک ہے۔

(۹-۱۰) ارشاد ہوا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں اللہ ہوں اور جو میرے اوپر ایمان نہ لائے اس کو سزا دینے میں زبردست ہوں اور اپنے حکم اور فیصلہ میں حکمت والا ہوں۔

میں نے اس چیز کا حکم دیا ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے اور تم ہاتھ میں سے اپنا عصا زمین پر ڈال دو۔ چنانچہ انھوں نے ڈال دیا سو جب حضرت موسیٰ نے اس کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا جیسے سانپ ہو تو وہ اس سے مڑ کر بھاگے اور اس کے ڈر کی وجہ سے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

ارشاد خداوندی ہوا اے موسیٰ علیہ السلام ڈرو نہیں اور ہمارے حضور میں پیغمبر نہیں ڈرا کرتے۔

(۱۱) ہاں مگر جس سے کوئی خطا ہو جائے اور پھر وہ اس خطا سے توبہ کرے تو اس کو بھی ڈرنا نہیں چاہیے کیوں کہ میں تائب کی مغفرت کرنے والا اور جو توبہ کی حالت میں مرے اس پر رحم کرنے والا ہوں۔

(۱۲) اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں لے جاؤ اور پھر نکالو تو وہ بلا کسی عیب یعنی برص کے روشن ہو کر نکلے گا اور دونوں معجزے ان نو معجزوں میں سے ہیں جن کو دے کر تمہیں فرعون اور اس کی قبیلہ قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے کیوں کہ وہ حد سے بڑھے ہوئے لوگ ہیں۔

(۱۳) غرض کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس ہمارے دیے ہوئے معجزات لے کر پہنچے جو نہایت واضح تھے اور  
ریکے بعد دیگرے وہ دکھائے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ موسیٰ علیہ السلام جو ہمارے پاس لے کر آئے ہیں یہ کھلا جادو ہے۔  
(۱۴) اور غضب یہ کہ ظلم و عناد اور تکبر کی وجہ سے ان معجزات کے منکر ہو گئے حالاں کہ ان کے دلوں نے اس بات کا  
یقین کر لیا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں تو آپ دیکھیے کہ ان مشرکین یعنی فرعون اور اس کی قوم کا کیسا برا انجام ہوا کہ  
ہم نے سب کو دریا میں غرق کر دیا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ

عِلْمًا وَقَالَ الْعَبْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا  
مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُ الْفَضْلُ الْبَهِيمُ  
وَحِشْرَ لِّسَانٍ جُودًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ  
حَتَّىٰ إِذَا تَوَاصَلُوا عَلَىٰ وَادِ النِّسْلِ قَالَتْ لِمَ يَأْتِيكِ الشُّبُلُ إِذْ خَلُّوا  
مَسْكِنَهُمْ لَا يَعْطِيَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُودًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ  
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ  
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَتِي وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا  
تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَتَفَقَّدَ  
الطَّيْرُ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَىٰ الْهَدْيَ هَذَا أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ  
لَأَعْلَبَنَّكَ عَذَابًا شَدِيدًا أَوَلَا أذِبحُكَ أَوْ لِيَأْتِيَنَّكَ بِسُلْطٰنٍ  
قَبِيْنٍ فَكَثَّ غَيْرَ يَعِيْبُ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تَحِطُ بِهِ  
وَجِئْتُكَ مِنْ سَبِيلٍ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيكَ إِنِّي وَجَدْتُ أَمْرًا تَكْلِمُكُمْ  
وَأُوتِيْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ سَوجِدْنَا وَقَوْمَهَا  
يَسْجُدُونَ لِلشَّيْءِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ  
أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ أَلَا يَسْجُدُوا  
لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّوْتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ  
وَأَتَعَلَّمُونَ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝  
قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ إِذْ هَبْ بَنَاتِي  
هَذَا فَالْقِهْ إِلَيْهِنَّ ثُمَّ تَوَلَّىٰ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ قَالَتْ  
يَا أَيُّهَا الْمَوَالِي أَلْقِي إِلَيَّ كِتَابَ كَرِيمٍ ۝ إِنَّهُ مِنْ سَيِّئِنَ وَلَهُ  
يُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ أَلَا تَتْلُو عَلَيَّ وَالْتَوَىٰ مُسْلِمِينَ ۝

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا۔ اور انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر  
ہے جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی (۱۵) اور  
سلیمان داؤد کے قائم مقام ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں (خدا کی  
طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے۔ اور ہر چیز عنایت  
فرمائی گئی ہے بیشک یہ (اس کا) صریح فضل ہے (۱۶) اور سلیمان  
کے لیے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے اور وہ  
قسم دار کیے گئے تھے (۱۷) یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان  
میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں داخل  
ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تم کو کچل ڈالیں اور ان کو خبر  
بھی نہ ہو (۱۸) تو وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ  
اے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور  
میرے ماں باپ پر کیے ہیں ان کا شکر کروں اور ایسے نیک کام  
کروں کہ تو ان سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے  
نیک بندوں میں داخل فرما (۱۹) انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو  
کہنے لگے کیا سبب ہے کہ ہند نہ نظر نہیں آتا کیا کہیں غائب ہو گیا ہے  
(۲۰) میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے  
(اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے (۲۱) ابھی تھوڑی ہی  
دیر ہوئی تھی کہ ہند آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز  
معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس (شہر)  
سبا سے ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں (۲۲) میں نے ایک عورت  
دیکھی کہ ان لوگوں پر بادشاہت کرتی ہے اور ہر چیز اسے میسر ہے اور  
اس کا ایک بڑا تخت ہے (۲۳) میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم  
خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال



قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى فِي الْأُمْنَى مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا  
حَتَّى تَشْهَدُونِ ۖ قَالُوا نَحْنُ أَوْلَا قَوْلًا وَأَوْلَا بَأْسًا شَدِيدًا  
وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۚ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ  
إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَافَ أَهْلِهَا آذِلَّةً وَكَذَلِكَ  
يَفْعَلُونَ ۚ وَإِنَّ مُرْسَلَةَ الْيَوْمِ بِهَيْدِيَةٍ فَانْظُرِي إِلَيْهِمْ يَرْجِعُ  
الرُّسُلُونَ ۚ فَمَّا جَاءَ سُلَيْمِينَ قَالَ أَتَيْدُونَنِي بِإِلَافٍ فَمَا  
أَتَيْتُ اللَّهَ خَيْرًا مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَيْدِيَتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۚ رَاجِعِ  
إِلَيْهِمْ فَسَأَتُيَنَّهُمْ بِخُونٍ وَلَا قِبَلٍ لَهُمْ يَوْمَ تَأْتِي سُنُوبُهُمْ  
أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۚ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى أَفَكُم بِآيَاتِنَا  
أَنْ تَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۚ قُلْ عَفَرْتُ مِنْ أَلْبَنِ الْأَيْتِ  
بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٍّ عَابِدٌ ۚ

انہیں آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو رستے سے روک رکھا ہے پس  
وہ رستے پر نہیں آئے (۲۴) (اور نہیں سمجھتے) کہ خدا کو جو آسمانوں  
اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا اور تہہاں سے پوشیدہ اور ظاہر  
اعمال کو جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کریں (۲۵) خدا کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے (۲۶) سلیمان نے کہا  
(اچھا) ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے (۲۷) یہ میرا  
خط لے جا اور اسے ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے پاس سے پھر  
آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں (۲۸) ملکہ نے کہا کہ دربار والو!  
میری طرف ایک نامہ گرامی ڈالا گیا ہے (۲۹) وہ سلیمان کی طرف  
سے ہے اور (مضمون یہ ہے) کہ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا  
مہربان نہایت رحم والا ہے (۳۰) (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سر  
کشی نہ کرو اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ (۳۱) (خط سنا

کر) کہنے لگی کہ اے اہل دربار میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو جب تک تم حاضر نہ ہو (اور صلاح نہ دو) میں کسی کام کو فیصلہ کرنے  
والی نہیں (۳۲) وہ بولے کہ ہم بڑے زور آور اور سخت جنگجو ہیں اور حکم آپ کے اختیار ہے۔ تو جو حکم دیجیے گا (اس کے مال پر) نظر کر لیجیے  
گا (۳۳) اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا  
کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے (۳۴) اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں  
(۳۵) جب (قاصد) سلیمان کے پاس پہنچا تو (سلیمان نے) کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا  
ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو گے (۳۶) ان کے پاس واپس جاؤ ہم ان  
پر ایسے لشکر لے کر حملہ کریں گے جن کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہوگی اور ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے اور وہ  
ذلیل ہوں گے (۳۷) (سلیمان نے) کہا کہ اے دربار والو کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اس کے وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں  
ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے (۳۸) جنات میں سے ایک قومی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو  
آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور میں اے اس (کے اٹھانے) کی طاقت رکھتا ہوں (اور) امانت دار ہوں (۳۹)

### تفسیر سورۃ النمل آیات (۱۵) تا (۲۹)

(۱۵) اور ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو شریعت اور حکومت کا علم اور فہم عطا فرمائی اور ان دونوں نے شکر ادا  
کرنے کے لیے فرمایا کہ تمام تعریفوں کا اللہ تعالیٰ ہی حق دار ہے جس نے ہمیں علم اور نبوت کے ذریعے اپنے بہت  
سے مومن بندوں پر فضیلت دی اور داؤد علیہ السلام کے نواز کے تھے۔

(۱۶) ان سب میں داؤد علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کی سلطنت کے جانشین سلیمان علیہ السلام ہوئے اور سلیمان علیہ السلام

نے فرمایا اے لوگو! ہمیں کو پرندوں کی بولی سمجھنے کی تعلیم دی گئی اور سامان سلطنت کے متعلق ہر قسم کی ضروری چیزوں کا علم دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے اوپر بہت بڑا انعام ہے۔

(۱۷) اور سلیمان علیہ السلام کے لیے جو ان کا تمام لشکر جمع کیا گیا تو اس کو چلنے کے وقت روکا جایا کرتا تھا تا کہ سب جمع ہو جائیں اور متفرق نہ ہوں۔

(۱۸) چنانچہ ایک مرتبہ سرزمین شام میں ایک چیونٹیوں کے میدان پر سے گزرا ہو تو عرجاء یا منذرہ نامی ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو کہیں تمہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر نے چیونٹی کی یہ بات نہیں سمجھی۔

(۱۹) غرض کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کی بات سنی اور اس عقل مندی پر متعجب ہو کر مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور ان کا لشکر اس کی بات نہ سمجھ سکا اور کہنے لگے اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دیجیے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کیا کروں جو آپ نے توحید کے صلہ میں مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور یہ کہ میں ایسے نیک کام کروں جن کو آپ قبول فرمائیں اور مجھ کو اپنے خصوصی فضل سے جنت میں اپنے نیک بندوں یعنی انبیاء کرام میں شامل کر لیجئے۔

(۲۰) ایک بار یہ قصہ ہوا کہ سلیمان علیہ السلام نے تمام پرندوں کی حاضری لی تو ہد ہد کو نہ دیکھا تو فرمانے لگے کیا بات ہے کہ میں ہد ہد کو اس کی جگہ پر نہیں پاتا اگر وہ پرندوں میں سے کہیں غائب ہو گیا ہے۔

(۲۱) تو میں اس کے پراکھاڑ دوں گا پرندوں کی یہی سزا تھی یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ اپنی غیر حاضری کا معقول عذر پیش کرے۔

(۲۲) تھوڑی ہی دیر میں وہ آگیا اور سلیمان علیہ السلام سے کہنے لگا کہ میں ایسی جگہ ہو کر آیا ہوں جہاں ابھی تک آپ نہیں گئے اور ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں ہوئی میں آپ کے پاس ملک سبا کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں۔

(۲۳) وہ یہ کہ میں نے بلقیس نامی ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان لوگوں پر بادشاہت کر رہی ہے اور اس کو اپنے شہر میں ہر قسم کا سامان میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا قیمتی خوب صورت تخت ہے جس پر جواہرات اور موتی جڑے ہوئے ہیں۔

(۲۴) میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کی پوجا کر رہے ہیں اور شیطان نے اس سورج کی پوجا کو ان کی نظر میں پسندیدہ بنا کر رکھا ہے اور ان کو شیطان نے راہ حق اور ہدایت سے روک رکھا ہے سو وہ راہ حق پر نہیں چلتے۔

(۲۵-۲۶) اور میں نے ان سے کہا کہ اس اللہ کو کیوں سجدہ نہیں کرتے جو آسمان و زمین کی پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے جن میں سے بارش اور نباتات بھی ہیں۔

یابہ کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہو کہ ہد ہد سے سن کر انھوں نے ایسا فرمایا ہو اور تم لوگ جو کچھ نیکی و برائی دل میں چھپا کر رکھتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو وہ سب کو جانتا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

(۲۷) یہ سن کر سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد سے فرمایا ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچا ہے یا جھوٹا۔

(۲۸) میرا یہ خط لے جا اور ان کے پاس ڈال دینا پھر ذرا وہاں سے ہٹ جانا کہ وہ دیکھ نہ سکیں پھر دیکھنا کہ میرے خط کے بارے میں وہ آپس میں کیا گفتگو اور سوال و جواب کرتے ہیں۔

(۲۹-۳۲) غرض کہ ہد ہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا اور اس خط کو حضرت بلقیس نے اٹھا لیا اور پڑھ کر اپنے سرداروں کو مشورہ کے لیے جمع کیا اور ان سے کہا کہ میرے پاس ایک مہر شدہ با وقعت خط ڈالا گیا ہے اور وہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔

اور اس میں یہ مضمون ہے کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر یہ کہ تم لوگ میرے مقابلہ میں تکبر مت کرو اور میرے پاس مطیع و فرمانبردار ہو کر چلے آؤ۔

اس کے بعد حضرت بلقیس نے درباریوں سے فرمایا کہ تم مجھے اس معاملہ میں اپنی رائے اور مشورہ دو اور میں کبھی کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک کہ تم میرے پاس موجود نہ ہو اور مجھے مشورہ نہ دو۔

(۳۳) وہ لوگ کہنے لگے ہم ہتھیاروں کے اعتبار سے بڑے طاقتور ہیں اور لڑنے والے بھی ہیں باقی جیسی آپ کی رائے ہو آپ جیسا ہمیں حکم دیں ہم اس کی بجا آوری کے لیے تیار ہیں۔

(۳۴) یہ سن کر حضرت بلقیس نے حکمت آمیز گفتگو کی وہ یہ کہ والیان ملک جب کسی بستی میں غلبہ اور لڑائی کے ذریعے سے داخل ہوتے ہیں تو اس کو تہہ و بالا کر دیتے ہیں اور جو عزت والے ہوتے ہیں ان کو قتل کے ذریعے ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والیان ملک بڑائی میں ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

(۳۵) اور سردست میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں کچھ تحائف بھیجتی ہوں پھر دیکھوں گی کہ قاصد وہاں سے کیا جواب لاتے ہیں۔

(۳۶) چنانچہ جب قاصد نے حضرت سلیمان کی خدمت میں پہنچ کر تحائف پیش کیے تو حضرت سلیمان نے فرمایا کیا تم لوگ ان تحائف سے میری مدد کرنا چاہتے ہو سو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے جو مجھے بادشاہت اور نبوت دے رکھی ہے وہ

اس مال سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دے رکھا ہے اگر میں تمہارے اس تحفہ کو واپس کر دوں تو تم ہی اس پر اتراؤ گے۔  
(۳۷) اپنے تحائف لے کر ان لوگوں کے پاس لوٹ جاؤ ہم ان پر ایسی فوجیں بھیجتے ہیں کہ ان لوگوں سے ان کا ذرا بھی مقابلہ نہیں ہو سکے گا اور ہم ان کو ملک سبا سے اطاعت کا طوق ان کی گردنوں میں ڈال کر نکال دیں گے اور وہ ذلت کے ساتھ ہمیشہ ہمارے ماتحت ہو جائیں گے۔

(۳۸) اس کے بعد سلیمان علیہ السلام نے درباریوں سے کہا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ بلقیس کا تخت اس سے پہلے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آئیں حاضر کر دے۔

(۳۹) یہ سن کر ایک عرونامی قوی ہیمل جن نے کہا کہ میں اس کو لا کر آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا اس سے پہلے کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا اجلاس قضا آدھی رات تک ہوتا تھا۔

اور میں اس کے اٹھانے پر طاقت رکھتا ہوں اور اس میں جو جواہرات اور موتی اور سونا و چاندی لگا ہوا ہے اس پر امانت دار بھی ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلدی منگوانا چاہتا ہوں۔

ایک شخص جس کو کتاب (الہی) کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کیے دیتا ہوں جب (سلیمان نے) تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے (۴۰) (سلیمان نے) کہا کہ ملکہ کے (امتحان عقل کے) لیے اس کے تخت کی صورت بدل دو دیکھیں کہ وہ سو جھڑکتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سو جھڑکتے رکھتے (۴۱) جب وہ آ پہنچی تو پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی اسی طرح کا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو گویا ہو بہو ہی ہے۔ اور ہم کو اس سے پہلے ہی (سلیمان کی عظمت و شان کا) علم ہو گیا تھا۔ اور ہم فرمانبردار ہیں (۴۲) اور وہ جو خدا کے سوا (اور کی) پرستش کرتی تھی (سلیمان نے) اس کو اس سے منع کیا (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ؕ أَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ؕ قَالَ تَكَذَّبُوا لَهَا عَرَشُهَا نَظَرٌ اُنْتَهَدَى أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَلْتَمِدُونَ ؕ فَمِمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرَشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأَوْتَيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ؕ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ؕ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا قَالَتْ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّتْرَدٍّ مِّنْ قَوَارِيرٍ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ لِنَفْسِي وَاسْلُتْ بِعَنِّي سَلِيمٌ ؕ رَبُّ الْعَالَمِينَ ؕ

تھی (۴۳) (پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلیے جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے پانی کا حوض سمجھا اور (کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں (سلیمان نے) کہا یہ ایسا محل ہے جسکے (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں وہ بول اٹھی کہ پروردگار میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمان کے ہاتھ پر خدائے رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں (۴۴)

## تفسیر سورۃ النمل آیات ( ٤٠ ) تا ( ٤٤ )

( ٣٠ ) اس کے بعد آصف بن برخیا نامی ایک شخص نے جو اسم اعظم یعنی یٰسٰحٰی یٰقُیُّوْمُ جانتا تھا عرض کیا کہ میں اس کو آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے یعنی جیسا کہ آپ کو کوئی چیز فاصلہ سے نظر آئی، اس چیز کے آپ تک پہنچنے سے پہلے آپ کے سامنے لا کر حاضر کرتا ہوں۔

غرض کہ جب سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو اپنے تخت کے پاس رکھا ہوا دیکھا تو خوش ہو کر آصف سے فرمانے لگے کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ وہ میری آزمائش کرے کہ میں اس کی نعمتوں کا شکر کرتا ہوں یا خدا نخواستہ ناشکری کرتا ہوں۔

اور جو اس کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع اور ثواب حاصل کرنے کے لیے شکر کرتا ہے اور اسی طرح جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب اس کے شکر سے غنی ہے اور تائب کو معاف فرمانے والا ہے اور ایسے ہی سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا۔

( ٣١ ) پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ بلقیس کے تخت کی شکل بدل دو یعنی اس میں کچھ کمی بیشی کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ ان کو اس کا پتا چلتا ہے یا نہیں۔

( ٣٢ ) چنانچہ جب بلقیس آئیں تو سلیمان علیہ السلام نے ان کو تخت دکھا کر فرمایا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے وہ کہنے لگیں ہاں ہے تو ایسا ہی اور ہمیں تو اس واقعہ سے پہلے ہی آپ کی نبوت کی تحقیق ہو گئی۔

( ٣٣ ) اور ہم تو اسی وقت سے فرمانبردار ہو گئے تھے یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تبدیلی کی سمجھ اور بلقیس کے آنے سے پہلے ان کے تخت لانے کی قوت عطا فرمائی اور سلیمان علیہ السلام نے ان کو یا اللہ تعالیٰ نے سورج کی پوجا سے بلقیس کو روک دیا کیوں کہ وہ پہلے مجوس قوم میں سے تھیں۔

( ٣٤ ) اس کے بعد بلقیس سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو تو جب بلقیس نے اس کا صحن دیکھا تو پانی سے بھرا ہوا سمجھا اور اندر داخل ہونے کے لیے دامن اٹھائے۔

اس وقت سلیمان علیہ السلام نے ان سے فرمایا یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے اور یہ حوض بھی شیشہ سے پٹا ہوا ہے لہذا گھبرانے اور دامن اٹھانے کی ضرورت نہیں اندر چلی آؤ اس وقت بلقیس کے دل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دینی و دنیوی عظمت کمال کو پہنچ گئی اور کہہ اٹھیں کہ اے میرے پروردگار میں نے سورج کی پوجا کر کے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور اب میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ پر رب العالمین پر ایمان لے آئی۔





## تفسیر سورۃ النمل آیات (۴۵) تا (۵۹)

(۴۵) اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ تم کفر و شرک سے توبہ کرو اور توحید خداوندی کا اقرار کر لو تو ان میں مومن و کافر کے دو گروہ ہو گئے جو دین کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے۔

(۴۶) حضرت صالح علیہ السلام نے کافر گروہ سے فرمایا ارے تم لوگ عافیت و رحمت سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانتے ہو تم لوگ کفر و شرک سے معافی کیوں نہیں مانتے اور توحید کا اقرار کیوں نہیں کرتے جس سے توقع ہو کہ تم پر رحم کیا جائے اور عذاب نازل نہ ہو۔

(۴۷) وہ لوگ بولے ہم تو تم کو اور تمہارے ساتھ جو مومن ہیں انہیں منحوس سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے ہم پر سختی ہو رہی ہے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تمہاری سختی اور خوش حالی یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بلکہ تم سختی اور خوش حالی کے ذریعے آزمائے جاؤ گے اور یہ کہ تم کفر کی بدولت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

(۴۸) اور اس بستی کے رؤساء کے بیٹوں میں نو آدمی نہایت فاسق تھے یعنی قدار بن سالف، مصد بن سالف، مصد بن رہو اور اس کے ساتھی جو بہت گناہ کیا کرتے تھے اور بالکل اصلاح کا حکم نہیں دیا کرتے تھے اور نہ خود ہی اس پر عمل پیرا ہوا کرتے تھے۔

(۴۹) انھوں نے آپس میں یہ گفتگو کی کہ سب مل کر اس چیز پر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کے وقت حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں پر حملہ کریں گے اور نعوذ باللہ ان سب کو مار ڈالیں گے پھر ان کے وارثوں اور رشتہ داروں سے کہہ دیں گے کہ ہم حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے مارے جانے کے وقت موجود نہ تھے اور ہم اپنی بات میں بالکل سچے ہیں اور پھر ہماری کوئی بھی تردید نہیں کرے گا۔

(۵۰) غرض کہ ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے قتل کرنے کی تدبیر کی تھی اور ہم نے بھی ان سب کے ختم کرنے کی تدبیر کی جس کی ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔ کہا گیا ہے کہ ان سب کو حضرت صالح علیہ السلام کے مکان پر فرشتوں نے مار ڈالا اور ان لوگوں کو فرشتوں کا پتا بھی نہیں چلا۔

(۵۱) سو دیکھیے ان کی اس شرارت کا کیا انجام ہوا ہم نے ان کو اس طریقے سے مذکور اور بقیہ ان کی ساری قوم کو پتھروں کا عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا۔

(۵۲) سو یہ ان کے ویران گھر پڑے ہوئے ہیں ان کے شرک کی وجہ سے ہم نے جو ان کو سزا دی، بے شک اس میں بڑی عبرت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ہماری اس سزا دینے کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۵۳) اور ہم نے حضرت صالح علیہ السلام کو اور ان مومن بندوں کو جو کفر و شرک برائیوں اور اونٹنی کے قتل سے بچتے تھے نجات دی۔

(۵۴) اور ہم نے لوط علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا جس وقت انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا تم جان بوجھ کر بے حیائی کا کام کرتے ہو۔

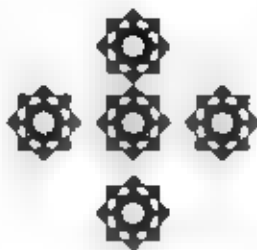
(۵۵) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو تم حکم الہی کے بارے میں جہالت کر رہے ہو۔

(۵۶) ان کی قوم کو سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ بن پڑا کہ تم لوط اور ان کی دونوں صاحبزادیوں یعنی زعموراء اور ریماء کو اس بستی سدوم سے نکال دو، کیوں کہ یہ لوگ مردوں سے شہوت رانی کے بارے میں بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

(۵۷) چنانچہ ہم نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی دونوں صاحبزادیوں کو اس عذاب سے بچالیا سوائے ان کی منافقہ بیوی کے کہ ہم نے اس کو ان ہی لوگوں میں تجویز کر رکھا تھا جو عذاب میں رہ گئے تھے۔

(۵۸) چنانچہ ہم نے ان سب پر خواہ مسافر ہوں یا مقیم پتھروں کا مینہ برسا دیا سوائے لوگوں کا کیا برا حال تھا جن کو لوط علیہ السلام نے عذاب الہی سے ڈرایا تھا پھر بھی وہ ایمان نہیں لائے تھے۔

(۵۹) اے محمد ﷺ آپ ان منکرین کی ہلاکت پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیجیے اور اس کا شکر کیجیے اور اس کے بندوں پر جن کو اس نے نبوت کے ذریعے منتخب فرمایا ہے یا یہ کہ اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے اور وہ امت محمدیہ ﷺ ہے۔



اَقْمِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَآءً فَالْتَمْتٰ بِهٖ حَدٰیْقَ وَاٰتٍۭ بِهٖجَنٍّ مَّا كَانَ لَكُمْ اَرْۢیَۤ اَنْۢ یَّخۡشَا شَجَرَهَا ؕ اِنَّهٗ لَمَعَ اللّٰهُ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعۡبَدُوۡنَ ۝۱۰ اَقْمِنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلَافَهَا اَنْۢدَآءًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَّجَعَلَ بَیۡنَ الْبَحۡرَیۡنِ حَآجِزًا ؕ اِنَّهٗ لَمَعَ اللّٰهُ ۝۱۱ بَلْ اَلۡتَمٰهُمْ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۲ اَقْمِنْ یُحِیۡبُ الْمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَا ۝۱۳ وَیُكۡشِفُ السُّوۡءَ وَیَجۡعَلُ لَکُمۡ خُلَافًا ۝۱۴ اِنَّهٗ لَمَعَ اللّٰهُ ۝۱۵ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝۱۶ اَقْمِنْ یَهۡدِیۡکُمۡ فِی ظُلُمٰتِ الدَّیۡرِ ۝۱۷ وَالْبَحۡرِ ۝۱۸ وَمَنْ یُّرۡسِلِ الرِّیۡحَ بُشۡرًا یَّبۡیۡنُ یَدِّیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ اِنَّهٗ لَمَعَ اللّٰهُ ۝۱۹ تَعٰلٰی اللّٰهُ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝۲۰ اَقْمِنْ یَبۡدُءُ الْخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ۝۲۱ وَمَنْ یُّرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ لَمَعَ اللّٰهُ ۝۲۲ قُلْ هَآؤُنَا نَکۡمُ اِنْ کُنۡتُمْ صٰدِقِیۡنَ ۝۲۳ قُلْ لَا یَعۡلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیۡبُ اِلَّا اللّٰهُ ۝۲۴ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ اِیَّآنَ یُبۡعَثُوۡنَ ۝۲۵ بَلْ اِذۡرَکَ عَلَیۡہُمۡ رَفِیۡ ۝۲۶ اِلَّا خَرۡقًا ۝۲۷ بَلْ هُمْ فِیۡ شَکٍّ مِّنۡہَا ۝۲۸ بَلْ هُمۡ قَوْمٌ اَعۡمُوۡنَ ۝۲۹

بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کس نے) تمہارے لیے آسمان سے پانی برسا یا۔ (ہم نے) پھر ہم ہی نے اس سے سرسبز باغ اگائے۔ تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اگاتے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں (۶۰) بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بنائیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے (۶۱) بھلا کون بتا کر رہی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ ہرگز نہیں (مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو (۶۲) بھلا کون تم کو جھگ اور دریا کے اندھیروں رستہ بتاتا ہے اور (کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) (۶۳) یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا (کی شان) اس سے بلند ہے (۶۴) بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور (کون) تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) کہہ دو کہ (مشرک) اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو (۶۵) کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے (۶۵) بلکہ آخرت (کے بارے) میں انکا علم منطقی ہو چکا ہے بلکہ وہ اس سے ہلک میں ہیں بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں (۶۶)۔

### تفسیر سورۃ النمل آیات (۶۰) تا (۶۶)

(۶۰) آپ ان کفار مکہ سے فرمائیے کہ اچھا بتاؤ کیا ان بتوں کی جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو پرستش بہتر ہے یا اس ذات کی عبادت و فرمانبرداری بہتر ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسا یا وہ پھر اس پانی سے پھل دار باغ اگائے، جن کی باڑ بھجور کے درختوں اور دوسرے درختوں سے ہو رہی ہے تمہاری قدرت ہے تو یہ چیز باہر ہے کہ تم ان باغوں کے درخت اگاسکو اب سوچ کر ذرا بتاؤ تو سہی کہ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور معبود نے یہ چیزیں اگائی ہیں؟ بلکہ ایسے بدتمیز ہیں کہ بتوں کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

(۶۱) اور یہ بتاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں یا وہ ذات جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کیں اور زمین کے ٹھہرانے کے لیے میخوں کی طرح مضبوط پہاڑ بنائے اور شیریں اور تلخ دو دریاؤں کے درمیان ایک حد بنائی جس کی بنا پر ایک دوسرے کا پانی ایک دوسرے سے نہیں ملتا اب بتاؤ کہ کیا اللہ کے علاوہ کسی اور معبود کی یہ کارگزاریاں ہیں بلکہ ان میں اکثر تو اس چیز کی تصدیق ہی نہیں کرتے اچھا اور سن کر بتاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں

(۶۲) یا وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے جب وہ اپنی تکلیف دور کرانے کے لیے اس کو پکارتا ہے اور وہ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور ایک قوم کی ہلاکت کے بعد پھر تمہیں کو زمین میں جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود یہ کام کر سکتا ہے؟ مگر تم لوگ اس سے نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

(۶۳) اور پھر یہ بتاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں یا وہ ذات جو تمہیں حالت سفر میں خشکی اور دریا کی تاریکیوں میں رستہ دکھاتا ہے اور جو ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا ہے جو بارش کی امید دلا کر دلوں کو خوش کر دیتی ہیں کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی ایسا کر سکتا ہے ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی شرکیہ باتوں سے برتر و منزہ ہے۔

(۶۴) اور بتاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں یا وہ ذات جو نطفہ سے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرے گا اور جو کہ آسمان سے تمہارے لیے پانی برساتا اور زمین سے نباتات اگاتا ہے کیا اللہ جل شانہ کے علاوہ اور کسی کی جرأت ہے کہ ایسا کر سکے (اور اگر اب بھی نہ مانیں) تو آپ فرما دیجیے کہ اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ اللہ کے علاوہ اور بھی معبود اور مشکل کشا ہیں۔

(۶۵) آپ فرما دیجیے کہ فرشتے ہوں یا انسان سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی اور ان کفار پر عذاب کس وقت نازل ہوگا اور ان مخلوقات کو تو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ قبروں سے کس وقت دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

(۶۶) بلکہ آخرت کے بارے میں تو ان کا علم کا لحدم ہو گیا اور انھوں نے سمجھ لیا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی بلکہ یہ لوگ قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں شک میں ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ یہ اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں کہ ان کو ہدایت کا راستہ نظر ہی نہیں آتا۔



وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاءُؤُنَا أَيْتًا  
لَمُخْرَجُونَ ۖ لَقَدْ وَعَدْنَا هَذَا نَحْنُ وَآبَاءُؤُنَا مِنْ  
قَبْلُ إِنَّ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۚ قُلْ سِيرُوا  
فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۚ  
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَنْكَرُونَ ۚ  
وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ قُلْ  
عَسَى أَنْ يَكُونَ رَدِفٌ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۚ  
وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا  
يَشْكُرُونَ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا  
يُعْلِنُونَ ۚ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي  
كِتَابٍ مُبِينٍ ۚ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقْضَىٰ عَلَىٰ بَنِي  
إِسْرَءِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ وَإِنَّهُ  
لَهْدَىٰ وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ  
يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۚ  
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۚ  
إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تَسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا أُولُوا  
مُدْبِرِينَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعَنَىٰ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۚ  
إِنْ تَسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْمِعُونَ ۚ  
وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ  
الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۚ

اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی  
ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (قبروں سے) نکالے جائیں گے  
(۶۷) یہ وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے پہلے سے ہوتا چلا  
آیا ہے (کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو صرف پہلے لوگوں کی  
کہانیاں ہیں (۶۸) کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ  
گنہگاروں کا انجام کیا ہوا ہے (۶۹) اور ان (کے حال) پر غم نہ کرنا  
اور نہ ان چالوں سے جو یہ کر رہے ہیں تنگ دل ہونا (۷۰) اور کہتے  
ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ (۷۱) کہہ دو کہ جس  
(عذاب) کے لیے تم جلدی کر رہے ہو شاید اس میں سے کچھ  
تمہارے نزدیک آ پہنچا ہو (۷۲) اور تمہارا پروردگار تو لوگوں پر فضل  
کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے (۷۳) اور  
جو باتیں ان کے سینوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جو کام وہ ظاہر  
کرتے ہیں تمہارا پروردگار ان (سب) کو جانتا ہے (۷۴) اور  
آسمانوں اور زمین میں کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے مگر (وہ) کتاب  
روشن میں (لکھی ہوئی) ہے (۷۵) بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل  
کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں بیان کر دیتا  
ہے (۷۶) اور بے شک یہ مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے  
(۷۷) تمہارا پروردگار (قیامت کے روز) ان میں اپنے حکم سے  
فیصلہ کر دے گا اور وہ غالب (اور) علم والا ہے (۷۸) تو خدا پر  
بھروسہ رکھو تم تو حق صریح پر ہو (۷۹) کچھ شک نہیں کہ تم مردوں کو  
(بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر  
جائیں آواز سنا سکتے ہو (۸۰) اور نہ اندھوں کو گمراہی سے (نکال

کر) رستہ دکھا سکتے ہو۔ تم تو انہی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں (۸۱) اور جب ان کے  
بارے میں (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کر دے گا۔ اس لیے کہ  
لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے (۸۲)

### تفسیر سورۃ النمل آیات (۶۷) تا (۸۲)

(۶۷) یہ کفار مکہ یوں کہتے ہیں کیا ہم لوگ جب مر کر خاک ہو گئے اور اسی طرح ہمارے آباء اجداد بھی تو کیا پھر ہمیں

زندہ کر کے قبروں سے نکالا جائے گا۔

(۶۸) جس کا محمد ﷺ آپ ہم سے وعدہ کر رہے ہیں اس چیز کا تو ہمارے آباؤ اجداد سے آپ کے وعدہ سے پہلے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ تو محض بے سند باتیں ہیں جو اگلے لوگوں سے روایت ہوتی چلی آئی ہیں۔

(۶۹-۷۰) اے محمد ﷺ آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجیے کہ تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا اور اگر یہ ایمان نہیں لاتے یا یہ کہ یہ لوگ ہلاک ہو جائیں تو ان پر غم نہ کیجیے اور جو کچھ یہ شرارتیں اور بکواس کر رہے ہیں آپ اس سے تنگ نہ ہوں۔

(۷۱) اور یہ لوگ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ جس نزول عذاب کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں وہ وعدہ کب ہوگا۔

(۷۲) آپ ان سے فرما دیجیے کہ عجب نہیں جس عذاب کے بارے میں تم جلدی مچا رہے ہو وہ تمہارے قریب ہی آگیا ہو یعنی بدر کا دن۔

(۷۳) اور آپ کا رب لوگوں پر بڑا فضل رکھتا ہے اس کی وجہ سے قدرے عذاب کو مؤخر کر رکھا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے کہ تاخیر عذاب کو غنیمت سمجھیں۔

(۷۴) اور آپ کے پروردگار کو سب خبر ہے جو کچھ ان کے دلوں میں بغض و عداوت بھرا ہوا ہے۔

(۷۵) اور یہ جو کفر و شرک قتل و غارت گری کرتے ہیں اور آسمان والوں اور زمین والوں میں ایسی کوئی پوشیدہ چیز نہیں جو لوح محفوظ میں لکھی ہوئی نہ ہو۔

(۷۶) اور یہ قرآن کریم جو آپ ان کو پڑھ کر سناتے ہیں یہ بنی اسرائیل یعنی یہود و نصاریٰ پر اکثر ان باتوں کی حقیقت ظاہر کرتا ہے جن دینی باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

(۷۷) اور یہ قرآن کریم ایمان داروں کے لیے گمراہی سے ہدایت اور عذاب سے خاص رحمت ہے۔

(۷۸) اور آپ کا پروردگار یہود و نصاریٰ کے درمیان قیامت کے دن اپنے حکم سے فیصلہ فرما دے گا اور وہ زبردست ہے ان کو اور ان کی سزا کو بھی جاننے والا ہے۔

(۷۹) اور آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجیے یقیناً آپ صریح دین حق یعنی دین اسلام پر ہیں۔

(۸۰) اور آپ حق و ہدایت کی آواز ایسے لوگوں کو جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں یا یہ کہ وہ مردوں کی طرح ہیں اور اسی طرح بہروں کو نہیں سنا سکتے خصوصاً جب کہ وہ راہ حق و ہدایت سے منہ پھیر کر چل دیں۔

(۸۱) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا کر ہدایت کا راستہ دکھلانے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری کتاب اور رسول کا یقین رکھتے ہیں اور پھر وہ عبادت اور توحید خداوندی میں مخلص بھی ہیں۔



(۸۲) اور جس وقت ان پر نزول عذاب کا وقت آجائے گا تو ہم صفا و مروہ کے درمیان سے ایک جانور نکالیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا یا یہ کہ اس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اور وہ ان سے باتیں کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیات یعنی قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ پر یا یہ کہ خروج دابہ پر یقین نہیں کرتے تھے۔

اور جس روز ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی (۸۳) یہاں تک کہ جب (سب) آجائیں گے تو (خدا) فرمائے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور تم نے (اپنے) علم سے ان پر احاطہ تو کیا ہی نہ تھا۔ بھلا تم کیا کرتے تھے (۸۴) اور ان کے ظلم کے سبب ان کے حق میں وعدہ (عذاب) پورا ہو کر رہے گا تو وہ بول بھی نہ سکیں گے (۸۵) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو (اس لیے) بنایا ہے کہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن (بنایا ہے کہ اس میں کام کریں) بے شک اس میں مومن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں (۸۶) اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہو کر چلے آئیں گے (۸۷) اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ (اپنی جگہ پر) کھڑے ہیں مگر وہ (اس روز) اس طرح اڑے پھریں گے جیسے بادل۔ (یہ) خدا کی کارگیری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ بیشک وہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے (۸۸) جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس سے بہتر (بدلہ تیار) ہے اور ایسے لوگ (اس روز) گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے (۸۹) اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے۔ تم کو

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ تَحْتِ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَلَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ وَقَالَ الذُّبُّمُ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِطُوا بِهَا عَلِمْنَا أَنَّمَا أَنتُم مُّتَعَلِّمُونَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَكُلُّ أَتَوَةٍ دَاخِرِينَ ۝ وَتَرَى الْجِبَالُ تَحْسِبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتَقَنَ كُلُّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ۝ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ فِي فَرْجِ يَوْمٍ هَٰذَا أَمِنُونَ ۝ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَهُنَّ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا أَنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ أَنْ تَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمْرُهُ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَأَنْ أَتْلُوا الْقُرْآنَ فَمِنْ أُمَّتٍ إِلَّا مَا لَمْ يَلْهَدْ يَنْفُسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سِيرَ يَوْمَ إِلَيْهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَنَارُكَ بِفَافِلٍ عَنَّا تَعْمَلُونَ ۝

تو ان ہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم کرتے رہے ہو (۹۰) (کہہ دو) مجھ کو یہی ارشاد ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے اور سب چیز اسی کی ہے اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اُس کا حکم بردار رہوں (۹۱) اور یہ بھی کہ قرآن پڑھا کرو۔ تو جو شخص راہ راست اختیار کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو کہہ دو کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا ہوں (۹۲) اور کہو کہ خدا کا شکر ہے وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم ان کو پہچان لو گے اور جو کام تم کرتے ہو تمہارا پروردگار ان سے بے خبر نہیں ہے (۹۳)

## تفسیر سورۃ النمل آیات (۸۳) تا (۹۲)

(۸۳) اور قیامت کے دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری کتاب اور ہمارے رسول کو جھٹلایا کرتے تھے اور ان کو چلنے سے پچھلوں کے آٹنے کے لیے روکا جائے گا۔

(۸۴) یہاں تک کہ جب سب آکر جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کیا تم نے میری کتاب اور میرے رسول کو جھٹلایا تھا اور یہ تک تم نے غور نہیں کیا کہ یہ میری طرف سے ہیں اور بلا سوچے سمجھے تکذیب کر دی اور اس کے علاوہ کفر و شرک کے اور بھی کام کیا کرتے تھے۔

(۸۵) اور ان پر عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے گا اس بنا پر کہ انھوں نے کفر و شرک کر کے بڑی بڑی زیادتیاں کی تھیں اور وہ جواب بھی نہ دے سکیں گے۔

(۸۶) کیا کفار مکہ اس میں غور نہیں کرتے کہ ہم نے آرام کے لیے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کریں اور روزگار وغیرہ کے دیکھنے کے لیے دن بنایا تاکہ اس میں روزی تلاش کریں یہ جو ہم نے ان کے آرام کے لیے چیزیں بنائیں بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو کہ اس چیز کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۸۷) اور جس دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام فرشتے اور آدمی سب گھبرا جائیں گے سوائے جبریل و میکائیل اسرافیل اور ملک الموت اور حاملان عرش کے کہ ان کی اس وقت وفات نہ ہوگی پھر ان سب کی بھی وفات ہو جائے گی اور سب کے سب خواہ آسمانوں والے ہوں یا زمین والے قیامت کے دن اس کے سامنے دبے جھکے حاضر رہیں گے۔

(۸۸) اور جن پہاڑوں کے متعلق تم یہ خیال کر رہے ہو کہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کریں گے۔ اس وقت فضاء میں بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھریں گے کہ اللہ کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو اپنے انداز پر مضبوط بنا رکھا ہے جو کچھ تم نیکی و برائی کرتے ہو اس کو سب خبر ہے۔

(۸۹) اور جو شخص قیامت کے دن خلوص کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا تو اس کو اس نیکی کے اجر مذکور سے بہتر اجر ملے گا اور وہ گھبراہٹ اور عذاب کے دن اور جب کہ دوزخ کو پر کیا جائے گا امن میں رہیں گے۔

(۹۰) اور جو شخص کفر و شرک لائے گا وہ اوندھے منہ دوزخ میں ڈالا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں تو آخرت میں ان ہی کاموں کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۹۱) پیغمبر ﷺ آپ ان سے فرمادیجیے کہ مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی عبادت کیا کروں جس نے اس کو محترم بنایا ہے اور سب چیزیں مخلوقات وغیرہ اسی کی ملکیت ہیں اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں دین اسلام پر

مسلمانوں کے ساتھ قائم رہوں۔

(۹۲) اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ پڑھ کر سناؤں سو جو شخص قرآن کریم پر ایمان لائے گا وہ اپنے فائدے کے لیے ایمان لائے گا اور جو شخص قرآن کریم کا انکار کرے تو آپ فرمادیجیے میں صرف قرآن کریم کے ذریعے دوزخ سے ڈرانے والا ہوں پھر اس کے بعد جہاد کا حکم ہوا۔

(۹۳) چنانچہ ارشاد ہوا کہ آپ ان سے فرمادیجیے سب خوبیاں اور وحدانیت خاص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے وہ عنقریب بدر کے دن تم پر عذاب نازل کر کے اپنی وحدانیت اور قدرت کی نشانیاں تمہیں دکھا دے گا سو تم اس وقت پہچان لو گے کہ محمد ﷺ جو کچھ تم سے فرماتے تھے وہ حق اور سچ تھا اور یہ جو کفر و شرک کر رہے ہیں آپ کا پروردگار ان سے غافل نہیں کفار مکہ کو اللہ کی جانب سے کفر و شرک پر وعید ہے یا یہ کہ جو تم لوگ مکرو خیانت اور فساد کے کام کر رہے ہو اللہ تعالیٰ ان کی سزا دینے سے چوک فرمانے والا نہیں۔

سُورَةُ الْقَصَصِ وَفِيهَا آيَاتٌ لِّمَن يَّرْتَدِّي

سُورَةُ الْقَصَصِ وَفِيهَا آيَاتٌ لِّمَن يَّرْتَدِّي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طَسَمَ ۚ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُنِينِ ۚ نَتْلُو عَلَيْكَ مِنْ لَدُنَّا مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۚ إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضِعُّ مِنْ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ يَرْزُقُ أَوْلَادَهُمْ وَيَسْتَأْذِنُ نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۚ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَهْلًا لِلْيَمِينِ ۚ وَنَجْعَلَهُم الْوَارِثِينَ ۚ وَنَسْكَنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنَرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمْ مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْتَزُّونَ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا اخْفِيتُ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَارْتَدَّ فِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۚ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۚ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتْ عَيْنُيَ لَكَ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ ۚ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ إِبْرَاهِيمَ فِرْعَاوْنَ كَأَدَّىٰ لَتَبْدِي بِهِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے طَسَمَ (۱) یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۲) (اے محمد ﷺ) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کے سنانے کے لیے صحیح صحیح سناتے ہیں (۳) کہ فرعون نے ملک میں سرائٹھ لیے رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ کو (یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔ بیشک وہ مفسدوں میں ان کی تھ (۴) اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں (۵) اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے (۶) اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا۔ ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اسے پیغمبر بنادیں گے (۷) تو فرعون کے لوگوں نے اس کو اٹھا لیا اس لیے کہ (نتیجہ یہ ہونا تھا کہ) وہ ان کا دشمن اور

(ان کے لیے موجب غم ہو بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوک گئے (۸) اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کو قتل نہ کرنا شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے (۹) اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ اگر ہم ان کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصے) کو ظاہر کر دیں۔ غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں (۱۰) اور اس کی بہن سے کہا کہ

لَوْلَا اَنْ رَّبَّنَا عَلٰی قُلُوبِنَا لِنَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ  
وَقَالَتْ لِاخْتَبِهٖ قَصِيْبُهُ فَبَحَرَتْ بِهٖ عَنْ جَنْبٍ وَهُمُ  
لَا يَشْعُرُوْنَ ۚ وَحَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ  
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ  
نٰصِحُوْنَ ۚ فَرَدَدْنَاهُ اِلٰی اُمِّهٖ كِي تَقْرَءِنَّهَا وَاَلَّا تَحْزَنَ  
وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اس کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی۔ اور ان (لوگوں) کو کچھ خبر نہ تھی (۱۱) اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر (دانیوں کے) دودھ حرام کر دیے تھے۔ تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گمروالے بتاؤں کہ تمہارے لیے اس (بچے) کو پالیں اور اس کی خیر خواہی (سے پرورش) کریں (۱۲) تو ہم نے (اس طریق سے) اُن کو اُن کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن یہ اکثر نہیں جانتے (۱۳)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۱) تا (۱۳)

یہ پوری سورت مکی ہے سوائے اس آیت اِنْ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ (الخ) کیوں کہ یہ آیت مکہ و مدینہ کے درمیان مقام جھہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس سورت میں اٹھاسی آیات اور چار سو اکتالیس کلمات اور پانچ ہزار آٹھ سو حروف ہیں۔

(۱-۲) طسم۔ طاء سے طول و قدرت اور سین سے خوبصورتی و بلندی میم سے بادشاہت و سلطنت مراد ہے یا یہ کہ ایک قسم ہے جو تاکید کے لیے بیان کی گئی ہے یہ سورت ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جو حلال و حرام اور امر و نواہی کو بیان کرنے والی ہے۔

(۳) ہم آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا کچھ واقعہ بذریعہ قرآن کریم سناتے ہیں ان لوگوں کے فائدہ کے لیے جو آپ کی اور قرآن کریم کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۴) غرض کہ فرعون سرزمین مصر میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس نے ان کے باشندوں کی مختلف جماعتیں بنا رکھی تھیں۔ ان جماعتوں میں سے بنی اسرائیل کا زور کم کر دیا تھا۔ اس طرح کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں سے خدمت لیتا تھا، واقعی وہ بڑا فساد پھیلانے والا، کفر و شرک اور قتل و غارتگری میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔

(۵) اور ہمیں یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا سرزمین مصر میں زور گھٹایا جا رہا تھا ہم ان کو نجات دیں اور ان کو دین کا پیشوا بنادیں اور سرزمین مصر کا ان کو وارث بنائیں۔

(۶) اور حکومت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ بات دکھائیں جس سے وہ بنی اسرائیل کی طرف سے ڈرا کرتے تھے یعنی بادشاہت کے ختم ہو جانے سے۔

(۷) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ یوحنا زبنت لادی بن یعقوب کو الہام کیا کہ تم اس بچے کو دودھ پلاتی رہو، پھر جب ان کی تفتیش کا خدشہ ہو تو بے خوف و خطر صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیں اور نہ تو ان کے ڈوبنے کا اندیشہ کرنا اور نہ جدائی پر غم کرنا ہم ضرور پھر اس کو تمہارے ہی پاس پہنچا دیں گے اور فرعون اور اس کی قوم کی طرف ان کو رسول بنا کر بھیجیں گے۔

(۸) غرض کہ ایسا ہی ہوا، فرعون کی باندیوں نے پانی اور پتوں میں سے اس صندوق کو نکال لیا اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے پاس لے گئیں تاکہ رسالت مل جانے کے بعد وہ فرعونوں کے دشمن اور فرعون کی سلطنت ختم ہو جانے کے بعد اس کے لیے باعث غم بنیں۔

(۹) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ بنت مزاحم جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھیں انھوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل مت کرو بعید نہیں کہ ہمیں کچھ فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں اور بنی اسرائیل کو پتا بھی نہ چلے کہ یہ ہمارا لڑکا ہے یا یہ کہ ان لوگوں کو انجام کی خبر ہی نہیں تھی کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے ہاتھوں ان کی ہلاکت ہوگی۔

(۱۰) ادھر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل موسیٰ علیہ السلام کے غم میں بے قرار ہو گیا قریب تھا کہ وہ اس بے قراری میں موسیٰ علیہ السلام کا حال سب پر ظاہر کر دیں اگر ہم ان کے دل کو اس غرض سے مضبوط نہ کرتے کہ یہ وعدہ خداوندی پر یقین کیے بیٹھی رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو رسول بنائے گا۔

(۱۱) آخر کار انھوں نے دل کو سنبھال کر یہ تدبیر سوچی کہ موسیٰ علیہ السلام کی بہن مریم سے کہا ذرا موسیٰ علیہ السلام کا سراغ تو لگاؤ چنانچہ اس نے دور سے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور ان لوگوں کو یہ خبر بھی نہیں تھی کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی بہن ہیں۔

(۱۲) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر ان کی والدہ کے آنے سے پہلے دودھ پلانے والیوں کو وہ کسی کا دودھ نہ لیتے تھے یہ موقع دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے فرعونوں سے کہا کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتا بتاؤں جو اس بچے کی اچھی طرح پرورش کریں اور عادت کے موافق دل سے اس کی خیر خواہی کریں۔

(۱۳) چنانچہ ان لوگوں نے ایسے گھرانے کا پتا پوچھا انھوں نے اپنی ماں کا پتا بتا دیا غرض کہ اس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور موسیٰ علیہ السلام کے غم میں نہ رہیں اور جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے کہ اپنے وعدہ کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کو پھر ان کے پاس پہنچا دیا مگر خاص طور پر یہ مصری اس چیز کو نہیں سمجھتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔



وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۖ وَوَدَّخَلَّ الْمَدْيَنَةَ عَلَىٰ جِبْنٍ عَفْفَةٍ مِّنْ آلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَةِ هَٰذَا وَمِنَ عَدُوِّهِ فَاسْتَاذَنَهُ الَّذِي مِّنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِّنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِن عِبَنِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ۚ قَالَ رَبِّ اِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۚ قَالَ رَبِّ بِمَا أَفْعَمْتُ عَلَىٰ فَنُ أَكُونُ ظَلِيمًا ۚ فَلَمَّا أَصْبَحَ فِي الْمَدْيَنَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصِيحُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۚ فَلَمَّا أَنِ ارَادَ أَنْ يَنْبَاطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يُوْسَىٰ ائْتِرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۖ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدْيَنَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يُوْسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَمِنَ الصَّاحِقِينَ ۖ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ

اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے اُن کو حکمت اور علم عنایت کیا اور ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۳) اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے۔ تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے۔ ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تو جو شخص ان کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا مدد و طلب کی تو انہوں نے اس کو مٹا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگے کہ یہ کام تو (اغوائے) شیطان سے ہوا۔ بیشک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے (۱۵) بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، تو خدا نے ان کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے وال مہربان ہے (۱۶) کہنے لگے کہ اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں (آئندہ) کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں (۱۷) الغرض صبح کے وقت شہر میں ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے۔ (موسیٰ نے) اس سے کہا کہ تو تو صریح گمراہی میں ہے (۱۸) جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو وہ (یعنی موسیٰ کی قوم کا آدمی) بول اٹھا کہ جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا (اسی

طرح) چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے پھر داور یہ نہیں چاہتے کہ نیکو کاروں میں ہو (۱۹) اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بول کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں (۲۰) موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے اور) دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔ (۲۱)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۱۴) تا (۲۱)

(۱۳) جب موسیٰ علیہ السلام اٹھارہ سال سے گزر کر چالیس سال کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور نبوت عطا فرمائی اور اسی طرح ہم انبیاء کرام کو فہم و نبوت دیا کرتے ہیں یا یہ کہ صالحین کو علم و حکمت دیا کرتے ہیں۔

(۱۵) اور موسیٰ علیہ السلام شہر میں ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے اکثر باشندے بے خبر تھے قیلولہ کا وقت تھا یا مغرب کے بعد کا تو انہوں نے وہاں ایک اسرائیلی اور ایک قبطی کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا ایک تو موسیٰ علیہ السلام کی برادری یعنی بنی



اسرائیل میں سے تھا اور دوسرا مخالفین میں سے یعنی قبطی تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کی برادری میں سے جو تھا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اس مخیلف کے مقابلہ میں مدد چاہی موسیٰ علیہ السلام نے اس کو گھونسا مارا تو وہ ہلاک ہو گیا کہنے لگے کہ یہ شیطانی حرکت ہو گئی بے شک شیطان بھی انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۱۶) اور اپنی نسل سے پر تادم ہو کر عرض کیا اے میرے پروردگار مجھ سے تصور ہو گیا کہ نسل سے یہ قبطی مر گیا سو آپ میرے اس تصور کو معاف کر دیجیے اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا وہ بڑا غفور رحیم ہے۔

(۱۷) اور آئندہ کے لیے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار آپ نے جو مجھ پر معرفت تو حید اور مغفرت کے انعامات فرمائے ہیں تو آپ کبھی بھی ان مشرکین یعنی فرعون اور اس کی قوم کی مدد کا مجھے موقع نہ دیجیے کہ میں مجرموں کی مدد کروں۔

(۱۸) پھر موسیٰ علیہ السلام کو اس قتل کے خوف اور وحشت کی حالت میں صبح ہو گئی انہیں ڈرتھا کہ کب پکڑا جاؤں دیکھتے کیا ہیں کہ وہی اسرائیلی جس نے گزشتہ روز ان سے قبطی کے مقابلہ میں مدد چاہی تھی آج پھر دوسرے قبطی کے خلاف مدد کے لیے پکار رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تو بڑا بد راہ ہے روزانہ لڑتا پھرتا ہے اور روکنا چاہا۔

(۱۹) سو جب موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اسرائیلی کو شبہ ہوا کہ شاید آج مجھ سے مواخذہ کریں گے گھبرا کر کہنے لگا اے موسیٰ علیہ السلام کیا آج مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ کل ایک قبطی کو قتل کر چکے ہو معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین مصر میں تم اپنا زور بٹھانا چاہتے ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے صلح کرانا نہیں چاہتے۔

(۲۰) آخر موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تجویز قرار پائی وہاں موسیٰ علیہ السلام کے خیر خواہ تھے جو حزقیل نامی شہر کے اس کنارے سے دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کیا اے موسیٰ علیہ السلام مقتول کے وارثوں نے آپ کے قتل کرنے پر اتفاق کر لیا ہے سو آپ اس شہر سے فوراً چلے جائیے میں آپ کی خیر خواہی کر رہا ہوں۔

(۲۱) یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام خوف اور وحشت کی حالت میں اس شہر سے نکل پڑے کہ معلوم نہیں فرعون کی کب مجھ کو پکڑ لیں اور کہنے لگے اے میرے پروردگار مجھ کو ان مصریوں سے بچائیے۔



وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَى رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سُبُلَ  
السَّبِيلِ ۖ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ  
النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ  
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَقْصِي حَتَّى يُصْدِرَ الزَّعَاءُ سَوَّيْنَا  
شَيْخَ كَهَيْئَةٍ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ  
إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ غَيْرِ فَقِيرٌ ۖ فَجَاءَهُ إِذْ أَخَذَ لَهُمَ مَتَشْنِ  
عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ ابْنِي يَأْتِيكِ آبُؤُنَا بِمِثْلِ  
لَنَا قُلْنَا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَعْتَفُ نَجَوْتُ  
مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ قَالَتْ أَحَدُهُمَا يَبْتَاسُ جُرَّةُ ابْنِ  
خَدْرِ مِّنْ أَسْتَأْجَزْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۖ قَالَ ابْنِي أُرِيدُ أَنْ  
أُكَلِّمَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُزَنِي فَمِنْ حَقِّ  
فَالنَّاسُ عَشْرَ أَفْئِدٍ عِنْدَكَ وَمَا يُدْرِي أَلَمَشْ عَلَيْكَ  
سَمِعْتَنِي أَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۖ قَالَ ذَلِكْ يُنبِئُ وَيُنَبِّئُكَ أَفَلَا  
تَافَكِرِينَ ۖ فَكُنِيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۖ

اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے امید ہے کہ میرا پروردگار  
مجھے سیدھا راستہ بتائے (۲۲) اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر  
پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے ہیں (اور اپنے چار پايوں کو)  
پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو)  
روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے (اُن سے) کہا تمہارا کیا کام ہے وہ  
بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چار پايوں کو) لے نہ جائیں ہم  
پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں (۲۳) تو  
موسیٰ نے ان کے لیے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف  
چلے گئے اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی  
نعمت نازل فرمائے (۲۴) (تھوڑی دیر کے بعد) ان میں سے ایک  
عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی موسیٰ کے پاس آئی (اور) کہنے  
لگی کہ تم کو میرے والد بلا تے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لیے پانی پلایا

تھا اس کی تم کو اجرت دیں۔ جب وہ اُنکے پاس آ گئے اور اُن سے (اپنا) ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں  
سے بچ آئے ہو (۲۵) ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجیے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانت دار (ہو) (۲۶)  
انہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں۔ اس (عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری  
خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا تم مجھے انشاء اللہ نیک  
لوگوں میں پاؤ گے (۲۷) موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جو کسی مدت چاہوں پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی  
زیادتی نہ ہو اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے (۲۸)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۲۲) تا (۲۸)

(۲۲) اور جب موسیٰ علیہ السلام مدین کی طرف کوچ پڑے تو خیال ہوا کہ راستہ تو معلوم نہیں تو خود ہی کہنے لگے امید ہے  
کہ میرا پروردگار مجھے مدین کی طرف سیدھا پہنچا دے گا۔

(۲۳) چنانچہ جب مدین کے کنوئیں پر پہنچے تو اس پر تقریباً چالیس آدمیوں کا مجمع تھا جو اس کنوئیں سے پانی کھینچ کر  
اپنی بکریوں کو پلا رہے تھے۔

اور ان لوگوں سے ایک طرف الگ ہو کر دو عورتیں دیکھیں جو اپنی کمزوری کی وجہ سے پانی سے اپنی بکریاں  
روکے ہوئے کھڑی تھیں اور لوگوں کے فارغ ہو جانے کی منتظر تھیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اپنی بکریوں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں وہ بولیں ہم اس

وقت تک اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلاتیں جب تک کہ یہ چرا ہے پلا کر فارغ نہ ہو جائیں پھر اس کے بعد پلاتی ہیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ہمارے علاوہ ان کا اور کوئی مددگار نہیں۔

(۲۴) یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا انھوں نے جا کر اپنے والد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا پھر موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ہٹ کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے یا یہ کہ دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے اور عرض کرنے لگے کہ اے میرے رب اس وقت جو کھانے کی چیز بھی آپ مجھے بھیج دیں میں اس کا محتاج ہوں۔

(۲۵) اتنے میں ان دونوں لڑکیوں میں سے چھوٹی لڑکی صفورا نامی آئی جو کہ بالکل کنواری لڑکی کی طرح شرماتی ہوئی چلتی تھی اور آ کر کہنے لگی کہ میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تاکہ تمہیں اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے باپ برون یعنی شعیب علیہ السلام کے بھتیجے کے پاس آئے اور شعیب علیہ السلام پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے اور برون سے فرعون کے پاس سے آنے کا واقعہ بیان کیا تو برون نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اب فکر مت کرو تم مصر والوں کی زد سے نکل آئے۔

(۲۶) اس چھوٹی لڑکی نے کہا کہ ابا جان ان کو ملازم رکھ لیجیے کیوں کہ اچھا نوکر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار بھی ہو۔

(۲۷) برون نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی تمہارے ساتھ شادی کروں۔ اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میری بکریاں چراؤ پھر اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ تمہاری طرف سے احسان ہے اور میں اس دس سال کے پورا کرنے میں تمہیں مجبور کرنا نہیں چاہتا تم مجھے انشاء اللہ خوش معاملہ پاؤ گے۔

(۲۸) موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے بس یہ بات ہمارے درمیان طے ہو گئی آٹھ یا دس ان دونوں مدتوں میں سے جس کو بھی میں پورا کروں گا آپ کا مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا اور ہماری اس شرط اور اس کے پورا کرنے پر اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ  
الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُمْ  
مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٤﴾  
فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ  
الْبُرْقَةِ مِنَ الشِّجَرَةِ أَنْ يُّوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٥﴾  
وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ كَانَهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا  
وَأَمُّ يُعْقِبُ يُّوسَىٰ أَقْبَلُ وَلَا تَخَفُ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٢٦﴾  
أَسْلَكَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ز

جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو  
طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے کہ  
(تم یہاں) ٹھیرو مجھے آگ نظر آئی ہے شاید میں وہاں سے (رستے  
کا) کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انکارہ لے آؤں تاکہ تم تاپو (۲۹) جب  
اس کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ  
میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں تو خدائے رب  
العالمین ہوں (۳۰) اور یہ کہ اپنی لاشی ڈال دو جب دیکھا کہ وہ  
حرکت کر رہی ہے گویا کہ وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیے اور پیچھے

وَاصْصُمَّ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَرْكَ بَرَاهِنٍ مِنْ  
رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝  
قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ۝  
وَإِنِّي هَارُونَ هُوَ أَصْخُ مِنْنِي لِسَانًا فَأَرْسَلْهُ مَعِيَ رِدْءًا  
يَصْدَقْنِي إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۝ قَالَ سَنُنْصِتُ  
عَصِدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُونَ  
إِلَيْكُمَا بِآيَتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعُكُمَا الْغٰلِبُونَ ۝  
فَلَمَّا جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِآيَتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ  
مُّفْتَرٍ وَمَا سُبْحٰنَا بِهَذَا إِنَّا بِلِقَاءِ رَبِّنَا الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَالَ  
مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ  
تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّٰلِمُونَ ۝ وَقَالَ  
فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَةُ عَلِمْتُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غِيْرٌ فَلَوْ قُدِرَ  
لِيْهَا مِنْ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطْلِعُ إِلَى  
إِلَهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَا أَظُنُّهُ مِنَ الْكَذِبِيْنَ ۝ وَاسْتَكْبَرَ  
هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمُ الْبٰتِنَا  
لَا يُرْجَعُونَ ۝ فَآخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۝  
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّٰلِمِيْنَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً  
يَذْكُرُونَ إِلَى الدَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُونَ ۝  
وَاتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ  
مِنَ الْمَقْبُوحِيْنَ ۝

پھر کر بھی نہ دیکھا (ہم نے کہا کہ) موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو مت تم امن  
پانے والوں میں ہو (۳۱) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے  
سفید نکل آئے گا اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی  
طرف سکڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (اُن  
کے ساتھ) فرعون اور اُس کے درباریوں کے پاس (جاؤ) کہ وہ  
نافرمان لوگ ہیں (۳۲) (موسیٰ نے) کہا اے پروردگار اُن میں کا  
ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے سو مجھے خوف ہے کہ وہ  
(کہیں) مجھ کو مار نہ ڈالیں (۳۳) اور ہارون (جو) میرا بھائی (ہے)  
اس کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اس کو میرے ساتھ مددگار بنا کر  
بھیج کہ میری تصدیق کرے، مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب  
کریں گے (۳۴) (خدا نے) فرمایا ہم تمہارے بھائی سے تمہارے  
بازو کو مضبوط کرینگے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے تو ہماری نشانیوں کے  
سبب وہ تم تک پہنچ نہ سکیں گے (اور) تم اور جنہوں نے تمہاری پیروی  
کی غالب رہو گے (۳۵) اور جب موسیٰ ان کے پاس ہماری کھلی  
نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے جو اس نے بنا کھڑا  
کیا ہے۔ اور یہ (باتیں) ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو (کبھی) سنی  
نہیں (۳۶) اور موسیٰ نے کہا کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا  
ہے جو اس کی طرف سے حق لے کر آیا ہے اور جس کے لیے عاقبت کا  
گھر (یعنی بہشت) ہے۔ بیشک ظالم نجات نہیں پائیں گے (۳۷)  
اور فرعون نے کہا کہ اے اہل دربار میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں  
جانتا تو ہامان میرے لیے گارے کو آگ لگوا (کرائیشیں پکوا) دو پھر  
ایک (اونچا) محل بنوادو تاکہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں

اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں (۳۸) اور وہ اس کے لشکر ملک میں ناحق مغرور ہو رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ وہ ہر ری طرف لوٹ  
کر نہیں آئیں گے (۳۹) تو ہم نے ان کو اور ان کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا میں ڈال دیا۔ سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا (۴۰) اور  
ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا اور وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی (۴۱) اور اس دنیا  
میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت کے روز بھی بد حالوں میں ہوں گے (۴۲)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۲۹) تا (۴۲)

(۲۹) غرض کہ جب موسیٰ علیہ السلام اس دس سالہ مدت کو پورا کر چکے اور اپنی بیوی کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے تو

ایک رات جب کہ سردی بھی سخت تھی اور راستہ بھی بھول گئے تھے راستہ کے بائیں جانب ایک روشنی آگ کی صورت میں دکھائی دی۔

انھوں نے اپنی بیوی سے کہا تم یہاں ٹھہرے رہو میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے پاس وہاں سے رستہ کی کچھ خبر لاؤں یا تمہارے سینکے کو کوئی آگ کا دکھتا ہوا انکار لے آؤں۔

(۳۰) چنانچہ جب وہ اس آگ کے پاس پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام کو دائیں طرف سے جوان کی بھی دائیں طرف تھی اس مبارک مقام میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ اے موسیٰ میں رب العالمین ہوں۔

(۳۱) اور تم اپنے ہاتھ میں سے اپنا عصا ڈال دو، چنانچہ انھوں نے ڈال دیا وہ سانپ بن کر چلنے لگا جب انھوں نے اس کو لہراتا ہوا دیکھا جیسا کہ پتلا سانپ تیز ہوتا ہے تو پشت پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

ارشاد خداوندی ہوا اے موسیٰ علیہ السلام آگے آؤ اور اس سے ڈرو نہیں تم اس کے شر سے امن میں ہو۔  
چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑ لیا تو وہ اپنی اصلی حالت کے مطابق پھر لکڑی ہو گیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو وہ بلا کسی برص وغیرہ کی بیماری کے سورج کی طرح روشن ہو کر نکلے گا۔

(۳۲) اور خوف دور کرنے کے لیے اپنا وہ ہاتھ پھر گریبان اور بغل سے بدستور ملا لینا تاکہ ہاتھ پھر اصلی حالت پر آجائے سو یہ تمہاری نبوت کی دو نشانیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کی قوم کے پاس جانے کے لیے کیوں کہ وہ بڑے نافرمان مشرک لوگ ہیں۔

(۳۳) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا میں نے ان کا ایک آدمی مار دیا تھا مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کے بدلے میں وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔

(۳۴) اور دوسری بات یہ ہے کہ میرے بھائی ہارون مجھ سے زیادہ خوش گفتار ہیں اور ان کی زبان مجھ سے زیادہ رواں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں گرہ تھی تو ان کو بھی میرا مددگار بنا کر میری رسالت دے دیجیے کہ وہ میری تقریر کی تائید اور تصدیق کریں گے کیوں کہ مجھ کو تکذیب کا اندیشہ ہے۔

(۳۵) ارشاد خداوندی ہوا اچھا ہم ابھی تمہارے بھائی ہارون کو تمہارا قوت بازو بنا دیتے ہیں اور ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت عطا کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کو تمہارے قتل کی جرأت نہ ہو سکے گی یہ معجزات لے کر جاؤ تم دونوں اور جو تم پر ایمان لائے گا فرعون اور اس کی قوم پر غالب رہو گے۔

(۳۶) غرض کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس ہماری کھلی نشانیاں یعنی ید بیضاء اور عصا لے کر آئے تو ان لوگوں نے کہا موسیٰ یہ جو تم لے کر آئے ہو یہ تو تمہارے خود کا گھڑا ہوا ایک جادو ہے اور تم جو کہتے ہو ہم نے کبھی بھی ایسی

بات نہیں سنی کہ ہمارے آباؤ اجداد کے وقت میں بھی ہوئی ہو۔

(۳۷) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے رسالت و توحید لے کر آیا ہے اور جس کو آخرت میں جنت ملنے والی ہو اور مشرکین کو عذاب خداوندی سے کبھی نجات نہیں ملے گی۔

(۳۸) فرعون نے کہا اے مصر والو! مجھے تو تمہارا اپنے سوا کوئی اللہ معلوم نہیں ہوتا سو تم موسیٰ علیہ السلام کی پیروی مت کرنا اور اے ہامان تم ہمارے لیے مٹی کی اینٹیں بنوا کر ان کو آگ میں پکواؤ اور پھر ان اینٹوں سے میرے لیے ایک بلند عمارت بناؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ علیہ السلام کے اللہ کو دیکھوں اور میں تو موسیٰ علیہ السلام کو اس دعوے میں کہ کوئی اور اللہ بھی اوپر ہے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

(۳۹) اور فرعون اور اس کے قبیلے لشکر نے ناحق سرزمین مصر میں سر اٹھا رکھا تھا اور ایمان سے انکار کر رہے تھے اور یوں سمجھ رکھا تھا کہ آخرت میں ان کو ہمارے سامنے پیش ہونا ہی نہیں۔

(۴۰) سو ہم نے اس تکبر کی سزا میں فرعون اور اس کے قبیلے لشکر کو دریا میں پھینک دیا سو آپ دیکھیے کہ فرعون اور اس کی مشرک قوم کا کیا انجام ہوا۔

(۴۱) سو ہم نے ان کو کافروں اور گمراہوں کا ذلیل پیشوا بنا رکھا تھا جو لوگوں کو کفر و شرک اور بتوں کی پوجا کی طرف بلاتے رہے اسی لیے قیامت کے دن عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ نہیں دے گا۔

(۴۲) اور دنیا میں بھی ہم نے ان پر لعنت نازل کر کے غرق کر دیا اور قیامت کے دن بھی وہ برے حال میں انھیں گے کہ شکلیں کالی اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔

اور ہم نے پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی جو لوگوں کے لیے بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (۴۳) اور جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو تم (طور کی) غرب کی طرف نہیں تھے اور نہ اس واقعے کے دیکھنے والوں میں تھے (۴۴) لیکن ہم نے (موسیٰ کے بعد) کئی امتوں کو پیدا کیا پھر ان پر مدت طویل گزر گئی اور نہ تم مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے۔ ہاں ہم ہی تو پیغمبر بھیجے والے تھے (۴۵) اور نہ تم اس وقت جب کہ ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی طور کے کنارے تھے۔ بلکہ (تمہارا بھیجا جانا) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ  
مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ  
لِلنَّاسِ وَهَدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝  
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغُرِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ ۚ  
كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۚ وَلَئِكَ أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ  
الْعُمُرُ ۚ وَكَانَتْ ذُرِّيَّتُ فِي أَهْلِ نَادٍ تَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ  
وَلَئِكَ كُنَّا مُرْسَلِينَ ۚ وَكَانَتْ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا  
وَلَئِكَ رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ  
مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۚ وَلَوْلَا أَن تَصِيبَهُمُ



مُصِيبَةٍ بِمَا قَدْ مَتَّ أَيُّهُمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلِّ كَفْرٍ ذُونَ ۚ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعُهُ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

کرنے والا نہیں آیا ہدایت کرو تا کہ وہ نصیحت پکڑیں (۲۶) اور (۱) اے پیغمبر ہم نے تم کو اس لیے بھیجا ہے کہ (ایسا نہ ہو کہ اگر ان (اعمال) کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ان پر کوئی مصیبت واقع ہو تو یہ کہنے لگیں کہ اے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں ہوتے (۲۷) پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچی تو کہنے لگے کہ جیسی (نشانیوں) موسیٰ کو ملی تھیں ویسی اس کو کیوں نہیں ملیں۔ کیا جو (نشانیوں) پہلے موسیٰ کو دی گئی تھیں انہوں نے ان سے کفر نہیں کیا۔ کیا کہنے لگے کہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے موافق۔ اور بولے کہ ہم سب سے منکر ہیں (۲۸) کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم خدا کے

پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (کتابوں) سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہو۔ تاکہ میں بھی اسی کی پیروی کروں (۲۹) پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہو گا جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔ بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۵۰)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۴۳) تا (۵۰)

(۴۳) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان سے پہلے اور امتوں کی ہلاکت کے بعد توریت دی تھی جو بنی اسرائیل کے لیے دانش مند یوں کا سبب اور گمراہی سے ہدایت اور ایمان لانے والوں کے لیے رحمت کا باعث تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ایمان لائیں۔

(۴۴) اور اے محمد ﷺ آپ اس وقت کوہ طور کے غربی جانب میں نہیں تھے جب کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس آنے کا حکم دیا تھا اور آپ تو اس مقام پر موجود بھی نہیں تھے۔

(۴۵) لیکن بات یہ ہے کہ ہم نے ایک نسل کے بعد دوسری نسل پیدا کی اور پہلوں کا واقعہ بعد والوں سے بیان کیا جیسا کہ اب آپ سے پہلے بیان کیا ہے پھر ان پر طویل زمانہ گزر گیا اور وہ ایمان نہیں لائے تو ہم نے یکے بعد دیگرے سب کو ہلاک کر دیا اور اے محمد ﷺ آپ اہل مدین میں بھی قیام پذیر نہیں تھے کہ ان کے حالات کے بارے میں اپنی قوم کو ہماری قرآنی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنار ہے ہو لیکن جیسا کہ ہم نے آپ کو رسول بنایا اور پہلوں کے واقعات آپ سے بیان کیے اسی طرح ہم نے پہلی قوموں کی طرف رسول بھیجے ہیں اور اگلوں کی باتیں پچھلوں سے بیان کی ہیں۔

(۴۶) اور اسی طرح آپ طور کی غربی جانب میں اس وقت بھی نہیں تھے جب کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا یا

یہ کہ آپ کی امت کو پکارتا تھا لیکن اس کا علم بھی اس طرح حاصل ہوا کہ آپ اپنے رب کی رحمت سے نبی بنائے گئے اور بذریعہ جبریل امین قرآن حکیم میں گزشتہ قوموں کے آپ سے واقعات بیان کیے گئے تاکہ آپ بذریعہ قرآن ایسی قوم کو یعنی قریش کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نبی نہیں آیا ممکن ہے کہ یہ نصیحت قبول کر لیں اور ایمان لے آئیں۔

(۴۷) اور اگر ہم ان کی طرف کوئی رسول نہ بھی بھیجتے تو قیامت کے دن آپ کی قوم پر ان کے کرداروں کی وجہ سے جب عذاب نازل ہوتا تو یہ یوں کہنے لگتے کہ اسے ہمارے پروردگار اس عذاب کے نازل ہونے سے پہلے کوئی رسول ہمارے پاس کتاب دے کر کیوں نہیں بھیجا تھا تا کہ ہم آپ کی کتاب اور آپ کے رسول کی پیروی کرتے اور کتاب و رسول پر ایمان لانے والوں میں ہوتے اسی لیے ہم نے آپ کو قرآن حکیم دے کر ان کی طرف بھیجا ہے تاکہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی عذر نہ رہے۔

(۴۸) مگر جب ان کفار مکہ کی طرف رسول اکرم ﷺ قرآن حکیم لے کر آئے تو یہ کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرح ید بیضاء، عصا اور من وسوی کے معجزات کیوں نہیں ملے اور موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک ہی بار قرآن کریم ان پر کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب تو ریت ملی تھی کیا یہ کفار مکہ آپ سے پہلے اس کے منکر نہیں ہوئے یہ کفار مکہ تو یوں کہتے ہیں کہ قرآن کریم اور تو ریت دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کے موافق ہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن کریم اور تو ریت میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے۔

(۴۹) آپ ان کفار سے فرمادیجیے کہ اللہ کی طرف سے تم کوئی اور کتاب لے آؤ جو ہدایت کرنے میں قرآن اور تو ریت سے بہتر ہو میں اسی کی پیروی کرنے لگوں گا اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ قرآن کریم اور تو ریت دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کے موافق ہیں مگر ان میں اس کی کہاں طاقت ہے۔

(۵۰) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر اگر اس احتجاج کے بعد یہ گمراہ آپ کا کہا پورا نہ کر سکیں تو آپ سمجھ لیجیے کہ یہ لوگ کفر و شرک اور بتوں کی پوجا میں گرفتار ہیں۔

اور حق و ہدایت سے اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو کفر و شرک اور بتوں کی پوجا میں گرفتار ہو سوائے اس کے اللہ کی طرف سے اس کے پاس اس چیز پر کوئی دلیل ہو اور اللہ تعالیٰ ایسے مشرکوں یعنی ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کو اپنے دین کی ہدایت نہیں کیا کرتا۔



وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ الَّذِينَ  
 آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ۖ وَإِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِمْ  
 قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا ۚ إِنَّ كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ۖ  
 أُولَٰئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَيَذَرُونَ  
 بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۖ وَإِذَا سَأَعُوا  
 النَّفْسَ أَعْرَضُوا عَنْهُ ۖ وَقَالُوا إِنَّا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ  
 سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا تَبْتَغِ الْجَاهِلِينَ ۖ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ  
 أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ  
 بِالْمُهْتَدِينَ ۖ وَقَالُوا إِنَّا لِلَّهِ الْهَادِي مَعَكَ نَتَّخِظُ  
 مِنْ أَرْضِنَا ۖ أَوْ لَمْ نَكُنْ لَهُمْ حَرَمًا ۖ أَمَّا نَبُغِي إِلَيْهِ ثُمَّ نَرْثُ  
 كُلَّ شَيْءٍ رَزَقْنَا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۖ  
 وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَعِيشَتَهَا فَمِنْكَ مَسْكَنُهُمْ  
 لَمْ تَنْسُكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَبِيلًا ۚ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۖ وَمَا  
 كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا  
 عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۖ  
 وَمَا أَوْتَيْنَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَنَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۚ وَزَيَّنَّا لَهَا وَمَا  
 عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْغَىٰ ۚ أَفَلَا تَتَّقُلُونَ ۚ

اور ہم پے در پے ان لوگوں کے پاس (ہدایت کی) باتیں بھیجتے  
 رہے ہیں تاکہ نصیحت پکڑیں (۵۱) جن لوگوں کو ہم نے اس سے  
 پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں (۵۲) اور جب  
 (قرآن) اُن کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان  
 لے آئے۔ بیشک وہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے  
 (اور) ہم تو اس سے پہلے کے حکم بردار ہیں (۵۳) اُن لوگوں کو دُگن  
 بدلہ دیا جائے گا کیونکہ وہ صبر کرتے رہے ہیں اور بھلائی کے ساتھ  
 برائی کو دور کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں  
 سے خرچ کرتے ہیں (۵۴) اور جب یہود وہ بات سنتے ہیں تو اس  
 سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو  
 تمہارے اعمال۔ تم کو سلام۔ ہم جاہلوں کے خواستگار نہیں ہیں  
 (۵۵) (اے محمد ﷺ) تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے ہدایت نہیں  
 کر سکتے بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ ہدایت  
 پانے والوں کو خوب جانتا ہے (۵۶) اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے  
 ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لیے جائیں۔  
 کیا ہم نے اُن کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر  
 قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف  
 سے ہے لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے (۵۷) اور ہم نے بہت  
 سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت میں اترار ہے

تھے۔ سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آبادی نہیں ہوئے مگر بہت کم۔ اور ان کے پیچھے ہم ہی اُن کے وارث ہوئے (۵۸) اور  
 تمہارا پروردگار بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم  
 بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں (۵۹) اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا  
 فائدہ اور اس کی زینت ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں (۶۰)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۵۱) تا (۶۰)

(۵۱) اور ہم نے اس قرآن کریم میں توحید کے مضامین کو ان کے فائدہ کے لیے وضاحت کے ساتھ بیان کیا تاکہ  
 یہ لوگ اس قرآن کریم سے نصیحت حاصل کر کے ایمان لے آئیں۔

شان نزول : وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ (الخ)

ابن جریر اور طبرانی نے رفاعہ قرصیؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت دس حضرات کے بارے میں نازل  
 ہوئی ہے میں بھی ان میں سے ایک ہوں۔

(۵۲) جن حضرات کو ہم نے رسول اکرم ﷺ کی بعثت اور نزول قرآن کریم سے پہلے توریت کا علم دیا ہے یعنی

حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی یہ چالیس کے قریب ہیں کچھ ان میں سے شام کی طرف سے آئے اور کچھ یمن سے وہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے ہیں۔

### شان نزول: اَلَّذِيْنَ اَتَيْنٰهُمْ الْكِتٰبَ ( النغ )

نیز ابن جریر نے علی بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اہل کتاب میں سے دس حضرات کی جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جن میں ان کے والد رفاعہ بھی تھے اور آ کر مشرف باسلام ہو گئے تو ان کو کفار کی طرف سے تکلیف پہنچائی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ یہ آیت اہل کتاب کے کچھ حضرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رسول اکرم ﷺ کی بعثت تک حق پر قائم تھے پھر آپ پر ایمان لائے جن میں سے عثمان اور عبداللہ بن سلام ہیں۔

(۵۳) اور جب ان حضرات کے سامنے قرآن کریم رسول اکرم ﷺ کے اوصاف و صفات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لائے بے شک یہ حق ہے اور ہم تو قرآن حکیم کے آنے سے پہلے ہی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم کو مانتے تھے

(۵۴) ایسے حضرات کو ان کی پختگی کی وجہ سے دو ہر ا ثواب ملے گا کیوں کہ ان حضرات نے اپنی کتاب میں رسول اکرم ﷺ کی نعت و صفت لوگوں کے سامنے بیان کی اور پھر اس دین میں داخل ہوئے تو اس پر ان کو کفار نے جو تکالیف پہنچائیں اس پر انھوں نے صبر کیا اور یہ لوگ نیک بات یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ سے بری بات یعنی شرک کا توڑ کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۵۵) اور جب کسی سے اپنی نسبت جھوٹی بات یعنی کفار کا طعنہ سنتے ہیں تو اس کو بھی خوبی کے ساتھ ٹال جاتے ہیں اور نرمی سے کہہ دیتے ہیں ہمارا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور ہمارا دین اسلام ہمارے سامنے ہے اور تم پر تمہارے بتوں کی پرستش اور شیطان کی پیروی اور شرک کا بوجھ ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے ہم مشرکین کے طریقہ پر چلنا نہیں چاہتے۔

(۵۶) اے محمد ﷺ آپ جس سے چاہیں ایمان کا اقرار نہیں کر سکتے یعنی حضرت ابوطالب کو البتہ اللہ جس کو چاہے اپنے دین کی ہدایت دیتا ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی اور اپنے دین کی ہدایت پانے والوں کا علم بھی اسی کو ہے۔

### شان نزول: اِنَّكَ لَـٰسَـٰرِيْ مَنْ اٰهَبَبْتَ ( النغ )

امام مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا محترم سے فرمایا

کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ لو تا کہ قیامت کے دن میں تمہارے حق میں گواہی دوں انھوں نے فرمایا کہ اگر مجھے قریش کی عورتیں عار نہ دلائیں اور یہ نہ کہتیں کہ گھبراہٹ اور ڈر سے یہ اس کے قائل ہوئے ہیں تو میں اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔ امام نسائیؒ اور ابن عساکرؒ نے تاریخ دمشق میں سند جید کے ساتھ ابی سعید بن رافعؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ كے بارے میں دریافت کیا کہ آیا یہ ابوطالب اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا ہاں۔

(۵۷) اور حرث بن عمرو نوفلی اور اس کے ساتھی کہتے ہیں کہ اے محمدؐ اگر ہم آپ کے ساتھ توحید کا اقرار کر لیں گے تو ہم سرزمین مکہ سے نکال دیے جائیں گے۔

کیا ہم نے ان کو امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی کہ وہاں کسی قسم کا خوف نہیں جہاں ہر قسم کے پھل کھجے چلے آتے ہیں جو ہماری طرف سے ان کو کھانے کو ملتے ہیں سو اگر یہ ایمان لے آئیں گے تو میں ان پر کفار کو کیوں کر مسلط کر دوں گا لیکن ان میں سے اکثر اس چیز کو نہیں جانتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

شان نزول: وَقَالُوا اِنْ نَّتَّبِعِ الرَّسُوْلَ مَعَكَ (النخ)

ابن جریرؒ نے عوفی کے واسطے سے ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ کچھ قریشیوں نے رسول اکرم ﷺ سے کہا کہ اگر ہم آپ کی اطاعت قبول کر لیں گے تو فوراً لوگ ہمیں یہاں سے نکال دیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ حرث بن عمرو بن نوفل نے یہ بات کہی تھی۔

(۶۰) اور اے گروہ قریش جو کچھ تمہیں مال و خرم دیا گیا ہے وہ چند روزہ دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہے جو باقی نہیں رہے گا اور یہیں کی زیب و زینت ہے اور جنت میں جو اجر و ثواب رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے لیے ہے وہ اس سے کئی گنا بہتر ہے اور تمہارے اس دنیاوی ساز و سامان کے مقابلہ میں ہمیشہ رہنے والا ہے

کیا تم لوگوں میں انسانوں والے دماغ نہیں کہ اتنی سی بات سمجھ لو کہ دنیاوی چیزیں فانی ہیں اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔



اَمِنْ وَعْدِهِ وَعَدًا

حَسَنًا فَبِمَا لَا قِيَّةَ لَكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ  
شُرَكَاءِي الَّذِينَ كُنْتُمْ تُزْعِمُونَ ۖ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ  
الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَهُمْ كَغَايِبَتِنَا  
إِنَّهُمْ مَا كَانُوا إِلَيْنَا يُعْبُدُونَ ۖ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ  
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ  
كَانُوا يَلْتَمِذُونَ ۖ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ  
الْمُرْسَلِينَ ۖ فَمِيتَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ بِوَيْحٍ فَلَهُمْ لَا  
يَتَسَاءَلُونَ ۖ فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَحَسُّ  
أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۖ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا  
كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَنَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۖ وَرَبُّكَ  
يَعْلَمُ مَا تَكْتُمُ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۖ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ  
الْحُكْمُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْعُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ  
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَمَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَوْ لَاسَمْعُونَ ۖ  
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَمَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا  
تُبْهَرُونَ ۖ وَمَنْ رَحِمَهُ جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا  
فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۖ وَيَوْمَ  
يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِي الَّذِينَ كُنْتُمْ تُزْعِمُونَ ۖ  
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ  
فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۖ

بھلا جس شخص سے ہم نے نیک وعدہ کیا اور اس نے اسے حاصل کر  
لیا تو کیا وہ اس شخص کا سا ہے جس کو ہم نے دنیا کی زندگی کے  
فائدے سے بہرہ مند کیا۔ پھر وہ قیامت کے روز ان لوگوں میں ہو  
جو (ہمارے روبرو) حاضر کیے جائیں گے (۶۱) اور جس روز  
(خدا) اُن کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن  
کا تمہیں دعویٰ تھا (۶۲) (تو) جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت  
ہو چکا ہو گا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم  
نے گمراہ کیا تھا۔ اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح اُن  
کو گمراہ کیا تھا (اب) ہم تیری طرف (متوجہ ہو کر) اُن سے بیزار  
ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے (۶۳) اور کہا جائے گا کہ اپنے  
شریکوں کو بلاؤ۔ تو وہ ان کو پکاریں گے اور وہ ان کو جواب نہ دے  
سکیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لیں گے (تو تمنا کریں گے کہ)  
کاش وہ ہدایت یاب ہوتے (۶۴) اور جس روز (خدا) اُن کو  
پکارے گا اور کہے گا تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا (۶۵) تو وہ اس  
روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے، اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ  
سکیں گے (۶۶) لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک  
کیے تو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں ہو (۶۷) اور تمہارا  
پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) برگزیدہ کر  
لیتا ہے۔ ان کو (اس کا) اختیار نہیں ہے یہ جو شرک کرتے ہیں خدا  
اس سے پاک و بالاتر ہے (۶۸) اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے  
اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو جانتا ہے (۶۹) اور  
وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کی  
تعریف ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے  
(۷۰) کہو بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک  
رات (کی تاریکی) کیے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے جو تم کو

روشنی لا دے۔ تو کیا تم سنتے نہیں؟ (۷۱) کہو تو بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت تک دن کیے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے کہ تم کو  
رات لا دے جس میں تم آرام کرو۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۷۲) اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات کو اور دن کو بنایا تاکہ تم  
اس میں آرام کرو اور اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو (۷۳) اور جس دن وہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک جن کا



تمہیں دعویٰ تھا کہاں گئے؟ (۷۴) اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کر تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات خدا کی ہے اور جو وہ انفر کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا (۷۵)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۶۱) تا (۷۵)

(۶۱) بھلا وہ شخص جس سے ہم نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے یعنی رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام یا یہ کہ حضرت عثمان بن عفانؓ اور پھر وہ اس کو آخرت میں پانے والا ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیا میں چند روزہ مال و دولت دے رکھا ہے پھر وہ دوزخ میں جلے گا یعنی ابو جہل۔

### شان نزول: اَقْمِنْ وَغَتُّهُ (الخ)

ابن جریر نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت رسول اکرم ﷺ اور ابو جہل بن ہشام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور دوسرے طریق سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۶۲) اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کو پکار کر کہے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کی تم عبادت کر رہے تھے اور میرا شریک سمجھ رہے تھے۔

(۶۳) یہ سن کر وہ شرکاء اور شیاطین جن پر اللہ کا عذاب اور اس کی ناراضگی ثابت ہو چکی ہوگی کہہ اٹھیں گے اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے پیروکار وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا ہے ہم نے حق و ہدایت سے ان کو ایسا ہی گمراہ کیا جیسا کہ ہم خود گمراہ تھے اور ہم ان سے دست بردار ہوتے ہیں یہ لوگ ہمارے حکم سے ہمیں نہیں پوجتے تھے۔

(۶۴) اور اس وقت ان مشرکین سے کہا جائے گا کہ اپنے معبودوں کو بلاؤ تاکہ وہ تم سے عذاب خداوندی دور کریں تو یہ مشرکین حیرت زدہ ہو کر اس مقصد کے لیے ان کو پکاریں گے سو وہ جواب بھی نہ دیں گے اس وقت یہ پیروکار اور ان کے پیشوا اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھ لیں گے اور تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں حق و ہدایت پر ہوتے۔

(۶۵) اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ پیغمبروں نے جب تمہیں ہدایت کی طرف بلایا تھا تو تم نے ان کو کیا جواب دیا تھا۔

(۶۶) تو قیامت کے دن ان سے سب مضامین کم ہو جائیں گے اور آپس میں گفتگو بھی نہ کر سکیں گے۔

(۶۷) البتہ جو شخص کفر و شرک سے توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرے تو ایسے لوگ عذاب الہی سے نجات پانے والے ہوں گے۔

(۶۸) اور آپ کا پروردگار جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کے لیے پسند

فرماتا ہے یعنی رسول اکرم ﷺ کو اس نے منتخب فرمایا ان کفار مکہ کو کسی قسم کا کوئی بھی حق حاصل نہیں اللہ تعالیٰ ان سے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

(۶۹) اور آپ کا پروردگار سب چیزوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں بغض و دشمنی چھپی ہوئی ہے اور جو یہ ظاہری طور پر نافرمانیاں کرتے ہیں۔

(۷۰) اور اللہ وہی وحدہ لا شریک ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، دنیا و آخرت میں حمد و ثنا کے لائق وہی ہے یا یہ کہ آسمان و زمین میں حمد و ثنا کے لائق وہی ہے اور حکومت بھی اس کی ہوگی اور قیامت کے دن تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

(۷۱) آپ ان کفار مکہ سے کہیے کہ اے گروہ کفار یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لیے قیامت تک تاریک رات رہنے دے تو اللہ کے علاوہ وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لیے دن کی روشنی لے آئے یا پھر بھی تم اس ذات کی اطاعت نہیں کرتے جس نے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا۔

(۷۲) اور آپ ان سے یہ بھی کہیے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لیے قیامت تک دن ہی رہنے دے رات نہ لائے تو اللہ کے علاوہ وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آئے جس میں تم آرام پاؤ کیا پھر بھی تم اس ذات کی تصدیق نہیں کرتے جس نے تمہارے لیے رات دن بنائے۔

(۷۳) اس نے اپنی نعمت و رحمت سے تمہارا لیے رات اور دن کو بنایا تا کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں علم دین اور عبادت الہی کے ذریعے سے اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم ان نعمتوں پر کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا اللہ کا شکر کرو۔

(۷۴) اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے وہ کہاں گئے۔

(۷۵) اور ہم ہر امت میں سے ایک ایک نبی بھی نکال کر لائیں گے جو دنیا میں ان امتوں کے اندر بھیجا گیا تھا اور وہ احکام خداوندی پہنچانے کی گواہی دے گا پھر ہم ان مشرکین سے کہیں گے کہ اپنی کوئی دلیل پیش کرو کہ تم نے انبیاء کرام کو کیوں جھٹلایا تو ہر ایک امت جان جائے گی کہ سچی بات دین خداوندی اور عبادت خداوندی تھی اور ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق اللہ ہی کو ہے اور دنیا میں جو جھوٹے معبودوں کی پوجا کرتے تھے آج کسی کا پتا نہیں رہے گا۔



اِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآيَيْنَاهُ  
مِنَ الْكُنُوزِ مَا اَن مَّفَاتِحَهَا لَتَمَوْا بِالْعَصْبَةِ اُولَى الْقُوَّةِ  
اِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ  
وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ  
مِنَ الدُّنْيَا وَاحْسِنْ كَمَا آخَسَنَ اللهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ  
الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ  
قَالَ اِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِنْدِي اَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللهَ قَدْ  
أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ  
جَمْعًا وَلَا يَسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِ الْمُجْرِمُونَ فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ  
فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لِيَلْبِثُنَا  
مِنْهُمَا أَوْ قِيَّ قَارُونَ اِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ الَّذِينَ  
أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَدَّكُمْ ثَوَابُ اللهِ خَيْرٌ لَّنْ أَمِنْ وَعِلٍّ صَالِحًا  
وَلَا يَقْنَطُوا إِلَّا الصَّيْرُونَ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبَدَارِهِ الْأَرْضَ  
فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُوهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبَى وَكَانَ مِنَ  
الْمُتَعَذِّبِينَ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ  
وَيَكُنَّ اللهُ يُبْسِطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ  
لَوْ أَنَّ مِنَ اللهِ عَلِيمًا لَخَسَفَ بِنَاوِيكَانَهُ لَا يَنْفُلُحُ  
بِالْكَافِرُونَ ۝

قارون موسی کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا۔ اور ہم نے  
اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ ان کی کجیاں ایک طاقتور جماعت کو  
اٹھانی مشکل ہوتیں۔ جب اُس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترا یہ  
مت کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۷۶) اور جو (مال) تم کو  
خدا نے عطا فرمایا ہے اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کیجیے اور  
دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلائیے اور جیسی خدا نے تم سے بھلائی کی ہے  
(وہی تم) بھی (لوگوں سے) کرو اور ملک میں طالب فساد نہ ہو  
کیونکہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۷۷) بولا کہ یہ  
(مال) مجھے میری دانش (کے زور) سے ملا ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں  
کہ خدا نے اس سے پہلے بہت سی امتیں جو اس سے قوت میں بڑھ  
کر اور جمیعت میں بیشتر تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں اور گنہگاروں سے ان  
کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا (۷۸) تو (ایک  
روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹھ) سے اپنی قوم کے سامنے  
نکلا۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے کہ جیسا (مال و  
متاع) قارون کو ملا ہے کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے وہ تو بڑا ہی  
صاحب نصیب ہے (۷۹) اور جن لوگوں کو ہم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے  
کہ تم پر افسوس مومنوں اور نیوکاروں کے لیے (جو) ثواب خدا  
(کے ہاں تیار ہے وہ) کہیں بہتر ہے اور وہ صرف صبر کرنے والوں  
ہی کو ملے گا (۸۰) پس ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں  
دھنسا دیا۔ تو خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہو سکی اور نہ وہ

بدلہ لے۔ (۸۱) اور وہ لوگ جو کل اس کے رتبے کی تمنا کرتے تھے صبح کو کہنے لگے بائے شامت! خدا ہی تو اپنے بندوں میں سے جس  
کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اگر خدا ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا  
دیتا۔ ہائے خرابی! کافر نجات نہیں پاسکتے (۸۲)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۷۶) تا (۸۲)

(۷۶) قارون موسی علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا حضرت موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کے مقابلہ میں تکبر  
کرنے لگا اور کہنے لگا کہ موسی علیہ السلام کو رسالت اور ہارون کو دانش مندی مل گئی اور مجھے کچھ بھی نہیں ملا میں تو اس چیز پر  
راضی نہیں ہوں اور موسی علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر دیا اور ہم نے اس کو دولت کے اس قدر خزانے دیے تھے کہ اس کے

خزانوں کی چابیاں کئی کئی طاقت آور آدمیوں کو گرانبار کر دیتی تھیں یعنی چالیس آدمیوں سے بھی اس کے خزانوں کی چابیاں نہیں اٹھتی تھیں جب کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اس سے کہا کہ تو دولت کی وجہ سے تکبر مت کر اور شرک مت کر اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۷۷) اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے جتنا مال دے رکھا ہے اس میں حصول جنت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنے آخرت کے حصہ کو فراموش مت کر یا یہ کہ دنیا کے حصہ سے آخرت کے حصہ میں کمی مت کر اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مال دے کر تم پر احسان کیا تو پھر تم بھی فقرا اور مساکین کے ساتھ احسان کیا کر اور نافرمانی اور موسیٰ علیہ السلام کے فرمان کی مخالفت مت کر اللہ تعالیٰ ایسے نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۷۸) قارون کہنے لگا کہ مجھ کو یہ جو کچھ مال ملا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا اہل سمجھ کر دیا ہے اور یہ کیمیا سے سونا بنایا کرتا تھا کیا اس قارون نے یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گزشتہ امتوں میں سے ایسے ایسوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت جسمانی میں بھی ان سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور ان کا مال اور مجمع بھی زیادہ تھا اور قیامت کے دن مشرکین سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال کرنا نہیں پڑے گا ہر ایک اپنے نشان سے خود بخود پہچانا جائے گا۔

(۷۹) ایک بار قارون جو اس کی شان و آرائش تھی یعنی گھوڑوں، خچروں، غلاموں اور لونڈیوں اور سونے چاندی کے زیورات اور طرح طرح کے ہتھیار اور کپڑوں کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا تو جو لوگ دنیا کے طالب تھے وہ کہنے لگے کیا خوب ہوتا کہ ہمیں بھی وہی مال و دولت ملا ہوتا جیسا کہ قارون کو ملا ہے۔ واقعی وہ بڑا خوش نصیب ہے۔

(۸۰) اور جن لوگوں کو دین کی فہم یعنی زہد و توکل حاصل تھا وہ بولے تم لوگ برباد ہو اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی جنت کا ثواب اس سے ہزار درجہ بہتر ہے جو ایسے شخص کو ملتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے اور جنت ان ہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو احکام خداوندی اور تکالیف پر صبر کرنے والے ہیں یا یہ کہ کلمہ طیبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی توفیق ان ہی لوگوں کو ہوتی ہے جو احکام خداوندی اور تکالیف پر صبر کرنے والے ہیں۔

(۸۱) پھر ہم نے اس قارون کو اور اس کے محل سرائے کو زمین میں دھنسا دیا سو کوئی اس کے پاس ایسی جماعت نہ ہوئی جو اس کو عذاب خداوندی سے جس وقت وہ اس پر نازل ہو رہا تھا بچا لیتی اور نہ وہ خود ہی اپنے آپ کو عذاب الہی سے بچا سکا۔

(۸۲) اور گزشتہ زمانہ میں جو لوگ قارون جیسے ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ آج ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ قارون جو کہا کرتا تھا کہ میری ہنرمندی سے مجھے یہ مال ملا ہے ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے آزمائش کے لیے جس کو چاہے زیادہ مال دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دینے لگتا ہے اور اس میں اس آدمی کے لیے فائدہ ہے اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہ ہوتی کہ ہمیں اتنا مال اس نے نہیں دیا تو ہمیں بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا بس اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ کافروں کو عذاب خداوندی سے نجات نہیں ملتی۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا  
يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۲۰﴾  
مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا  
يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۱﴾  
إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ﴿۲۲﴾  
قُلْ رَبِّیْ أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ  
مُّبِينٍ ﴿۲۳﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُنْفِلَ إِلَيْكَ الْكِتَابَ  
إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۴﴾  
وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أَنْزَلْتُ إِلَيْكَ  
وَأَنْذَعُ إِلَيْ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمَشْرِكِينَ ﴿۲۵﴾ وَلَا تَدْعُ  
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا  
وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۶﴾

وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اسے اُن لوگوں کے لیے  
(تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور  
انجام (نیک) تو پر ہیزگاروں ہی کا ہے (۸۳) جو شخص نیکی لے کر  
آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر (صلہ موجود) ہے اور جو برائی  
لائے گا تو جن لوگوں نے بُرے کام کیے اُن کو بدلہ بھی اسی طرح کا  
ملے گا جس طرح کے وہ کام کرتے تھے (۸۴) (اے پیغمبر) جس  
(خدا) نے تم پر قرآن (کے احکام) کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت  
کی جگہ لوٹا دے گا۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار اس شخص کو بھی جانتا ہے جو  
ہدایت لے کر آیا اور (اُس کو بھی) جو صریح گمراہی میں ہے (۸۵)  
اور تمہیں امید نہ تھی کہ تم پر یہ کتاب نازل کی جائے گی مگر تمہارے  
پروردگار کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو تم ہرگز کافروں کے مددگار  
نہ ہونا (۸۶) اور وہ تمہیں خدا کی آیتوں (کی تبلیغ) سے بعد اس کے  
کہ وہ تم پر نازل ہو چکی ہیں روک نہ دیں اور اپنے پروردگار کو  
پکارتے رہو اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہو جو (۸۷) اور خدا کیساتھ کسی اور کو معبود (سمجھ کر) نہ پکارنا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی  
ذات (پاک) کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (۸۸)

### تفسیر سورۃ القصص آیات (۸۳) تا (۸۸)

(۸۳) یہ جنت ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں مال و دولت کی وجہ سے نہ بڑا بننا چاہتے ہیں  
اور نہ گناہ اور برائیاں کرتے ہیں اور جنت کفر و شرک تکبر و فساد سے بچنے والوں کے لیے ہے۔  
(۸۴) جو شخص قیامت کے دن خلوص نیت کے ساتھ کلمہ طیبہ لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو شرک  
لے کر آئے گا تو شرک کرنے والوں کو اسی کے مطابق دوزخ ملے گی۔  
(۸۵) جس ذات نے آپ پر بذریعہ جبریل امین قرآن حکیم نازل کیا ہے وہ آپ کو آپ کے اصلی وطن مکہ مکرمہ میں  
پہنچا دے گا یا یہ کہ جنت میں تو آپ ان سے فرما دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون توحید و قرآن لے کر آیا اور کون  
صریح کفر اور گمراہی میں مبتلا ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (النح)

ابن ابی حاتمؒ نے ضحاکؒ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور مقام حنفہ  
میں پہنچے تو آپ کو مکہ مکرمہ کا اشتیاق ہوا اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی یعنی جس ذات نے آپ پر قرآن حکیم فرض

کیا ہے وہ آپ کو آپ کے اصلی وطن کی طرف پھر لوٹا دے گا۔

(۸۶) اور آپ کو تو یہ توقع بھی نہ تھی کہ آپ پر قرآن حکیم نازل ہوگا اور آپ نبی ہوں گے مگر محض آپ کے رب کی مہربانی سے آپ پر قرآن کریم نازل ہوا اور آپ کو نبی بنایا گیا تو آپ ان کفار کے کفر کی ذرا تائید نہ کیجیے۔

(۸۷) اور جب اللہ کے احکام آپ پر نازل ہو چکے تو ایسا نہ ہو کہ یہ مشرکین آپ کو احکام قرآنیہ سے روک دیں اور آپ بدستور اپنے رب کی توحید اور اس کی کتاب کی طرف لوگوں کو بلاتے رہیں اور ان مشرکین کا ساتھ نہ دیتیجیے۔

(۸۸) اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی معبود کی عبادت نہ کرنا اور نہ مخلوق کو غیر اللہ کی طرف بلانا، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کی ذات کے سب چیزیں فانی ہیں یعنی جو کام بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے نہ کیا جائے وہ ناپاک ہے اسی طرح اس کی بادشاہت اور سلطنت کے علاوہ اور تمام سلطنتیں فانی ہیں وہی مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور مرنے کے بعد سب کو اسی کے سامنے پیش ہوتا ہے وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

ذَقُّوا ذِیْقَ الْاٰیٰتِ {۲۹}

ذَقُّوا ذِیْقَ الْاٰیٰتِ {۲۹}

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الَّذِیْ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ یُتْرَکُوْا أَنْ یَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْقَهُوْنَ ۚ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِیَعْلَمَنَّ  
اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلِیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۚ اَمْ حَسِبَ  
الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاَتِ اَنْ یَّسْهُوْنَ اَسْاْءَکُمۡ اَنْ یَّخْلُوْا مِنْ کَانَ  
یَرْجُوۡا اِلَیَّ اللّٰهُ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاۤیَاتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ  
وَمَنْ جَاهَدَ فَاَنْتَ مُجَاهِدٌ لِّنَفْسٍ ۤاِنْ اللّٰهُ تَقٰی عَنِ  
الْعٰلِیْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ  
عَنْهُمْ سَیِّاَتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۚ  
وَوَضَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدِیْهِ حُسْنًا ۚ وَاِنْ جَاهَدَا  
لِتَشْرِکَۤا فِی مَا لَیْسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ اِلَیَّ  
مَرْجِعُکُمْ فَاُنْخِیْکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَمَنْ  
اَتٰلِیْسَ مَنْ یَقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَا اُوْدِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ  
فِتْنَةً لِّاَیْسَ کَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَیْنِ جَآءَ نَعْرُضُ مِنْ رَّبِّکَ  
لَیَقُوْلَنَّ اِنْ کُنَّا مَعَكُمْ اَوْ لَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِی صُدُوْرِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
اتم (۱) کیا لوگ یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے  
کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی آزمائش  
نہیں کی جائے گی (۲) اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے  
ان کو بھی آزمایا تھا (اور ان کو بھی آزمائیں گے) سو خدا ان کو ضرور  
معلوم کرے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو  
جھوٹے ہیں (۳) کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ سمجھ  
ہوئے ہیں کہ یہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے۔ جو خیال یہ کرتے  
ہیں بُرا ہے (۴) جو شخص خدا کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو خدا کا  
(مقرر کیا ہوا) وقت ضرور آنے والا ہے۔ اور وہ سننے والا (اور)  
جاننے والا ہے (۵) اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے  
کے لیے محنت کرتا ہے (اور) خدا تو سارے جہان سے بے پروا ہے  
(۶) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم ان کے  
گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور ان کو ان کے اعمال کا بہت  
اچھا بدلہ دیں گے (۷) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے  
ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (اے مخاطب) اگر تیرے



الْعَالَمِينَ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ  
الْمُنَافِقِينَ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا  
سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطِيئَتَكُمْ وَمَا هُمْ بِحَمِلِينَ مِنْ خَطِيئَتِهِمْ  
مَنْ شِئَ إِلَهُهُمْ فَكَذِبُونَ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَنْتُمْ لَا مَع  
يُ أَثْقَالِهِمْ وَلَيَسْئَلَنَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے  
جس کی حقیقت سے تجھے واقفیت نہیں تو اُن کا کہنا نہ مانو تم (سب)  
کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو  
جتاؤں گا (۸) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان  
کو ہم نیک لوگوں میں داخل کریں گے (۹) اور بعض لوگ ایسے ہیں  
جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے۔ جب اُن کو خدا (کے رستے)

میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی ایذا کو (یوں) سمجھتے ہیں جیسے خدا کا عذاب۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچے تو کہتے  
ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا جو اہل عالم کے سینوں میں ہے خدا اس سے واقف نہیں؟ (۱۰) اور خدا ان کو ضرور معلوم کرے گا جو  
(سچے) مومن ہیں اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا (۱۱) اور جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے طریق کی پیروی کرو ہم  
تمہارے گناہ اٹھالیں گے۔ حالانکہ وہ ان کے گناہوں کا کچھ بھی بوجھ اٹھانے والے نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۲) اور یہ  
اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور (لوگوں کے) بوجھ بھی۔ اور جو بہتان یہ باندھتے رہے قیامت کے دن اُن کی  
اُن سے ضرور پرسش ہوگی (۱۳)

### تفسیر سورۃ العنکبوت آیات (۱) تا (۱۳)

یہ پوری سورت مکی ہے، اس میں انہتر آیات اور سات سو اسی کلمات اور چار ہزار ایک سو پینتالیس  
حروف ہیں۔

(۲-۱) اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے کیا رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ آپ  
ﷺ کے بعد ان کی نجات اتنا کہنے پر ہو جائے گی کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو خواہشات اور بدعات اور ہتک محارم  
کے ذریعے آزمایا نہ جائے گا۔

### شان نزول: أَهْصَبَ النَّاسُ (النہ)

ابن ابی حاتمؒ اور فتحیؒ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مکہ  
مکرمہ میں مقیم تھے اور انھوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تھا تو ان کی طرف اصحاب رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ سے لکھا  
کہ تم سے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ہجرت نہ کرو چنانچہ یہ لوگ مدینہ منورہ کے ارادہ سے نکلے تو مشرکین نے  
ان کا تعاقب کیا اور پھر ان کو واپس لے گئے تو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی صحابہ کرامؓ نے ان کو پھر لکھا کہ تمہارے  
بارے میں ایسا حکم نازل ہوا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم ضرور ہجرت کے لیے نکلیں گے اگر ہمارا کوئی تعاقب کرے گا  
تو ہم اس سے لڑیں گے چنانچہ یہ لوگ مکہ مکرمہ سے نکلے، مشرکین مکہ نے ان کا پیچھا کیا انھوں نے ان سے قتال کیا بعض  
لوگ ان میں سے مارے گئے اور بعض بچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل

فرمائی۔ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا (الخ)۔

اور قنادہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ اَلَمْ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ (الخ) کچھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مکہ مکرمہ میں مقیم تھے اور وہاں سے رسول اکرم ﷺ کے پاس آنے کے ارادہ سے چلے، مشرکین نے ان کا سامنا کیا تو یہ واپس ہو گئے۔ ان کے مسلمان بھائیوں نے جو ان کے بارے میں آیت نازل ہوئی تھی وہ ان کو لکھ بھیجی، چنانچہ یہ وہاں سے پھر چلے تو جن کے حق میں قتل ہونا لکھا ہوا تھا وہ قتل ہو گئے اور جن کو بچنا تھا وہ بچ گئے، اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا (الخ)۔ اور ابن سعد ﷺ نے بواسطہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر ﷺ سے روایت کیا ہے کہ اَلَمْ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ (الخ) یہ آیت حضرت عمار بن یاسر ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ وہ اللہ کی راہ میں تکالیف اٹھا رہے تھے۔

(۳) اور ہم تو انبیاء کرام کے بعد ان چیزوں کے ذریعے سے ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں جو اصحاب محمد ﷺ سے پہلے گزرے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ممتاز کر دے جو اپنے دعویٰ ایمانی میں سچے ہیں کہ وہ خواہشات اور بدعات سے بچ رہے ہیں اور جھوٹوں کو بھی دکھا دے جو ان چیزوں میں مبتلا ہو کر اپنے دعوائے ایمانی میں جھوٹے ہیں۔

(۴) اگلی آیت ابو جہل، ولید بن مغیرہ، عتبہ، شیبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ بدر کے دن حضرت علیؑ، حضرت حمزہؑ اور حضرت عبیدہ بن الحارثؑ کے مقابلے کے لیے نکلے تھے اور ایک دوسرے پر فخر کیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا جو لوگ کفر و شرک میں مست ہیں وہ کہیں ہمارے عذاب سے چھوٹ جائیں گے ان کا اپنے بارے میں یہ خیال اور اپنے متعلق ان کی یہ تجویز نہایت ہی بری ہے۔

(۵) جو شخص بعث بعد الموت سے ڈرتا ہے تو بعث بعد الموت ضرور ہو کر رہے گی وہ بدر کے دن کی ان دونوں جماعتوں کی سب باتوں کو سننے والا اور جو کچھ ان کو پیش آئے گا سب کا جاننے والا ہے۔

(۶) اب یہ آیت خاص حضرت علیؑ اور ان کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ بدر کے دن جو اللہ کے رستہ میں جہاد کر رہا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں کے جہاد سے غنی ہے۔

(۷) اور جو لوگ ایمان لائے یعنی حضرت علیؑ اور ان کے ساتھی تو ہم ان کے چھوٹے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور ہم ان کو ان کے جہاد سے اچھا بدلہ دیں گے۔

(۸) اور ہم نے انسان یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص کو اپنے والدین یعنی مالک اور حمزہ بنت ابی سفیان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرا کہ جس کے شریک ہونے کے بارے میں تیرے پاس کوئی دلیل نہیں اور تجھے معلوم ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں تو اس شرک میں ان کا کہنا نہ مان، ان کے والدین مشرک تھے۔ تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے میں تمہارے سب کام بتا دوں گا کفر و ایمان نیکی اور برائی۔

(۹) البتہ تم میں سے جو ایمان لائے ہوں گے اور نیک کام کیے ہوں گے ان کو جنت میں نیک بندوں کے ساتھ داخل کر دیں گے یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

**شان نزول: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (النخ)**

مسلمؒ اور ترمذیؒ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعدؓ کی والدہ نے ان سے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم نہیں دیا اللہ کی قسم میں نہ کوئی چیز کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک میں مر جاؤں یا تو کفر کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۰) اور بعض آدمی ایسے بھی ہیں یعنی عیاش ابن ابی ربیعہ جو کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب ان کو اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو لوگوں کی اس تکلیف کو ایسا سمجھ لیتے ہیں جیسا کہ اللہ کا دوزخ میں ہمیشہ کے لیے عذاب نازل ہو گیا ہو اور پھر ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کر لیتے ہیں۔

اور اگر مکہ مکرمہ فتح ہونے لگتا ہے تو اس وقت یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم دین میں تمہارے ساتھ ہیں کیا اللہ تعالیٰ کو دنیا جہان والوں کے دلوں کا حال معلوم نہیں۔

**شان نزول: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا (النخ)**

اس آیت کا شان نزول سورہ نساء میں گزر چکا ہے۔

(۱۱) اس کے بعد حضرت عیاشؓ اور ان کے ساتھی مشرف باسلام ہو گئے اور ان کا اسلام بھی اچھا ہوا اور اللہ تعالیٰ بدر کے دن ایمان والوں کو بھی ظاہری و باطنی طور پر ممتاز کر کے رہے گا اور منافقین کو بھی۔

(۱۲) اور ابو جہل اور اس کے ساتھی حضرت علیؓ اور حضرت سلمانؓ سے کہتے ہیں کہ ہمارا دین اختیار کر لو قیامت کے دن تمہارے گناہوں کا بوجھ ہمارے ذمہ ہے حالاں کہ یہ لوگ قیامت کے دن ان کے گناہوں میں سے ذرا بھی نہیں لے سکتے یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں۔

(۱۳) اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے اور ان کے ساتھ ہی ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی جن کو انھوں نے گمراہ کیا ہے اور قیامت کے دن ان سے یہ لوگ جو جھوٹی باتیں بناتے تھے اس کی باز پرس ہوگی۔



وَلَقَدْ ارْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَمَّتْ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ  
اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَخَذَّ هُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ  
فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ  
وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قُلَّ لِقَوْمِهٖ اعْبُدُوْا اللّٰهَ وَالْتَقُوا ذٰلِكُمْ  
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ  
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكَارًا الَّذِيْنَ  
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا  
فَاَتَتَّعُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاَشْكُرُوْا لَهٗ  
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ - وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اٰمَمٌ مِّنْ  
قَبْلِكُمْ وَمَا عَلٰى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ  
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ  
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ قُلْ سِيْدُوْا فِى الْاَرْضِ  
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَا الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ  
الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يُعَذِّبُ  
مَنْ يَّشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ  
وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَمَا  
بِحِلْمٍ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَرِيْثٍ وَلَا نَصِيْرٍ

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس برس  
تک ہزار برس رہے۔ پھر ان کو طوفان (کے عذاب) نے پہنچا۔  
اور وہ ظالم تھے (۱۳) پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو نجات دی۔  
اور کشتی کو اہل عالم کے لیے نشانی بنادیا (۱۵) اور ابراہیم کو (یاد کرو)  
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے  
ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (۱۶) تم تو خدا کو  
چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کو تم خدا  
کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا ہی  
کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو  
اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (۱۷) اور اگر تم (میری) تکذیب  
کرتو تو تم سے پہلے بھی امتیں (اپنے پیغمبروں کی) تکذیب کر چکی  
ہیں۔ اور پیغمبر کے ذمے کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں (۱۸)  
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا  
کرتا پھر (کس طرح) اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ خدا کو آسان  
ہے (۱۹) کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح  
خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کیا ہے پھر خدا ہی پچھلی پیدائش پیدا کرے گا  
بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے (۲۰) وہ جسے چاہے عذاب دے اور  
جس پر چاہے رحم کرے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۲۱) اور  
تم (اس کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور نہ خدا

کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار (۲۲)

### تفسیر سورۃ العنکبوت آیات (۱۴) تا (۲۲)

(۱۳) ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا سو وہ اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک توحید  
کی طرف بلاتے رہے مگر اس کے باوجود بھی وہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو طوفان کے ذریعے سے  
ہلاک کر دیا وہ بڑے کافر تھے۔

(۱۵) اور ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور جو کشتی میں ان کے ساتھ اہل ایمان تھے ان سب کو بچا لیا اور ہم نے اس  
کشتی کے واقعہ کو تمام جہان والوں کے لیے موجب عبرت بنایا۔

(۱۶) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے

فرمایا تو حید خداوندی کا اقرار کر لو اور اسی سے ڈر اور کفر و شرک اور بتوں کی پوجا سے توبہ کر کے اسی کی اطاعت کر دے تو یہ توبہ اور توحید جس طریقہ پر تم قائم ہو اس سے بہتر ہے اگر تم اس کو سمجھتے ہو اور تصدیق کرتے ہو لیکن نہ تم سمجھتے ہو اور نہ ہی تصدیق کرتے ہو۔

(۱۷) تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہو اور ان کے متعلق جھوٹی باتیں بناتے ہو اور اللہ کے علاوہ جن کو پوجتے ہو ان کو خود اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو جن بتوں کو تم پوجتے رہے ہو وہ تمہیں کچھ بھی رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے سو تم اللہ ہی کے پاس سے رزق تلاش کرو سو اسی کی عبادت کرو اور توحید کے ذریعے سے اسی کا شکر کرو مرنے کے بعد تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ تمہارے اعمال کا تمہیں بدلہ دے گا۔

(۱۸) اور اے جماعت قریش اگر تم رسول اکرم ﷺ کی رسالت کو جھٹلاتے ہو سو تم سے پہلے بہت سی امتیں اپنے رسولوں کو جھٹلا چکی ہیں ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور رسول کی ذمہ داری تو ایسی زبان میں جس کو تم سمجھو احکام خداوندی کا پہنچا دیتا ہے۔

(۱۹) کیا کفار مکہ کو بذریعہ قرآن کریم یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق کو پہلی بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے پھر وہی قیامت کے دن اس کو دوبارہ پیدا کرے گا یہ پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان بات ہے۔

(۲۰) اے محمد ﷺ آپ ان سے فرمائیے کہ تم زمین پر چلو پھرو اور غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پہلی بار نطفہ سے کس طرح پر پیدا کیا پھر اس کے بعد ان کو ہلاک کر دیا پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی مخلوق کو دوبارہ پیدا کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ پیدا کرنے اور پھر قیامت کے دن زندہ کرنے اور ایسے ہی موت و حیات سب پر قادر ہے۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ جس کو چاہے کفر پر موت آنے کی وجہ سے عذاب دے گا اور جس پر چاہے گا ایمان پر انتقال کرنے کی بنا پر رحمت فرما دے گا اور پھر مرنے کے بعد تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(۲۲) اے مکہ والو! نہ تم زمین والوں میں سے کسی کو عذاب الہی سے بچا سکتے ہو اور نہ آسمان والوں میں سے اور عذاب الہی کے مقابلہ میں نہ تمہارا کوئی کارساز ہے جو تمہیں فائدہ پہنچائے اور نہ تمہارا کوئی مددگار ہے جو تم سے عذاب الہی کو روک سکے۔



## وَالَّذِينَ

كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَكُونُونَ رَحِيقًا  
 وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا  
 أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ  
 إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۖ وَقَالَ إِنَّا نَعْتَذِرُ  
 مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْ لَنَا مُوَدَّةٌ بَيْنَكُمْ فِي الْحَيَاةِ  
 الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ  
 وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمُ  
 مِنْ نَّاصِرِينَ ۖ فَأَمَّنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ  
 إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۖ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ  
 وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ  
 وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ  
 الصَّالِحِينَ ۖ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ  
 الْفَاحِشَةَ مِمَّا سَبَقَ لَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۖ  
 أَيْنَ تَكُمُ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقَاطِعُونَ السَّيْلَ ۖ وَتَأْتُونَ  
 فِي نَكَاحِكُمُ الْمُنْكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا  
 اتَّبِعْنَا بَعْدَ أَبِي اللَّهِ ۖ إِنَّ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ قَالَ  
 رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۚ

اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں سے اور اس کے ملنے سے انکار کیا  
 وہ میری رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں اور ان کو درد دینے والا عذاب  
 ہوگا (۲۳) تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ  
 اسے مار ڈالو یا جلا دو مگر خدا نے ان کو آگ (کی سوزش) سے بچا  
 لیا۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں نشانیاں ہیں  
 (۲۴) اور (ابراہیم نے) کہا کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے  
 ہو تو دنیا کی زندگی میں باہم دوستی کے لیے (مگر) پھر قیامت کے  
 دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کر دو گے اور ایک  
 دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور کوئی تمہارا مدد  
 گار نہ ہوگا (۲۵) پس ان پر (ایک) لوط ایمان لائے اور (ابراہیم)  
 کہنے لگے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کر نوالا ہوں بیشک  
 وہ غالب حکمت والا ہے (۲۶) اور ہم نے ان کو اسحق اور یعقوب  
 بخشے اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (مقرر) کر دی اور ان کو  
 دنیا میں بھی ان کا صلہ عنایت کیا اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں  
 میں ہوں گے (۲۷) اور لوط (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم  
 سے کہا کہ تم (عجب) بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو تم سے پہلے  
 اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا (۲۸) تم کیوں (لذت  
 کے ارادے سے) لوٹو کی طرف مائل ہوتے اور (مسافروں  
 کی) رہزنی کرتے ہو۔ اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو

تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب لے آؤ (۲۹) (لوط نے) کہا کہ اے میرے  
 پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما (۳۰)

## تفسیر سورۃ النجۃ آیات (۲۳) تا (۳۰)

(۲۳) اور جو لوگ یعنی یہود و نصاریٰ اور تمام مشرکین رسول اکرم ﷺ اور بعث بعد الموت کے منکر ہیں تو یہ لوگ میری  
 جنت سے ناامید ہوں گے اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۲۴) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید خداوندی کی دعوت کے بعد ان کی قوم کا بھی یہی جواب تھا کہ ان کو یا تو قتل  
 کر ڈالو یا ان کو آگ میں جلا دو لہذا اللہ تعالیٰ نے صحیح و سالم ان کو اس آگ سے بچا لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے ساتھ جو ہم نے معاملہ کیا اس میں ان حضرات کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ



اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں بڑی نشانیاں ہیں۔

(۲۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ بھی فرمایا کہ یہ جو تم نے بتوں کو معبود بنا رکھا ہے یہ تو تمہارے آپسی تعلقات کی بنا پر ہے جو باقی نہیں رہیں گے۔

اور پھر قیامت میں تم سب ایک دوسرے سے بیزار ہو جاؤ گے اور تم سب پجاریوں اور معبودوں کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور عذاب خداوندی کے مقابلہ میں تمہارا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔

(۲۶) چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صرف حضرت لوط علیہ السلام نے تصدیق کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو اپنے پروردگار کی اطاعت کے لیے علیحدہ چلا جاؤں گا چنانچہ وہ حران سے فلسطین کی طرف ہجرت کر گئے بے شک وہ ان کو سزا دینے میں زبردست ہے اور حکمت والا ہے کہ اس نے ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف دین کی حفاظت کی خاطر ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

(۲۷) اور پھر ہم نے ان کو حضرت اسحاق (بیٹا) اور یعقوب علیہ السلام (پوتا) عنایت فرمایا اور ہم نے ان کی نسل کو نبوت و کتاب اور اولاد صالح کے ساتھ معزز فرمایا کہ ان کی نسل میں انبیاء کرام علیہم السلام بھی ہوئے اور کتابیں بھی نازل ہوئیں اور ہم نے ان کا صلہ دنیا میں بھی اس طریقہ پر دیا اور آخرت میں بھی وہ بڑے درجے کے انبیاء کرام کے ساتھ ہوں گے۔

(۲۸) اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھی ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا، انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا ناپاک کام یعنی لواطت کرتے ہو کہ تم سے پہلے ایسا کام کسی نے دنیا جہان والوں میں نہیں کیا۔

(۲۹) تم مردوں سے ایسا فعل کرتے ہو اور نسل انسانی کو ختم کرتے ہو یا یہ کہ تم راستوں پر ڈاکے ڈالتے ہو اور بھری مجلس میں بری باتیں کرتے ہو اس قوم میں دس بری باتیں زیادہ مشہور تھیں جیسا کہ ٹھیکرے بازی اور اس قسم کی بے حیائی وغیرہ۔

تو لوط علیہ السلام کی قوم کا آخری جواب بس یہی تھا کہ اگر تم اپنی بات یعنی نزول عذاب میں سچے ہو تو ہم تم پر ایمان نہیں لاتے ہم پر عذاب الہی لے آؤ۔

(۳۰) لوط علیہ السلام نے دعا فرمائی اے میرے پروردگار ان مشرکین پر عذاب نازل کر کے میری مدد فرما۔



## وَلَمَّا جَاءَتْ

رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبَشْرٰى قَالُوْا اِنَّا مُهْلِكُوْا اَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۰۱ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوْطًا ۚ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا لَنَنْجِيْنَهُ وَاَهْلَهُ اِلَّا امْرَاَتَهُ ۚ كَانَتْ مِنَ الْغٰثِيْنَ ۝۱۰۲ وَلَمَّا اُنْ جِئَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْءَ بِهٖمْ وَضَاقَ بِهٖمْ ذُرْعًاوَقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۚ اِنَّا مُنْجُوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۚ كَانَتْ مِنَ الْغٰثِيْنَ ۝۱۰۳ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۱۰۴ وَلَقَدْ تَرَكْنٰ مِّنْهَا اٰيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۵ وَالِىْ مَدِيْنٍ اَخَاهُمْ شَعِيْبًا فَقَالَ يَقُوْمُ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَارْجُوْا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْتَوُوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۱۰۶ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَ تَهْمُ الرِّجْفَةِ فَاَصْبَحُوْا فِى دَارِهِمْ جٰثِيْمِيْنَ ۝۱۰۷ وَعَادًاوَتَمُوْدًاوَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ قَسِيْمَتِهِمْ وَزَيِّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمٰلَهُمْ فَصَدَّ هُمْ عَنِ السَّبِيْلِ ۝۱۰۸ وَكَانُوْا مُسْتَحْجِرِيْنَ ۝۱۰۹ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَافُوْنَ ۝۱۱۰ وَلَقَدْ جِئْنَا هُم مُّؤْمِنِيْنَ بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَكَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝۱۱۱ فَاَمَّا اَخَذْنَا بِذُنُبِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حٰصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهٖ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۱۲ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۡءَ كَمَثَلِ الْعُنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۝۱۱۳ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبَيْتِ لَبَيْتُ الْعُنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۱۴ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۱۵ وَتِلْكَ اَمْثَالُ نَصْرِ بِنِى الْاِنْسَانِ وَمَا يَعْقِلُ اِلَّا الْعَلِيْمُوْنَ ۝۱۱۶ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۝۱۱۷ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۸

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے تو کہنے لگے کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے نافرمان ہیں (۳۱) (ابراہیم نے) کہا کہ اس میں تو لوط بھی ہیں وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں (رہتے) ہیں ہمیں سب معلوم ہیں ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچالیں گے بجز ان کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی (۳۲) اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان (کی وجہ سے) ناخوش اور تنگ دل ہوئے فرشتوں نے کہا کچھ خوف نہ کیجیے اور نہ رنج کیجیے ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچالیں گے مگر آپ کی بیوی پیچھے رہنے والوں میں ہوگی (۳۳) ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ یہ بد کرداری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں (۳۴) اور ہم نے سمجھنے والے لوگوں کے لیے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی (۳۵) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا اے بھائیو! خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن (کے آنے) کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ (۳۶) مگر انہوں نے ان کو جھوٹا سمجھا سو ان کو زلزلے (کے عذاب) نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (۳۷) اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کر دیا) چنانچہ ان کے (دوران) گھر تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو (سیدھے) رستے سے روک دیا۔ حالانکہ وہ دیکھنے والے (لوگ) تھے (۳۸) اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر دیا) اور ان کے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ ملک میں مغرور ہو گئے۔ اور وہ (ہمارے) قابو سے نکل جانے والے نہ تھے (۳۹) تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا۔ سو ان میں کچھ تو ایسے تھے جن پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسا یا اور کچھ ایسے تھے جن کو چنگھاڑنے آ پکڑا اور کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ ایسے تھے جن کو غرق کر دیا اور خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم

کرتے تھے (۴۰) جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے کاش یہ (اس بات کو) جانتے (۴۱) یہ جس چیز کو خدا کے سوا پکارتے ہیں (خواہ) وہ کچھ ہی ہو خدا سے جانتا ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے (۴۲) اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے بیان کرتے ہیں اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں (۴۳) خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے کچھ شک نہیں کہ ایمان والوں کے لیے اس میں نشانی ہے (۴۴)

### تفسیر سورۃ العنکبوت آیات (۲۱) تا (۴۴)

(۳۱) اور جب حضرت جبریل علیہ السلام اور ان کے ساتھ دوسرے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حضرت اسحاق علیہ السلام بیٹے کی خوشخبری لے کر آئے تو انھوں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ ہم قوم لوط کی بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیوں کہ وہاں کے باشندے مشرک ہیں اور انہوں نے بے حیائی کے کام کر کے اپنے اوپر عذاب کو واجب کر لیا۔

(۳۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا وہاں لوط بھی تو ہیں پھر وہاں والوں کو اے جبریل تم کیسے ہلاک کرو گے ان فرشتوں نے عرض کیا کہ ہمیں کو سب معلوم ہے ہم ان کو اور ان کے خاص متعلقین جن میں ان کی دونوں صاحبزادیاں زاعورا اور ریشاء بھی ہیں بچالیں گے سوائے ان کی واعدہ نامی منافقہ بیوی کے کہ وہ عذاب میں رہنے والوں میں سے ہوگی۔

(۳۳) چنانچہ جب ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے وہ ان کے آنے کی اس وجہ سے مغموم اور غمزدہ ہوئے۔ یہ دیکھ کر جبریل امین اور ان کے ساتھ جو فرشتے تھے وہ حضرت لوط علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے بارے میں کسی بات کا اندیشہ نہ کریں اور نہ آپ پریشان ہوں ہم آپ کو اور آپ کے خاص متعلقین کو بچالیں گے سوائے آپ کی بیوی کے وہ عذاب میں رہ جانے والوں میں ہوگی۔

(۳۴) ہم اس بستی کے باشندوں پر پتھروں کا عذاب ان کی بدکاریوں اور کفر کی سزا میں نازل کرنے والے ہیں۔

(۳۵) اور ہم نے لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیوں کے کچھ ظاہر نشان اب تک رہنے دیے ہیں ان لوگوں کی عبرت کے لیے جو اس چیز کو جانتے اور تصدیق کرتے ہیں کہ ان بدکاریوں کی وجہ سے ان لوگوں کا کیا انجام ہوا اور ایسے لوگوں کی وہ پیروی نہیں کرتے۔

(۳۶) اور ہم نے مدین والوں کے پاس شعیب علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا سوا انھوں نے فرمایا تو حید خداوندی کا اقرار کرو اور قیامت کے دن سے ڈرو اور سرزمین میں فساد اور بدکاریاں مت کرو۔

(۳۷) سوا ان لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا نتیجہ یہ ہوا کہ زلزلے کے عذاب نے ان کو آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں



میں اوندھے منہ گر کر رہ گئے۔

(۳۸) اور ہم نے قوم ہود اور قوم صالح کو بھی ہلاک کیا اور اے مکہ والو! ان کی یہ ہلاکت تمہیں کو ان کے ویران مکانات سے نظر آ رہی ہے اور شیطان نے ان کے شرک اور ان کی تنگی و فراخی کی حالت کو ان کی نظر میں مستحسن کر رکھا تھا اور اس وجہ سے ان کو راہ حق اور ہدایت سے روک رکھا تھا اور وہ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ چیز حق ہے مگر خود حق پر قائم نہ تھے۔

(۳۹) اور ہم نے قارون اور فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو بھی ہلاک کیا اس صورت میں کہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس ادا امر و نواہی اور حق کی کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے تو انھوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اور ان واضح دلیلوں اور نشانیوں پر ایمان نہ لائے مگر وہ ہمارے عذاب سے بھاگ نہ سکے۔

(۴۰) چنانچہ ہم نے ہر ایک قوم کو اس کے شرک کے جرم میں پکڑ لیا سو ہم نے ان میں سے بعضوں پر تو پتھر برسایا دیے اور وہ لوط علیہ السلام کی قوم ہے اور ان میں سے بعضوں کو سخت عذاب نے آدبا یا اور وہ شعیت و صالح علیہما السلام کی قومیں ہیں بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا یعنی قارون اور بعضوں کو پانی میں ڈبو دیا یعنی فرعون و ہامان اور ان پر جو عذاب نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ ایسا نہیں تھا کہ ان کو ہلاک کرتا لیکن یہی لوگ کفر و شرک اور انبیاء کرام کی تکذیب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

(۴۱) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں وغیرہ میں سے اور کار ساز تجویز کر رکھے ہیں ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں میں زیادہ کمزور اور بھس بھسا مکڑی کا گھر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نہ اس گھر میں گرمی کا بچاؤ ہو سکتا ہے اور نہ اس سے سردی کی حفاظت ہو سکتی ہے اسی طرح یہ جھوٹے معبود اپنے پیجاریوں کو نہ دنیا ہی میں کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ آخرت میں ان کے کام آ سکتے ہیں کاش وہ حقیقت جانتے لیکن نہ وہ حقیقت کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق ہی کرتے ہیں۔

(۴۲) اللہ تعالیٰ ان تمام جھوٹے معبودوں کو جانتا ہے جن کی یہ اللہ کے علاوہ پرستش کر رہے ہیں کہ یہ معبود دنیا و آخرت میں ان کے کچھ کام نہیں آ سکتے اور وہ غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں کو سزا دینے میں غالب اور حکمت والا ہے کہ اس بات کا حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے۔

(۴۳) اور ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں لیکن ان قرآنی مثالوں کو علم والے اور توحید والے ہی سمجھتے ہیں۔

(۴۴) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طریقے پر بنایا اور ان مضامین میں اہل ایمان کے لیے بڑی دلیل ہے۔